UNIVERSAL
LIBRARY
OU_232119
UNIVERSAL
LIBRARY

نواب عزیز جنگ بہادر مؤلف و مصنف

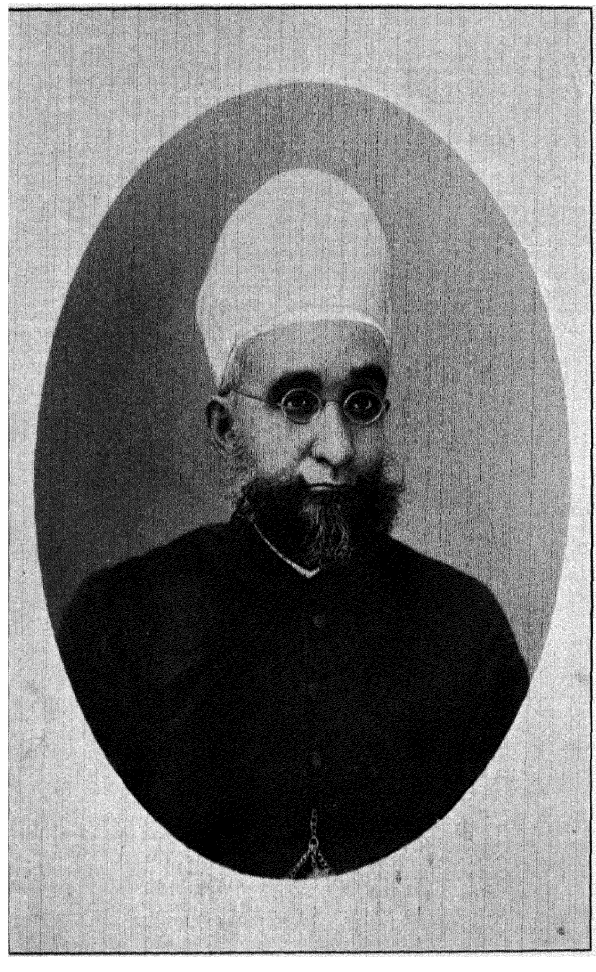

آصف اللغات

جامع الفاظ مفرد و مرکبهٔ اصطلاحی و استعمال فارسی و امثال و مقولهای عجم ملتزم باسناد
متقدمین و متاخرین و معاصرین عجم و برای هریک لفظ ترجمه بامحاوره
زبان اردو مع اسناد کلام زباندانان هند

جلد یازدهم

مؤلفه خان بهادر شمس العلما مولوی احمد عبد العزیز نائطی (نواب عزیز جنگ بهادر) وظیفه یاب خدمتگار
سرکار آصفیه

جمیع حقوق این تالیف وقف عام است پانصد
نسخهای این کتاب که طبع می شود آنرا هم وقف کرده ایم هرکس
اختیار دارد که بپابندی قواعد مندرجهٔ اعلان که آخر کتاب چاپ شده است ازین منتفع شود

سنه ۱۳۳۵ هجری مطابق سنه ۱۹۲۶ع

عزیز المطابع حیدرآباد دکن

اعزاز وشکرانہ اعزاز

اعزاز (۱) مین اپنی اس تالیف کی اعلی کامیابی پر خداوند کریم کا شکر گزار ہون اور یہ بات میرے لئے باعث افتخار ہے کہ اس کا نام میرے آقاے ولی نعمت حضور پر نور بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی کے مبارک تخلص کو اپنے سر پر لئے ہوے ہے اور اس کا آغاز آپ ہی کی مبارک جوبلی چہل سالہ کی تقریب مین ہوا۔

(۲) مین ہز اکسلنسی لارڈ منٹو بالقابہم گورنر جنرل ہند کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ آپ نے براہ عنایت مجھکو اجازت عطا فرمائی کہ مین اس کتاب کا ڈڈی کیشن آپ کے نام نامی سے کرون۔ صاحب رزیڈنٹ حیدرآباد بذریعہ مراسلہ نشان ۲۲۵۸ مورخہ ۲۴ جون ۱۹۰۹ء مجھکو اطلاع دیتے ہین کہ ہز اکسلنسی آپ کا شکریہ ادا کرتے ہین کہ آپ نے اُن کو ایسی عالمانہ تالیف مین اُن کی یادگار قائم ہونے کا موقع دیا۔

اعانت (۳) مین ہز اکسلنسی ویسرائے موصوف کا دل سے شکرگزار ہون کہ آپ نے باجلاس کونسل یہ حکم فرمایا کہ **مؤلف** کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس جس طرح وہ شائع ہوتی جاے پان پان سو روپیہ کا آنریریم (صلۂ تالیف) عطا کیا جاے۔

(۴) مین اپنے آقاے ولی نعمت اعلی حضرت والی سلطنت دکن **حضور پرنور سرکار نظام** ادام اللہ اقبالہ کا شکریہ بجان و دل ادا کرتا ہون کہ سرکار ممدوح نے حکم فرمایا کہ سلطنت آصفیہ کے شاہی خزانہ سے بھی **مؤلف** کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس جس طرح وہ شائع ہوتی جاے سات سو اسی روپیہ کی امداد عطا کی جاے۔

(۵) حیدرآباد کے امراے عظام سے جناب نواب فخر الملک بہادر معین المہام صیغۂ تعلیمات و عدالت و کوتوالی و امور عامہ کی علم دوستی کا بھی شکرگزار ہون کہ آپ نے اپنے خانگی خزانہ سے اس تالیف کی ہر ایک جلد پر سو روپیہ کا اعزازی انعام مقرر فرمایا ہے۔

شکریہ عملی (۶) اگرچہ اس کتاب کی ہر ایک جلد کے پانسو نسخون کی طبع کا حقیقی صرفہ بقدر ۱۲۱۰ سکہ عثمانیہ ہے اور معاونین بالقابہم کی امداد کا مجموعہ بھی اسی کے قریب قریب ہے۔ لیکن محض اس خیال سے کہ پبلک کو نفع پہنچے مین نے جملہ نسخہاے مطبوعہ کو بلالحاظ اپنے نفع کے مع حق تالیف کتاب بلا کسی معاوضہ کے پبلک لائبریریز مدارس اور بعض شائقین و معاونین زبان فارسی کے لئے

وقف کر دیا ہے معزز ناظرین کتاب پر روشن ہے کہ یہ ۲۸ جلد کی کتاب ہے اور مؤلف کی ضعیفی کی وجہ سے کمال اہتمام کے ساتھ سال بھر میں ایک اور کبھی دو جلدیں شائع ہوتی ہیں اور بظاہر مجھکو صرف خداوند کریم سے توقع ہے کہ میں اس کتاب کی تکمیل اپنی باقی ماندہ عمر میں کرسکوں ۔ وہو علیٰ کل شئی قدیر ۔

پبلک کا فدائی

احمد عبد العزیز ۔ نائطی

(خان بہادر شمس العلما نواب عزیز جنگ بہادر)

(آقای ولی نعمت خود دام اقباله)

بسم الله الرحمن الرحیم

لله الحمد که نوبت به یازدهمی جلد این کتاب رسید و حلیهٔ انطباع در بر کشید. همدرین روزها با این کار سترگ چون متحمل بار ملازمت صرفخاص شاهی نشدیم و بحضور استعفای ملازمت پیش کشیدیم. الحمد لله علی احسانه که بار خاطر عاطر نشد و بخوبتر بختی ما مقبول بارگاه گردید تا بشکرانهٔ آن یک هزار جلد تالیفات خود را که در فنون مختلفه بود از برای شتاقینش وقف کردیم و بر اعلان ماهفته نگذشت که عالمیان از نخل مراد ما برخوردند و دست بدستش بردند. حالا از برای اوقات عزیز ما همین یک کار باقی ماند از یزجاست که سعی بلیغ ما این را با سرع آوان باختتام رساند.

ملتمس

غریب جنگ مؤلف

سر کرنا۔ ذمہ ڈالنا۔ گلے منڈھنا۔ بلا مرضی بلا خواہش کوئی چیز کسی کے سر چپکانا (۲) مناکحت کرنا۔ عقد کرنا۔ گٹھ جوڑا لگانا۔

برگردن گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار مرادف (برگردن افگندن) (صائب ؎) می کند از خون خود شیرین دہان تیشہ اش ہر کہ چون فرہاد کار عشق برگردن گرفت ؎ مؤلف عرض کند کہ ما ہمدرانجا صراحت کافی کردہ ایم (اردو) دیکھو برگردن افگندن۔

برگردن ماندن خون مصدر اصطلاحی موانعندہ خون قائم بودن بر کسی (ظہوری ؎) ساقی ارباب ورع مرد غرور تو نیند خون بس توبہ کہ برگردن مینای تو ماند (اردو) گردن پر خون رہنا۔

برگردن نہادن مصدر اصطلاحی بقول بہار و بحر مرادف (برگردن افگندن) کہ گذشت مؤلف عرض کند کہ صراحت کافی ہمدرانجا کردہ ایم (طالب آملی ؎) ای غم چہ میشود ز تو کم خون دل بریز ؎ ونگہ گنہ بگردن بخت سیاہ نہ (اردو) دیکھو برگردن افگندن

برگردیدن بقول موارد بمعنی (۱) از طرفی بطرفے دیگر شدن چنانکہ (برگردیدن روی) کہ می آید صاحب نوادر بر معروف قانع۔ صاحب بحر این را بمعنی معکوس شدن گفتہ و فرماید کہ کامل التصریف است و مضارع این (برگردد) مؤلف عرض کند کہ مزید علیہ (گردیدن) بزیادت کلمۂ بر بران و ماخذ (گردیدن) گرد است کہ بمعنی عکس می آید پس معنی نقلی این معکوس شدن است یعنی از یک سو بسوی دیگر شدن (اردو) پھر جانا۔ بقول آصفیہ۔ پلٹ جانا۔

(۲) برگردیدن۔ بقول موارد بمعنی برگشتہ شدن چنانکہ (برگشتن دم شمشیر) کہ بجایش

(۶۵۹)

می آید مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) پھر جانا۔ بقول آصفیہ
ٹیڑھا ہو جانا۔ مڑ جانا۔ جیسے دھار مڑ جانا۔ ہاتھ مڑ جانا۔
(۳) برگردیدن۔ بقول موارد بمعنی دور شدن چنانکہ (برگردیدن زنگار) کہ بجایش
می آید مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است و دفع شدن ہم داخل ہمین
(اردو) دور ہونا۔ دفع ہونا۔
(۴) برگردیدن۔ بقول موارد۔ انحراف ورزیدن و مخالف شدن چنانکہ
(برگردیدن چیزے و کسے) کہ بجایش می آید مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل
است (اردو) (پھر جانا) بقول آصفیہ۔ منحرف ہونا۔
(۵) برگردیدن۔ بقول موارد بمعنی باز آمدن و واپس شدن و بقول بحر مراجعت
نمودن چنانکہ (برگردیدن کسی) کہ بجایش می آید مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی
اوّل است (اردو) پھرنا بقول آصفیہ۔ لوٹنا۔ واپس ہونا۔ مراجعت کرنا۔
(۶) برگردیدن۔ بقول موارد و بہار استفراغ کردن (شانی تگلو) ہر خون
دلی کہ بی تو خوردم بچون بادۂ ناگوار برگشت، مؤلف عرض کند کہ استفراغ
شدن است نہ کردن محققین بالا غور نہ کردہ اند و متعلق است بمعنی بہ بحکم بر سبیل
مجاز مخفی مباد کہ سند بالا متعلق است بہ (برگشتن) کہ مرادف این می آید و در
صورتی نباشد کہ این را بسند (برگردیدن) گیریم۔ (اردو) الٹنا۔ بقول آصفیہ۔ قے کرنا
اور ہمارے معنوں کے لحاظ سے قے ہونا۔ الٹی ہونا۔

(۷) برگردیدن ۔ بقول موارد و بہار و وارستہ و بحر خراب و ضائع شدن یعنی از حالت اصلی خود گردیدن چنانکہ (برگردیدن میوہ) مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اول باشد (اردو) خراب ہونا ۔ ضائع ہونا ۔ بگڑ جانا ۔

(۸) برگردیدن ۔ بمعنی سر بزیر افتادن ۔ صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بر مضارع این (برگردد) می نویسد کہ ای سر بزیر افتد ۔ مؤلف عرض کند کہ معنی معکوس شدن کہ صاحب بحر بدلیل معنی اول نوشتہ متعلق است باین و این ہم قریب بمعنی اول و داخل آنست و فرق نازکی دارد (اردو) الٹنا یعنی نیچے سر اور پاؤں ہونا

(۹) برگردیدن ۔ بہ تحقیق نامرادف (برشدن) کہ گذشت (اردو) دیکھو برشدن ۔

برگردیدن آئینہ مصدر اصطلاحی ضائع و خراب و بی کار شدن آئینہ باشد متعلق بمعنی ہفتم برگردیدن (ظہوری ؎) چہ خوش باشد کہ از تاریک جانی سینہ برگردد ۔ بتا بجورت معشوقیم آئینہ برگردد ۔ (اردو) آئینہ بے کار ہونا ۔

برگردیدن از عہد و قرار مصدر اصطلاحی نقض پیمان کردن و دریں جا برگردیدن متعلق بمعنی اول است (ظہوری ؎) اگر تو خود بہ عہد و قرار خود برگردی ۔ عجب کہ یار ز عہد و قرار برگردد ۔ (اردو) قول و قرار سے پلٹ جانا ۔ عہد کو وفا نہ کرنا ۔

برگردیدن از کسی مصدر اصطلاحی بمعنی منحرف شدن از کسی متعلق بہ معنی چہارم برگردیدن و (برگردیدن چمن از بہار) کہ می آید متعلق از ہمین مصدر عام است (انوری ؎) برانم از تو دیگر بر نگردم ۔ بگردد دلبر دیگر نگردم ۔ (اردو) کسی سے

منحرف ہونا۔ پلٹ جانا۔ انحراف کرنا۔

برگردیدن چمن از بہار مصدر اصطلاحی۔ منحرف شدن چمن از بہار باشد متعلق بمعنی چہارم برگردیدن (ظہوری ؎) بباغ رو کہ چمن از بہار برگردد ؛ زبس کہ خوار شود گل بخار برگردد ؛ (اردو) چمن کا بہار سے منحرف ہونا۔ پلٹ جانا۔ بہار سے کچھ کام نہ رکھنا۔ روگردان ہوجانا

برگردیدن چیزی از چیزی مصدر اصطلاحی۔ مصدر عام است بمعنی جدا شدن چیزی از چیزی چنانکہ (برگردیدن خار از خاصیت) کہ بجای خود می آید و این متعلق بہ معنی سوم برگردیدن است۔ (اردو) کسی چیز کا کسی چیز سے جدا ہونا۔

برگردیدن خار از خاصیت مصدر اصطلاحی۔ جدا شدن خار از خاصیت یعنی خاصیت در و باقی نماندن متعلق بمعنی سوم (برگردیدن) (صائب ؎) اگر گل صائب آب روی خود در پای او ریزد ؛ محالست این کہ از خاصیت خود خار برگردد ؛ (اردو) خار کا اپنی خاصیت سے جدا ہونا کانٹے کی خاصیت زائل ہونا۔

برگردیدن خرقۂ پشمینہ مصدر اصطلاحی۔ واپس شدن خرقۂ پشمینہ متعلق بہ معنی پنجم برگردیدن برسبیل مجاز (ظہوری ؎) مگر دم گرد شرح نازکیہای خشن پوشان ؛ رود دریا بگرداز خرقۂ پشمینہ برگردد ؛ (اردو) خرقۂ پشمینہ کا واپس ہونا۔

برگردیدن دم شمشیر مصدر اصطلاحی۔ برگشتہ شدن لب شمشیر و دم شمشیر متعلق بہ معنی دوم برگردیدن (عالی ؎) دم شمشیر چو بر سنگ رسد برگردد ؛ سخن تند بہ سنگدلان نادانی است ؛ (اردو)

دوبارہ مڑجانا۔ دیکھو (برگردیدن) کے دوسرے معنون مین آصفیہ کا قول۔

برگردیدن روی مصدر اصطلاحی (۱) از یک سو بسوی دیگر شدن روی و (۲) کنایہ از مخالف شدن و واقع شدن اعراض لازم (برگردانیدن روی) کہ بذیل برگردانیدن گذشت متعلق بمعنی اول (برگردیدن) (۱) نمی بندد کمر بر کس کز و زنار برگردد ؎ مبادا آن روز کز من روی زلف یار برگردد ؎۔ (اردو) منہ پھرنا۔ بقول آصفیہ (۱) منہ پلٹ جانا۔ (۲) التفات نہ رہنا۔ اور طرف خیال ہوجانا۔ (ظفر ع) حبّ دنیا نے جہان مارا طمانچہ حرص کا ؎ حق کی جانب سے وہین آدم کا منہ پھر جائیگا ؎ بے رخ ہوجانا۔ (ظفر ع) تو اگر پھیریگا منہ عالم کا منہ پھر جائیگا

برگردیدن زنگار مصدر اصطلاحی۔ بمعنی دور شدن و دفع شدن زنگار از آئینہ و آہن و امثال آن متعلق بمعنی سوم (برگردیدن) (صائب ع) بہل از من سپہر نیلگون آزردہ دل باشد ؎ چہ زین بہتر کہ از آئینہ ام زنگار برگردد ؎ (اردو) زنگ دور ہونا۔

برگردیدن زہر مصدر اصطلاحی۔ دور شدن و جدا شدن و بی اثر شدن زہر باشد متعلق بمعنی سوم برگردیدن۔ (ظہوری ع) چہا گرید شکر بر کام تلخ چاشنی گیران ؎ معاذ اللہ اگر زہر تو از لوزینہ برگردد ؎ (اردو) زہر کا بے اثر ہونا

برگردیدن زیان مصدر اصطلاحی رجوع شدن نقصان کنایہ از رسیدن نقصان متعلق بمعنی پنجم برگردیدن بر سبیل مجاز (ظہوری ع) از سودای محبت ارباب محبت را ہم زیان کینہ ہم آخر حاصل کینہ برگردد ؎ (اردو) نقصان پہنچنا۔

برگردیدن زینہ مصدر اصطلاحی۔ بلند شدن زینہ باشد و (برگردیدن) دریںجا بمعنی بلند شدن است متعلق بمعنی نہم برگردیدن (ظہوری ؒ) بتعریف بلندیہای پستان خطبۂ خوانم ؎ اگر از منبر گردون گردان زینہ برگردد ؎ شاعر گوید کہ پستان او از آسمان ہم بلند است و خطبۂ تعریفش در اںحال تواںیم خواند کہ زینۂ منبر فلک از منبر ہم بلند شود تا بوسیلۂ آن بر پستان برسم و عوض گردون۔ پستان را منبر قرار دہم (اردو) زینہ کا بلند ہونا

برگردیدن سخن مصدر اصطلاحی بمعنی آواز پیچیدن کہ در محمدودہ گذشت (صائب ؒ) ہر کہ میداند کہ برگردد سخن در کوہسار ؎ یک بحرف سخت بکشاید دہن در کوہسار ؎ (اردو) آواز گونجنا۔ دیکھو آواز پیچیدن

برگردیدن سیل مصدر اصطلاحی۔ بمعنی (۱) واپس آمدن سیل باشد و (۲) کنایہ از ناممکن بودن کار۔ متعلق بمعنی پنجم برگردیدن۔ (صائب ؒ) سیل دریا دیدہ ہرگز بر نمی گردد بہ جوی ؎ نیست ممکن ہرکہ مجنون شد دگر عاقل شود ؎ (اردو) (۱) سیل کا واپس آنا (۲) کسی کام کا ناممکن ہونا

برگردیدن سینہ مصدر اصطلاحی (۱) دور شدن سینہ از جای خود متعلق بہ معنی سوم برگردیدن و (۲) کنایہ از مردن۔ سند این از ظہوری بر (برگردیدن آئینہ) گذشت (اردو) (۱) سینہ اپنی جگہ پر نہ رہنا ہٹ دیا جانا (۲) مرنا۔

برگردیدن شب مصدر اصطلاحی واپس آمدن شب گذشتہ متعلق بمعنی پنجم برگردیدن مخفی مباد کہ محض ادعای شاعری و آرزوی محال است (ظہوری ؒ) کند پر صبح شنبہ سال و ماہ می پرستان را

؎ بہ خنکیہای ساقی گر شب آدینہ برگردد
؎ (اردو) گزری ہوئی رات واپس ہونا
۔ آرزوی محال ہے ۔

برگردیدن غذا مصدر اصطلاحی۔ (۳۱۷۷)
خراب و ضائع شدن آن متعلق بمعنی ہفتم
برگردیدن و برای ہر قسم غذا استعمال
این توان کرد (سلیم ؒ) سوی سفرہ چو
سایہ گستر گشت ؎ خشک شد خشکہ و شلہ برگشت
؎ مخفی مباد کہ شلہ بضم اول و فتح ثانی و تشدید
لغت فرس است نوعی از طعام (کذا فی البرہان
۔ فارسیان استعمالش بہ تخفیف ہم کنند (اردو)
غذا کا بگڑ جانا۔ یعنی خشک ہونا یا سڑ جانا۔

برگردیدن غم مصدر اصطلاحی۔ (۳۱۷۸) واپس
شدن غم یا شد یعنی باز آمدن غم متعلق بہ معنی
پنجم برگردیدن (ظہوری ؒ) ظہوری
در طریق کامرانی نعل واژون زن بہ عیش
تازہ افتی گر غم دیرینہ برگردد ؎ (اردو)
غم کا واپس آنا۔ تازہ ہونا۔

برگردیدن کسی مصدر اصطلاحی۔ (۳۱۷۹) (۱)
منحرف شدن و انحراف ورزیدن کسی متعلق
بہ معنی چہارم (برگردیدن) (گلستان سعدی)
کہ باندک تغییر حال از مخدوم قدیم برگردد
و (۲) بمعنی واپس آمدن کسی متعلق بہ معنی پنجم
(برگردیدن) (صائب ؒ) دران کشور
کہ حسن من فشاند گر در راہ خود ؎ غبار آلودہ
خجلت یوسف از بازار برگردد ؎ (اردو)
(۱) کسی کا پلٹ جانا منحرف ہونا (۲) واپس آنا

برگردیدن گریہ مصدر اصطلاحی (۳۱۸۰) دور شدن
گریہ کنایہ از بند شدنش متعلق بمعنی سوم
برگردیدن۔ (ظہوری ؒ) ہمیشہ جلوہ
گہت برگلست منفعلم ؎ چگونہ گریہ بی اختیار
برگردد ؎ (اردو) گریہ وزاری کا بند ہونا

برگردیدن گل بنجار مصدر اصطلاحی (۳۱۸۱)
تبدیل یافتن گل بنجار یعنی گل از ضعف غم

مثل خاری شدن۔ سند این از ظہوری
بر (برگردیدن چمن از بہار) گذشت
(اردو) پھول کا سوکھ کر کانٹا بنجانا۔

برگردیدن گنجینہ مصدر اصطلاحی کنایہ (۳۱۸۲)
باشد از ظاہر شدن خزینۂ مدفونہ متعلق بمعنی
پنجم برگردیدن (ظہوری ؒ) بزیر پر ہا
فقر باطنی ظاہر بیار ایم پایہ آبادی کشتہ ویرانیم
گنجینہ برگردد پ (اردو) خزانہ نکلنا
برآمد ہونا۔

برگردیدن میوہ مصدر اصطلاحی بقول (۳۱۸۳)
موارد بمعنی خراب و ضائع شدن میوہ۔
متعلق بہ بمعنی ہفتم برگردیدن (قدسی ؒ)
خشش در خاطر از بس ماند و ترسم خرمی گردد
پ کہ چون بر شاخ ماند میوۂ بسیار برگردد پ
مؤلف عرض کند کہ چون میوۂ بسیار
بر شاخی پیدا شود عادت است کہ شاذ
نمی گردد و از کمی پرورش می ریزد یا قلہ

اوکوتاہ و ذائقہ اوخراب می شود (اردو)
میوے کا بگڑ جانا۔ خراب ہوجانا۔

برگردیدہ اصطلاح۔ بقول بحر بذیل
(برگشتن) بمعنی استفراغ۔ مؤلف عرض
کند کہ نظر بمعنی ششم (برگردیدن) موافق
قیاس است کہ مفعول آنست ولیکن مجرد
قیاس کفایت نمی کند مشتاق سند استعمال
می باشیم۔ صاحب بحر (برگشتہ) را ہم مرادف
این گرداند کہ بجایش می آید (اردو)
استفراغ۔ بقول امیر عربی۔ مذکر۔ قے
(فقرۂ امیر) حلق سے چیز اتری اور استفراغ ہوگیا

برگردیدہ بخت اصطلاح۔ بقول بہار
کنایہ از بدبخت (میرزا رضی دانش ؒ)
دل برگردیدہ بخت از تیغ ہم سودی نمی بیند
پ بیک پہلو دل افتادست در سودای
گیسوئی پ صاحب انند نقل نگارش مؤلف
عرض کند کہ نظر بمعنی ہشتم برگردیدن موافق

قیاس است و از همین اصطلاح (برگردیدن بخت) هم پیدا می شود که بمعنی بدشدن طالع باشد (اردو) بدبخت۔ دیکھو بداختر۔

برگرفتن بقول موارد و بهار (۱) بمعنی برداشتن چنانکه (برگرفتن پرده و نقاب) و (برگرفتن دل از کسی) و (برگرفتن نقش) صاحب بحر ذکر این معنی کرده فرماید که کامل التصریف است و مضارع این برگیرد۔ **مؤلف** عرض کند که مزید علیه (گرفتن) است بزیادت کلمه بر بران و هم بر بمعنی بلند با مصدر گرفتن مرکب شده و معنی لفظی این بلند کردن و شدن که در (برداشتن چیزی) بلندی آن چیز داخل است۔ (اردو) اٹھانا۔ بلند کرنا۔ ہونا۔

(۲) برگرفتن۔ بقول موارد بمعنی گرفتن چون (برگرفتن چاشنی) صاحب غیاث برهان این را قبول کردن گوید و صاحب مؤید همزبانش۔ صاحب بحر بمعنی قبول کردن و اختیار نمودن نوشته **مؤلف** گوید که مجاز معنی اول است و کلمه بر در اینجا زائد (اردو) پکڑنا۔ لینا۔ قبول کرنا۔ اختیار کرنا۔

(۳) برگرفتن۔ بقول موارد بمعنی منتقل کردن یعنی نقل نوشتن از قباله و حکم و جز آن چنانکه (برگرفتن سواد) **مؤلف** عرض کند که ما با معنی منتقل کردن اتفاق نداریم۔ که طرز تعریف خوب نیست از (برگرفتن سواد) همین قدر معلوم می شود که حاصل کردن نقل و سواد است و مجرد برگرفتن را در اینجا بمعنی نوشتن یا حاصل کردن گیریم باقی حال مجاز معنی اول است (اردو) لکھنا۔ حاصل کرنا

(۴) برگرفتن۔ بقول موارد بمعنی معاف کردن چنانکه (برگرفتن درم) که می آید **مؤلف**

عرض کند کہ مجاز معنی اول باشد (اردو) معاف کرنا۔

(۵) برگرفتن۔ بقول موارد بمعنی خوردن چنانکہ (برگرفتن زخم) کہ بجایش می آید۔ **مؤلف** عرض کند کہ بحالت اضافت بہ زخم وامثال آن۔ حاصل کردن زخم وصبوت اضافت بہ طعمہ نوش کردن آن چنانکہ (برگرفتن جام) وامثال آن بہر دو صورت مجاز معنی اول است (اردو) کھانا جیسے زخم کھانا۔ پینا۔

(۶) برگرفتن۔ بقول (سروری در ملحقات) کنایہ از نزل کردن وبخیرہ نمودن **مؤلف** عرض کند کہ سند این بر (برگرفتن کسی را) می آید و در اینجا ہمین قدر کافی است کہ باعتماد محقق اہل زبان این معنی را تسلیم کنیم ومجاز معنی اول دانیم اگرچہ قدری دور از قیاس است ولیکن محاورۂ زبان باشد وحقیقت سند ہمدر انجا عرض کنیم (اردو) دل لگی کرنا۔ ٹہٹول کرنا۔

(۷) برگرفتن۔ بقول بہار بمعنی حاصل کردن بار۔ یعنی بار ور شدن درخت وحیوان **مؤلف** عرض کند کہ بر در اینجا بمعنی بار است وگرفتن بمعنی حاصل کردن چنانکہ بر (برگرفتن بروح) می آید (اردو) بار دار ہونا۔

(۸) برگرفتن۔ بقول بہار بمعنی نواختن و پروردن چنانکہ (برگرفتن بروح) **مؤلف** عرض کند کہ ما بر مصدر مرکب خیال خود ظاہر کنیم و در اینجا ہمین قدر کافی است کہ سند این بر (برگرفتن از خاک) می آید (اردو) نوازنا۔ سرفراز کرنا۔ پالنا۔ پرورش کرنا۔

(۹) برگرفتن۔ بقول بہار۔ دور کردن۔ **مؤلف** عرض کند کہ ترک کردن ہم درین داخل است چنانکہ (برگرفتن شمار) واین

متعلق بمعنی اول است بر سبیل مجاز که از
برداشتن چیزی آن چیز دور می شود از
جای خودش (اردو) دور کرنا ترک کرنا
(۱۰) برگرفتن - به تحقیق ما بمعنی منسوب کردن (۳۱۸۴)
چنانکه (برگرفتن بکسی) که می آید و کلمه بر
در یخ زائد باشد (اردو) منسوب کرنا
(۱۱) برگرفتن - به تحقیق ما بمعنی پیدا کردن (۳۱۸۵)
و قائم کردن چنانکه (برگرفتن دربان)
که می آید این هم مجاز معنی اول باشد -
(اردو) پیدا کرنا - قائم کرنا -
(۱۲) برگرفتن - به تحقیق ما بمعنی تحمل کردن (۳۱۸۶)
و این هم مجاز معنی اول است چنانکه -
(برگرفتن زور) که می آید (اردو)
متحمل ہونا تحمل کرنا -
(۱۳) برگرفتن - به تحقیق ما بمعنی کشیدن (۳۱۸۷)
و بیرون آوردن چنانکه (برگرفتن دست
از جیب) که می آید - مجاز معنی اول است

وبس (اردو) کھینچنا - باہر لانا -

برگرفتن از خاک مصدر اصطلاحی -
بمعنی نواختن و بمرتبۂ بلند رسانیدن متعلق
بمعنی ہشتم برگرفتن (صائب ؎) مردم
ہموار را از خاک بر باید گرفت ؛ رستہا
بی گرہ را در گہر باید گرفت ؛ مخفی مباد
کہ (از خاک برگرفتن کسی را) بجای خودش
گذشت (اردو) نوازنا - سرفراز کرنا -

برگرفتن اعتبار مصدر اصطلاحی -
بمعنی حاصل کردن اعتبار متعلق بمعنی ہشتم
برگرفتن (ظہوری ؎) شوق از من
اعتباری برگرفت ؛ چشم در پاشم شناسی
برگرفت ؛ مخفی مباد کہ (اعتبار برگرفتن)
بجایش گذشت (اردو) اعتبار حاصل کرنا

برگرفتن بار مصدر اصطلاحی - دور (۳۱۸۷)
کردن بار باشد متعلق بمعنی نہم برگرفتن
(خواجۂ شیراز ؎) بار غمی کہ خاطر ما خسته کرده بود

؎ عیسی دمی خدا لفرستاد و برگرفت ۔ (اردو) بارکا دور کرنا ۔

برگرفتن بہ پیکان مصدر اصطلاحی (۱۸۹۱ء) قبول کردن و استعمال کردن بجای پیکان متعلق بمعنی دوم برگرفتن (ظہوری ے)

چون گل سوفار درخواہش دہانم باز ماند ؎ تا خدنگت غنچۂ دل را بہ پیکان برگرفت ؎ (اردو) پیکان کے لئے قبول کرنا بجاے پیکان استعمال کرنا پیکان بنانا ۔

برگرفتن بتاری مصدر اصطلاحی (۱۸۹۱ء) بمعنی برداشتن بتاری و مقصود از برگرفتن است بآسانی بمجاز و متعلق بمعنی اول برگرفتن (ظہوری ے) مشک صد تاتار ریزم از نفس ؎ زلف ۔ آہم را بتاری برگرفت ؎ (بتار برگرفتن) بجائیش گذشت (اردو) ایک تار پر اٹھا لینا کھینچنا ۔ دیکھو بتار برگرفتن

برگرفتن بچیزی مصدر اصطلاحی (۱۸۹۱ء) قبول کردن بچیزی و گرفتن بمعاوضۂ چیزی یعنی خریدن متعلق بمعنی دوم برگرفتن (انوری ے)

دادم دو جہان ببادر عشقش ؎ مارا بدو حبہ برنمی گیرد ؎ (اردو) کسی چیز کے عوض مین قبول کرنا ۔ خرید کرنا ۔

برگرفتن بروح مصدر اصطلاحی (۱۸۹۱ء) حاصل کردن بار و بار و ور شدن بروح (سلمان ے) زیک نسیم کہ در آستین غنچہ بگیرد ؎ دہد شمال چو مریم بروح برگیرد ؎ مؤلف عرض کند کہ متعلق بمعنی ہفتم برگرفتن قتال (اردو) روح سے پھل حاصل کرنا ۔ روح سے حاملہ ہونا ۔ باردار ہونا ۔

برگرفتن بہ کسی مصدر اصطلاحی (۱۸۹۱ء) منسوب کردن بہ کسی (انوری ے) خطائی کہ کردم بمن برگیرد ؎ جفائی کہ گفتم زمن درگذارد ؎ (اردو) کسی سے منسوب کرنا ۔

برگرفتن بیدہ از رخ مصدر اصطلاحی (۱۸۹۱ء)

بمعنی برداشتن و دور کردن نقاب باشد متعلق بمعنی اوّل و نہم برگرفتن (خواجہ شیراز ؎) ساقی بیا کہ یار ز رخ پردہ برگرفت ؎ کار چراغ خلوتیان باز در گرفت ؎ (اردو) منہ پر سے پردہ اٹھانا۔

(۳۱۹۳) **برگرفتن پردہ از روی کار** مصدر اصطلاحی ظاہر کردن حقیقت کاری (انوری ؎) پردۂ ما دریدہ کرد و ہنوز ؎ پردہ از روی کار ما نگرفت ؎ (اردو) کسی کام پر سے پردہ اٹھانا حقیقت ظاہر کر دینا۔

(۳۱۹۵) **برگرفتن تہمت** مصدر اصطلاحی۔ دور کردن تہمت باشد متعلق بمعنی نہم برگرفتن (ظہوری ؎) گریہ می کوشد ہمان در شست وشوی دامن ؎ گرچہ دریا تہمت پاکی ز دامان برگرفت ؎ (اردو) تہمت دور کرنا

(۳۱۹۶) **برگرفتن جام** مصدر اصطلاحی۔ برداشتن جام کنایہ از خوردن می متعلق بمعنی اوّل و پنجم برگرفتن (ظہوری ؎) پیریم و جام مرد فگن برگرفتہ ایم ؎ و ز جیب دست توبہ شکن برگرفتہ ایم ؎ (اردو) ساغر اٹھانا۔ شراب پینا۔

(۳۱۹۷) **برگرفتن چاشنی** مصدر اصطلاحی۔ بمعنی چاشنی گرفتن و ذوق حاصل کردن (نظامی ؎) نخست از ہمہ چاشنی برگرفت ؎ در آن چاشنی ماند خسرو شگفت ؎ مؤلف عرض کند کہ متعلق است بمعنی سوم برگرفتن۔ (اردو) چاشنی حاصل کرنا۔ ذوق پانا۔

(۳۱۹۸) **برگرفتن چاک** مصدر اصطلاحی۔ حاصل کردن چاک و زخم است متعلق بمعنی دوم برگرفتن (ظہوری ؎) آرزو دارم کہ بر وارد دل از تیغ غمت ؎ آنقدر چاکے کہ از شوقت گریبان برگرفت ؎ (اردو) چاک حاصل کرنا۔ زخم حاصل کرنا۔

(۳۱۹۹) **برگرفتن دامان** مصدر اصطلاحی۔ دامن

گرفتن و مدد خواستن متعلق بمعنی دوم برگرفتن (ظهوری ع) دیده تاب وطاقت خود را قیاسی کرده بود که در تماشایت چو ادامان ثمرگان برگرفت که (اردو) دامن پکڑنا بقول آصفیہ پناہ لینا حمایت میں آنا۔

برگرفتن دربان مصدر اصطلاحی قائم کردن دربان را متعلق بمعنی یازدهم برگرفتن (ظهوری ع) وصل بر رویم دری خواهد کشودن یافتم که اینچنین سالی که خاک پای دربان برگرفت که (اردو) دربان قائم کرنا۔

برگرفتن درهم مصدر اصطلاحی بقول موارد (بدیل معنی چهارم برگرفتن) بمعنی معاف کردن درهم متفید بصله از (نظامی ع) ز دیوان دهقان قلم برگرفت که بزیگان همه درهم برگرفت که (اردو) درهم کو معاف کرنا۔ یعنی رعایا کو محصول مالگذاری کی معافی دینا۔

برگرفتن دست از جیب مصدر اصطلاحی کشیدن و بیرون آوردنش متعلق بمعنی سیزدهم برگرفتن سند این از ظهوری بر (برگرفتن جام) گذشت (اردو) جیب سے ہاتھ نکالنا۔

برگرفتن دشت مصدر اصطلاحی بمعنی بلند و پیدا شدن دشت متعلق به معنی اول برگرفتن است (ظهوری ع) سد منعی پیش راه آه منیست که از دلم دشت غباری برگرفت که (اردو) جنگل روبرو ہونا۔

برگرفتن دل از چیزی وکسی مصدر اصطلاحی بمعنی برداشتن دل از چیزی وکسی باشد متعلق بمعنی اول برگرفتن (قاسم مشهدی ع) بدره یا قطره چون گردید واصل ترک سر گیرد که کسی چون با تو بنشیند چسان دل از تو برگیرد که (انوری ع) در نیامد ز راه سینه بدل که تا دل از راه سینه برگرفت که (اردو) دیکھو برداشتن دل۔

برگرفتن دیدہ مصدر اصطلاحی بمعنی برداشتن چشم و ترک نظر کردن متعلق بمعنی اوّل و نہم برگرفتن (صائب ؎)

نیست ممکن برگرفتن دیدہ از رویش مرا
؎ آرہ گر بر سر گذارد تیغ ابرویش مرا ؎

(اردو) دیکھو برداشتن چشم از کسی۔

برگرفتن راہ مصدر اصطلاحی بمعنی قبول کردن راہ باشد متعلق بمعنی دوم برگرفتن (انوری ؎)

دل راہ صلاح بر نمی گیرد
؎ کردم ہمہ حیلہ در نمی گیرد ؎

(اردو) راستہ قبول کرنا۔ راستہ اختیار کرنا۔

برگرفتن زاد راہ مصدر اصطلاحی حاصل کردن زاد راہ باشد متعلق بمعنی سوم برگرفتن (ظہوری ؎)

تر زبان گردیدہ خضر از العطش گویان تست
؎ زاد راہ تفتہ جانی آب حیوان برگرفت ؎

(اردو) زاد راہ۔ توشۂ سفر کا حاصل کرنا

برگرفتن زخم مصدر اصطلاحی بمعنی خوردن زخم (سنجر کاشی ؎) ز تیغ شاہ

یکی زخم بر گرفت بکف
؎ ز شست شاہ لبی تیر خورد در صف جنگ ؎

مؤلف عرض کند کہ متعلق است بمعنی پنجم برگرفتن و من وجہٍ متعلق بمعنی دوم ہم (اردو) زخم کھانا۔ دیکھو برداشتن زخم۔

برگرفتن زور مصدر اصطلاحی متحمل زور شدن متعلق بمعنی دوازدہم برگرفتن است (ظہوری ؎) خوش

سبک گردیدہ ام در وصل حرمان غالب است
؎ میزنم بر ہجر زوری گرچہ نتوان برگرفت ؎

(اردو) زور کا تحمل کرنا متحمل ہونا۔

برگرفتن سواد مصدر اصطلاحی بقول موارد (بدیل معنی سوم برگرفتن) بمعنی منتقل کردن و نقل نوشتن (عرفی ؎)

زمانه غیر الم نامه نیست تصنیفش ۔ دلم زصفحهٔ فهرست برگرفت سواد ۔ مؤلف عرض کند که نقل گرفتن و حاصل کردن نقل و معلومات (اردو) نقل لینا ۔ سواد حاصل کرنا ۔

برگرفتن شمار مصدر اصطلاحی یعنی ترک کردن شمار و حساب نکردن و بحساب نیاوردن متعلق بمعنی نهم برگرفتن (انوری ے) برگرفتم شمار عشق آن به ۔ که ترا از شمار نشمارد ۔ (ظهوری ے) دل جفاهای تو بر من می شمرد ۔ از وفای خود شماری برگرفت (اردو) شمار ترک کرنا ۔ حساب نه کرنا ۔ شمار میں نه لانا

برگرفتن طعنه مصدر اصطلاحی ۔ حاصل کردن طعنه و مورد طعن و طنز شدن ۔ متعلق بمعنی سوم برگرفتن (ظهوری ے) دعوی لذت بزهرت کرد نادانسته کرد ۔ طعنهٔ تلخ جهانی شکرستان برگرفت ۔ (اردو) طعنه حاصل کرنا ۔ مورد طعن و طنز هونا ۔

برگرفتن عمان مصدر اصطلاحی ۔ پیدا کردن عمان باشد متعلق بمعنی یازدهم برگرفتن (ظهوری ے) کوه را سیلی زنان خواهد بدر یا سیل برد ۔ ابر قرگانم بجای قطره عمان برگرفت ۔ (اردو) دریا پیدا کرنا

برگرفتن فال مصدر اصطلاحی ۔ یعنی گرفتن و حاصل کردن فال است متعلق بمعنی دوم و سوم برگرفتن (ظهوری ے) نیست در کوی تو هرگز سرخ رویان را نجات ۔ عید اگر فال شگون از خون قربان برگرفت ۔ (اردو) فال لینا ۔ بقول آصفیه فال نکالنا ۔

برگرفتن فشار مصدر اصطلاحی یعنی پیدا کردن ریزش متعلق به معنی یازدهم

برگرفتن مخفی مباد کہ فشار بقول برہان بمعنی ریزش (ظہوری ؎) در تخیل زیر دندان ہوس ؎ شکرین لعلش فشاری برگرفت ؎ (اردو) ریزش پیدا کرنا۔

برگرفتن قدم مصدر اصطلاحی یعنی بر داشتن قدم متعلق بمعنی اول برگرفتن (ظہوری ؎) در غربتی فتادہ ظہوری بہر قدم ؎ گرد رخیال راہ وطن برگرفتہ ایم ؎ (اردو) قدم اٹھانا۔

برگرفتن کسی مصدر اصطلاحی۔ (۱) دور کردن کسی را متعلق بمعنی نہم برگرفتن (ظہوری ؎) نیست در گمنامی از من نامور تر دیگری ؎ بی نشان گردیدہ ام از نامہ عنوان برگرفت ؎ و (۲) نواختن کسی را متعلق بمعنی ہشتم برگرفتن (ولہ ؎) نخل ماتم گشت و از گل گریہ بر خاکم فشاند ؎ خوش بخاک افتادہ خود را بسامان برگرفت ؎ (اردو) (۱) کسی کو دور کرنا (۲) کسی کو سرفراز کرنا۔

برگرفتن کسی را مصدر اصطلاحی بقول سروری کہ بذیل معنی ششم برگرفتن گذشت ہزل کردن باکسی (شیخ فرید الدین عطار ؎) دیگری را آن یکی می گفت سخت ؎ برگرفتی تو مرا ای شوربخت ؎ گفت مجنونش چون ہستی تو خر ؎ گر بزی ریشت بگیرد دعفر ؎ مؤلف عرض کند کہ درین شعر برگرفتن بمعنی گرفتن و گرفتار کردن و منسوب کردن بہ خطائی متعلق بمعنی دوم برگرفتن است و برای معنی اول الذکر طالب سند دیگری باشیم و قول سروری را نظر براعتبار کہ صاحب زبانست بدون سند ہم تسلیم کنیم (اردو) کسی کی ساتھ ہزل کرنا ٹھٹھا کرنا۔ تمسخر کرنا۔

برگرفتن کوہ مصدر اصطلاحی بر داشتن و دور کردن کوہ باشد متعلق بمعنی اول

وہم برگرفتن (ظہوری ؒ) از گرانجانان ظہوری خوش سبک گردیدہ بود از دلش این کوہ غم را زور نسیان برگرفت ☆ (اردو) پہاڑ کو ہٹانا۔ دور کرنا۔

برگرفتن گرد مصدر اصطلاحی۔ حاصل کردن گرد و غبار متعلق بمعنی سوم برگرفتن (ظہوری ؒ) تو تیا سرمایۂ چندان نداشت ☆ گرد خاک رہگذاری برگرفت ☆ (اردو) گرد و غبار حاصل کرنا۔

برگرفتن گونہ مصدر اصطلاحی۔ حاصل کردن رنگ باشد متعلق بمعنی سوم برگرفتن و این مخصوص باگونہ نباشد بلکہ بارنگ و لون و مرادفات آن ہم استعمال توان کرد و سند این از ظہوری بر (برگرفتن نکہت) می آید (اردو) رنگ حاصل کرنا۔ رنگ اڑانا

برگرفتن نثار مصدر اصطلاحی۔ اختیار کردن نثار متعلق بمعنی دوم برگرفتن است سند این از ظہوری بر (برگرفتن اعتبار) گذشت (اردو) نثار اختیار کرنا۔ صدقہ بننا۔ وارے جانا۔

برگرفتن نسخہ مصدر اصطلاحی۔ حاصل کردن نسخہ متعلق بہ معنی سوم برگرفتن۔ (ظہوری ؒ) از خیالش خاطر صورت نگار ☆ نسخۂ باغ و بہاری برگرفت ☆ (ولہ ؒ) در ازل قانون حکمت چون قضا می زد رقم ☆ نسخۂ از درد جان بخش تو درمان برگرفت ☆ (اردو) نسخہ حاصل کرنا۔ پانا۔

برگرفتن نشتر بکار مصدر اصطلاحی۔ برداشتن نشتر برای فصد باشد متعلق بمعنی اول برگرفتن (ظہوری ؒ) ہر دم از شادی رگ دل می پرد ☆ غمزہ اش نشتر بکاری برگرفت ☆ (اردو) فصد کے لئے نشتر اٹھانا۔

برگرفتن نقاب مصدر اصطلاحی۔

بمعنی برداشتن و دور کردن نقاب باشد متعلق بمعنی اوّل و نہم برگرفتن (انوری ؎) گرچہ اقبال او کہ دائم باد ؎ از رخ ملک برگرفتہ نقاب ؎ (طالب آملی ؎) چسان نقاب ز رخسار دوست برگیرم ؎ کہ حسن سرکش و من موہوی محجوبم ؎ (اردو) نقاب اُٹھانا۔

برگرفتن نقش مصدر اصطلاحی۔ برداشتن و دور کردن نقش است متعلق بمعنی اوّل و نہم برگرفتن (میر خسرو ؎) نقش خود از راہ فنا برگرفت ؎ نور بقا دید و ثنا در گرفت ؎ (اردو) نقش مٹانا۔

برگرفتن نکہت مصدر اصطلاحی۔ حاصل کردن نکہت است متعلق بمعنی سوم برگرفتن (ظہوری ؎) نکہتی از سنبل زلفت گلستان برگرفت ؎ گونہ از لعل رنگینت بدخشان برگرفت ؎ (اردو) نکہت حاصل کرنا

برگرفتن ہجران مصدر اصطلاحی متحمل شدن ہجران را متعلق بمعنی دوازدہم برگرفتن (ظہوری ؎) ما باین تاب و توان بر خود چہ متشکل کردہ ایم ؎ غیر ما این ضعف ہجران را چہ آسان برگرفت ؎۔ (اردو) ہجران کا متحمل ہونا۔

برگرفتن یادگار مصدر اصطلاحی۔ حاصل کردن نشانی متعلق بمعنی سوم برگرفتن است (ظہوری ؎) دست اگر بر شاخ گل دستی نیافت ؎ یادگار زخم خاری برگرفت ؎ (اردو) نشان حاصل کرنا۔

برگرفتہ اصطلاح۔ بقول بحر بدیل برگرفتن بمعنی نواختہ و پرورده مرادف (از خاک برگرفتہ) صاحب انند فرماید کہ اسناد و معانی این بر (برگرفتن) گذشت مؤلف عرض کند کہ اسم مفعول برگرفتن است شامل بر ہمہ معانیش خصوصیت بہ بعضی

(اردو) دیکھو برگرفتن یہ اُس کا اسم مفعول ہے

برگری اصطلاح۔ بقول ضمیمۂ برہان بکسر ثالث مخفف برگیری بمعنی بستانی۔ صاحبان ہفت و مؤید ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ محققین اہل زبان ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند طالب سند استعمال می باشیم۔ مخفی مباد کہ این موافق قیاس است کہ تحتانی چہارم از (برگیری) حذف شد و آن صیغۂ واحد مخاطب از مضارع معروف است شامل بر ہمۂ معانی مصدر برگرفتن کہ گذشت۔ خصوصیت نشاندن نباشد (اردو) تولیوے۔

(الف) برگ ریز اصطلاح۔ بقول سروری بمعنی پاییز (عمادی ے) برگ ریز است شاخ دانش را با این خزان را بہار بایستی ۔ صاحب جہانگیری گوید کہ فصل خزان را گویند صاحبان رشیدی و بحر و بہار و مؤید ہم ذکر این کردہ اند (صائب ے) از ریزشی کہ کرد در ایام نوبہار ۔ در برگریز شاخ بوصل ثمر رسد ۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا فرماید کہ این مجاز است چہ در اصل ریز بمعنی ریختن است چنانکہ (خون ریز) بمعنی خون ریختن مؤلف عرض کند کہ مجرد ریز امر حاضر ریختن و ریزش حاصل بالمصدرش پس خان آرزو غلط کند کہ در اینجا ریز را بمعنی ریختن داند و (خون ریز) را بمعنی خون ریختن گیرد (خون ریز) اسم فاعل ترکیبی است و آنچہ حاصل بالمصدر خون ریختن است متعلق بہ (برگ ریز) نباشد پس (برگ ریز) ہم اسم فاعل ترکیبی است بمعنی ریزانندۂ برگ و کنایہ از موسم خزان کہ برگ را می ریزاند قتیل (صائب ے) صائب ز برگ ریز بر و فیض نوبہار ۔ چون غنچہ ہر کہ سر بگریبان کشیدہ است ۔ و تحقیق ما

برگ ریز آمدن | بمعنی (۱) ریختن برگ ها و (۲) ضعیف شدن انسان (مولوی معنوی) ۵ شکایت باو چون کردی که بهمن برگ ریز آمد و اکنون بریز و گفتش بین که بهمن برگ ریز آمد و (اردو) (الف) خزان۔ اسم مؤنث ۔ دیکھو پاریز (ب) (۱) پتے گرانا (۲) انسان کا بڈھا ہونا۔

برگ ریزان | اصطلاح۔ بقول برہان (۱) بمعنی خزان و فرماید که بودن آفتاب در برج میزان که فصل پاییز باشد و (۲) کنایه از ایام پیری و آخرهای عمر هم صاحبان جهان و ناصری همزبانش بوده این را امر الف (برگ ریز) گفته بمعنی اول قانع خان آرزو در سراج بذیل (برگ ریز) فرماید که بزیادت الف و نون منسوب به برگ ریختن به معنی (برگ ریز) و فرماید که بعضی این را مجاز دانسته غافل از حقیقت کار بوده اند مؤلف عرض کند (ر) (۳) بمعنی حقیقی اسم حال یا اسم فاعل برگ ریزنده و وجه آن اینکه الف و نون کثرت را [illegible] گیریم اندرین صورت مزید علیه برگ نیز باشد و اصلا بمعنی منسوب به برگ نخواهد بود و بمعنی اول و دوم لابد مجاز و معنی حقیقی است زیرا که معنی حقیقی این ریزنده برگ است بس پس غافل از حقیقت خواهد ماند آنرو باشد که حقیقت را ظاهر نکرده (نظامی ۵) شرط است که فصل برگ ریزان بخوان نامه شود ز برگ ریزان پر انوری ۵ برگ ریزان همه حال فرو باید ریخت بقدح آنچه ازو برگ و نوای طرب است پ (اردو) (۱) خزان دیکھو (برگ ریز) (۲) پیری ضعیف ہونا عمر کا آخری حصہ۔ بڑھاپا۔ مذکر پتے گرانے والا

برگ زرد | اصطلاح۔ بقول مؤید و جهنت بمعنی برگ زرد مؤلف عرض کند که مرکب اضافی و کنایه باشد۔ اگرچه خلاف قیاس نیست

ولیکن طالب سند استعمال می باشیم کہ معاصرین عجم و محققین فرس ازین اصطلاح ساکت (اردو) پسند یا پسند۔ مذکر۔

برگزیدگان استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ مقبولان و پسندیدگان مؤلف عرض کند کہ برگزیدن کہ می آید اسم مفعولش (برگزیدہ) و الف و نون جمع در آخرش زیادہ کردہ اند دیگر ہیچ (اردو) برگزیدہ لوگ۔ مقبولان بارگاہ۔

(الف) برگزیدن بقول۔ بجر بضم کاف فارسی (۱) برچیدن و انتخاب کردن و پسندیدن و قبول کردن و (۲) مقبول شدن کامل التصریف و مضارع ایں برگزیند۔ صاحب غیاث بر بیان برسعنی دوم قانع و انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ ذکر ہر دو معنی کردہ مؤلف عرض کند کہ فرہنگ علیہ گزیدن بضم اول باشد کہ بجای خود ش آید حیف است کہ صاحبان موارد و نوادر کہ محققین مصادر نام دارند ازین مصدر دست کشیدہ اند معاصرین عجم بر زبان دارند و متعدین فرس استعمال این کردہ اند فدائی کہ از معاصرین عجم بود ذکر مفعول ہمین مصدر یعنی ۔۔۔۔۔

(ب) برگزیدہ کردہ فرماید کہ بمعنی منتخب و ممتاز است و (برگزیدگان) کہ گذشت جمع ہمین (انوری الف ۵) گر زکتیبت برگزیدستند پادشاہ جہان و صدر انام پ (ظہوری ۵) بہ پیش رشک زمن نیست برگزیدہ تری پ کہ یار راست بہر روز شوخ دیدہ تری پ۔

(اردو) الف (۱) انتخاب کرنا۔ بقول امیر چھانٹنا۔ چننا جیسے (فقرہ) بہت سے موتی ہیں آپ انتخاب کر لیجیے ۔ قبول کرنا۔ بقول آصفیہ منظور کرنا۔ پسند کرنا۔ (۲) مقبول ہونا بقول آصفیہ قبول ہونا۔ منظور ہونا۔ مقرون باجابت ہونا۔ پسند ہونا۔ منظور نظر ہونا۔ (ب) برگزیدہ۔ (دیکھو انتخاب آلود)

برگس بقول برهان با کاف فارسی بروزن اطلس ترجمهٔ معاذ الله ونعوذ بالله. صاحب رشیدی حاشا ومبادا را هم داخل تعریف کند وفرماید که (برگست) هم بهمین معنی آمده وسندی که از رودکی پیش کرده است باختلاف بعض الفاظ همان است که بر (برکس بکاف عربی) گذشت **مؤلف** عرض کند که اصل این همانست که بکاف عربی گذشت وباعتبار صاحب جامع توانیم گفت که این مبدل آنست چنانکه کند وگند. صراحت ماخذ همه را انجا کرده ایم. بی غوری صاحبان تحقیق است که یک سند را در هر دو جا آورده اند (اردو) دیکھو برکس.

برگ سبز اصطلاح. بقول وارسته وبحر وبهار (۱) کنایه از چیز بسیار کم مقدار (صائب ؎) بی نوایان را به برگ سبز گاهی یاد کن ؎ چون ز نیرنگ جهان خرج خزان خواهی شدن ؎ (وله ؎) انصاف نیست کز چمنت بعد صد بهار ؎ بی برگ سبز رود بدر آسمان نهم تر (ظهوری ؎) برگ سبز اگر تحفه حاجتم افتد ؎ میسرم نشود رنگی از بهار مدام ؎ **مؤلف** عرض کند که (۲) بمعنی حقیقی است (وله ؎) بود زوسمه دو ابروی آن بهشتی روی ؎ دو برگ سبز که خون در دل بهار کند ؎ (وله ؎) هر برگ سبز او کف افسوس می شود ؎ نخلی که میوهٔ نفشاند بپای خویش ؎ مخفی مباد که (برگ سبز است تحفهٔ درویش) مثلی است که می آید شامل بهر دو معنی بالا (اردو) (۱) برگ سبز. مذکر. اردو میں کم مالیت تحفہ کو کہہ سکتے ہیں. نہایت کم مالیت چیز مؤنث (۲) برگ سبز. سبز تتا. مذکر.

برگ سبز است تحفهٔ درویش مثل. صاحبان خزینه وامثال فارسی ذکر این کرده از معنی ومحل استعمال ساکت **مؤلف**

عرض کند کہ فارسیان این مثل را در سوغات وارمغان بر سبیل کسر نفسی می زنند (اردو) یہ مثل دکن میں مستعمل ہے یعنی جب کوئی شخص کسی کے پاس کوئی تحفہ لیجاتا ہے تو بطور کسر نفسی اس مصرع کو پڑھتا ہے۔

برگ سبز سائل اصطلاح۔ وارستہ فرماید کہ این همانست کہ گدایان بتوقع ریزشی برگ سبز پیش اغنیا گذارند (محسن تاثیر) بوسہ می دارند خوبان در بہار خط طمع را خط سبز گل عذاران برگ سبز سائل است بحر و بہار وارستہ را نقل نگار مؤلف عرض کند کہ رسم عجم است کہ ہر سائل کہ پیش کسی رود اعم از آنکہ گدا باشد یا حاجتمندکاری و چیزی برگ سبز با خود برد و این رسمی است کہ اغنیا پسندش کنند تا عطای شان بدل آن باشد و بار احسان بگردن سائل نیاید همانا این اخلاقی است حسنہ پس این را مخصوص گدایان

بتوقع ریزش کردن از تنازک خیالی دور است (اردو) سائل کا حقیر تحفہ۔ مذکر

برگ سبز فرستادن مصدر اصطلاحی بقول وارستہ و بحر و بہار (۱) مرادف (گل فرستادن) (طغرا۔ نثر) نثر پردازان از فقرۂ تازہ برگ سبز ہمکاری بجانب طوطیان چمن روانہ نمودہ اند۔ مؤلف عرض کند کہ (۲) رسم است کہ کسانی کہ بانہا را احتیاج خود خود پیش کسی نمی روند و کسی را از طرف خود می فرستند تحفۂ برگ سبزی روانہ می کنند پس (برگ سبز فرستادن) کنایہ باشد از اظہار حاجت بالواسطہ کردن و این موافق قیاس است نظر بر رسم عجم ولیکن سند ما طغرا است پس مصدر (برگ سبز روانہ نمودن) است محققین بالا رعایت لفظی را ترک کردہ اند (اردو) (۱) دیکھو گل فرستادن (۲) کسی کے واسطہ اور توسط سے اظہار حاجت کرنا۔

برگ سبز هم حشیشی اصطلاح - بقول بحر و غیاث و انند برگ پان یا سبزهٔ دیگر که کشتی گیران بجهت مقرر کردن کشتی بخانهٔ حریف خود فرستند مؤلف عرض کند که معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فرس ساکت و هر سه محققین بالا هندنژاد اند - طالب سند استعمال می باشیم (اردو) وہ پان یا کوئی سبزی جو کشتی گیران اپنے حریف کے پاس اسلئے بھیجتے ہیں کہ وہ مقابلہ کا ایک دن مقرر کرے گویا یہ بلاوا ہے -

برگست بقول برہان و رشیدی و جامع و جہانگیری و سراج و ناصری ہمان برگست کہ بکاف عربی بجایش گذشت مؤلف عرض کند کہ بکاف عربی اصل است و صراحت ماخذ ہمدرانجا گذشت و این مبدل آن چنانکہ کند و گند (اردو) دیکھو برگست کاف عربی کے ساتھ -

(الف) برگستان اصطلاح - (الف)

(ب) برگستوان بضم سوم بقول سروری مخفف برگستوان - صاحب جہانگیری نسبت ہر دو فرماید کہ مرادف یکدیگر پوششی است کہ در روز جنگ پوشند و بر اسپ اندازند تا از زخم ایمن باشند و آن را کجیم و کجین ہم گویند - صاحب برہان ذکر ہر دو کردہ گوید کہ (الف) مخفف (ب) (امیر خسرو (الف ے) صف از پشیم چو سین ہفت شاخست ؎ سوار آب برگستان باخت ؎ (شیخ مظہر ے) دریدہ جوشن و خفتان بریدہ برگستان ؎ گریخت آن سپہ از پیش عاجز و مضطر ؎ (شرف شفروہ ب ے) مرتیخ را زہیبت این سخت واقعہ ؎ از دست و دوش خنجر و برگستوان فتاد ؎ (کمال اسمعیل ے) از تیغ قہر و ناوک انجم خلاص یافت ؎ این ابلق زمانہ زبرگستوان برفت ؎ صاحب ناصری

بذکر معنی بالا فرمایند که آن جامه ایست که
بجای پنبه در ان پیله و ابریشم فرو مایه که کج
وکژ نام دارد می گذاشته و می دوخته اند.
صاحب جامع هم ذکر هر دو کرده. صاحب
غیاث بر (ب) صراحت فرمایند که این را
در هند پاکژ نام است صاحب هدائی فرماید
که زره ایست سرتا بپا و زره ی که بالای آب
افگنند. خان آرزو در سراج گوید که بفتح
وضمّ کاف فارسی (الف) مخفف (ب) غالب
که ماخوذ است از برگست که معنی پناه در آن
داخل است و (آن) کلمه نسبت در ینصورت
بفتح کاف باشد. مؤلف عرض کند که محقق
نامدار معنی پناه را در لغت برگست از کجا
داخل می کند جز این نیست که برگست کلمه
ایست که در محل تردید گویند و بجای (پناه
بخدا) و (حاشا) استعمال کنند چنانکه گذشت
و ماخذش هم همدرانجا مذکور پس (پناه بخدا)
را در ماخذ (برگستوان) داخل کردن چه مایه
تلاش است یکی از معاصرین عجم درست گوید
که این لباس تکلفی است که کاه برخست را
بجای پنبه داخل کرده درست کنند و شمشیر
در و اثر نمی کند و چون و او نسبت بر و داخل
شد (برغستو) شد از قبیل هندو و معنی لفظی
آن منسوب به برغست و برغستوان بزیادت
الف و نون. مزید علیه آن. پس غین معجمه
بدل شد به کاف فارسی چنانکه غلوله و گلوله
اندرینصورت ضرورت نیست که کلمه (وان)
را برای نسبت گیریم چرا که بان و وان هردو
بمعنی شبهه و نظیر و نگهبان آمده چنانکه نگهبان
و فیلوان پس ترکیب اوّل الذکر بهتر می نماید
از آخر الذکر و لباس پر از ریشم و زره را
بمجاز برگستوان گفته اند (اردو) الف
وب. ایک لباس ہے جس مین ایک خاص
قسم کی گھانس بھر کر بناتے ہین جو لڑائی مین

پہنتے ہین اور گھوڑون پر ڈالتے ہین جس پر تلوار کی کاٹ ہاثر نہین ہوتا جیسے گھوڑے کے لئے پاکھر۔ دیکھو (اسپ نمد) جس پر پاکھر کا ذکر گزرا ہے۔

برگستوان براسپ افگندن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و بحر کنایہ از آراستن اسپ بہ برگستوان (ملا عبداللہ ہاتفی ؎)

شدند آہنین جامہ پیر و جوان ؎ فگندند بر اسپ برگستوان ؎

مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است و بجای افگندن انداختن و مرادف آن ہم استعمال توان کرد (اردو) گھوڑے پر پاکھر ڈالنا۔

برگستوان ور اصطلاح۔ بہار دانند بذکر این از تعریف ساکت و کلام فردوسی را بسند گیرند (ے) ہمانا زایرانیان صد ہزار ؎ فزون است برگستوان ور سوار ؎

مؤلف عرض کند کہ ور بہ فتح واو مخفف آور است بمعنی صاحب و خداوند و دارندہ پس این بمعنی صاحب برگستوان و برگستوان پوش است و بس (اردو) برگستوان رکھنے والا۔ برگستوان پہنا ہوا۔

برگسر اصطلاح۔ بقول شمس بفتح باو کاف فارسی و سین مہملہ۔ بمعنی پوشیدہ و پنہان (حکیم سوزنی ؎)

دی لبی کس ز شاہ مدرسہ خواست ؎ ظاہر است آن نہان و برگسر است ؎

مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و ہمین لغت بہ ہای مختفی در آخر عوض رای مہملہ می آید و ہمین سند سوزنی بہ تغیر الفاظ در انجا ہم پس ہزین نیست کہ بر باد کنندگان لغات فرس عوض تحقیق تصحیف در لغت و سند ہر دو کردہ اند حالا در اینجا ہمین قدر کافی است کہ تصرف صاحب شمس است

برس (اردو) دیکھو برگسد۔

(الف) بمعنی سفر — اصطلاح — عرض کند که بر معنی دوم برگ سند این از صائب گذشت (صائب ؎) قطع پیوند ازین سبز چمن مشکل بود ما خجلت بی سفری برگ سفر داد مرا

(ب) برگ سفر ساختن کردن — و مصدر

اصطلاحی (اردو) بقول بحر سامان سفر (ب)

بقول مؤلف ساختن سفر کردن مؤلف (اردو) (الف) سامان سفر (ب) سامان سفر کرنا

برسم بقول جہانگیری با اول مفتوح و ثانی زده و کاف عجمی مفتوح و سین و اخفای با بمعنی پوشیده و پنهان (حکیم سوزنی ؎) دی بسی کس ز شاه مدرسه خواست ؎ ظاهر است اینجا نهان و برگسنه نیست که صاحبان برهان و جامع و ناصری و رشیدی و سراج هم ذکر نموده اند مؤلف عرض کند که این همان لغت است که صاحب شمس به رای مهمله آخر عوض های مختفی آورده که بجایش گذشت و همین سند را به تصرف الفاظ نقل کرده که اشارة این همه را نجا کرده ایم و جز این نیست که مرکب است با برگ و سا۔ برگ بمعنی تهیه اوست و سا امر حاضر سائیدن که بمعنی لمس کردن و سودن می آید پس (برگسا) اسم مفعول ترکیبی است بمعنی (سوده برگ) و مجازاً بمعنی مخفی و پنهان که شاخ از برگ پنهان شود و این کنایه باشد و بس۔ الف آخر بدل شده بای هوز چنانکه یاسا و یاسه والله اعلم بحقیقة الحال (اردو) مخفی۔ دیکھو ابشت ۔

برگشت گرد جهان روزگار — مقوله۔ — هفت نقل نگارش مؤلف عرض کند که بقول مؤید یعنی کار جهان تغیر پذیرفت و صاحب (برگشتن روزگار) مصدر ریست مرکب

که بجا بش می آید و تعریف آن همه را بخاندکور
شود۔ وای بر مؤید و نقل نگار او که چه خوش
مقوله پیدا کرده است همانا خوش تائیدے
است برای فضلا۔ اگر مؤید جهلا گوئیم جادارد
محققین زبان دان ازین ساکت و معاصرین
عجم ریشخندی کنند (اردو) دیکھو برگشتن روزگار

برگشتگی اصطلاح۔ بقول فدائی خمیدگی
مؤلف عرض کند که نظر براعتبار فدائی
که از علمای معاصرین فارس بود این معنی

خاص را جا داده ایم ولیکن حق آنست که
حاصل بالمصدر (برگشتن) است که می آید
وشامل باشد بهمه معانی آن (اردو) خم
بقول آصفیه جھکاؤ۔ ہماری رای مین خمیدگی
کا استعمال بھی اردو مین ہوسکتا ہے۔
(ناسخ ؎) ہر کسی کا حال ہے وضع مصاحب
سے عیان ہے دال حیدر کی تواضع پر ہے خم
تلوار کا ؎۔ دیکھو برگشتن یہ اس کا حاصل بالمصدر
ہے اور اس کے تمام معنون پر شامل۔

برگشتن بقول موارد و نوادر و بہار و بحر۔ مرادف برگردیدن۔ شامل بر همه معانی
آن صاحب بحر گوید که کامل التصریف است و مضارع این برگردد مؤلف عرض
کند که سالم التصریف که غیر از ماضی و مستقبل و اسم مفعول یعنی برگشت و خواهد برگشت و
برگشته نیاید آنانکه برگردد را مضارع این دانسته اند سکندری خورده اند و بی حقیقت
نبرده اند۔ که آن مضارع برگردیدن است (اردو) دیکھو برگردیدن کے تمام معنے

برگشتن اختر مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر
بمعنی نامساعدت طالع چنانکه (ع) خال
شبرنگ ترا اختر دولت برگشت ؎ مؤلف

عرض کند که (اختر برگشتن) در مقصوره
گذشت و این مرادف (برگشتن بخت)
است که می آید و کنایه باشد و خصوصیت اختر

وبخت نیست | مراد فات این ہم استعمال توان کرد چنانکہ برگشتن طالع وقسمت و تقدیر متعلق بمعنی چہارم برگردیدن و (برگشتن ایام) مماثل این (اردو) قسمت الٹنا۔ دیکھو اختر برگشتن (تقدیر پلٹنا) بقول آصفیہ بخت کا برگشتہ ہونا۔ بداقبالی ہونا۔ ادبار ہونا۔ مقسوم بگڑنا۔

برگشتن از راہ | استعمال۔ بمعنی واپس

برگشتن از وطن | شدن از راہ و وطن۔ باشد متعلق بہ معنی پنجم (برگردیدن) (ظہوری ؎) چہ رنگ باختہ از راہ مدعی برگشت کہ رہ است امن دل بی خطر نمی بایست (ولہ ؎) معذرت نجلت ظہوری بس کہ خوش غریبانہ از وطن برگشت (اردو) راستہ یا وطن سے پلٹ آنا۔ واپس آنا۔

برگشتن ایام | مصدر اصطلاحی۔ مرادف (برگشتن اختر) وسند این بر (برگشتہ ایام) می آید (اردو) دیکھو برگشتن اختر۔

برگشتن باختن | مصدر اصطلاحی بمعنی برگشتن بازی است عام باشد برای غلبہ و شکست ہر دو متعلق بمعنی ہفتم برگردیدن (ظہوری ؎) آخری ہست پاک بازان را برگشتن بازی ماست باختن برگشت (اردو) بازی پلٹ جانا۔ یہہ عام ہے یعنی ہار جیت دونون سے متعلق اور دکن مین مستعمل ہے۔ صاحب آصفیہ نے اس کا ذکر نہین کیا۔ بازی کا رنگ بدل جانا بھی کہہ سکتے ہین یہہ بھی ہار جیت دونون سے متعلق ہے۔ (کھیل بگڑ جانا) بقول آصفیہ۔ بنے ہوے کام کا بگڑ جانا۔ (کھیل بننا) بقولہ کام بننا۔

برگشتن بخت | مصدر اصطلاحی۔ اشارہ این بر (بخت برگشتہ) گذشت مرادف (برگشتن اختر) صاحب فرہنگ فوائی بذیل (برگشتگی) ذکر این کردہ گوید کہ (برگشتن بخت

و دولت بمعنی افتادن از بزرگی است
مؤلف عرض کند که متعلق باشد بمعنی هفتم
برگردیدن (اردو) دیکھو برگشتن اختر۔
برگشتن بوسه مصدر اصطلاحی۔ بمعنی
باقی نماندن بوسه و دور شدن آن متعلق
بمعنی سوم برگردیدن (ظهوری ع) دریغم
بوسه گشت حیرت بیز ہے که به نیرنگ آن
دهن برگشت ہے (اردو) بوسه کا لب سے
جدا ہونا باقی نرہنا۔ حالت بوسه باقی نرہنا
(الف) برگشتن جان از تن مصدر اصطلاحی
(ب) برگشتن جان بلب (الف) بمعنی
مخالف و منحرف شدن جان با تن کنایه از مردن
متعلق به بمعنی چهارم برگردیدن و (ب) دوباره
آمدن جان بلب و حرکت پیدا کردن لب
و زنده شدن متعلق بمعنی چشم برگردیدن
(ظهوری الف ب ع) یار چون صبر من زمن
برگشت ہے زلیتن رفت و جان زتن برگشت

ہے (صائب ب ع) برگشت زتن جان بلب
خسته دگر بار ہے تا روی تو آئینه مرا پیشین
نظر داشت ہے (اردو) (الف) جان جانا
۔مرنا۔ (ب) جان آنا۔ زنده ہونا۔
برگشتن خم زلف از شکن مصدر اصطلاحی
باقی نماندن و دور شدن شکن از زلف
متعلق بمعنی سوم برگردیدن (ظهوری ع)
من و شوخی و دشت پیمائی ہے که خم زلفش
از شکن برگشت ہے (اردو) زلف میں خم
باقی نرہنا شکن باقی نرہنا۔
برگشتن روزگار مصدر اصطلاحی مخالف
شدن اہل روزگار با کسی قریب بمعنی برگشتن
اختر و بخت که گذشت متعلق بمعنی چهارم برگشتن
(انوری ع) برنگشتی چو روزگار از من ہے
گر نه بار روزگار یار ستی ہے (ظهوری ع)
دل در ره امید چنان پیش می دوید ہے برگشت
روزگار و چنین در قفا فتاد ہے (اردو)

زمانہ پھر جانا۔ بقول آصفیہ لوگوں کا کسی کے خلاف اور اُس کا دشمن ہو جانا (نواب احمد ع) اپنے بیگانے ہوئے سب لطف ساقی دیکھ کر ہم سے زمانہ گردش ساغر کے ساتھ ہے

برگشتن صبر مصدر اصطلاحی۔ دور شدن صبر و باقی نماندن صبر۔ متعلق بمعنی سوم برگردیدن سنہ این اظہوری بر (برگشتن جان از تن) گذشت (اردو) صبر نہ رہنا۔ صبر جاتا رہنا

برگشتن طالع مصدر اصطلاحی۔ مرادف (برگشتن اختر) کہ گذشت و سند این از صائب بر (برگشتہ طالع) می آید (اردو) دیکھو برگشتن اختر

برگشتن عادت مصدر اصطلاحی۔ بمعنی دور شدن عادت و باقی نماندن عادت متعلق بمعنی سوم برگردیدن (ظہوری ع) نشنید پند عادت تو ہیچ برنگشت ہے ہر چند مدعای ظہوری اعادہ شد ہے (اردو) عادت دفع ہونا۔ عادت جانا۔ عادت پلٹنا۔

برگشتن غذا مصدر اصطلاحی۔ بمعنی رد شدن غذا و ہر چیزی کہ خورند و نوشند خصوصیت غذا ندارد۔ سند سلیم بر بمعنی ششم برگردیدن گذشت (اردو) دیکھو برگردیدن کے چھٹے معنے۔

برگشتن قمار استعمال۔ بقول بہار و انند بمراد نہ نشستن قمار فرماید کہ این از اہل زبان بہ تحقیق پیوستہ مؤلف عرض کند کہ مرادف برگشتن باختن و متعلق بمعنی ہفتم برگردیدن (صائب ع) کاری بمراد دم نشد از نقش موافق بر امروز کہ برگشتہ قمارم چہ توان کرد ہے (اردو) قسمت کا بگڑ جانا۔ پلٹ جانا۔ دلخواہ نہ ہونا۔

برگشتن کسی مصدر اصطلاحی۔ بمعنی تباہ شدن کسی و سر بزیر افتادن و سرنگون شدن متعلق بمعنی ہشتم برگشتن (ظہوری ع) فلک فارغ نکرد از در بدر گشتن اسیرت را ہے ہنوز این غیر پرور را بنامد وقت برگشتن ہے (اردو)

سرنگون ہونا۔ تباہ ہونا۔

برگشتن مژگان مصدر اصطلاحی۔ منعکس شدن مژگان کہ نوکش در دیدہ داخل می شود و این مرضی است کہ دائما آب از چشم می ریزد سند این بر (برگشتہ مژگان) می آید (اردو) پلکوں کا پلٹ جانا۔ آنکھ میں داخل ہو جانا۔ یہ ایک مرض ہے۔

برگشتن نسیم از ہواداری مصدر اصطلاحی۔ مخالف شدن نسیم باشد متعلق بمعنی چہارم برگشتن (ظہوری ؎) کردہ خوش جا نسیم در کویش ہا از ہواداری چمن برگشت ہا۔ (اردو) نسیم کا پلٹ جانا۔ مخالف ہونا۔

برگشتہ اصطلاح۔ بقول وارستہ و (بحر بذیل برگشتن) مرادف برگردیدہ بمعنی استفراغ وسندی کہ از شانی تکلو پیش شد ہمان است کہ بر معنی ششم (برگردیدن) مذکور شد کہ از (برگشت) بمعنی استفراغ شد۔ پیداست وہم او گوید کہ بمعنی خراب و تبہ ہم آمدہ و فرماید کہ از ینجاست کہ قمار بازی را کہ نقش بمراد ننشیند برگشتہ قمار گویند (بدیعی سمرقندی ؎) برکندہ باد دیدہ و برگشتہ باد رو چگر چشم برگہر بود و روی بر زرم ہا و سند دیگر از صائب بر (برگشتن قمار) گذشت بہار نقل نگارش مؤلف عرض کند کہ اسم مفعول برگشتن است شامل بر ہمہ معانیش نمی دانیم کہ محققین بالا چرا این را بطور اسم جامد جا دادہ اند۔ (اردو) دیکھو برگشتن یہ اس کا اسم مفعول ہے۔ تمام معنوں کے ساتھ۔

برگشتہ اختر اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بطالع و بداختر مؤلف عرض کند کہ اسم مفعول است از مصدر مرکب (برگشتن اختر) کہ بجایش گذشت (اردو) قسمت کا ہیٹا۔ بقول آصفیہ۔ بدنصیب۔ بدبخت۔

برگشته ایام اصطلاح - بقول بهار و انند - مرادف برگشته بخت کنایه از بدبخت (باقر کاشی ؎) چون کند عرض نیاز از روی / بگرداند روی خود ؎ این سزای باقر برگشته ایام است و بس ؎ **مؤلف** عرض کند که متعلق است بمعنی چهارم برگردیدن و اسم مفعول (برگشتن ایام) که بجایش گذشت و مرادف (برگشتن اختر) (اردو) دیکھو برگشته اختر

برگشته باد اصطلاح - بقول مؤید و هفت آسمان زیر و زبر باد **مؤلف** عرض کند که محقق بانام نشان برای تائید فضلا ذکر این کرده باشد شاید فضلا نمی دانند که برگشتن مرادف برگردیدن شامل است بر چند تا معانی - و برگشته اسم مفعول آنست و مرکب است با کلمه باد (اردو) برگشته ہونا - الٹا ہونا - پلٹ جانا - الٹ جانے -

(الف) برگشته بخت اصطلاح - بقول بهار و انندش نقل نگار

(ب) برگشته دولت بمعنی بدبخت (شیخ شیراز ؎) نه تنها منت گفتم ای شهریار ؎ که برگشته بختی و بدروزگار ؎ چو برگشته دولت ملامت شنید ؎ سر انگشت حسرت بدندان گزید ؎ **مؤلف** عرض کند که (بخت برگشته) بجایش گذشت و هر دو مرادف (برگشته اختر) است که بجایش مذکور شد اسم مفعول (برگشتن بخت و دولت) (اردو) دیکھو برگشته اختر -

برگشته سر اصطلاح - بقول بهار و انندش نقل نگار مرادف (برگشته اختر) (اسیری لاہجی در مثنوی اسرار الشهود در حکایت سلطان محمود ؎) تو زحال زار این برگشته سر ؎ هر زمان بهر چه آزادتر ؎ **مؤلف** عرض کند که بمعنی خودسر است و بمجاز معنی بدقسمت پیدا می شود که خودسری هم برگشتن بخت است (اردو) سر پھرا - دکن میں خودسر کو کہتے ہیں جو کسی کی

بات نہ مانے۔ صاحب آصفیہ نے (سر پھرنا) پر فرمایا ہے۔ شامت آنا۔ کم بختی آنا۔ پس (سر پھرا) بدقسمت کو کہہ سکتے ہیں۔

برگشتہ شدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و ضمیمۂ برہان بمعنی زیر و زبر شدن۔ مؤلف عرض کند کہ مصدر مجہول برگشتن است و بس (اردو) برگشتہ ہونا۔

برگشتہ طالع اصطلاح۔ بقول بہار و انندش نقل نگار مرادف برگشتہ اختر (صائب ۵) در لعل آبدار زبرگشتہ طالعی باشد ہمان چو نقش نگین خشک جوی من (مؤلف عرض کند کہ (برگشتن طالع) بجای خودش گذشت و این متعلق است بہ ہمان یعنی اسم مفعولش و از سند پیش شدہ حاصل بالمصدر پیداست (اردو) بدقسمت۔

برگشتہ قمار اصطلاح۔ بقول بحر کسی کہ نقش او بمراد نہ نشیند مؤلف عرض کند کہ اسم مفعول (برگشتن قمار) کہ بجایش گذشت و سند این از صائب ہمدر انجا مذکور (اردو) بازی بگڑا ہوا یعنی وہ شخص جسکی بازی بگڑی ہوئی ہو۔

برگشتہ مژگان اصطلاح۔ بہار و انندش نقل نگار از تعریف این ساکت مؤلف عرض کند کہ (۱) دیدۂ خمار آلودہ را گویند کہ مژگانش ہم باثر خمار بلند می شود پس اسم مفعول مصدر (برگشتن مژگان) است کہ بمعنی حقیقی گذشت و این کنایہ باشد از معشوق و (۲) کسی کہ بمرض مژگان معکوس مبتلا باشد کہ نوکش در دیدہ رود (صائب ۱) گرچہ امید ظفر با لشکر برگشتہ نیست ۲ می کند صید دل آن برگشتہ مژگان بیشتر ۲ (ابو طالب کلیم ۱) چشم مستت را غم برگشتہ مژگان تو نیست ۲ ہمچو او صد عاشق رو بر قفا دیدہ است ۲ (اردو)

(۱) مخمور آنکھیں رکھنے والا معشوق۔ مذکر
(۲) وہ شخص جسکو ملکپون کا مرض ہو جسکی
نوکین دیدے کی جانب پھر گئی ہون جس سے رات
دن آنکھین لال اور پانی بہتا ہے۔ بہت
برا مرض ہے۔

برگفتن | مزید علیہ گفتن است بزیادت
کلمۂ بر بران (انوری ۵) ماجرائی ازان
حکایت کرد ۔ بندہ برگوئد چنانکہ شنید
(اردو) کہنا۔

برگ فشاندن | مصدر اصطلاحی بمعنی
حقیقی (۱) برگ ریزی درخت و (۲) کنایہ
از نفع رساندن (صائب ۵۲) تا درین
باغی بشکر انیکہ داری برگ و بار ۔ برگ
می باید فشاند و بار می باید کشید (اردو)
(۱) پتے جھڑانا۔ (۲) نفع پہنچانا۔

برگ کازرونی | اصطلاح۔ بقول
برہان دوائی است کہ او را بشیرازی
(آہو دوستک) و بعربی خِرّاء گویند مذکر
بی نقطہ و زای نقطہ دار صاحب محیط بر
خِرّاء فرماید کہ بقول شیخ زوفر و بقول شارح
کازرونی گوید کہ بفارسی (دینار رویہ)
و بشیرازی (میرک کازاونی) و کوخر گرم
و خشک در اول و دوم۔ مسخن و قابض
و محلل و منضج و ہاضم طعام و مدر بول و
حیض و کاسر ریاح و دافع آروغ ترش
و منافع بی شمار دارد۔ صاحب مخزن الادویہ
ہم ذکر خِرّاء کردہ گوید کہ دینار رویہ فارسی
است (اردو) برگ کازرونی ایک
دوا کا نام ہے جسکو عربی مین خِرّاء کہتے ہین
اور فارسیون نے (دینار رویہ) کہا ہے مذکر

برگ کردن | مصدر اصطلاحی۔ بمعنی نغمہ
و آہنگ کردن متعلق بمعنی ہفتم برگ و سند
این از مولوی معنوی ہمدرا نجا مذکور شد۔
(اردو) نغمہ سرا ہونا۔ گانا۔

برگ گاہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بدون اضافت بمعنی (۱) ساق درخت و (۲) شاخ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است قلب اضافت یعنی لفظی این جای برگ کنایہ از شاخ (اردو) (۱) تنہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ مذکر۔ دیکھو برز کے تیسرے معنے (۲) شاخ۔ مؤنث۔ دیکھو برزدہ

برگ گل اصطلاح۔ بقول وارستہ و بحر و بہار (۱) مرادف برگ بغرا و سند این از سلیم ہمدرانجا گذشت مؤلف عرض کند کہ استعارہ باشد و (۲) بمعنی حقیقی یعنی ورق گل (ظہوری ؎) از دل ریش کہ از برگ گل آزردہ شود ہ نوک خار از گل بیخار کشیدیم عبث ہ (اردو) (۱) دیکھو برگ بغرا (۲) پنکھڑی۔ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مؤنث۔ پھول کی پتی۔ برگ گل۔ ورق گل (میر تقی ؎) نازکی اس کے لب کی مت پوچھو ہ پنکھڑی اک گلاب کی سی ہے ہ

برگ گلاب استعمال۔ بقول بہار و انند۔ برگ گل سرخ کہ آن را بتازی ورد خوانند (میر خسرو ؎) پس از شستن شخص خورشید تاب ہ کشید ند بروی چو برگ گلاب ہ مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی و مرادف برگ گل کہ گلاب بمعنی گل آمدہ (اردو) دیکھو برگ گل

برگ گنجیفہ اصطلاح۔ بقول بہار بمعنی ورق گنجیفہ و فرماید کہ در اشعار میرزا طاہر وحید آمدہ مؤلف عرض کند کہ خلاف قیاس است و برگ بمعنی ورق بجای خود نشگذشت ولیکن این چہ قسم استناد است کہ اشارۂ کلام شاعری کند و تفتیش ندارد۔ و ای برین طرز تحقیق معاصرین عجم و ورق گنجیفہ را بر زبان دارند صاحبان بحر و انند ہم ذکر این کردہ اند (اردو) گنجیفہ کے پتے۔ مذکر

برگل آن مهره زن مقوله - بقول شمس
- اے بر زمین زد مؤلف عرض کند که
محققین فارسی زبان ازین ساکت بعد ازین
عجم بر زبان ندارند - و سند استعمال پیش نه شد
- خلاف قیاس - لفظ و معنی مخالف یکدیگیر
که از امر حاضر معنی ماضی مطلق پیدا کند اعتبار
را نشاید (اردو) ناقابل ترجمہ -

برگ لاجورد اصطلاح - بقول جہانگیری
در ملحقات کنایہ از آسمان - دیگر کسی از
محققین فرس ذکر این نکرد - معاصرین عجم
بر زبان ندارند مؤلف عرض کند کہ مرکب
(اضافی و توصیفی است اگرچہ خلاف قیاس
ثبت ولیکن طالب سند استعمال میباشیم
(اردو) دیکھو آسمان - امیر نے اس کی
تشبیہات میں نخ لاجورد - خیمۂ لاجورد
سقف لاجوردی - مہرۂ لاجورد کا ذکر
کیا ہے -

برگلوبستن مصدر اصطلاحی - بقول بہار
و انند بمعنی برگردن بستن مؤلف عرض
کند کہ ما از معاصرین عجم استعمال این بالکلیہ
در نشنیدہ ایم حیف است کہ بہار و نقل
نگارش سند استعمال این پیش نہ کرد (اردو)
گلے میں باندھنا - گردن پر باندھنا -

برگلو پا فشردن مصدر اصطلاحی - بر
گلوی چاروای مذبوح پا می نہند تا از جا
نرود پس بمعنی حقیقی است (ظہوری ؎
پنجۂ قصاب ما باد بخون لالہ گون
آرزو خوش ہوسی پا فشرد بر گلو
(اردو) گلے پر پاؤں رکھنا ہلنے نہ دینا -

برگلو خنجر مالیدن

برگلو کارد و مانند آن مالیدن مصدر
اصطلاحی - بقول بحر بمعنی ذبح کردن و گلو بریدن
بہار و انندش نقل نگار ذکر (برگلو مالیدن
خنجر و کارد و مانند آن) کردہ مؤلف عرض

کند که درین اصطلاح گلو را هم تخصیص نباشد وبجای آن حلق وگردن وامثال آن هم می توان استعمال کرد. مرادف (کاردبرحلق مالیدن) که بجایش می آید (اردو) گلے پر چھری پھیرنا۔

برگماشتن بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ نصب نمودن برکاری وبقول فدائی مقرر کردن کسی است برکاری مؤلف عرض کند که مزید علیه گماشتن باشد بزیادت کلمهٔ برسران که بمعنی موقوف داشتن شخصی برسر چیزی وکاری وشخصی می آید وفی الحقیقت مقرر کردن و سپردن وتحویل کسی دادن است وبحث

کامل همدرا بجا کنیم (انوری ؎) یا غلام چند را از روی جنیبش برگمار ؛ تا شبیخون آورند و دفع این ملعون کنند (اردو) سونپنا تفویض کرنا آصفیہ سپرد کرنا حوالے کرنا تحویل کرنا کسی کو کسی کام پر مقرر کرنا۔

برگناه کوش زدن مصدر اصطلاحی بقول انند بحوالهٔ فرهنگ سکندرنامه مراد از تنبیه کردن مؤلف عرض کند که وای بر محققین که همین شعر را بسند نقل شعر کردن بالتصفیه معنی می کردیم دیگر محققین فرس ساکت معاصرین عجم برزبان ندارند ومجرد گوش زدن بمعنی مالیدن گوش نمایند (اردو) تنبیہ کرنا۔ سزا دینا چشم نمائی کرنا۔

برکند بقول سروری به رای مهمله وکاف فارسی بوزن فرزند بمعنی رشوت باشد وفرق که (بدکند) نیم به همین معنی آمده (شمس فخری ؎) تا به بینید یک نظر رخسارشان ؛ بارگی قدسی جان ببرگند آورید ؛ مؤلف عرض کند که وای بر محققین که همین شعر را به سند (بدکند) آورده اند وتصرف در لغت کرده اند وصراحت ماخذ (بدکند) همدرا بجا کرده ونمی دانیم که شمس فخری در کلام خود (بدکند) به دال مهملهٔ دوم آورده یا (برکند) به را

مهملهٔ دوم۔ بای حالِ برکند بہ ہمین معنی بکاف تازی بر معنی سوش گذشت و بخیال ما بدین معنی بکاف فارسی است و اصل این گندہ باشد کہ بمعنی بدبو دارندہ می آید و گند بدون ہای آخرہ مخفف آن ہم می آید و کلمۂ بر در اوّل این زائد و این کنایہ باشد از رشوت کہ ناپاک است (اردو) دیکھو برکند کے تیسرے معنے۔

برکنہ | بقول انند بفتح اوّل و سوم و نون و سکون ثانی بمعنی درہم گوفتہ شدۂ ہر چیز را گویند و بہ تخصیص عطریات را بکسر اوّل ہم گفتہ اند مؤلف عرض کند کہ ہمین لغت ہمین معنی بکاف تازی ہم بجایش گذشت و صراحت فرمودہ ہمدرانجا کردہ ایم و این مبدّل آن باشد چنانکہ گند و گندہ (اردو) دیکھو برکنہ

برگ نے | اصطلاح۔ بقول وارستہ (۱) نیکبیہ ہمہ برگ برگ نے (یعنی ے) سرو سمن سبزیست شیر برنج راست ہمچون نیشکر یکجو (۲) بہای نیاہی برگ نے بار دگر یکو و فرماید کہ (۳) قسمی از خربزہ (تاثیر ے) ہنگام نیک شکرستان ہا برگ نے او شود نواخوان یکو

صاحب بحر عوض معنی اوّل گوید کہ (۳) قماش سبز رنگ را گویند و بمعنی دوم متفق با وارستہ۔ خان آرزو در چراغ ہدایت بر معنی دوم قانع۔ بہار بہر دو معنی متفق با وارستہ مؤلف عرض کند کہ سند سیفی تائید معنی سوم می کند نہ معنی اوّل پس قول بحر درست است نسبت معنی دوم عرض می شود کہ موجد این معنی بسند کلام تاثیر ہمین محققین ہندنژاد اند و دیگر کسی از محققین اہل زبان ذکر این نکرد و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند و از کلام تاثیر ہم معنی خربزہ پیدا نمی شود شاعر گوید کہ چون لشکر لشکرستان می رود یعنی در نیشکرزار۔ پس عوض نیشکر برگ نیشکر ہم ثنا خوان او می شود و این

مبالغه شاعری است و من وجه درست
هم باشد که تجربه ماست یعنی از برگ نیشکر
هم در هوا آوازی می آید همچون آواز قماش
ریشم بافته که صوتش (سرسر) است پس
برگ نے در شعر تاثیر معنی حقیقی است که برگ
نیشکر است و در ریسه گشت زار نیشکر خرنبه
را آوردن و بدون استعمال اهل زبان
خلاف قیاس این معنی را پیدا کردن کار
محققین هند نژاد نیست (اردو) (۱) دهانی
رنگ - سبز رنگ جیسے نیشکر کے پتون کا رنگ
- مذکر (۲) خرنبه - مذکر - دیکھو ارہو جینا -
(۳) ایک خاص قسم کا سبز کپڑا - مذکر -

برگ نیل اصطلاح - بقول سروری و انند
که بتازی وسمه خوانند بعضی گویند که گیاهی
است که زنان آن را بجوشانند و برابروان
نهند و بعربی وسمه نام دارد صاحبان ناصری
و برهان و مؤید و هفت هم ذکر این کرده اند
صاحب محیط بر نیل فرماید که اسم هندی است
و بعربی نیلج و حنای مجنون و گویند که نیل
اسم فارسی حشیشه معروف و عصاره آن
نیلج و برگ آن را بسریانی و رومی قلبا و
نیلا و قلیاطس و بعربی وسمه که در خضاب
مو استعمال می کنند و بقول شیخ الرئیس گوید
که طبع وسمه حار در آخر اول و خشک در
دوم - بری آن در تجفیف و حدت شدید
و قابض و منع سیلان و قطع انفجار خون و
حیض نماید و بسائی آن تجفیف کند و لهذا
نافع طحال و منافع بسیار دارد (الخ) مؤلف
عرض کند که مرکب اضافی است (اردو)
نیل کا پتا - وسمه - مذکر -

(الف) برگ و بار اصطلاح - بقول انند
بحواله فرهنگ فرنگ (۱) بمعنی اوراق و
اثمار درختان مؤلف عرض کند (۲) کنایه از
شادابی و (۳) بمعنی ساز و سامان (ظهوری

(برقص افتادن) گذشت (اردو) ساز و سامان۔ مذکر۔ دیکھو بار و بند۔

برگوش خوردن مصدر اصطلاحی بقول بحر و انند (۱) شنیدن و (۲) شنیدن حرفی کہ بر طبیعت گران آید (فطرت ؎) دوشم از گلبانگ بلبل این نوا بر گوش خورد ہ پکا نجی حیتیم در گنجینۂ دل بودہ است ہ (طالب آملی ؎) برگوش خوردنام وصالی ولی چہ سود ہ کز صاحبان دیدہ بخوابش کسی ندید ہ **مؤلف** عرض کند کہ بسماعت رسیدن است مطلقاً یعنی شنیدہ شدن و ہمین معنی پیدا می شود از کلام فطرت و طالب۔ فارسیان نمی گویند کہ "فلان این خبر را بگوش خورد" بلکہ گویند کہ این خبر بگوش او خورد" پس ہر دو معانی بیان کردہ محققین بالا درست نباشد (اردو) کان مین پڑنا۔ بقول آصفیہ گوش زد ہونا۔ سننے مین آنا۔ انھین معنون مین (کان پڑنا) بھی کہا جاتا ہے۔

برگوش خوردن حرف مصدر اصطلاحی بقول بہار شنیدن حرف و شنیدن حرفی کہ بر طبیعت گران آید۔ **مؤلف** عرض کند کہ خصوصیت حرف نباشد و نسبت معنی خیال خود را بر (برگوش خوردن) ظاہر کردہ ہم (اردو) دیکھو برگوش خوردن۔

(الف) **برگوش رسانیدن** مصدر

(ب) **برگوش زدن** اصطلاحی

بقول بحر ہر دو بمعنی شنوانیدن بہار بر دو (ب) قانع و فرماید کہ مرادف (برگوش کشیدن) یعنی شنوانیدن (محمد قلی سلیم ؎) از نکہت تو باد رہ ہوش می زند ہ گل را حدیث حسن تو بر گوش می زند ہ **مؤلف** عرض کند کہ معنی بالا برای الف درست باشد ولیکن (ب) در محاورۂ عجم بمعنی آگاہ و متنبہ کردن است نہ رسانیدن بہ سماعت

پس محققین بالا بہ کلام محمد قلی سلیم غور نفرمودہ اند
(اردو) کان مین ڈالنا۔ ڈالدینا بقول
آصفیہ (الف) سنا دینا۔ کانون تک پہنچا دینا
گوش گزار کر دینا (داغ ے) بتائین لفظ
تمنا کے تکمو معنی کیا ہے تمہارے کان مین یک
لفظ ہم نے ڈالدیا ہے (ب) آگاہ کر دینا۔

برگوش کشیدن مصدر اصطلاحی بقول
بہار و انند۔ مرادف (برگوش زدن یعنی
شنوانیدن (محمد قلی سلیم ے) بزم حسن رخ
او کنایہ خوبی ہے بباہ گوید و برگوش آفتاب
کشد ہے وارستہ و بجز ہمین را (برگوش کسی
کشیدن) نوشتہ اند بمعنی مذکور مؤلف عرض
کند کہ موافق قیاس است (اردو) کان
مین ڈالنا۔ دیکھو برگوش رسانیدن۔

برگوگ بقول خمیمہ برہان بہر دو کاف
فارسی بر وزن مفلوک عمارت را گویند
و فرماید کہ بای فارسی ہم آمدہ صاحب

اند ہم بحوالہ فرہنگ فرنگ ذکر این کردہ
گوید کہ عمارت و قصر باشد مؤلف عرض
کند کہ گوگ بہر دو کاف فارسی بقول کنزو
لغات ترکی در ترکی زبان بمعنی سما یعنی آسمان
است پس فارسیان کلمہ بر۔ بمعنی بلند در
اولش زیادہ کردہ برای قصر و عمارت بلند
نام کردہ باشند کہ آسمان بلند عمارت عالی
را گفتند پس در معنی این صفت بلندی را
داخل کردن ضرور است ولیکن مجرد
قول محققین بالا کفایت نمی کند سند استعمال
باید کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین
اہل زبان سکوت ورزیدہ اند۔ صاحب
برہان ہمین لغت را بہ بای فارسی بجای
خودش بمعنی عمارت عالی آوردہ کہ می آید
و ازان تائید خیال مامی شود و نسبت آن
ہمین قدر گوئیم کہ مبدل این است کہ موحدہ
بدل شد بہ بای فارسی چنانکہ تب و تپ

(اردو) بلند عمارت۔ مؤنث۔

برگ و نوا اصطلاح۔ بقول غنیمہ برہان کنایہ از ساز و سامان و زر و پول بہار بر ساز و سامان قانع صاحب مؤید بحوالہ رسالہ علمی فرماید کہ آنکہ کسی را روزگاری باشد چنانکہ گوئی "فلان برگ و نوائی دارد" یعنے روزگاری دارد و فرماید کہ در فرہنگی معنی سر انجام آمدہ۔ صاحب بحر گوید کہ مرادف برگ و ساز است صاحب ہفت قلزم گوید کہ بمعنی سامان و سر انجام۔ مؤلف عرض کند کہ بر معنی ہشتم برگ اشارہ این گذشت (انوری ؎) زمانہ کلکی کز کلک و خاتمش در ملک ہزار بند و کشاد و ہزار برگ و نواست ؎ (ولہ ؎) ای دو قرن از کرمت بردہ جہان برگ و نوا ؎ توچہ دانی کہ جہان بی توچہ بی برگ و نواست ؎ (ولہ ؎) چند بی برگ و نوا صبر کنی شرم بنہ ؎ کو خداوند مرا برگ و نوائی

فرمائے ؎ (اردو) دیکھو برگ و ساز

(الف) **برگ و نوا آوردن** مصدر

(ب) **برگ و نوا بردن** اصطلاحی

(ج) **برگ و نوا فرمودن** (الف) حاصل کردن ساز و سامان است (انوری ؎) بوستان آستان عرش سای خسرو است ؎ چون ہمہ برگ و نوا زین آستان آوردہ ام ؎ و (ب) مرادف الف و (ج) عطا کردن ساز و سامان۔ سند استعمال (ب و ج) بر برگ و نوا گذشت (اردو) (الف و ب) ساز و سامان حاصل کرنا (ج) ساز و سامان عطا کرنا۔

برگ و یراق اصطلاح۔ بقول بول چال سامان سواری اسپ یعنی زین وغیرہ مؤلف عرض کند کہ بر زبان معاصرین عجم است و یراق بقول لغات ترکی بمعنی سلاح آمدہ و بقول غیاث اسلحہ سپاہ و بمعنی مطلق سامان و اسباب

ومصالح ہر چیز (اردو) گھوڑے کا	ساز وسامان۔ مذکر۔
برگہ بقبول وارستہ وبہار چیزی کہ از مال دزد پیش دزد شناسند وبدست آویزآن مطالبہ مابقی کنند (منصور فکرت ؎) شعر رنگین مرا کس نتواند بردن ہا برگہ دزد حنا زود بکف می آید ہا (میرزا عزت ناصح ؎) عارف چو بفکر بر در و پیرودہ خویش ہا نشناسد ز اورندہ آوردہ خویش ہا ہر کس ز وجود خویشتن برگہ گرفت ہا گو مگذارش کہ یافت گم کردہ خویش ہا مؤلف عرض کند کہ برگ بمعنی ساز وسامان بجای خود ش گذشت فارسیان ہای ہوز تسمیہ بر آخرش زیادہ کردہ برای قسم خاص سامان۔ اسم جامد قرار دادہ اند۔ چنانکہ دندانہ (اردو) مال سروقہ سے چور کے پاس برآمد کی ہوئی چیز۔ مؤنث۔	
برگہ گرفتن مصدر اصطلاحی۔ گرفت کردن چیزی از مال سروقہ پیش دزد ہند این از میرزا عزت ناصح بر (برگہ) گذشت (اردو) مال سروقہ سے کسی چیز کو چور کے پاس پکڑنا۔ برآمد کرنا۔	ہمدرانجا کردہ ایم وبرای ماخذ این توانیم گفت کہ ہای ہوز در آخر لفظ برگ زائد و معنی لفظی این ورق لاجورد است وکنایہ از آسمان (اردو) امیر نے تشبیہات آسمان مین ورق لاجورد کا ذکر فرمایا ہے۔ دیکھو آسمان
برگہ لاجورد اصطلاح۔ بقول مؤید آسمان را گویند مؤلف عرض کند کہ ہمین اصطلاح بکاف عربی بہ ہمین معنی گذشت وصراحت ماخذ	برگی بفتحتین بقول سروری بحوالہ سامی کلاہ دراز کہ زہاد بر سر گیرند وبتازیش برنس گویند۔ اشارہ سند این از کلام سعدی بر (برکی بکاف

عربی) گذشت. **مؤلف** عرض کند که ماصراحت
باخذ این بر معنی سوم (برک) کرده ایم و در ضمن
همین قدر کافی است که این را مبدل آن
دانیم که کاف عربی با فارسی بدل شود چنانکه
کندو و گندو (اردو) دیکھو برکی.

برلب انگشت زدن مصدر اصطلاحی
- همان (انگشت برلب زدن) است که در
مقصوره گذشت (اردو) دیکھو انگشت برلب زدن

برلب خاک مالیدن مصدر اصطلاحی
صاحب بحر ذکر (خاک برلب مالیدن) کرده
گوید که (۱) در مقام حاشا مستعمل است یعنی
در محل انکار امری (صائب ؎) اگر چه می یا لید
برلب چشم او از سرمه خاک پا شد بر دم قسمت
خونریزی او آشکار است (۲) به تحقیق ما بمعنی
خاموش شدن (صائب ؎) بعهد من زمین
نایاب چون اکسیر شد صائب پا ز بس خون
خوردم و برلب ز غیرت خاک مالیدم

مؤلف عرض کند که رسم عجم است و اهل قصبات
دکن هم که چون از چیزی انکار دارند مشت خاک
را از زمین برداشته قریب دهن کنند و گویند
که ما این کار را هرگز نکرده ایم و مقصودشان
ازین طرز عمل آنست که اگر کرده باشیم خاک
عوض رزق در دهان ما افتد از همین عادت
این مصدر اصطلاحی قائم شد بمعنی انکار کردن
و نسبت معنی دوم عرض می شود که چون لب
سبو را بخاک بندکنند چیزی از و بیرون نیاید
و دائما این عمل برای سبوی شراب و روغن
جاری است و ازهمین عمل معنی دوم قائم
شد (اردو) (۱) انکار کرنا (۲) خاموش
ہونا۔ ساکت ہونا۔

(الف) برلب نهادن مصدر اصطلاحی۔
بقول بهار تجرع نمودن۔ صاحب بحر فرماید که
جرعه جرعه خوردن (طالب آملی ؎) بیا که
برلب دل آتشین ایاغ نهیم پا نواله های جگر

(۲۵۷ ب ۳)

در دهان داغ نهیم ؛ مؤلف عرض کند که (انگشت برلب نهادن) بجای خود ش در مقصوره گذشت و آن هم داخل همین بمعنی اصطلاحی عام باشد و (مهر برلب نهادن) بمعنی ساکت کردن می آید و آن هم داخل همین تقسیم است و از کلام طالب آملی ..

(ب) برلب نهادن ایاغ پیداست

که بمعنی پیاله و جام می برلب نهادن است یعنی خوردن شراب پس تجرع از کجا پیدا شد و هر دو محققین هند نژاد این معنی را از این سند بکدام قرینه پیدا کردند فتامل پس بخیال ما مجرد (الف) چیزی نیست و (ب) بمعنی می خوردن است و بس (اردو) (الف) پینا (ب) شراب پینا ۔

(الف) برلنگ (ف) (ا) قول هفت بفتح

(ب) برلنگ زدن اول و فتح لام کنایه از گریختن باشد (ب) بقول سروری و جهانگیری

(در ملحقات) و بقول رشیدی و برهان و واژه و بحر (۱) کنایه از گریختن (سراج الدین راجی ۵) سر خویش از غصه بر سنگ زد ؛ ز خجلت پس آنگاه برلنگ زد ؛ (ظهوری رباعی ۵) برلنگ زدم تا نخورم حسرت لنگ ؛ با آنش لبی تنگ از غلغل تنگ ؛ پیش که برهم شکایت دست و زبان ؛ گیرائی شل خواهم و گویائی گنگ ؛ خان آرزو در سراج بنقل سند ظهوری گوید که ازین بیت هیچ معلوم نمی شود که بضم لام است یا غیر آن و نیز معنی گریختن در اینجا مناسبت ندارد بلکه هیچ معنی ازین بیت مستفاد نمی شود و زله بردارش بهار گوید که از دو جهت درین تامل است یکی آنکه ضبط حرکت نکرده اند دوم آنکه این بیت بر معنی مذکور دلالت نمی کند و ظاهر لنگ بکسر لام بمعنی شل زده است پس (۲) بمعنی قطع کردن نرد ها

(۵۸ م ۳)

چراکه زدن بمعنی بریدن و دور کردن آمده
مؤلف عرض کند که استاد و شاگرد هر دو بیخبر
اند که کلام ظهوری رباعی است نه بیت و
اگر محققین فرس صراحت اعراب لفظ کرده
باشند کار ما و شماست که تحقیقش کنیم و صاحب
هفت اگرچه بر الف قناعت کرده است و سکندری
خورده که (زدن) را ترک کرد ولیکن صراحت
فتح اول و دوم کرده است عجبی نیست که بر
قافیه کلام سراج الدین راجی غور نموده و معنی
هر دو اسناد بالا برای گریختن درست می شود
نمیدانیم که هر دو محققین آخر الذکر چرا سند ظهوری
را غیر متعلق ازین معنی قرار داده اند و خان
آرزو چرا کلام ظهوری را بی معنی پندارد ظهوری
گوید که بگریختم تا حسرت تهمتن خود نکشم یعنی دشمنان
غالب در ریغا لنگ را هم نگذارند و بحالت گریز
از تشنه لبی و غلغل تنگ تنگ بودم (و معنی
شعر دوم صراحت نمی خواهد که واضح است.

مخفی مباد که در قافیه کلام ظهوری لنگ بالضم
بمعنی تهمتن است و تنگ بالضم کوزه سر تنگ
و گنگ بالضم بمعنی لال (کذا فی البرهان) و در
مصرع اولش در مصدر (برلنگ زدن) لفظ
لنگ بالفتح باشد چنانکه در قافیه سراج الدین
راجی گذشت و لنگ بقول برهان بالفتح بمعنی
آله تناسل آمده نه بالکسر چنانکه بهار ذکرش
کرده پس معنی لفظی (برلنگ زدن) (۱) بریدن
آله تناسل و نامرد شدن (۲) که باشد از
گریختن در کارزار پس چه خطا شد که محققین
فارسی که سروری هم در ان داخل است
این را بمعنی گریختن نوشتند. همانا کنایه است
لطیف و موافق قیاس و معاصرین عجم تقلید
این می کنند. خان آرزو و تلمیذش اگر زحمت
تحقیق می کشید تحقیق اعراب لغت هم می شد
و معنی کلام ظهوری هم بدست می آمد. زحمت
تحقیق نبرداشتن و بر کلام استادان سخن

حرف نهادن کار محققین سخن دان نیست (اردو) (الف) ناقابل ترجمہ (ب) (۱)	ہیجڑا بننا ۔ آلۂ تناسل قطع کرنا ۔ نامرد ہونا (۲) بھاگنا

برلیان بقول صاحب رشیدی بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار چیزی کہ تابان است ۔ صاحب بولچال صراحی خوب کند کہ مخصوص است برای الماس کہ آن را تراشیدہ باشند و این مفرس است از لغت انگلیسی (بیری لیانٹ) معاصرین عجم این را بکسر اوّل و سوم خوانند و تحتانی دوم و چہارم و تای ہندی آخرہ حذف شد دیگر ہیچ ۔ صاحب روزنامہ ذکر (برلیان کردہ) می کند و می فرماید کہ بمعنی جلادادہ تسامح اوست کہ تراشیدہ را جلا کردہ نوشت و جلا لازمۂ تراش است کہ الماس از تراش بسیار مجلا می شود و می تابد ۔ (اردو) تراشا ہوا ہیرا ۔ مذکر ۔

برم بقول سروری و رشیدی و ناصری و سراج ۔ بہ رای مہملہ بوزن شرم (۱) کوی بزرگ کہ آب دران جمع شود و آن را برغ نیز گویند (شہید بلخی ؎) چون تن خود بہ برم پاک بہ شست یکی از مسامش تمام لولو رست یکی نرم نرمک زبرم بیرون شد کہ مہرش از آنچہ بود افزون شد ۔ صاحب جہانگیری این را بمعنی چشمۂ آب گوید و اشارۂ کوی بزرگ ہم کند و فرماید کہ آن را تالاب و برخ ہم گویند و بقول برہان و جامع تالاب و استخر و چشمۂ آب ۔ مؤلف عرض کند کہ برغ بہ غین معجمہ کہ گذشت مرادف این است و ہمین معنی بر معنی دوم برخ بہ خای معجمہ ہم مذکور و صراحت ماخذ ہر دو بجایش کردہ ایم پس این مبدل برغ باشد کہ غین معجمہ بہ میم بدل شد چنانکہ غلغلیچ و غلمیچ و جادارد کہ

برخ را ہم مبدل برغ گیریم کہ غین معجمہ بہ خای منقوطہ ہم بدل شود چنانکہ چرغ و چرخ (اردو) دیکھو برغ۔

(۲) برم۔ بقول سروری و رشیدی و جامع و ناصری و جہانگیری بروزن و رم حقیقی باشد کہ تاک و بنۂ کدو و خیار و امثال آن بران برانداز ند صاحب برہان فرماید کہ این چوب بندی باشد و بقول خان آرزو در سراج دارستی کہ تاک و بیارۂ کدو وغیرہ را بران اندازند مؤلف عرض کند کہ میم تخصیص بر کلمۂ برز یادہ کردہ اند و معنی لفظی این چیزی کہ مخصوص است برای بلندی و مراد از سایہ بانی کہ برای بیارہ از چوب درست کنند (اردو) منڈہا بقول آصفیہ۔ منڈپ یا سائبان یا شامیانہ جو ہندوؤن مین شادیکے روز بطور رسم تانا جاتا ہے۔ اسے منڈوا بھی کہتے ہین مؤلف عرض کرتا ہے کہ اسی قسم کے منڈوے پر انگور یا کدو وغیرہ کی بیل چڑہائی جاتی ہے۔ جسکو دکن مین منڈو کہتے ہین۔ اسم مذکر۔ افسوس ہے کہ صاحب آصفیہ نے ان معنون کو ترک فرمایا ہے اور (انگور کا منڈوا) بعض اہل زبان کی بول چال مین سنا گیا۔ امیر نے اسکو (انگور کی ٹٹی) فرمایا ہے۔

(۳) برم۔ بقول سروری بروزن درم (الف) نام سبزۂ کہ آن را مرغ گویند و بقول جامع و ناصری بروزن نرم۔ صاحب جہانگیری فرماید کہ این را فرزند و فریز نیز نامند۔ و بقول برہان سبزۂ کنار جوی۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی ہا الا عرفاً کہ این تصحیف است۔ صاحب محیط فرماید کہ بالفتح و بفتحتین (ب) اسم گل درختی است

خاردار - قریب القوه بابیدمشک - مائل بحرارت ومقوی دماغ و مانع سیلان و منافع بسیار دارد (الخ) صراحت نمی کند که بدین معنی لغت کدام زبان است و برمرغ گوید که اسم دوب است و بر دوب فرماید که لغت هندی است بفارسی مرغ بفتح میم و هندیان آنرا (دربھاکشلوه) بمعنی نرم و ملائم گویند بالجمله این علفی است خودرو که بر زمین بسیار نمناک می روید و برای اسپ بهترین علف - تر و خشک هر دو گره دارد و نزد هر گره ریشه می کند و طبع آن مائل بسردی و باعتدال اقرب جهت دفع قی و هیضه نافع و رفع سمیت مارگزیده کند و منافع بی شمار (الخ) مؤلف عرض کند که همین سبزهٔ اول الذکر یعنی (الف) را فارسیان برم نامند و وجه تسمیه چنین نباشد که میم تخصیص بر لفظ برز زیاده کرده اند که بر بر معنی شگفتم و هجد همش بمعنی هرچه بالای درخت پیدا می شود یعنی ثمر و برگ و گل گذشت پس معنی لفظی این برگ مخصوص و مراد از سبزهٔ مذکور و اگر (ب) را هم لغت فارسی گیریم معنی آن گل مخصوص باشد آنچه خان آرزو این را لقب تصحیف می دهد - کمی معلومات اوست بر خلاف هر سه محققین اهل زبان بدون دلیل و برهان می رود (اردو) (الف) هریالی - بقول آصفیه - ہندی اسم مؤنث (گنوار) سبزی - ہریاول - سبزہ - دوب - اوریہ ایک قسم کی عمدہ اور باریک گھاس ہے - (ب) ایک خاردار درخت کا پھول - مذکر - جس کا مشہور نام معلوم نہو سکا -

(۴) برم - بقول سروری بروزن درم بمعنی انتظار که آنرا برمونیز گویند - صاحبان

جهانگیری و برهان و جامع بروزن نرم گویند. خان آرزو در سراج فرماید که این تصحیف باشد و آنچه بمعنی انتظار است برمرا است که می آید (الخ) مؤلف عرض کند که هم او بر لغت (برمرا و برمو) می فرماید که اگر برای برم سند بهم رسد مخفف برمرخواهد بود و ما می گوئیم که از برای لغت فارسی زبان قول سروری و جامع که از محققین اهل زبانند مستند است پس چرا سند را می جوید و چرا تصحیف می گوید و چرا مخصوص کند باز برمرا باعتبار سروری و جامع می گوئیم که اسم جامد فارسی زبان است که برم بمعنی حفظ و یاد گذشت و میم تخصیص در آخرش زیاده کردند پس معنی لفظی این یاد مخصوص و مراد گرفتند از انتظار که انتظار هم من وجه یاد است و بس و آنچه به رای مهمله و واو آخرمی آید مزید علیه همین باشد که رای مهمله و واو در آخر لغات زیاده میکنند چنانکه شنا و شنار و خال و خالو این است حقیقت این لغت که خان آرزو حق تحقیق ادا کرده است (اردو) انتظار۔ دیکھو انتظار۔

(۵) برم۔ بقول جهانگیری و جامع و ناصری با اوّل مفتوح و ثانی زده بمعنی حفظ که ابر هم گفته می شود (انوری ؎) ای مرکب بیداد تو سن چو دل تست ۔ آن را چو لب خویش چرا نرم نداری ۔ از دفتر تهمتی و در رشتی نه همانا ۔ یک سوره برآید که تو آن برم نداری ۔ صاحب رشیدی فرماید که بدین معنی (از برم) باشد نه برم تنها۔ و بنقل کلام انوری مصرع چهارم را باختلاف خفیف می نویسد یعنی (یک سوره برآید که تو از برم نداری) و بقول برهان و مؤید حفظ و از برکردن و بیاد نگاه داشتن۔ خان آرزو در سراج

بدکر قول رشیدی گوید که غالب که قول جهانگیری صحیح باشد چه از بر لفظ قرار داده است
بمعنی حفظ و زیادت میم در ان حساب ندارد و احتمال دارد که برم تنها به آن معنی آمده
باشد چنانکه قول جهانگیری است (الخ) مؤلف عرض کند که چه خوش تحقیقی است که
میم بخیالش حساب ندارد و چرا نمی فرماید که بر بمعنی حفظ لغت معلوم است که بر معنی یاز دهم
برگذشت و میم آخر زائد باشد چنانکه صاحب قواعد جامع سند این قسم زیادت
از بر برم و چرا نمی دهد که درین هر دو میم آخر زائد است وای بر بریان و مؤید
که معنی مصدری ازین اسم جامد پیدا می کنند بجائی که این حاصل بالمصدر هم نیست زیرا
که (بریدن) بمعنی حفظ کردن نیامده پس بجای آنکه در معنی این حفظ و یاد را ذکر کند
(حفظ و از بر کردن و بیاد نگاه داشتن) را چرا نوشت این است تحقیق محققین با نام و
نشان (اردو) دیکھو برکے گیارھویں معنے۔

برماس | بقول برهان و جامع و ناصری و هفت بروزن الماس بمعنی لمس و لامسه
و دست کشیدن و مسودن نعضوی باشد بر عضو دیگر۔ خان آرزو در سراج گوید که
این مبدل و متغیر برماچ است که مخفف آن برمچ باشد و تبدیل جیم فارسی بسین آمده۔
مؤلف عرض کند که خان آرزو غور نکرد این مزید علیه مس باشد که لغت عرب است
و بقول منتخب بالفتح و تشدید بمعنی سودن و حاصل بالمصدر این در استعمال فارسی همان
مس بمعنی لمس و مچ مبدل آن به همان معنی که سین مهمله به جیم فارسی بدل شود چنانکه خروس
و خروچ حیف است که صاحبان فرهنگ مچ را بجای خودش بدین معنی جا نداده اند و

برمس بزیادت کلمهٔ بر بران مزید علیه آن و برماس بزیادت الف بعد رای مهمله مزید علیهش چنانکه مهار و ماهار و برمچ که می آید مبدل همان برمس که ذکرش بالا گذشت پس آنچه خان آرزو برماچ را اصل قرار میدهد و برمچ را مخفف آن و ماس را مبدلش می گیرد غلط می کند. (اردو) لمس۔ اسم مذکر۔ دیکھو بمسودان۔

برماسیدن بقول بحر (۱) لامسه کردن و دست مالیدن و سودن عضوی بر عضوی فرماید که (سالم التصریف) یعنی غیر از ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید۔ صاحب موارد ذکر این کرده گوید که مضارع این برماسد و برماس که گذشت حاصل بالمصدر این۔ صاحب سفرنگ فقرهٔ چهل و سوم (نامهٔ سوم شت شای کلیو) را بسند این آورده (وهو هذا) "نه پسندیدن و پسوسیدن و سودن و برماسیدن" خان آرزو در سراج هم ذکر این کرده مؤلف عرض کند که برماس که گذشت اسم این مصدر است که فارسیان بقاعدهٔ خود یای معروف و علامت مصدر دان بر و زیاده کرده مصدری ساخته کامل التصریف است و استعمال مضارع این در کلام فارسیان یافته نمیشود و به تحقیق ما (۲) دانستن و دریافت کردن (۳) بمعنی اوّل باشد (حکیم سنائی ؎)

آنکه از نفس خویش نشناسد ۔۔۔ نفس دیگر کسی چه برماسد؟ (اردو) (۱) چھونا بقول آصفیہ ہندی مس کرنا۔ ہاتھ لگانا۔ (۲) جاننا۔ معلوم کرنا۔

برمال بقول برهان و ناصری بروزن ابدال (۱) سینه و (۲) سرا بالای کوه و پشته و (۳) گریز و (۴) امر بگریختن۔ خان آرزو در سراج برگریز و گریختن قانع مؤلف

عرض کند که (بر مالیدن) مصدریست که بمعنی نوردیدن و بالا کردن آستین و پارچهٔ عنبان و گریختن و بشتاب رفتن می آید. صاحب غیاث بر لغت (مال) می فرماید که معروف (که مرادش از مال و دولت است) و گوید که این را مال از آن گفتند که طبع انسان مائل بسوی آن می باشد و بقول منتخب مال بمعنی زر و خواسته و مرد بسیار مال و صاحب اند مال را لغت عربی و بمعنی مطلق خواسته آورده و آنچه در ملک کسی باشد و اموال جمع آن (الخ) پس بر مال بمعنی اول قلب اضافت (مال بر) بمعنی مال بلند و کنایه باشد از سینه و معنی دوم مجازش نظر به بلندی کوه و پشته حالا عرض می شود نسبت معنی سوم که این مرکب است لفظ بر که بمعنی سینه بجایش گذشت و مال امر حاضر مالیدن که بجایش می آید پس (بر مال) اسم مفعول ترکیبی بمعنی لفظی کسی که سینهٔ او مالیده شده و کنایه از گریخته و اسم جامد قرار یافت برای گریز و معنی چهارم موافق قیاس است که مصدر (بر مالیدن) بمعنی گریختن می آید و به تحقیق ما اسم مصدر (بر مالیدن) هم نظر بمعنی سوم که گریز است. خان آرزو غلط کرد که در معنی این مصدر گریختن را ایجاد داد (اردو) (۱) سینه. مذکر (۲) پہاڑ اور پشتہ کی بلندی. مونث (۳) گریز. بقول آصفیہ. فارسی اسم مؤنث. بھاگڑ۔ فرار (۴) بر مالیدن کا امر حاضر۔

(الف) بر مال زدن (ب) بر مال کردن	مصدر اصطلاحی هر دو بقول برهان قاطع و صاحب جهانگیری در متعلقات خود در ذیل اکتفا کرده و سندی که از حکیم نزاری پیش کرده و غیر از کنایه از گریختن صاحب جامع بر الف برای مصدر (بر مالیدن) است که همه را بنجا

مذکور شود و صاحب سروری در ملحقات خود هم همزبانش. مؤلف عرض کند که بر مال بمعنی گریز بر معنی سومش گذشت پس این هر دو مصدر مرکب است از ان دیگر هیچ (اردو) (الف و ب) بھاگنا۔

برمالیدن بقول موارد و برهان و جامع و ناصری و وارسته و بحر و بهار و (سروری در ملحقات) (۱) مرادف (برمال کردن) که گذشت (نزاری قهستانی ؎) چو حزم از دست داد اندازپی مال بکار ما گفت هر مزرا که برمال ؎ (ظهوری ؎) شب وصال که پروانه خواست برمالد بسوخت حسرت اینش که بال و پر تنگ است ؎ بهار گوید که گرنخستین بمجاز است و بشتاب رفتن اصل. صاحب بحر هم ذکر بشتاب رفتن کرده فرماید که (کامل التصریف) و مضارع این برمالد۔ خان آرزو در سراج بدیل برمال ذکر این کرده۔ مؤلف عرض کند که نظر بر معنی سوم برمال که گذشت معنی گریختن اصل است و بشتاب رفتن را اگر سند استعمال پیش شود بمجاز دانیم پس خیال بارکس بهار است۔ و این مرکب است از اسم مصدر (برمال) و یای معروف و علامت مصدر دن و باصول ماکه بر (اسم مصدر) بیان کرده ایم مصدر اصلی است که اصش مال فارسی زبان است و بقول مقننین فرس مصدر جعلی (اردو) بھاگنا۔ جلد جانا۔

(۲) برمالیدن۔ بقول موارد و نوادر (بمعنی بالا کردن و برچیدن و نور دیدن چنانکه (برمالیدن آستین و پاچه) تنبان و ساعد و دست و ساق و تیر و کمان)۔ صاحبان برهان و جامع (بمعنی بالا کردن و نور دیدن آستین و پاچه تنبان و ساعد و ساق) صاحب ناصری فرماید که این معنی گریختن است۔ بهار گوید که بالا زدن آستین و پاچه

تنبان از جهت ساختن کاری. وارسته هم ذکر این کرده و خان آرزو هم بدیل برمال این را آورده مؤلف عرض کند که (برمالیدن دست و ساعد و ساق و کمان) در ملحقات این می آید و تعریف هر یکی پیدایش کنیم و در اینجا همین قدر کافی است که این را با اسم مصدر (برمال) هیچ تعلق نیست و کلمه بر بمعنی بلند و بالا در اینجا مرکب است با مصدر (مالیدن) و من وجه مزید علیه مالیدن هم بزیادت کلمه بر بر این صراحت کامل در ملحقات کنیم (اردو) چڑھانا۔ اٹھانا۔ دیکھو مالیدن۔

برمالیدن دست مصدر اصطلاحی بمعنی دست مالیدن و شکستن است متعلق بمعنی دوم برمالیدن و مزید علیه (مالیدن دست) و کلمه بر در اینجا زائد است (سنجر کاشی ؎) چون آدمی بدیر گناه کبیره کن ۔ برمال دست و ساعد و انگور شیره کن ۔

(اردو) ہاتھ موڑنا۔ توڑنا۔

برمالیدن ساعد مصدر اصطلاحی (۱) مرادف برمالیدن دست است که گذشت و سند این از سنجر کاشی همدر انجا مذکور و (۲) بمعنی آماده شدن که عالمیان در حالت آمادگی بکاری دست بر ساعد می مالند و آستین را بلند کنند و در بلند کردن آستین هم دست بر ساعد مالیده می شود متعلق بمعنی دوم برمالیدن (آصف خان جعفر ؎) چو شیر پلنگش از بخت ساعد کشده ساقی و برمالیده ساعد بکار (اردو) (۱) دیکھو برمالیدن دست (۲) آمادہ ہونا۔

برمالیدن ساق مصدر اصطلاحی۔ مرادف معنی دوم (برمالیدن ساعد) است که گذشت و متعلق بمعنی دوم برمالیدن۔ (صائب ؎) چرا آزاده در وحشت سرائے لنگر انداز دکه سرو از خاک بیرون ساق

برمالیده می آید (اردو) دیکھو (برمالیدن ساعد) کے دوسرے معنے۔

برمالیدن کمان | مصدر اصطلاحی۔ کنایہ از آمادہ شدن بہ تیراندازی و خم دادن کمان را و بدست گرفتن کمان متعلق باشد از آمادہ شدن بہ تیراندازی (اردو) کمان ہاتھ مین لینا۔ تیراندازی پر آمادہ ہونا۔ کمان کھینچنا۔

بہ معنی دوم (برمالیدن) (فرخی ۵) پیلی چودر پوشی زرہ شیری چو بالی کمان پا ابری چو برگیری قدح ہری چو در ہاری زبرین پا (اردو) کمان ہاتھ مین لینا۔

برماہ | اصطلاح۔ بقول سروری شب درود گران کہ ستہ و ماہہ نیز گویند و فرماید کہ بہای فارسی ہم آمدہ (رشیدی الدین در زندگانی اسپ ۵) و ہمہ آرہ ہنی از بہر رفتن بر سرش پکاو قدحہا دوختہ برجای چون بر سہ و دہ پکاو صاحبان برہان و جامع فرمایند کہ افزاری است درود گران را کہ بدان چوب و تختہ را سوراخ کنند۔ صاحب ناصری بذکر این گوید کہ برماہہ ہم بہمین معنی آمدہ مؤلف عرض کند کہ بقول ساطع برما بدون ہای آخر بالفتح لغت ہندی است و بہ تحقیق ہا از معاصرین سنسکرت دان لغت سنسکرت۔ پس عجب نیست کہ فارسیان الف آخر را بہ ہای ہوز بدل کردہ برمہ کردند چنانکہ یاسا و یاسہ و پس از ان الف زائد بعد میم آوردند چنانکہ مہار و ماہار و آنچہ بہ ہای فارسی می آید مبدل این است چنانکہ تیب و تپ و ہای ہوز دوم در آخر برماہہ ہم زائد باشد (اردو) برماہ دیکھو اسکنک و اسکنہ۔

(الف) برماہ مشک انداختن | مصادر اصطلاحی

(ب) برماہ مشک داشتن

(الف) بقول ملحقات برہان و انند و بقول بحر ہر دو کنایہ از خط سیاہ بر رخسارہ داشتن

صاحبان مؤید و اند و هفت ذکر (برما) مشک واری) کرده گویند که ای خط سیاه بر عذار داری ـ مؤلف عرض کند که کنایه ایست موافق قیاس ولیکن مشتاق سند استعمال می باشیم که معاصرین عجم بزبان دارند و محققین اهل زبان ساکت ـ

(اردو) (الف وب) عارض پر خط ہونا ـ

برماہ اصطلاح ـ همان برماه است که گذشت ـ اشاره این هم همدرا نجا کرده ایم وصراحت ماخذهم ـ صاحبان جامع و برهان و هفت و اند ذکر این کرده اند (اردو) دیکھو برما

(الف) برمایون اصطلاح ـ بالکسر بقول جهانگیری نام ماده گاوی که فریدون را شیر میداد ـ و بقول بعضی پرورش فریدون بر شیر آن می شد

(ب) برمایه

صاحبان رشیدی و جامع و سراج و هفت و مؤید هم ذکر این کرده اند (استاد دقیقی رحمۃ اللہ علیہ) شهریاران آمد جشن ملک افریدونا یک آن کجا گاو نکو بودش برمایونا یک (حکیم فردوسی رحمۃ اللہ علیہ) جز آن گاو کش نام برمایه بود یک زگاوان خود برترین پایه بود یک صاحب برهان بذکر هر دو به (ب) گوید که فتح نیز و بجای حرف ثانی زای نقطه دار هم آمده ـ صاحب ناصری نیز ذکر هر دو کرده گوید که بای فارسی هم و فرماید که بخیال ما بالضم درست باشد یعنی (پرمایه) که شیر بسیار داشته صاحب انند نقل نگارش مؤلف عرض کند که ظاهر اخیال ناصری نسبت ماخذ (ب) درست معلوم می شود پس اندرین صورت واو در الف مبدل های هوز باشد و نون آخر زائد چنانکه اوسه و اوسو و گذارش و گذارشن و آنچه به زای هوز عوض آن مهمله می آید مبدل این چنانکه برغ و بزغ (اردو) (الف وب) اس گائے کا نام جس

دودہ پرفریدون کی پرورش ہوتی تھی بوشت۔

برمج اصطلاح۔ بقول سروری بہ برای مہملہ و میم و جیم بوزن منہج لامسہ باشد۔ مؤلف عرض کند کہ مبدل (برمچ۔ بہ جیم فارسی) کہ ذکرش بر (برماس) گذشت۔ چنانکہ چوچہ و جوجہ و چیرہ و جیرہ۔ صراحت ماخذ این ہمہ را انجا کردہ ایم (اردو) دیکھو (برماس)

برمجنون اصطلاح۔ بقول تحقیق (اصطلاحات صحرائی) است در بیان بہ وینہ (راقم مشہدی ص) شور سودا بسکہ ای دل نالہ بیرون میدہد ہ سینہ ام پیوستہ باد از برمجنون می وہد ہ بہار گوید کہ بالفتح وتشدید نام ہمان دشت است کہ بمسکن مجنون بود (میر نجات ص) بہر تعمیر خراب آباد ما بیچارگان ہ میرسد از برمجنون خوش نسیمان گرد باد ہ (ندیم۔ رباعی) فرہاد بہ بی ستون چو من شیدا است

برمجیدن بقول سروری بہ راو دال مہملتین وجیم تازی بروزن پروریدن بمعنی لمس کردن و دست مالیدن (لطیفی ص) تو دلفریب جہانی بشیوۂ خوبی ہ برمجیدن یوسف بوی یعقوبی ہ مؤلف عرض کند کہ ہمین مصدر بجیم فارسی می آید و بعض محققین ہمین سند را بہ تحریف بسند آن آوردہ اند در اینجا ہمین قدر کافی است کہ این مبدل آن است کہ جیم عربی بفارسی بدل شود۔

چنانکه کاچ و کاژ و صراحت ماخذ بر بسیان گذشت (اردو) دیکھو برماسیدن۔

برمچیده بقول شمس بفتح یکم و سوم فرزند عاق و بیفرمان و فرماید که (برفنجیده) بنون دوم مثله **مؤلف** عرض کند که معاصرین عجم و محققین فرس ازین ساکت و (برفنجیده) باین معنی نیامده و (برفنجیده) به خای عجمه عوض جیم فارسی به همین معنی می آید پس جزین نیست که محقق بی تحقیق به تبدیل حروف تصحیف کرد و این را با مصدر گذشته تعلق مفعولی است و هیچ نسبت در معنی ندارد (اردو) دیکھو برمخیده۔

(الف) برمچ

(ب) برمچیدن (الف) بقول برهان بفتح اول و ثالث و سکون ثانی و جیم فارسی بمعنی لمس و لامسه و دست کشی و (ب) بقولش با جیم فارسی لامسه کردن و دست مالیدن و سودن

صاحبان نوادر و جامع و ناصری و سراج هم ذکر ب بضمن الف کرده اند۔ صاحب بحر (ب) را مرادف برماسیدن و سالم التصحیف نوشته و صاحب نوادر همان سند لطیفی را برای (ب) آورده که بر (برمچیدن به جیم عربی) گذشت **مؤلف** عرض کند که ماحقیقت ماخذ این بر (برماس و برماسیدن) بیان کرده ایم (اردو) (الف) دیکھو برماس (ب) دیکھو برماسیدن۔

برمحک زدن مصدر اصطلاحی بقول بحر و بهار و انند عیار گرفتن و فرماید که اطلاق آن بر طلا شائع و به مجاز بر نقره وغیره نیز آمده (میر طاهر وحید ؎) رقیب روسیه پنهان چو گیرد از لبش بوسی ؎ چو خط آنقره بر سنگ محک پنهان نمی ماند ؎ (خواجه حسین سنائی ؎) سر شک نیست مرا بر سواد دیده مقیم ؎ که دست عشق پی صبر بر محک زده سیم ؎

(سائب ؎) تا بر محک زدم می شیرین و تلخ
را پذیرم ز بوسہ رغبت و دشنام بیشتر پذیر

(ولہ ؎) نیست بیکار درین مرحلہ یک نشتر خار
ہمہ را بر محک دیدۂ بینا زدہ ایم

(امیر خسرو ؎) ہر چہ دیدم ز تو بدانائی
نیز دم بر محک بینائی

مؤلف عرض کند کہ معنی حقیقی این (۱) امتحان طلا و نقرہ بر محک کردن است و (۲) مجازاً بمعنی مطلق امتحان کردن اگرچہ ذریعۂ محک نباشد محققین بالا در تعریف این از غور کار نگرفتہ اند (اردو) (۱) کسوٹی پر رکھنا۔ کسنا یا لگانا۔ دیکھو بر سنگ زدن (۲) امتحان کرنا۔ جانچنا۔ دیکھو امتحان کردن۔ جس پر تعریف کامل ہے۔

برمخ بقول برہان بروزن سرشخ (۱) مخالفت و خود رائی و (۲) عاق و عاصی صاحب جامع بر مخالفت و عاصی قانع صاحب ناصری فرماید کہ مخالفت و خود رائی و نافرمانی باید و مادر و گوید کہ برمخیدن مصدر این است **مؤلف** عرض کند کہ اسم مصدر۔ آنست و مخ بفتح اوّل و سکون ثانی بمعنی آتش می آید و مجازاً بمعنی نافرمان ازینجاست کہ مصدر (مخیدن) بمعنی نافرمانی والدین کردن بجای خودش می آید و در ینجا ہمین قدر کافی است کہ مزید علیہ آنست بزیادتی کلمہ بر برہان صاحب برہان کہ این را بمعنی عاق گوید بہترین تعریف این است و کسانی کہ خود رائی و مخالفت و نافرمانی گفتہ اند بمعنی حاصل بالمصدر باشد چنانکہ صاحب سوار و بذیل (برمخیدن) ذکرش می کند (اردو) (۱) مخالفت۔ خود رائی۔ نافرمانی۔ مؤنث۔ (۲) عاق بقول آصفیہ۔ ماں باپ سے سرکش۔ والدین کے خلاف۔ وہ شخص جو ماں باپ کی فرمان برداری

نہ کرے ۔ نافرمان ۔ باغی ۔ سرکش ۔ متمرد ۔

برمحمدن بقول سروری بروزن ۔ برکمیدن بمعنی (۱) عاق والدین شدن صاحبان برہان و بحر مذکر معنی بالا گویند کہ (۲) مخالفت و نافرمانی پدر و مادر کردن ۔ صاحب بحر صراحت فرمود کہ سالم التصریف است کہ غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید و صاحب موارد مذکر ہر دو معنی بالا گوید کہ برمخ حاصل بالمصدر است و برمخیدن بمعنی خودرای و عاق و عاصی شدن و آنف عرض کند کہ فارسیان بر (برمخ) یای معروف و علامت مصدر (ون) زیادہ کردہ بقاعدہ خود مصدری ساختہ اند کہ باصول شان جعلی است و باصول ما اصلی کہ اسم این مصدر مال فارسی زبان است (صراحت اصلی و جعلی بر (اسم مصدر) گذشت پس معنی اول حقیقی است و معنی دوم مجاز آن

(ا رد د) (۱) عاق ہونا ۔ بقول آصفیہ ۔ ارث سے محروم کیا جانا ۔ قطع تعلق ہونا ۔ کچھ واسطہ نہ رہنا ۔ خارج ہونا ۔ نکالا جانا ۔ مردود ہونا (عارف ے) یہ تیرے لئے ہم نے جو غیروں سے بگاڑی ہے اس ذلت و خواری سے کبھی عاق نہ ہوتی ۔ (۲) ماں باپ کی نافرمانی کرنا

برمخیدہ بقول سروری و برہان بمیم و خای معجمہ بوزن برکشیدہ (۱) فرزند عاق و (۲) مخالف و خودرای (ابونشکور ے) مرا و را یکی برمخیدہ پسر ہست ۔ ز مصر جہان بر پدر کینہ ور ہست ۔ (شمس فخری ے) پیش از ظہور عدل شہنشاہ تاج بخش ہست ۔ گرچہ فلک جہان ز جہان برمخیدہ بود ہست ۔ و فرماید کہ در فرہنگ بہائی فارسی ہم آمدہ مؤلف عرض کند کہ انچہ بہای فارسی می آید مبدل انیست چنانکہ تب و تپ و این اسم مفعول مصدر (برمخیدن) است کہ گذشت و معنی دوم مجاز معنی اول

است (اردو) (۱) عاق کیا ہوا (۲) مخالف وخود رائے۔

برہم داشتن استعمال بمعنی یاد داشتن (اردو) یاد رکھنا۔

است متعلق بہ معنی پنجم برہم کہ بجایش گذشت وسند این از انوری ہمدرا نجا مذکور۔

برمر اصطلاح۔ بقول جہانگیری و رشیدی و برہان و ناصری و جامع با اول مفتوح و ثانی زدہ و میم مفتوح مرادف (برمو) کہ می آید بمعنی انتظار و فرماید کہ بای فارسی نیز آمدہ (مختاری ؎) جان اعدا بر دلک چنانکہ بنبود پیش مرگ برمر تیغ پادشاہان آرزو در سراج ذکر این کردہ و مابحث این برمعنی چہارم برہم کردہ ایم کہ این مزید علیہ آنست و آنچہ بہ بای فارسی می آید آن را مبدل این دانیم چنانکہ اسب و اسپ و اگر (برمر) را بہ بای فارسی مضموم و میم مضموم گیریم معنی لفظی آن پر از تلخ و بیمزہ پر از تلخی باشد کہ مرکب لغت عرب است بالضم و تشدید و بقول منتخب بمعنی تلخ پس فارسیان بہ تخفیف گرفتند و با کلمہ پر مرکب کردہ کنایہ قرار دادند برای انتظار کہ تلخی انتظار مسلم است تبدیل ضمہ اول و سوم تصرف محاورہ بیش نیست اندرین صورت این ہمسان آن باشد کہ بہ بای فارسی می آید (اردو) دیکھو برہم کے چوتھے معنے۔

(۲) برمر۔ بقول جہانگیری و رشیدی و جامع بمعنی امید (مختاری ؎) ہنوز زیست فلک را رحیم کشتن روی یکمنوز است سخن را قوی شدن برمر یکا و بقول برہان و ناصری امید وار شدن مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اول است کہ انتظار در امید مسلم و طرز تعریف برہان و ناصری امید واری را ظاہر کند و این خلاف

قیاس وسند مختاری ہم خلاف ایشان است۔ فتامل (اردو) امید۔ دیکھو امید
۔صاحب آصفیہ نے بر پر لکھا ہے ہندی۔ اسم مؤنث۔ مراد۔ تمنا جیسے (بر مانگنا)
بمعنی مراد چاہنا۔ تمنا کرنا۔ (بر دینا) مراد پوری کرنا۔

(۳) برمر۔ بقول جہانگیری و رشیدی و برہان و جامع بمعنی مگس عسل و فرماید کہ این
اصطلاح مگس داران است مؤلف عرض کند کہ باعتبار صاحب جامع کہ از اہل
زبان است این را اسم جامد فارسی زبان دانیم معلوم می شود کہ بدین معنی فتح موحدہ
وضم میم دارد کہ مرکب توصیفی است ولفظ اضافت مستعمل ومعنی لفظی این زنبور
تلخ وکنایہ از زنبور عسل کہ زہر دار پیدا شد پس بر را بالفتح لغت سنسکرت گیریم بمعنی زنبور
ومر را لغت عرب بمعنی تلخ ومرکب ہر دو را مفرس دانیم تصرف در اعراب از محاورہ
زبان واقع شد وجا دارد کہ این را مبدل (برمر) گیریم کہ معنی لفظی این پر از تلخ وبمجاز
پر از تلخی۔ بای فارسی بدل شد بموحدہ۔ چنانکہ تب وتب واللہ اعلم وتصرف در اعراب
نتیجۂ لب ولہجہ ومحاورہ (اردو) بھڑ۔ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مؤنث۔ زنبور
تر۔ بر لی۔ ایک زرد رنگ کے پردار کیڑے کا نام جسکی ڈنک مین زہر ہوتا ہے صاحب
ساطع نے بر کا ذکر فرمایا ہے بمعنی زنبور۔

برمراد اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح وضم میم بحسب مراد ومقصود
(صائب ؎) دشمن از صحبت ما کامروا می خیزد کہ برمراد دگران سیر کند اختر ما کی۔
(ظہوری ؎) صد چشم وام کن نتوان دید سر غیب چشمی بپوش از ہمہ و برمراد بین کہ

(اردو) دلخواہ۔ دیکھو (برحسب دلخواہ)

برمردمان تنیدن مصدر اصطلاحی بقول بحر و بہار و انند مردمان را بدام خود آوردن مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فرس ساکت طالب سندی باشیم کہ ہر سہ محققین بالا ہند نژاد اند (اردو) لوگون کو اپنے دام مین لانا۔

برمزاج گفتن مصدر اصطلاحی بقول بحر و بہار و انند بروفق مزاج مخاطب حرف زدن مؤلف عرض کند کہ در مصدر لفظاً مخاطب یا کسی را داخل نکردن و در معنی راہ دادن خلاف احتیاط باشد پس باید کہ (برمزاج مخاطب و مستمع گفتن) قائم کنیم۔ (شیخ شیراز ؒ) حکایت برمزاج مستمع گوی ہ اگر دانی کہ دارد با تو میلی ز ہر آن عاقل کہ با مجنون نشیند ہ نگوید جز حدیث روی لیلی ہ فخی مبادکہ از سند بالا مصدر (برمزاج مستمع حکایت گفتن) پیدا است (اردو) مخاطب کے موافق طبیعت بات کرنا۔

(الف) **برمژگان دویدن** مصدر اصطلاحی بقول بحر و انند و غیاث چیزی در نظر آمدن (طالب آملی ؒ) چو برمژگان دوید این جلوہ گاہم ہ چو گل لبشگفت اجزای نگاہم ہ وارستہ این را (برمژگان دویدن چیزی) قائم کردہ و بسند این ہمین شعر آملی را آوردہ مؤلف عرض کند کہ اگر این مصدر مخصوص را بتعمیم چیزی قائم کنیم

(ب) **برمژگان دویدن اشک** را چگونہ درین معنی داخل کنیم پس (ب) بمعنی جاری شدن اشک از چشم باشد

وبوشیقہ سند بالا ــــــــــــــ

(ج) بر مژگان دویدن جلوہ بمعنی در نظر آمدن۔ فتائل (اردو) (الف) نظر آنا (ب) آنسو گرنا (ج) نظر آنا۔ بقول آصفیہ۔ دکھائی دینا (د) وقت (ہ) اس بلندی پہ دیا عشق نے مجھ کو بٹھایا کہ فلک آیا نظر اک خال سے چھوٹا مجھ کو

بر مسائل گشتن مصدر اصطلاحی۔ خان آرزو در چراغ گوید کہ بمعنی مطالعہ کتب و دریافت مسائل آن (عبد الرزاق فیاض ہ) گشتیم بر مسائل عالم تمام بود ہم نارسا دلائل و ہم ناتمام بحث ہ تلمیذ رشیدش بہار گوید کہ این کنایہ باشد مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی این دور گردن بر مسائل و عبور حاصل کردن بر مسائل است و ہیچ تخصیص باکتاب ندارد و مقصود از دریافت و تحقیق مسائل است (اردو) مطالعہ کتب سے مسائل دریافت کرنا۔ مسائل کی دریافت و تحقیق کرنا مسائل سے واقف ہونا

(الف) بر مشام افگندن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر مرادف (بر مشام زدن) یعنی (۱) بدماغ رسیدن و رسانیدن (ظہیر فاریابی ہ) غبار موکب شاہ است یا نسیم بہشت ہ کہ بوی امن و امان بر مشام جان افگند ہ صاحب آنند فرماید کہ (۲) بیدماغ کردن و رنجانیدن و فرماید کہ (بر دل خوردن) و (بر دماغ خوردن) و (بر طبع خوردن) مثلہ کہ بحال آن گذشت مؤلف عرض کند کہ با معنی متعدی اول اتفاق داریم کہ افگندن لازم نیامدہ و از ہمین سند۔

(ب) بر مشام افگندن بو قائم کنیم و معنی دوم را غلط محض دانیم و صراحت معنی ہر یک مصدر متذکرہ بالا بجایش کردہ ایم

(اردو) (الف) (۱) دماغ مین پہنچنا پہنچانا (۲) بید ماغ کرنا۔ رنجیدہ کرنا۔ رنج دینا (ب) دماغ مین بو پہنچانا۔

برمشام زدن مصدر اصطلاحی بقول بحر و آنند مرادف (برمشام افگندن) مؤلف عرض کند کہ بمعنی اول آن باشد۔ لازم و متعدی ہر دو طریق قیاس۔ معاصرین عجم بزبان دانند۔ مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) دیکھو برمشام افگندن کے پہلے معنے۔

برمشیدن بقول آنند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالفتح و کسر شین معجمہ بمعنی (۱) خزیدن و (۲) ربودن و (۳) کشیدن مؤلف عرض کند کہ مشیدن در مصادر مرکبہ نیامدہ کہ این را مزید علیہ آن دانیم و محققین مصادر فرس معاصرین عجم ازین ساکت اگر سند استعمال پیش شود توانیم قیاس کرد کہ مرکب است باکلمہ بر کہ ہیچ معنی ندارد) ولفظ (مشی کہ لغت عرب است بقول منتخب بالفتح بمعنی رفتن) و علامت مصدر دن پس معنی لفظی این مشی کردن است و مجازاً بہر سہ معنی بالا (اردو) (۱) آہستہ داخل ہونا۔ دیکھو خزیدن (۲) اچک لیجانا (۳) کھینچنا۔

(الف) برمغاز بقول جہانگیری۔ ہر دو با اول مفتوح و بثانی زدہ و سیم مفتوح بمعنی

(ب) برمغازہ شاگردانہ و آن زری باشد کہ استاد بشاگرد دہد عوض خدمتی کہ شاگرد و لخواہ استاد خود کند صاحب برہان گوید کہ شاگردانہ زریست اندک کہ بعد از اجرت۔ استاد برسم انعام بہ شاگرد دہد۔ صاحب رشیدی فرماید کہ این را بغیانہ نیز گویند و صاحب ناصری بضمن الف ذکر ب ہم کردہ۔ صاحب جامع نسبت ہر دو

برشاگردانہ قانع۔ خان آرزو در سراج نقل نگار قول بعض محققین و صاحب شمس (برمغازد بہ دال مہملہ عوض ہای ہوز) را بہ ہمین معنی آوردہ مؤلف عرض کند کہ مغازہ لغت عربی زبان است و بقول اند بہ ضمّ اوّل و تشدید زای معجمہ مفتوح بمعنی شتابی کردن پس آنچہ بخیال ما می آید ہمین قدر است کہ استاد ان بعد از انکہ زر تنخواہ خود حاصل کنند چیزی قلیل بہ شاگردان خود میدہند تا بذوق آن شاگردان زر تنخواہ را از والدین خود زود حاصل کردہ پیش کنند و تاخیر راہ نیابد پس معنی لفظی آن ثمرۂ شتابی است کہ بر بمعنی ثمر گذشت اندرین صورت مرکب اضافی است بہ فک اضافت و (الف) مخفف (ب) (اردو) (الف وب) وہ خفیف سا انعام جو استاد اپنی تنخواہ پانے کے بعد شاگردوں کو عطا کرتا ہے۔ مذکر۔

برمک بقول سروری بحوالۂ نسخۂ میرزا بہ رای مہملہ و میم بروزن مردک (۱) نام ولایتی صاحبان برہان و ناصری و جامع و رشیدی ہم ذکر این کردہ اند صاحب مؤید فرماید کہ نام مقامی و نام ولایتی مؤلف عرض کند کہ وجہ تسمیہ این متحقق نہ شد۔

(اردو) برمک ایک ولایت کا نام ہے۔ مؤنث۔

(۲) برمک۔ بقول مؤید در کمیانہ نام رودی۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکردہ و نمیدانیم کہ کمیانہ چہ چیز است ملکی باشد۔ ترک این معنی بر اجمال بیان تفوق داشت

(اردو) برمک ایک ندی کا نام ہے جو کمیانہ میں واقع ہے۔ مؤنث۔

(۳) برمک۔ بقول سروری نام مردی کہ در انشای فضل و کرم و شعر ضرب المثل بود

وجعفر نام اصلی اوست وخالد پدر او بود و فرماید که در تواریخ مسطور است که وجه تسمیهٔ (جعفر برمک) آنست که او بشام که در ان حین دار السلطنة حکام بنی امیه بود آمده خواست که سلیمان بن عبد الملک را ببیند چون در مجلس او بار یافت سلیمان فرمود که او را از مجلس بیرون کردند بعد از ان حضار پرسیدند که چه وجه اخراج او بود سلیمان فرمود که این مرد زهر همراه داشت گفتند چون دانستی گفت دو مهره بر بازوی من بسته که هرگاه زهر یا طعام مسموم حاضر شود در مجلس این مهره حرکت می کند وچون این مرد داخل مجلس شد این مهرها حرکت عنیفی کردند بعد از ان بجهت ایضاح این امر از جعفر پرسیدند گفت قدری زهر در زیر نگین انگشتری من هست تا در هنگام شدائد برمکم پس او و اولادش ملقب به برمک شدند. صاحب رشیدی بحوالهٔ حبیب السیر آورده که نسب جعفر که پدر خالد است و برمک عبارت از وست بملوک فرس می پیوندد و او در اوائل مجوسی بود و در نوبهار بلخ بعبادت آتش قیام می نمود ناگاه بنا بر سابقهٔ عنایت ازلی جمال حالش بحلیهٔ ایمان و نیوز اسلام زینت پذیرفت - باعیال و اطفال بجانب دمشق که دار الملک حکام بنی امیه بود توجه نمود و بحوالهٔ مروج الذهب مسعودی گوید که هر کس متولی سدانیه که از موقوفات نوبهار بلخ است می بود او را برمک می گفتند و چون پدر خالد متولی سدانیه بود بآن نسبت او را برمک گفتند و اولاد او را منسوب باین اسم داشتند (انتهی) صاحبان ناصری و جامع هم ذکر این کرده اند - خان آرزو در سراج به اشارهٔ واقعات بالا گوید

که احتمال دارد که لقب جعفر یا قوم او برمک بود و اتفاق لفظ آن کلمه نیز در مجالس سلیمان بن عبدالملک افتاده والعلم عند الله تعالی. صاحب غیاث گوید که شخصی بود آتش پرست در آخر مسلمان شده با عیال بدمشق رفت خالد نام پسرش در دولت عباسیه وزیر شد و بعد از خالد پسرش که یحیی نام داشت بدولت رسید و بعد از و فضل بن یحیی و بعد از فضل برادرش جعفر بمرتبهٔ اعلی رسید و دولت برامکه بر جعفر تمام شد مؤلف عرض کند که لقب خاندان جعفر برمکی است و لغت عرب معلوم می شود که صاحب منتخب ذکر این کرده و جمع این برامکه آمده اردو برمک. خاندان جعفر برمکی کذا فی [illegible] مذکر.

برمکان بقول سروری بحوالهٔ نسخهٔ حسین وفائی. بدون صراحت کاف بروزن برزکان ارمغان موی زهار. صاحب ناصری هم بدون صراحت کاف ذکر این کرده گوید که این را (رمکان) و (رم) نیز گویند. صاحب برهان این را بکاف فارسی آورده فرماید که بروزن قلمدان است که این را بعربی خانه گویند. صاحب جامع هم بکاف فارسی آورده ولیکن بروزن پهلوان نوشته خان آرزو در سراج بذکر قول برهان گوید که این غلط است چه آنچه بمعنی موی زهار است (رمکان) باشد و فرماید که قوسی موی زهار را زائد گرفته. مؤلف عرض کند که خود برهان رم را بالضم بمعنی موی زهار نوشته و رمکان بروزن انبان را بمعنی مذکور آورده پس بحسب اعراب قول سروری و جامع را معتبر دانیم که محقق اهل زبانند حیف است که سند کلام

پیش نشد تا اعراب این در استعمال شعرا هم متحقق می شد پس متحقق است که بای اوّل زائد است و رَم بمعنی موی زہار اسم جامد فارسی زبان و گان علامت جمع خلاف قیاس که ضرورت کاف فارسی نبود ولیکن حقیقت این چنین نباشد که فارسیان رَم را بزیادت های زائده در آخر رمه استعمال کردند و باز بقاعدهٔ خود برای جمع آن ها را به کاف فارسی بدل کرده الف و نون جمع در آخرش آوردند چنانکه بچه و بچگان و آنچه برای غیر ذوی الروح برخلاف قاعده استعمال الف و نون کرده اند داخل مستثنیات است چنانکه (درختان) بالجمله تحقیق آنست که رَم واحد است و رمگان و برمگان جمع آن پس محققین بالا به ناواقفیت از ماخذ این را موی زہار گفتند و در حقیقت موهای زہار است و شک نیست که بکاف فارسی است. خان آرزو که حکم غلط می دهد غلطی اوست مخفی مباد که رَم بظاہر اسم جامد می نماید ولیکن معلوم می شود که فارسیان از لغت عرب رَقَم که بقول منتخب بالکسر و میم مشدد بمعنی خاشاک ریزه آمده استعارةً مقرّس کرده برای موی زہار استعمال کردند و استعمال رَم که بقول برہان بالضم است تصرّف محاوره باشد که تصفیه این بجائی شود (اردو) جھانٹ بقول آصفیه. ہندی. اسم مؤنث. موی زہار. موی زیر ناف. (الخ) اسکی جمع جھانٹین. جھانٹون.

(الف) بر ملا اصطلاح. بقول انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل و ثالث بمعنی آشکارا و ظاہر و ہویدا.

(ب) بر ملا افتادن بقولش فاش و ظاہر شدن مؤلف عرض کند که ملا بقول

منتخب بفتحتین و تد ہمزہ بمعنی صحرا و آشکارا لغت عرب است پس فارسیان کلمہ بر
در اول این زیادہ کردہ استعمال کردہ اند کہ مفرس باشد۔ (ظہوری ؎) راز
پنہان ظہوری چون نیفتد بر ملا ہ شوق در خلوت سرائے طاقت ما محرم است ہ (ولہ
؎) شوریدہ سر و راز نہان بر ملا فتاد ہ خاطر درین خیال وصال از کجا فتاد ہ
(ولہ ؎) بحمد اللہ کہ در گفتن نمی گنجد حدیث من ہ ازین اندیشہ آزادم کہ رازم
بر ملا افتد ہ (اردو) (الف) بر ملا۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ علانیہ۔ کھلم کھلا۔ کھلے خزانے
کے سامنے۔ بمنہ در منہ۔ آشکارا و آشکارا۔ بقول امیر۔ ظاہر۔ فاش۔ (ب) ظاہر ہونا

برمن نگیر مقولہ۔ بقول مؤید (۱) اے برمن اضافہ مکن و (۲) خطا مگیر۔ بقول ہفت خطای من مگیر و بقول شمس (۳) برمن نسبت مکن مؤلف عرض کند کہ (گرفتن برکسی) مصدر ریست اصطلاحی بمعنی خطائے کسی گرفتن و او را خطا مند قرار دادن و الزام نہادن برکسی و (برکسی گرفتن) بہمین معنی گذشت و سندش ہم ہمدرانجا مذکور پس محقق بانام و نشان تائید فضلا میکند کہ مصدر عام را مخصوص کردہ بطور مقولہ پیش می سازد معنی اول و سوم ہیچ است و ہیچ (اردو) مجھ پر الزام نہ رکھ۔ دیکھو برکسی گرفتن

برمنہ بقول مؤید نوعی از آلت درود گران مؤلف عرض کند کہ محقق مرحوم بدست مطبع نولکشور است کہ برمہ را برمنہ طبع کرد (اردو) دیکھو برمہ۔

برمو بقول سروری بہ رای مہملہ بروزن بدخو بمعنی انتظار باشد (شاعر ؎)
ہست آسان رفتنم بر موی سر ہ نزد من بسیار از بر موی وصل ہ صاحبان رشیدی

وبرہان ومؤید وجامع وجہانگیری ومہذب وسراج ہم ذکر این کردہ اند وماحقیقت این را برمعنی چہارم برہم ظاہر کردہ ایم خان آرزو در سراج فرماید کہ بعضی گویند کہ برمو بمعنی انتظار ثابت نشدہ مؤلف عرض کند کہ از قول سروری وجامع کہ از اہل زبانند ثبوت بہم رسیدہ پس جزین نباشد کہ مفرد علیہ برہم بمعنی چارم اوست (اردو) دیکھو برہم کے چوتھے معنے۔

برمو بستن	مصدر اصطلاحی۔ گرفتار کردن بآسانی (ظہوری ؎) دلم رابست برمو در کشادش کوششی دارم چو ظہوری بی کشش ہرگز گرہ محکم نمی گردد یکے (اردو) آسانی کے ساتھ گرفتار کرنا۔
(الف) برموتہ	(الف) بقول سفرنگ و(ب) بقول برہان وناصری و جامع بروزن فرموده بمعنی چیزکہ ترجمہ آن بعربی شئ باشد۔ صاحب سفرنگ درینجمین فقرۂ نامۂ شت ساسان نخست ذکر کردہ گوید کہ بمعنی چیز باشد (وہو ہذا) پس جداشناس ایشان از یکدیگر بمیانجی برموتہ
(ب) برموده	

بیرون از گوہر ایشان بود" مؤلف عرض کند کہ ہمین دو لغت بایای فارسی عوض موحدہ بہمین معنی می آید وچنین نیست کہ یکی ازینہا اسم جامد شنیدہ وپاژند است ونظر بر زبان فرس اصلیت این بہ بای فارسی یافتہ می شود ودیگر سبدلش کہ تبدیل موحدہ بہ بای فارسی وعکس آن وتبدیل فوقانی بہ دال مہملہ وعکس آن آمدہ چنانکہ تب وتپ واسپ واسب وزرتشت وزردشت وخادوخات۔ (اردو) چیز بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ شئ۔ اسباب۔ جنس جیسے "چیز کھے اپنی اور چور دن گالی دے"

برموز بقول جهانگیری و رشیدی و برهان و ناصری و جامع و مؤید و (سروری بحوالهٔ نسخهٔ میرزا بوزن مرموز) (۱) علف دواب و فرماید که بجای فارسی هم آمده **مؤلف** گوید که اصل این (پرموزه) بود بمعنی پر از حلاوت که موزه بقول برهان بمعنی حلوا آمده پس بای فارسی در اینجا بدل شد بموحده چنانکه تپ و تب و های موز آخره حذف شد بر سبیل تخفیف مخفی مباد که مسلم است که دواب از کاه و دانهٔ خود حلاوت بسیار می گیرند پس عجبی نیست که همین باشد ماخذ این و اگر ازین ماخذ قطع نظر هم کنیم اسم جامد فارسی قدیم دانیم حالا معاصرین عجم بر زبان ندارند و طرز لغت ترکی می نمایند ولیکن جای است که محققین ترکی زبان ازین ساکت صاحب انند صراحت مزید کند که لغت فارسی است (اردو) چارپایون کا دانہ چارا۔ مذکر۔

(۲) برموز۔ بقول جهانگیری و رشیدی و برهان و جامع مرادف (برمر) که بمعنی انتظار گذشت صاحب ناصری فرماید که آنچه برموز که بهمین معنی گذشت مخفف این باشد خان آرزو در سراج باتفاق خیال ناصری فرماید که درین صورت برموز تصحیف نیست۔ **مؤلف** عرض کند که بخیال ما اصل این (پرمز) است مرکب با لفظ پر بمعنی خودش و مز بمعنی ترش شیرین که لغت عربست و معنی این پر از شیرینی ترش که انتظار۔ حلاوت ترش دارد فارسیان بای فارسی را به موحده بدل کردند چنانکه تپ و تب و فر را بزیادت واو برای اظهار ضمه موز کردند و واو زائد هم می آید چنانکه برمند و برومند دیگر هیچ (اردو) دیکھو برم کے چوتھے معنے۔

(۳) برموز۔ بقول برهان و ناصری و جامع

بمعنی زنبور عسل۔ خان آرزو در سراج فرماید
که بدین معنی برمز است۔ مؤلف عرض کند
که برمز به زای هوز آخره نیامده معلوم می شود
که مقصودش از (برمر) باشد که به رای مهمله
آخر بر معنی سوسش گذشت۔ ما می گوئیم که اصل
این (برمز) بود فارسیان واو زائد در لغت
مزآوردند چنانکه تن مند و توانمند و جادارد
که واو برای اظهار ضمه میم آورده باشند
و برمبدل برمر که بای فارسی بموحده بدل
شد چنانکه تپ و تب پس معنی لفظی این
پر حلاوت ترش چنانکه در ماخذ معنی
سوم گذشت و جادارد که موز را مزید
علیه مزگیریم و مز را مبدل مر که رای مهمله به زای
هوز بدل شود چنانکه برغ و بزغ و معنی لفظی
این پر از تلخ و تلخ را مجازاً بمعنی تلخی توان گرفت
پس چیزی که مملو از تلخی است زنبور عسل
است که زهر دارد۔ واللہ اعلم بحقیقة الحال
(اردو) دیکھو برمر کے تیسرے معنے۔

برموزه بقول سروری پسر ساوه شاه و فرماید که در مؤید بای فارسی آمده (فردوسی
ت) ببرموزهٔ ساوه شاه آن رسید که کس در جهان این شگفتی ندید که صاحب برهان
صراحت فرمد کند که بروزن چلغوزه خویش کاموس کشانی باشد و هم او بر (برموزه به
فارسی) گوید که بمعنی بالا و نیز مرادف برموزه و درینجا بر یک معنی قناعت کرد و صاحب
ناصری گوید که بدین معنی (برموده۔ بدال مهمله عوض زای هوز) اصح است مؤلف عرض
کند که هم او بر برموده ذکر این معنی نکرد و درینجا صراحت و جه تسمیه هم نفرمود و ما را هم
وجه تسمیه این متحقق نشد پس توان گفت که این مبدل آن است که دال مهمله به زای هوز
بدل شود چنانکه سرخ مرد و سرخ مرز (اردو) برموزه و برموده۔ ساوه شاه کے

بیٹے کا نام ہے۔ مذکر۔

برموم اصطلاح۔ صاحب محیط بذیل عکبر گوید کہ بفتح عین وسکون کاف وفتح موحدہ وسکون رای مہملہ بفارسی برموم نام دارد وآن چیزیست شبیہہ بہ موم باندک عسل آمیختہ وغیر آن (ہردور) است مجتمع می گردد در خانۂ زنبور مع عسل ودر سالہای خشک کہ گیاہ کم روید بیشتر بہم می رسد وبحوالۂ بغدادی گوید کہ کسانی کہ آن را (وسخ الکوائر) دانستہ اند غلط کردہ اند جہت آنکہ (وسخ الکوائر) چیزیست کہ بر دیوار خانۂ آن کہ کور نامند یافتہ می شود وآن چیزیست کہ اولاً زنبور عسل آن را بمنزلہ اساس بنیاد می کند پس بران از موم خانہ ہا ساختہ عسل دران جمع می نماید (انتہی) وصاحب محیط گوید کہ بخیال ما۔ (برموم) چیزی است کہ درمیان عسل بود کہ بشیرازی آن را (دارو) خوانند وگس عسل آن را برای خورش خویش وبچگان خود می آرد از مجموع گلہا وآن الوان می باشد زرد وسرخ وسفید وکبود وبغایت تلخ بود۔ گرم وخشک در آخر دوم بسبب کمال رداءت خوردن را نشاید وضماد آن جہت قوباوجذب خار وپیکان مفید ومنافع بسیار دارد (الخ) مؤلف عرض کند کہ وجہ تسمیۂ این از معنی حقیقی ظاہر است کہ ثمر موم حاصل موم است (فک اضافت) (اردو) برموم اُس مادہ کا نام ہے جو شہد مین شریک ہوتا ہے جسکو بہڑین اپنے اور اپنے بچون کی خوراک کے لئے پھولون سے جمع کرتی ہین جسکو شیرازمین (دارو) کہتے ہین۔ مذکر۔

برنمہ بقول سروری وبرہان وجامع وناصری وسراج ہمان (برماہ) کہ بہ الف آخر

عوض های هوز گذشت و به بای فارسی هم می آید و ما صراحت ماخذ و اشاره این بر (برماه) کرده ایم سند رضی الدین در ندرت اسپ بضمن برماه گذشت (اردو) دیکھو اسکنہ۔

برمهتاب سینه زدن مصدر اصطلاحی بمعنی مقابل و روبروی مهتاب بودن و تماشای مهتاب کردن۔ مخفی مباد که (سینه زدن بر چیزی) بجای خودش می آید۔ پس تخصیص با مهتاب نباشد (صائب ؎) شمع من امشب کجا بودی که بر باد رخت ؎ تا سحر پروانه من سینه بر مهتاب زد ؎ (اردو) مهتاب کے مقابل ہونا۔ روبرو ہونا۔ مہتاب کا تماشا دیکھنا۔

برمیان کمر بستن مصدر اصطلاحی کمر بند بر کمر بستن که کمر بمعنی کمر بند آمده (انوری ؎) سبب خدمت تو از دل پاک ؎ جان من بسته بر میان کمر است ؎ (اردو) کمر پر کمر بند باندھنا۔

(الف) برن بقول سروری بضم با و رای مهمله و بقول رشیدی بکسر اول (۱) مخفف بُرون (میر خسرو ؎) شمع و چراغیکه بود شب فروز ؎ کشته شود گر برن آید بروز ؎ و بقول برهان و ناصری و آنند و هفت (۲) بروزن چمن نام قصبه ایست در هندوستان مؤلف عرض کند که بمعنی اول موافق قیاس است بحذف و او چنانکه خاموش و خامش و از کلام میر خسرو مصدر

(ب) بُرن آمدن بمعنی بیرون آمدن پیداست و معنی دوم در خور بیان نبود و ابهام محققین نفرین کند بتحقیق (اردو) (الف) (۱) باہر دیکھو برون (۲) برن۔ ہندوستان میں ایک موضع کا نام ہے۔ جس کا بیان اس اجمال کے ساتھ فضول ہے۔ مذکر۔ (ب) باہر آنا

برنا بقول جهانگیری و رشیدی وجامع وغیاث با اول مفتوح مرادف برناک و برناه (۱) بمعنی جوان (حکیم سنائی ؎) هر کجا دولت است و برنائی ؎ تو بدان کس مبخ که برنائی ؎ (شاه کبود ؎) عشق و پیری سر بسر زشتی و رسوائی بود ؎ ره بده بردی اگر باری دلم برناستی ؎ صاحب برهان گوید که جوان و نوچه اول عمر. صاحب ناصری باتفاق برهان فرماید که گویند بر بمعنی بالاست و نای بمعنی حلقوم و چون جوانان بالغ شوند استخوان نای ایشان قدری برآید لهذا ایشان را برنای گویند و فرماید که برنای و برناک و برناه مرادف یکدیگر است **مؤلف** عرض کند که ما بر (ابرناک) از ماخذ این بحث کرده ایم و آنچه صاحب ناصری گفته من وجه درست است و حقیقت برناک و برناه بجایش عرض کنیم (اردو) دیکھو ابرناک۔

(۲) برنا۔ بالفتح بقول جهانگیری و جامع بمعنی حنا۔ صاحب برهان فرماید که بضم اول هم آمده صاحب ناصری گوید که بقول جهانگیری بمعنی حنا است و آن غلط است چرا که حنا عربی است نه پارسی و بعضی گویند که حنی معرب است۔ خان آرزو در سراج گوید که بدین معنی (یرنا۔ به تحتانی اول) لغت عرب است (کما فی تحفة المومنین و بحر الجواهر) و فرماید که بضم هم آمده **مؤلف** عرض کند که قول ناصری بدان ماند که "ما چه می گوئیم و تنبوره چه می سراید" اینقدر واضح است که او معنی حنا را درین لفظ غلط داند و برای تردیدش قول جامع که از اهل زبانست کافی است ولیکن توجیهی که برای غلطی قول جهانگیری می کند معنی ندارد و در اینجا از تحقیق لفظ حنا بحثی نیست و آنچه خان آرزو

(برنا به تحتانی اول) را بدین معنی لغت عرب گوید صاحب برہان آنرا بجای خودش در لغات فارسی آورده باقی حال تحقیقش ہمدر انجا شود و در اینجا ہمین قدر کافی است که اگر (برنا) را به تحتانی اول بمعنی حنا لغت عرب ہم گیریم می توانیم که برنا را مبدلش دانیم و مفرس که تحتانی بموحده بدل شود چنانکه بالیوس و بالبوس و ضرورت این توجیهه ہم نباشد که براعتماد قول جامع اسم جامد توانیم گرفت مخفی مباد که برارقان بطبیعت و خاصیت حنا را بیان کرده ایم و بر آن ہم ذکر این گذشت (اردو) مہندی۔ دیکھو ارقان و ارقان جس پر کامل صراحت موجود ہے۔

(۳) برنا۔ بالفتح بقول برہان و سراج بمعنی ظریف مؤلف عرض کند که ماخذ این بدین معنی ہیچ متحقق نمی شود جز این که مجاز معنی اول دانیم که ظرافت در جوانان بیشتر می باشد (اردو) ظریف۔ بقول آصفیہ عربی۔ نذکر۔ خوش طبع۔ دل لگی باز۔ بذلہ سنج۔ لطیفہ گو۔ ٹھٹھول۔ ٹھٹھے باز۔ ہنسی باز۔

(۴) برنا۔ بالفتح بقول برہان و جامع و سراج بمعنی خوب و نیک مؤلف عرض کند که این را ہم مجاز معنی اول دانیم که جوانی خوب و نیک باشد (اردو) خوب۔ نیک۔ اچھا

برناچه اصطلاح۔ بقول بہار و انند مصغر برنا مؤلف عرض کند که موافق قیاس است بترکیب کلمه چه بر برنا که افاده معنی تصغیر کند چنانکه باغ و باغچه

و طاق و طاقچه (یعنی صاحب ہدایہ معنی ج) ہمچونی باہر که شد یعنی زمانی ہم نفس و وصف آن برناچه رعنای خوش قد می کند (اردو) چھوٹا سا جوان۔ مذکر

برناخن استادن وایستادن مصدر اصطلاحی بقول برهان وبحر وبهار ورشیدی وجهانگیری (۱) کنایه از اطاعت کردن (۲) وادب ایستادن. خان آرزو در سراج فرماید که بادب ایستادن است ومعنی اطاعت کردن هم گفته اند واین خالی از رکاکت وضعف نیست مؤلف عرض کند که حیف است که سند استعمال پیش نشد معاصرین عجم برزبان ندارند وکنایه خوشی هم نیست که استادن برناخن خیال فرضی است وهیچ تعلق قیاسی با اطاعت وادب ندارد. محققین زبان دان ازین مصدر ساکت پس قول محققین هند نژاد را بدون سند استعمال تسلیم نکنیم مخفی مباد که ایستادن بزیادت تحتانی مزید علیه استادن آمده چنانکه بست و بیست (اردو) (۱) اطاعت کرنا (۲) ادب سے کھڑا رہنا۔

برناس بقول سروری بوزن الماس (۱) بمعنی غافل ونادان (ناصرخسرو ۵) نامه ها پیش تو همی آید هم زبیدار دل هم از برناس ۵ وفرماید که فرناس هم بهمین معنی آمده صاحب رشیدی بذکر معنی بالا فرماید که بمعنی غافل وخواب آلوده و (۲) بمعنی غفلت وخواب آلودگی. صاحب برهان باتفاق معنی اوّل سروری نسبت معنی دوم فرماید که غافلی ونادانی باشد صاحب جامع همزبانش. صاحب ناصری بر معنی اوّل قانع خان آرزو در سراج تصدیق هردو معنی کند مؤلف عرض کند که ناس لغت سنسکرت است بقول ساطع بمعنی عدم ونیستی وویرانی خیال ما همین قدر که فارسیان بزیادت کلمه بر بران اسم جامدی وضع کردند بمعنی ثمره ویرانی ومعدومی وبر سبیل تفریس

بمعنی دوم گرفتند و معنی اوّل مجاز آنست واللہ اعلم۔ طبع آزمائی است و بس و آنچه به فا
عوض موحده می آید مبدّل این است چنانکه زبان و زفان و اگر فرناس را اصل گیریم
و این را مبدّلش معنی لفظی آن نیستی شان و شوکت که نتیجهٔ غفلت و نادانی است معاصرین
عجم بر زبان ندارند (اردو) (۱) غافل۔ نادان خواب آلوده (۲) غفلت۔ نادانی۔ خواب آلودگی مؤنث

برناک بقول جهانگیری و رشیدی مرادف معنی اوّل و دوم برنار۔ صاحب برهان باتّفاقش گوید
که بضمّ اوّل هم آمده۔ صاحب جامع این را مرادف معنی اوّل و دوم و چهارم گیرد خان آرزو
بتبدیل برنا فرماید که برناک نیز بدین معنی آمده که در ان کاف برای تصغیر است لیکن
لفظی که الف در آخر آنست کاف تصغیر در ان دیده نشد مؤلّف عرض کند که ما
بر ابرناک که در مقصوره گذشت از ماخذ این بحث کرده ایم۔ آنچه خان آرزو
برای کاف تصغیر کلّیه قائم می کند۔ مقنّنین فرس ازان ساکت و بخیال ما درین
لغت کاف تصغیر نیست بلکه زائد است که در آخر کلمات می آید چنانکه زلو و زلوک و
پرستو و پرستوک (اردو) دیکھو برنا کے پہلے اور دوسرے اور چوتھے معنے۔

برنامج اصطلاح۔ بقول بول چال بر
زبان معاصرین عجم بمعنی فهرست۔ صاحب
سواد السّبیل فرماید که فارسیان فهرست را
(برنامه) گویند و عربان به تبدیل های موز
آخره باجیم عربی معرّب کرده اند مؤلّف
عرض کند که برنامه بجای خودش می آید و
در اینجا همین قدر کافی است که معاصرین
عجم همان مفرّس را در روزمرّهٔ خود استعمال
کرده اند و این مرادف معنی دوم (برنامه)
باشد (اردو) فہرست۔ بقول آصفیہ

فارسی ۔ اسم مؤنث چیزوں کی تفصیل جیسے (فہرست کاغذات ۔ فہرست مضامین وغیرہ)

برنام کسی زر زدن مصدر اصطلاحی ۔ سکہ زدن (انوری ۔) تو شاہ خوبانی ومن تا ۔ بر رخسار خود ۔ ہر شب بدار الضرب غم برنام تو زر می زنم ۔ (اردو) سکہ مارنا ۔ بقول آصفیہ نقود پر ضرب لگانا ۔ ٹھپا جمانا (سکہ زدن) کا ترجمہ ۔

برنامہ اصطلاح ۔ بقول سروری و رشیدی بوزن ومعنی (۱) سرنامہ یعنی آنچہ بر سرنامہ نویسند و آن را بعربی عنوان گویند ۔ صاحب برہان فرماید کہ ترجمہ این در عربی القاب وعنوان است صاحب ناصری بذکر معنی اول گوید کہ (۲) بمعنی سبب کتاب از ابواب و مباحث و فصول و آن را (فہرست) نیز گویند و (فہرست) معرب آنست و (برنامج) و (برنامجہ) معرب برنامہ ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ برنامہ بمعنی سرنامہ است و بس ۔ صاحب مؤید ہمزبانش مؤلف عرض کند کہ معنی اول حقیقی است و معنی دوم مجاز آن کہ فہرست کتب ہم در اول کتاب می باشد ۔ صاحب ناصری در معنی دوم خوش تعریفی نکرد مقصودش جزئی نباشد کہ در اول کتاب فہرستی کہ بر تفصیل فصول وابواب وغیر آن شامل باشد ہمان است

برنامہ (اردو) (۱) سرنامہ ۔ بقول آصفیہ فارسی ۔ اسم مذکر ۔ لفافہ کی عبارت مکتوب الیہ کا نام ونشان ۔ آداب والقاب وغیرہ آپ ہی نے عنوان پر فرمایا ہے ۔ سرنامہ پیشانی ۔ سرخی ۔ ہیڈنگ ۔ فصل ۔ باب ۔ (۲) دیکھو برنامج ۔

برنانہ اصطلاح ۔ بقول ملحقات برہان بروزن دیوانہ بمعنی خانۂ گلین ۔ صاحب

مؤید بحوالهٔ لسان الشعرا ذکر این کرده صاحبان
انند و هفت هم ذکر این کرده اند و محققین
زباندان و معاصرین عجم ساکت. مؤلف
عرض کند که نماند لغت سنسکرت است
بقول ساطع بسکون سوم بمعنی تابه گلین و
ماخذ این جزین متحقق نمی شود که فارسیان
این را مرکب کردند با کلمه بر که بمعنی بلند
بجایش گذشت و دال مهمله را به های هوز
بدل کردند چنانکه تبرزد و تبرزه یا حذف
کرده در آخرش های نسبت زیاده کردند
معنی لفظی این چیزی که بلند است منسوب
به تابه گلی و مراد از خانهٔ گلین. وجاوارد
که این لغت را بلالحاظ ماخذ اسم جامد فارسی
قدیم گیریم ولیکن صورت لغت متقاضی
آنست که مرکب باشد. واللہ اعلم (اردو)
مٹی کا مکان۔ مذکر۔

برناه بقول سروری و رشیدی و جهانگیری

وجامع و ناصری و برهان مرادف برناکه گذشت
خان آرزو در سراج بذیل برنا گوید که این
ضابطهٔ فارسیان است که ها در آخر کلمه که
الف در آخرش باشد زیاده کنند چون شناو
شناه و گیاو گیاه و بعضی ازینها مخصوص
نظم است و بعضی عام چون لفظ شاه و
می تواند که کلمه که دران ها نباشد مخفف کلمه
باشد که دران ها بود مؤلف عرض کند که
درین لغت خاص این قسم اشکال بیان
کردن تحصیل حاصل است درینجا همین قدر
کافی است که های هوز آخره زائد و در لفظ
شاه های اصلی است و این مزید علیه همان
برنا باشد که بجای خودش گذشت فارسیان
های هوز در آخر کلماتی هم زیاده کنند که الف
در آخرش نباشد چنانکه خونخوار و خونخواره
و ستمگار و ستمگاره نمی دانیم که خان آرزو
چرا این قسم تخصیص قائم کند (اردو) دیکهو برنا

برنای بقول شمس با فتح جوانی و فرماید که از شیخ واحدی با ضم مصحح مؤلف عرض کند که برنا بمعنی جوان بجایش گذشت و نظر بر قواعد فارسی زبان برنائی به دو یای آخره را بمعنی جوانی می توان گرفت که بجایش می آید و برنای بیک تحتانی غیر ازین نباشد که مزید علیه برنا است بزیادت تحتانی در آخرش چنانکه پا و پای. محقق بی تحقیق غور نکرد و صراحت اعراب بر برنا گذشت (اردو) دیکھو۔ برنائی۔ برنا۔

برنایشتی اصطلاح۔ بقول برهان و سراج بکسر بای حطی و سکون شین قرشت و فوقانی به تحتانی رسیده بمعنی پشتی و تعصب باشد چه (برنایشتی کردن) بمعنی پشتی و تعصب کردن آمده و بقول صاحب جامع بمعنی تعصب۔ و پشتی و حمیت صاحب ناصری گوید که بمعنی پشتی کردن است که بعربی تعصب گویند صاحبان انند و موارد و هفت و مؤید هم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که نظر بر قول صاحبان جامع و ناصری که از اهل زبانند توانیم عرض کرد که ما این را مرکب از برنا و یشتی دانیم مخفی مباد که یشت بمعنی قسم آمده پس معنی لفظی این بمعنی قسمی از جوانی و کنایه از پشتی و تعصب (اردو) پشتی بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مؤنث۔ تائید۔ مدد حمایت

برنائی بقول لطائف برهان و مؤید و انند و غیاث بمعنی جوانی مؤلف عرض کند که تحتانی آخره مصدری است که بر لفظ (برنای) که مزید علیه برنا است زیاده کرده اند از قبیل رعنائی و قاعده فارسیان است که چون خواهند که بر لفظی که در آخرش الف است یای مصدری زیاده کنند و قبل آن تحتانی زائد بیفزایند (ظهوری ؎) جوانی می تراود از در و بام ۴ جهان

پیر برنائی رساند پ (اردو) جوانی مؤنث
برنائی کردن استعمال بمعنی حقیقی (۱) جوانی ظاهر کردن و اگر در کلام انوری که بذیل می آید بمعنی (۲) اعانت کردن بهتر نماید من وجه مجاز آنست (ع) ای جان تو نمی کنی چرا برنائی پ نیکو سر و کاریست تو در می پائی پ (اردو) (۱) جوانی ظاهر کرنا (۲) اعانت کرنا۔

برنبور بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بفتح اول و ثانی و سکون نون و ضم موحده باز بچهٔ طفلان۔ دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت اگر سند استعمال پیش شود توانیم گفت که اسم جامد فارسی قدیم است بظاهر لغت ترکی می نماید ولیکن محققین ترکی زبان ازین ساکت (اردو) بازیچهٔ طفلان بچوں کا کھیل۔ مذکر۔

برنتابد استعمال۔ بقول مؤید بمعنی (۱) طاقت نیارد و تحمل نکند و فرماید که در ادات بجای تحمل۔ احتمال است صاحبان هفت و شمس ذکر این کرده اند صاحب اند بذکر معنی با افزاید که (۲) گرداند که مضارع تافتن است و برزائد باشد مؤلف عرض کند که (برتابیدن) بمعنی تاب و طاقت داشتن و تحمل کردن و گردانیدن گذشت و این مضارع منفی آنست پس ضرورت نداشت که این را بطور مقوله بیان کنند کم اتفاقی محققین است و پس پیمائی غوری صاحب اند که معنی دوم را در اثبات بیان می کند و از نفی لغت غافل (اردو) دیکھو برتافتن۔ یہ اُس کا مضارع منفی ہے۔

برنج بقول جهانگیری و رشیدی و برهان و ناصری و جامع و (مؤید بحوالهٔ زفانگویا) با اول و ثانی مضموم آن باشد که بواسطهٔ کوری بسبب تاریکی۔ کسی دست خود را بدیوار یا جائے

بمالد تا رهگذر یابد خان آرزو در سراج بذکر این معنی گوید که ظاهرا همان برنج میم بجای نون باشد بمعنی قوت لامسه که به تحریف چنین خوانده اند و لهذا سند این در میان نیست مؤلف عرض کند که چرا تحریف می گوید و چرا مبدل نمی فرماید که میم به نون بدل می شود چنانکه بجیم و بجین و قول صاحبان زبان یعنی ناصری و جامع سندی را ماند پس این لغت مسلمه را تحریف گفتن و تبدیل را تحریف نام نهادن کار خان آرزو است نه محقق حقیقت جو (اردو) دیکھو برمچ۔ فارسیون نے ہاتون کی اس تلاش کو برنج کہا ہے جو بینا اندھیرے مین یا اندہادن اور رات مین اسلئے کرتا ہے کہ کہین گر نہ پڑے مونث (۳) برنج۔ بکسر اول و فتح ثانی بقول فدائی که از معاصرین عجم بود دانه ایست خوردنی که ازان پلاو و چلاو و آشهای دیگر می پزند صاحب مؤید بحواله شرفنامه گوید که ارز باشد۔ صاحب رهنما بحواله سفرنامه ناصرالدین شاه قاچار ذکر این کرده مؤلف عرض کند که صاحب منتخب برارز عربی گوید که برنج باشد پس متحقق شد که برنج اسم جامد فارسی زبان است برای ارز و قول فدائی و رهنما مؤید خیال ماست و ترک دیگر محققین فارسی زبان تسامح شان۔ صاحب محیط بر چاول گوید که اسم برنج است در هندی تندلی و تاندل نیز گویند و طعام برنج کهنه از شالی یکساله بادوکف و تپ دور نماید و منافع بسیار دارد (الخ) و برارز گوید که معرب آدریز یونانی است که برنج است و هم او بر برنج فرماید که لغت فارسی است که به تورانی کرنج و بعربی تمن و ارز و بسریانی وزی و به ترکی دوکی و در انگریزی رائس و بهندی چاول گویند و آن

از حبوب ماکولهٔ شریفهٔ معروفه و نبات آن مانند جو و گندم. گرم در اوّل و گویند در دوم و بقول بعض سرد در اوّل و خشک در دوم و صحیح آنست که معتدل در حرارت جیّد الغذا. موافق معتدل مزاجان. تسخین و ترطیب می نماید. سیّد الحبوب و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو) چاول. مذکّر. دیکھیو نج.

(۳) برنج بقول فدائی چیزی که از ان آوندها می سازند چنانکه از مس. جز آنکه رنگ این زرد باشد و رنگ مس سرخ است. صاحب غیاث فرماید که معرّب پرنگ است که بهندی پیتل گویند و آن مس و جست ممزوج باشد. صاحبان روزنامه و رهنما بجوالهٔ سفرنامهٔ ناصر الدّین شاه قاجار ذکر این کرده اند. صاحب محیط بر برنج گوید که بکسر اوّل و فتح ثانی اسم پیتل است و بر پیتل فرماید که اسم هندی قسمی از مس که آنرا در سنسکرت رتیکا نامند و از جملهٔ فلزّات معروفه و نزد هندیان سرد و خشک. دافع کپلی و صفرا. و کف است و گویند معتدل در گرمی و سردی و دافع فساد ملغم و یرقان (الخ) مؤلّف عرض کند که بر اعتبار فدائی که از معاصرین عجم بود می گوئیم که لغت فارسی زبان است (اردو) پیتل. بقول آصفیه. ہندی. اسم مذکّر. برنج. صُفر. ایک قسم کی زرد اور مرکّب دھات جو جست اور تانبا ملا کر بنائی جاتی ہے.

(۴) برنج. بقول مؤیّد الفضلا بکسر تین بمعنی رو آوردن مؤلّف عرض کند که طرز بیانش پرده می اندازد بر چشم محقّقین و همین است تائید فضلا و این همان معنی اوّل باشد غالبًا و ما از (رو آوردن) نتوانیم فهمید و این مصدری نیست که معنی مصدری دارد

فتامل وعجبی نیست کہ این تصرف مطبع نولکشور باشد کہ در بعضی نسخ قلمی صراحت معنی اوّل موجود است۔ (اردو) دیکھو برنج کے پہلے معنے۔

(۵) برنج۔ بقول مؤید بکسر تین بمعنی قصعہ کہ ہندش کاسہ گویند **مؤلف** عرض کند کہ این تصرف وتصحیف مطبع نولکشور معلوم می شود کہ خدایش بہ بخشد و در دیگر نسخ مؤید بحوالہ شرفنامہ مذکور است کہ بمعنی ارز ترجمۂ سیسہ کہ ہندش کانسہ گویند صاحب محیط بر سیسہ گوید کہ اسم ہندی آسرب و ناگ نیز گویند و در سنسکرت ناگا در درہ ہای کوہ سیاہ رنگ می شود نزد ہندیان در خواص مثل ارز یراست باد وبلغم وبواسیر را دفع نماید وچون در نقرہ اندازند نقرہ را پاک کند وسختی شکم را دور نماید۔ کشتۂ او را ناگ بہسم گویند وآن بسیار گرم وچرب وتلخ وہاضم است (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ بہ تحقیق ما این معنی نتیجۂ تصرف کاتبین می نماید وآنچہ ارز است تعریفش بر معنی دوم گذشت و ارز را ترجمۂ سیسہ گفتن غلط محض وبرنج در فارسی زبان بمعنی سیسہ اصلا نیامدہ وکانسہ در محیط متروک وکاسہ وقصعہ بہ قاف وصاد وعین مہملہ را ازین لفظ تعلقی نیست۔ ایقدر جگر کاوی ہا برای آنست کہ تحقیق طلبان در غلط نیفتند کہ در نسخہ قلمی مؤید نہ قصعہ است ونہ کاسہ (اردو) ناقابل ترجمہ۔

(۶) برنج۔ بقول مؤید (در نسخۂ قلمی بحوالۂ قنیہ) بفتحتین بمعنی برنگ وآن دارویی است صاحب برہان بر (برنگ) فرماید کہ بکسر اوّل وثانی برنج کابلی وآن تخمیست دوائی کہ بیشتر از کابل آورند **مؤلف** عرض کند کہ بر (باد برنگ) ذکر این گذشت (اردو) باد برنگ

بقول جامع الادویه - برنگ کابلی ایک پھل ہے گول مثل سیاہ مرچ کے - غیر سمی دوا -
(دیکھو بادبرنگ)

برنجار اصطلاح - بقول (جہانگیری در لطفات) بکسر تین بمعنی برنج زار باشد و آن را تالی پایہ و گرنجار نیز خوانند صاحبان برہان و ناصری بر وزن گرفتار آوردہ اند و صاحب جامع فرماید کہ محل زراعت برنج را نام است **مؤلف** عرض کند کہ مخفف (برنج زار) گیریم بحذف زاے ہوز و جا دارد کہ اصل این (برنج آر) باشد - اسم فاعل ترکیبی کہ در محاورہ مجہولہ بمقصورہ بدل شد و آنچہ بکاف فارسی گرنجار - می آید مبدل این است کہ موحدہ بکاف فارسی بدل شود چنانکہ بالہ و گالہ (اردو) چاول کا کھیت - مذکر -

(الف) برنجاسب اصطلاح - الف - بقول

(ب) برنجاسپ جہانگیری بکسر تین گیاہ زرد کہ آن را (بوی مادران) گویند و بیونانی (ارطیمیا) نام دارد صاحب جامع بدیل (الف) ذکر (ب) ہم کردہ - صاحب ناصری فرماید کہ (برنجاسف) معرب این - صاحب برہان برنجاسپ و برنجاسف را ذکر کردہ و بضمین برنجاسف ذکر (الف) ہم کردہ - خان آرزو در سراج بر ذکر (ب) قانع **مؤلف** عرض کند کہ ما قول محیط را نسبت این دارد بر (ارطیمیا) ذکر کردہ ایم - و (بلنجاسف) ہم بہمین معنی می آید و آنچہ (حبق الرّاعی) نام دارد ہمین است خیال ما نسبت ماخذ چنین نیست کہ (بلنجاسپ) اصل است کہ بجای خودش می آید مرکب از بلنج و اسپ بلنج بالکسر بقول برہان بمعنی قدر و اندازہ و مقدار و اسپ بمعنی حقیقی او

پس گیاهی که در قدر بقدر اسپ است آن را فارسیان (بلنجاسپ) نام کردند و باقی همه لغات مبدل این که لام به رای مهمله بدل شود چنانکه الوند و آروند و بای فارسی به بای موحده تبدیل یابد چنانکه اسب و اسپ و بای فارسی به فا چنانکه سپید و سفید (اردو) دیکھو ارطمیسا۔

برنجاست بقول شمس با فوقانی آخره سبزه ایست بغایت تلخ صاحب سروری بحوالهٔ نسخهٔ میرزا گوید که همان برنجاسپ که گذشت و (بلنجاست) به لام عوض رای مهمله هم آمده و فرماید که آنچه آخر او با بود اصح است **مؤلف** عرض کند که این مبدل (برنجاسب) باشد که موحده بفوقانی بدل شود چنانکه تنکوب و تنکوت که بجایش گذشت و (بلنجاست) مبدل این که رای مهمله به لام تبدیل یابد چنانکه آروند و الوند۔

(اردو) دیکھو ارطمیسا۔

برنجاسف همان که ذکرش بضمن برنجاسب کرده ایم (اردو) دیکھو ارطمیسا۔

برنج زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول شمس بالفتح بمعنی ناپدید و معدوم گردانیدن۔ **مؤلف** عرض کند که بای موحده بمعنی در باشد و معنی لفظی این زدن کسی را در رنج و ما این کنایهٔ غیر لطیف را بدون سند استعمال تسلیم نه کنیم۔ معاصرین عجم و محققین فارسی زبان ساکت و قول مجرد شمس اعتبار را نشاید (اردو) معدوم کرنا۔

برنج زرد اصطلاح۔ بقول ملحقات برهان و بحر و مؤید برنجی که با زعفران و زرد چوبه آلوده به پزند۔ بهار گوید که برنج مزعفر را گویند و انند همزبانش و مزعفر بقول غیاث نوعی از پلاو شیرین که برنج آن بزعفران و غیره رنگ کنند **مؤلف** عرض کند که مرکب توصیفی

است وکنایہ از طعام برنج کہ برنج را با زعفران وقند وشکر آمیختہ می پزند (اردو) مزعفر بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کا میٹھا پلاو جس مین زعفران پڑتی ہے اور نہایت زرد ہوتا ہے۔

برنج زندہ اصطلاح۔ بقول وارستہ برنجی کہ طبخ تمام نیافتہ باشد وفرمایدکہ از اہل ایران شنیدہ شد کہ زندہ بمعنی نیم خام خصوصیت با برنج ندارد وہر چیز نیم خام را زندہ گویند (محسن تاثیر ۵) ہست از برنج زندہ بسی ناگوار تر پس از واعظان مردہ دل اظہار زندگی پس صاحب بحر بحوالہ وارستہ ذکر این کردہ وبہار نقل عبارت را مال خود گردانیدہ وصاحب انند نقل نگار بہار **مؤلف** عرض کند کہ این ایجاد وارستہ کہ چون در کتب لغات این را نیافت از کلام محسن تاثیر معنی دلخواہ خود خلاف قیاس پیدا کرد وبرای آن حوالہ قول معاصرین عجم داد ما از معاصرین عجم دریافتہ ایم کہ زندہ بر زبان شان بمعنی نیم خام اصلا نیست پس (برنج زندہ) مرکب توصیفی است بمعنی برنج ناپختہ مقابل (برنج مردہ) کہ برنج پختہ باشد یعنی چون برنج بحالت خود است زندگی او دانند وچون آن را بپزند۔ مردہ می شود وبحالت خود سخت باقی نماند وظاہر است کہ مخلوق را برنج پختہ گوارہ تر است بخلاف برنج زندہ کہ بدون پختن بکار غذائی خورد پس معنی شعر از ہمین خیال درست می شود ضرورت ندارد کہ معنی نیم خام بر خلاف قیاس پیدا کنیم کہ معنی حقیقی زندہ بہ ترکیبش با برنج نیم خام را پیدا نمی کند ونیم خامی عیب او ست کہ از لفظ زندہ پیدا نتوان کرد۔ فقائل (اردو) نیم خام چاول۔ ہمارے معنون کے لحاظ سے

کچے چاول - مذکر -

برنج شمالہ اصطلاح - بقول برہان بفتح شین نقطہ دار و میم بالف کشیدہ و لام مفتوح یعنی مزعفر است و آن طعامی باشد معروف - فرماید کہ در شیراز طباخی بود کہ پیوستہ شبہا بر سر راہی نشستی و زرد پلاوی یا برنج در شتی پختی و در پیش خود فانوسی داشتی و گاہی دو شمعل افروختی و فریاد کردی کہ بہ برنج شمالہ و این بیت خواندی (ے)

این شمع ہا کہ در دل بسحاق برفروخت
از رگذار نور بر برنج شمالہ بود

کہ صاحب ناصری فرماید کہ قسمی است از برنج کہ در شیراز مشہور است و ازان مزعفر پلاو می پزند و ذکر داستان بینۂ برہان ہم کردہ صاحب جامع بر طعام مزعفر قانع صاحبان بحر و سراج گویند کہ مزعفر و آن طعامی است معروف صاحب مؤید نقل برہان کردہ و صاحب غیاث بر پلاو زرد اکتفا کردہ بہار گوید کہ برنج مزعفر باشد مؤلف عرض کند کہ شمالہ بقول ناصری لغت فارسی است یعنی شمع و قسمی از برنج و بقول برہان بمعنی مطلق شمع خواہ از موم خواہ از پیہ و نوعی از برنج خوردنی - پس بسحاق در کلام خود مزعفر را کہ با قند و زعفران مرکب کردہ می پزند - (برنج شمالہ) گفت و معنی لفظی این برنجی کہ مثل شمع روشن است و کنایہ از مزعفر و برنج خاص را شمالہ ازین نام کردند کہ ازو مزعفر درست می کنند پس مزعفر را برنج شمالہ گفتن کنایہ ایست روشن دیگر ہیچ (اردو) دیکھو برنج زرد -

برنج کابلی استعمال - بقول برہان و ناصری تخمی است دوائی و آن کوچک و بزرگ می باشد و کوچک آن بہتر است و رنگ آن مائل بسرخی و طبیعت آن گرم و خشک بمفاصل

رانافع صاحب جامع ہم ذکر این کردہ و بقول محیط معرب (برنگ کابلی) مؤلف عرض کند کہ آن ہمانست کہ ذکرش بر معنی ششم برنج گذشت کہ ہندی آن بڑنگ است (اردو) دیکھو برنج کے چھٹے معنے۔

برنج مشک اصطلاح۔ بقول برہان بر وزن و معنی فلنجشک کہ بالنگوی خورد باشد بواسیر رانافع صاحب ناصری گوید کہ (فرنج مشک) ہم مرادف این و این را پلنگشک نیز گویند صاحب جامع ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ صراحت کامل بر (افرنجشک) کردہ ایم مخفی مباد کہ اصل ہمہ ہمین است کہ این نباتی است بشکل برنج سیاہ و (ابرنجشک) کہ اشارہ آن بر (افرنجشک) کردہ ایم مزید علیہ آن و باقی ہمہ مبدل این کہ رای مہملہ بہ لام بدل شود چنانکہ ارونڈ و الوند و موحدہ بہ بای فارسی ہم چنانکہ تب و تپ و موحدہ بہ فا ہم چنانکہ زبان و زفان و جیم عربی بکاف فارسی نیز چنانکہ آخیج و آخیگ۔ (اردو) دیکھو افرنجشک۔

برنج مطلا استعمال۔ بقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار برنجی کہ ملمع طلا بر وکردہ باشند و برنج در اینجا بمعنی سوم اوست صاحب بولچال ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است (اردو) سونے کا ملمع کیا ہوا پیتل۔ بذکر

برنجن ہمان ابرنجن است کہ در مقصورہ گذشت صاحبان جہانگیری و رشیدی و برہان و ناصری و جامع ذکر این کردہ اند و ورنجن و ورنجین مبدل این [illegible] خان آرزو در سراج غلط کردہ کہ این [illegible] مخفف ابرنجن نوشت [illegible] است کہ می آید و ابرنجن [illegible]

الف وصل و(اوربخن) مبدلش و(وربخن) مبدل بربخن باشد که الف با واو بدل شود چنانکه آب و آو آنانکه مطلق بربخن را زیور دست و یا گفته اند سکندری خورده اند- صراحت کامل بر (ابربخن) کرده ایم- (اردو) دیکھو ابربخن-

(الف) **بربخ نوشتن** مصدر اصطلاحی- (ب) **بربخ نویسیں** صاحب شمس گوید (الف) بمعنی بیهوده وضائع کردن کاری چنانکه بر آب نوشتن و بربخ زدن و (ب) بیهوده و بی فائده مؤلف عرض کند که همه محققین فارسی زبان ازین ساکت وجزین نیست که محقق بی تحقیق (بربخ نوشتن) را که به تحتانی سوم وخای چهارم می آید تصحیف کرد وای بر وی رحم بر لغات فارسی زبان (اردو) دیکھو بربخ نوشتن-

بربخ وعسل روزی خداداست مقوله صاحبان خزینه وامثال فارسی ذکر این کرده از معنی ومحل استعمال ساکت مؤلف عرض کند که این مقوله ایست که فارسیان بحق بربخ دشتی وعسل می زنند که بغیر کاشتن هم حاصل می شود نه مثل (اردو) جنگلی چاول اور شہد خداداد نعمت ہے یہ صرف ترجمہ ہے ہندیں کوئی خاص مقولہ یا مثل اس کا مماثل نہیں ہے-

بربخیده آورده اصطلاح- بقول شمس بمعنی پریشان آمده مؤلف عرض کند که محقق بی تحقیق کار از عقل وقیاس هم نگرفت وسند استعمال پیش نشد معاصرین عجم ومحققین فارسی زبان ساکت اعتبار را نشاید- (اردو) پریشان-

بربخین صاحبان برهان وجهانگیری وجامع ورشیدی وسراج ذکر این کرده اند واین همانست که در مقصوره بر (ابربخین) گذشت

وحقیقت این بر (ابرنجن) مذکور کہ اصل است (اردو) دیکھو ابرنجن۔

برنجار بقول خان آرزو در سراج بہ نون وجیم فارسی بروزن گرفتار مخفف برنجزار **مؤلف** عرض کند کہ بر (برنجار) بجیم عربی گذشت نمی دانیم کہ بکدام وجہ جیم عربی را بفارسی بدل کردند استعمال پیش نشد معاصرین عجم ومحققین زبان فارسی ازین ساکت بدون سند اعتبار را نشاید۔ تسامح محقق بانام و نشان است (اردو) دیکھو برنجار۔

برند بقول جہانگیری در ملحقات باول وثانی مفتوح (۱) نام قصبہ ایست در ہندوستان **مؤلف** عرض کند کہ برین اجمال بیان۔ ترکش تفوق داشت (اردو) برند۔ ہندوستان مین ایک موضع کا نام۔ ایسے ابہام بیان سے کچھہ فائدہ نہین۔

(۲) برند۔ بقول برہان وجامع بضم اول بروزن خجند وبفتح اول بروزن سمند ہر دو بمعنی تیغ وشمشیر تیز وآبدار وجوہر دار وفرماید کہ باین معنی با بای فارسی ہم آمدہ صاحب ناصری بروزن خجند قانع۔ خان آرزو در سراج گوید کہ درین معنی بروزن خجند شبہہ نیست زیرا کہ اسم فاعل برین وزن می آید وآنکہ بفتح وبای فارسی نوشتہ محض تصحیف است واین قسم تصحیفات در برہان بیرون از حد **مؤلف** عرض کند کہ برندہ بالضم اسم فاعل بریدن است وبرند بدین معنی بضم موحدہ وکسر راے مہملہ مخففش وہمین قدر موافق قیاس است ولیکن منظر باعتماد صاحب جامع کہ از اہل زبان است بفتح اول را محاورہ لب ولہجہ فارسیان دانیم وہمچون خان آرزو تصحیفش نخوانیم پس معنی این قطع کنندہ باشد چنانکہ بمعنی چہارم ذکر این می آید و

فارسیان بمجاز تیغ و شمشیر آبدار و جوهردار را هم گفته اند و آنچه بای فارسی به همین معنی می آید من وجه درست است یعنی پرواز کننده و کنایه از تیغ و شمشیر برسبیل مجاز نمی دانیم که خان آرزو برخلاف محاورهٔ زبان چرا می رود و با وجود سند نثر اوی چرا خلاف معقولات زبان می دهد و برهان قاطع را بدون برهان پر از تصحیفات چرا می گوید و حق آنست که خود او حقیقت را نمی جوید (اردو) تیز تلوار آبدار تلوار موثر

(۳) برند بقول برهان و ناصری و جامع بفتح اول یعنی پرنده باشد که حریر ساده را گویند مؤلف عرض کند که نظر باعتماد ناصری و جامع که از اهل زبانند این را اسم جامد فارسی زبان دانیم و معلوم می شود که (پرند) که به بای فارسی می آید اصل است و این مبدل آن که بای فارسی به موحده بدل میشود چنانکه تپا و تبا و آنچه حریر ساده را پرند گفته اند بخیال ما استعاره باشد که همچون پرنده نازک و نرم هم می باشد والله اعلم (اردو) سادہ حریر جس پر نقش نگار نہو۔ مذکر۔

(۴) برند بقول بهار بالضم بمعنی گوارده و با ضم برسبیل مجاز چون (آب برنده) (طاهر وحید ۵) ره تنگ عشق است پست و بلند پر دلی چون دم ارّه باشد برند پ خان آرزو در چراغ با استناد همین شعر این را بمعنی حقیقی برنده گوید و مقصودش جز این نیست که مخفف آنست بحذف های هوز آخره مؤلف عرض کند که همین است معنی حقیقی این که اشاره این بر معنی دوم گذشت مخفف اسم فاعل مصدر بریدن و آنچه بهار این را بمعنی گوارا و با ضم آورده بدون سند استعمال

تسلیم نہ کنیم و آنچہ بہار از کلام طاہر وحید معنی گوارا و ہاضم پیدا می کند درست نباشد البتہ بر معنی پنجم بر نندہ ذکر ہمین معنی می آید و جا دارد کہ این را مخفف آن دانیم ولیکن تسلیم استعمال این منحصر بر سند است (اردو) گوارا۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ زود ہضم اور بلحاظ معنی حقیقی کاٹنے والا۔

بر نداد اصطلاح۔ بقول شمس با اوّل و ثانی مفتوح۔ تیغ و شمشیر گوہر دار (حکیم اسدی ؎) زخون بر انداد آن پشت پیل ۔ چو لشکر بپاشید بر تل نیل ۔ **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم و محققین فارسی زبان ازین ساکت اگر در سند بالا تحریفی راہ نیافتہ باشد توانیم عرض کرد کہ (بر نداد) بالضم مبدل و فرید علیہ (بر ندہ) باشد کہ بمعنی حقیقی قطع کنندہ اسم فاعل مصدر بریدن و بمجاز شمشیر را گویند۔ ہای ہوز آخرہ بدل شد بالف چنانکہ ہمیان و امیان و دال مہملہ آخرہ زائد باشد چنانکہ بیدا و بیدار و شفتا لو و شفتالود (اردو) دیکھو بر ندکے دوسرے معنے۔

بر نداف اصطلاح۔ بقول جہانگیری با اوّل و ثانی مفتوح بنون زدہ (۱) بمعنی دوال (مختاری ؎) کشد تیر تو از بر شیر پی ۔ کہ در دتیغ تو بر تن پیل خام ۔ از ایراک می زین و زان بایدت ۔ بر نداف و زین و عنان و لگام ۔ و (۲) رودکانی باشد۔ صاحب رشیدی بذکر معنی اوّل گوید کہ ظاہرا این لفظ (بر نداق) است بیای حطی و قاف و لغت ترکی است نہ فارسی۔ صاحب برہان بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم گوید کہ رودہا را گویند اعم از انکہ رودۂ انسان یا حیوان۔ صاحب

ناصری ذکر هر دو معنی کرده گوید که به قاف است ولغت ترکی. صاحب جامع این را بهر دو معنی لغت فارسی گفته فرماید که برای معنی اوّل در ترکی زبان لغت قپش است خان آرزو در سراج بذکر هر دو معنی گوید که همین لغت بزیادت الف بعد رای مهمله گذشت وبقول بعض بیای حطّی وقاف لغت ترکی است. مؤلّف عرض کند که بمعنی دوم همان (برانداف) است که گذشت پس درینجا الف سوم را محذوف دانیم ومعنی اوّل مجاز معنی دوم وصراحت ماخذ هم بدرانجا گذشت. حیف است که (یرنداق) به تحتانی اوّل وقاف آخر در لغات ترکی نیافتیم واگر متحقّق شود توانیم عرض کرد که این مبدّل آنست که تحتانی موحّده بدل شود چنانکه بالیوس و بالبوس وقاف به فا تبدیل می یابد چنانکه برچاق و برچاف. اندرین صورت این را مفرّس دانیم (اردو) (۱) دوال. بقول آصفیه. فارسی. اسم مؤنّث. تسمه. رکاب کا تسمه. (۲) آنت. بقول امیر. هندی. آنتر. رودہ. انتڑی.

برندک بقول سروری و برهان. بفتح باو راو دال مهملتین وسکون نون وکاف بمعنی پشته وکوه خرد. صاحب برهان صراحت فرمایند که پشتهٔ کوچک که درمیان صحرا باشد صاحب مؤیّد بحوالهٔ لسان الشعرا گوید که قید دشت نباشد صاحب ناصری فرماید که بقول بعض (بردنک) و (بردک) اصح است زیرا که برد بمعنی سنگ است. صاحب جامع با برهان متّفق. خان آرزو در سراج نقل عبارت محقّقین کرده مؤلّف عرض کند که معنی لفظی این (اندک بلند) که بر بمعنی بلند و بلندی آمده و

این واضح تر از ماخذ ناصری است که پی بسوی سنگ برده سکندری خورده است و برذک بدین معنی نیامده و (برذنگ) که بکاف فارسی بدین معنی گذشت آن را با این هیچ تعلقی نیست و اگر تعلقی پیدا کنیم همین قدر که آن قلب بعض و مبدل این باشد که دال مهمله قبل نون واقع شد چنانکه اسطخر و استرخ و کاف عربی بفارسی بدل شده است چنانکه کند و گند (اردو) دیکھو برذنگ۔

برندگام اصطلاح۔ بقول جهانگیری و رشیدی و جامع و برهان و سراج با اول مکسور و ائیست که آن را (بابونه گاو) گویند صاحب ناصری فرماید که بحتمل که میم به واو تبدیل شد صاحب محیط بر (بابونه گاو) فرماید که (بابونه گاو چشم) اسم (اقحوان) است و بر (اقحوان) فرماید که در عربی عین البقر هم گویند و بمصر کرکاش و بمغرب شجرة مریم و بموصل شجرة الکافور و بافرنجیه کافوریه و (رجل الدجاجه) و بیونانی اباتیس و اوبیاتس و بسریانی فرابیون و بلغت اهل دیلم گاوبانه و بفارسی (بابونه گاو چشم) و بهار و (گل گاو چشم) و (کوله) و (کربابک) و بهندی (سوبهل) گویند۔ اقحوان نزد عرب بابونه است و ازهری گفته که آن قرّاص است نزد عرب و بابونه نزد فرس۔ بالجمله گرم و خشک در دوم و سفید این مستعمل۔ مسخن قوی و محلل و مقطع و ملطف و منضج و مفتح سدد و افواه عروق و منافع بسیار دارد **مؤلف** عرض کند که بحث اقحوان و بابونه گاو بجایش گذشت و بقول محیط اشاره (بابونه گاو) هم بر اقحوان مذکور۔ پریشان بیانی محققین مفردات طب هیچ تصفیه و تسکین حقیقت جویان نمی کند باقی حال هیچ ماخذ این

مستحقق نشد که از (بابونه گاو) چگونه (برندگام) شد تبدیل و او بمیم چنانکه خیال ناصری است موافق قیاس است چنانکه مویز و میز ولیکن نمی کشاید که لفظ بابونه چگونه با برند بدل شد جز این که بهند بقول برهان بمعنی شمشیر گذشت و فارسیان استعارة چشم را شمشیر گویند پس (برندگام) را بمعنی چشم گاو گیریم و مراد از (بابونه گاو چشم) که بابونه حذف شد و گاو چشم اشارة آن باقی ماند. والله اعلم بحقیقة الحال. شک نیست که لغت مرکب است (اردو) دیکھو۔ بابونه گاو اور اقحوان۔

برندوش بقول شمس مرادف (پراندوش) که بمعنی شب گذشته و پیوسته می آید **مؤلف** عرض کند که برسبیل تبدیل بای فارسی را بموحده مبدل توان گرفت چنانکه تپ و تب و الف را محذوف چنانکه بار و بر ولیکن تا آنکه سند استعمال این پیش نشود مجرد قول شمس اعتبار را نشاید که محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ازین ساکت (اردو) گزری ہوئی رات۔ مؤنث۔

برنده بقول سروری و برهان و جامع و سراج بفتح باو راو دال مهملتین (۱) معروف **مؤلف** عرض کند که مقصودشان جزین نباشد که از مصدر (بردن) اسم فاعل اوست بالفتح و ضرورت نداشت که ملحقات مصدر را همچون اسم جامد جاد هند (اردو) لیجانے والا۔

(۲) برنده۔ بفتحتین بقول سروری بحوالهٔ مؤید بقول جامع پروانهٔ چراغ را گویند بمناسبت برهان صراحت مزید کند که جانوری که شبها گرد شعلهٔ شمع و چراغ زند صاحب ناصری فرماید که بجای پارسی نیز آمده خان آرزو در سراج

بذکر قول برہان سند می خواہد و فرماید کہ اکثر
بای فارسی ہم مؤلف عرض کند کہ قول
سروری و جامع و ناصری کہ از اہل زبانند
سند اوست و تبدیل بای فارسی بموحدہ
موافق قیاس چنانکہ تپ و تب و حقیقت
ماخذ پروانہ بجای خودش بیان کنیم دریجا
ہمین قدر کافی است کہ این مبدل آنست
(اردو) پروانہ۔ مذکر۔ دیکھو بازپرہ
(۳) برندہ۔ بقول ناصری بروزن درندہ
بمعنی دلیل و رہنما مؤلف عرض کند کہ
نظر بر اعتبار صاحب ناصری کہ از اہل زبانست
این معنی را کہ مجاز معنی حقیقی است تسلیم
کنیم و حقیقۃً دریجا ہم اسم فاعل بردن است
و کسی کہ قافلہ را با خود می برد شک نیست
کہ رہنمای اوست (اردو) رہنما بقول
آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ ہادی۔ رہبر
اگوا۔ راستہ دکھلانے والا۔

(۴) برندہ۔ بقول ناصری بروزن درندہ
بمعنی کشش کہ بعربی جذبہ نامند چہ برندہ
بمعنی مجذوب آمدہ مؤلف عرض کند کہ
دریجا ہم بمعنی حقیقی اسم فاعل بردن است
و مجازاً بمعنی کشش مستعمل کہ چیزی کہ دل انسان
را می برد ہمان جذب و کشش است نظر
بر اعتماد محقق اہل زبان ازین معنی انکار
نتوانیم کرد معاصرین عجم بر زبان ندارند
(اردو) کشش۔ بقول آصفیہ۔ فارسی
اسم مؤنث۔ کھنچاو۔ جذب۔

(۵) برندہ۔ بقول خان آرزو در (چراغ
ہدایت) بمعنی آب گوارہ و ہاضم و فرماید کہ
این معنی از اہل زبان بہ ثبوت رسیدہ
و زلہ بردارش بہار ہم ہمزبانش مؤلف
عرض کند کہ معاصرین عجم این معنی را بر زبان
دارند و سند این بر (برندہ آب) از سعید
اشرف در ملحقات می آید دیگر محققین فارسی زبان

ازین ساکت وسیما سکوت محققین اهل زبان
یعنی سروری و ناصری و جامع قابل نظر است
و نظر بر سند سعید اشرف که در ملحقات می آید
این معنی را تسلیم کنیم وحقیقت ماخذ این
بر مصدر بریدن آب) بیان کنیم که می آید
بهار بر معنی چهارم برند کرمخفف همین است
مطلق گوارا سند طاهر وحید آورده و ما همدرنجا
خیال خود ظاهر کرده ایم (اردو) دیکھو
برند کے چوتھے معنے۔

(۱) برنده۔ بقول بهار بالضم قطع کننده
از عالم کشنده **مؤلف** عرض کند که اسم
فاعل مصدر بریدن است که بمعنی قطع کردن
می آید دیگر هیچ ضرورت نداشت که این را
برنگ اسم جامد جا دهد (اردو) کاٹنے
والا۔ قطع کرنے والا۔

برنده آب اصطلاح۔ بقول نوادر
که بذیل مصدر بریدن آورده به معنی
آب هاضم وخوشگوار (سعید اشرف
ے) از ان دل آرزوی زخم دمبدم
دارد چو که آب تیغ برنده است اگر
چه دم دارد؛ **مؤلف** عرض کند که
(بریدن آب) بجایش می آید وصراحت
ماخذ همدر انجا کنیم۔ درین جا همین قدر
کافی است که این قلب اضافت مرکب
توصیفی است یعنی (آب برنده) ولیکن
سندی که پیش شد ازان (آب برنده)
پیدا می شود و (آب برنده) در محدوده باستناد
همین سند گذشت (اردو) دیکھو آب برنده

برنز بقول رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار ظرفی که باختلاط فلزات
متعدده سازند **مؤلف** عرض کند که از معاصرین عجم تلفی مافات رهنما می شود
که بکسر اول و دوم وسکون سوم وچهارم است تا بحدی که از قیاس کار می گیریم

مبدل برنج معلوم می شود که بمعنی سوم گذشت معاصرین عجم جیم را به زای متوز بدل کرده مقرس کرده اند چنانکه چوچه و چوزه و برای معنی بالا مخصوص (اردو) وه ظروف جو متعدد دهاتون کو ملا کر بنائے جاتے ہین ۔ مذکر ۔

برنس بقول وارسته بضم موحده و رای مهمله ساکن و نون مضموم و سین مهمله (۱) جامه که از پشم سیاه بافته و نادر اسفید هم باشد و آن لباس ترسایان و نصاری است ۔ خاصته و بحواله صاحب کشف گوید که در صحاح (۲) بمعنی کلاه دراز آورده و محشی وارسته گوید که در قاموس بمعنی کلاه دراز و هر جامه که سر آن جامه از ان جامه باشد اعم از انکه پیراهن بی آستین زنان باشد یا جبه مردان یا غیر آن (مرزا جلال طباطبا در توحید ـ فقره) رشته برنس راهب و طیلسان زاهد را یک چرخ رشته ؛ صاحب برهان فرماید که جامه و کلاه پشمین گنده نصرانیان و بقول بعض نام کلاه نصرانیان ۔ و فرماید که بکسر ثالث بر وزن مفلس هم آمده و بقول بعض گوید که بمعنی کلاه لغت عرب است صاحب مؤید در نسخه مطبوعه نولکشور فرماید که لغت فارسی است و (۳) نوعی از گلیم ترسایان و بحواله صحاح ذکر کلاه دراز هم کرده و بحواله دستور گوید که (۴) روی پوش را گویند و در نسخه دیگرش که قلمی است بر معنی سوم قانع ۔ صاحب ناصری بذکر معنی اول گوید که این لغت عرب است صاحب جامع بر همان متفق ۔ بهار نقل نگار وارسته (ابو نصر نصیرائی بدخشانی ۵۳) نه از کفرم خبر باشد نه از دین ؎ نه برنس می شناسم نی مصلا ؎ (خاقانی ۵۳) بدل سازم به زنار و

بہ برنس بار و او طیلسان چون پورسقا ہ صاحب سوار السبیل گوید کہ معرب است و اصل این برنس بمعنی دوم مؤلف عرض کند کہ لغت عربی است بمعنی اول و دوم و معنی دوم متعلق بمعنی اول است کہ کلاہ دراز و سیاہ نصرانیان از جامۂ برنس درست کردہ باشند و بمعنی سوم مفرس است کہ فارسیان ردای ترسایان را مخصوص کردند۔ و ہمۂ اسناد متعلق بہ ہمین معنی یافتہ می شود و معنی چہارم را طالب سند باشیم و بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم (اردو) (۱) برنس عربی مین ایک پشمی کپڑے کا نام جو اکثر سیاہ ہوتا ہے۔ مذکر (۲) برنس۔ عربی مین اس لانبی ٹوپی کا بھی نام ہے جو اسی کپڑے سے بنائی جاتی ہے۔ مؤنث۔ (۳) برنس۔ فارسیون نے اس چادر کو کہا ہے جسکو آتش پرست استعمال کرتے ہین۔ مؤنث (۴) منہ کا پردہ۔ مذکر۔

(۳۲۷)

برنشاندن | مزید علیہ نشاندن بزیادت کلمۂ بر بران و متعدی نشستن است کہ بجایش می آید (کامل التصریف) و مضارع این برنشاند (انوری ے) مگر بسایۂ او برنشانش تقدیر ہ وگرنہ کی بغبارش رسد سوار دگر ہ صراحت ماخذ بر (برنشستن) می آید۔ (اردو) بٹھلانا۔ دیکھو برنشستن یہ اس سے متعدی ہے۔

(الف) برنشست | صاحب سروری و

(ب) برنشستن | ملحقات ذکر (الف) کردہ گوید کہ (۱) کنایہ از سوار شد (سعدی ے) شبی برنشست از ممالک برگذشت ہ بتمکین و جاہ از ملک برگذشت ہ و فرماید کہ (۲) بمعنی سواری نیز (مولوی معنوی ے) ہست شاہان را زیان برنشست ہ ہوی ہرزہ گان و صار مہابدست ہ صاحب مؤید بر معنی

اوّل فرماید که ای سواری کرد و سوار شد
صاحبان غیاث و هفت هم ذکر معنی اوّل
کرده اند و (ب) بقول جهانگیری (در ملحقات)
(۱) کنایه از سوار شدن (سراج الدین را
ے) گردون بنید چو بر نشستی بکه در سایهٔ
چتر آفتابی بکه صاحبان رشیدی و برهان و
ناصری و جامع هم ذکر این کرده اند. خان
آرزو در سراج بذکر معنی مذکور فرماید که ظاهر
آنست که بازین استعمال کنند چنانکه بزین
بر نشست و درین صورت حقیقت است نه
مجاز چراکه (۲) بلند و بالا نشستن در اینجا متحقق
و تنها بر نشستن بمعنی سوار شدن دیده نشد و
آنچه در شعر اوّل واقع است بمعنی بلند شدن
است (انتهی) مخفی مباد که خان آرزو همان
شعر سعدی را که گذشت مال نظامی قرار
می دهد صاحب بحر ذکر معنی بالا کرده گوید که
(کامل التصریف) و مضارع این بر نشیند

صاحب نوادر گوید که لغتی است در نشستن
و بمعنی سوار شدن هم آمده مؤلف عرض
کند که اجمال بیانش را صراحت کنیم که (۳)
مزید علیه نشستن است که کلمهٔ بر بر ان زیاده
کرده اند که هیچ معنی نکند (ظهوری ۳ے) به
تحصیل مطالب بر نشستم بکه برای دل ز
دفتر گذرانم بکه و آنچه بمعنی اوّل می آید مزید علیه
نباشد که کلمهٔ بر در ان بمعنی بلند و بالا است
و بالا نشستن بمعنی نشستن بر بلندی و کنایه از
سوار شدن بر اسپ گرفته اند و (الف) بمعنی
اوّلش ماضی مطلق (ب) باشد و بمعنی دوش
بمعنی بالا نشینی که حاصل بالمصدر (ب)
کنایه از سواری توان گرفت آنچه خان آرزو
(بر نشست) را در سند اوّل از ذکر بمعنی (سوار
شد) نه گیرد و معنی (بلند شد) می گیرد خطا
اوست که غور بر معنی شعر نمی کند و نمی داند
که سند مذکور متعلق به بیان احوال معراج

نبوی است علیہ الصلوٰۃ والسلام وخیال نمی فرماید کہ در سواری آنحضرت براقی بود پس چرا در معنی شعر سوار شدن را نمی گیرد کہ کنایہ ایست لطیف وچرا معنی اول را مخصوص بہ زین کند وحق آنست کہ محض برای قائم داشتن این تخصیص غیر ضروری در معنی سند بالا بحثی پیدا می کند اگرچہ بالا نشستن معنی حقیقی این است وبلند شدن را ہم کنایہ توان گرفت ولیکن ضرورت ندارد کہ کنایۂ سوار شدن را گذاشتہ از بلند شدن کار گیریم لطف سخن ندارد ونمی داند کہ در ہر دو سند سعدی وسراج الدین راجی نظر بر واقعۂ معراج مبارک معنی سوار شدن بہتر از بلند شدن است

قول محققین اہل زبان معتبر تر از خان آرزو است مخفی مباد کہ نشستن مصدر ریست مرکب از نشست وعلامت مصدر تن ویک فوقانی حذف شدہ نشستن شد ونشست اسم مصدر وحاصل بالمصدر است وبس (اردو) (الف) (۱) سوار ہوا (۲) سواری۔ بقول آصفیہ۔ فارسی اسم مؤنث۔ گھوڑے پر چڑھنے کا کام۔ مؤلف کہتا ہے خصوصیت گھوڑے کے ساتھ نہیں ہے ہر اُس چیز کو سواری کہہ سکتے ہیں جس کے ذریعہ سے سواری کریں جیسے "بگی کی سواری۔ گھوڑے کی سواری۔ (ب) (۱) سوار ہونا (۲) بلندی پر بیٹھنا (۳) بیٹھنا۔ نشستن کا ترجمہ۔

برنگ بقول سروری بحوالۂ نسخہ میرزا (۱) بکسر باور ا ذخیرہ وفرماید کہ در فرہنگ بضمتین آمدہ وبقول صاحبان جہانگیری ورشیدی وبرہان وجامع وسراج با اول وثانی مضموم۔ صاحب ناصری این را بروزن خدنگ گوید صاحب ہفت

صراحت کاف فارسی آخرہ برای ہمہ معانی این می کند مؤلف عرض کند کہ رنگ بالفتح بمعنی زر و اسباب بجای خودش می آید پس جزین نباشد کہ در اینجا موحدہ مراد است پس قول ناصری در اعراب صحیح باشد (اردو) ذخیرہ۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ خزانہ۔ گنجینہ۔ گودام۔ وہ چیز جو کسی وقت کے واسطے لگا رکھیں

(۲) برنگ۔ بقول سروری بکسرتین بمعنی جرس۔ صاحبان جہانگیری و رشیدی و برہان و ناصری و جامع و سراج این را با اول و ثانی مفتوح آوردہ اند مؤلف عرض کند کہ رنگ بالفتح بمعنی جلاجل بجای خودش می آید پس جزین نباشد کہ بزیادت موحدہ در اول این مزید علیہ آن باشد و بفتحتین صحیح است (اردو) جرس بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ گھنٹا۔ درائے کلان۔

(۳) برنگ۔ بقول سروری بکسرتین بمعنی کلید۔ و فرماید کہ بعضی بازای معجمہ نوشتہ اند و بقول برہان و جامع و سراج بروزن خدنگ بفتح اول و ثانی۔ صاحب ناصری فرماید کہ اصح این لغت۔ مرنگ است بمیم اول عوض موحدہ مؤلف عرض کند کہ آنچہ بمیم اول می آید مبدل این باشد کہ موحدہ بہ میم بدل شود چنانکہ مغرب و مغرم و آنچہ بہ نرای مہملہ می آید بروزن خدنگ است و جا دارد کہ ازین ہر دو یکی را اسم جامد دانیم کہ رای مہملہ نرای مہملہ و بالعکس آن بدل می شود چنانکہ تیغ و تیرغ و بالجملہ اعراب این بفتحتین صحیح می نماید (اردو) گنجی۔ مؤنث۔ دیکھو اقلی۔

(۴) برنگ۔ بقول سروری و برہان و جامع و جہانگیری بفتحتین نام ولایتی کہ قطب

جنوبی در انجا دیده می شود خان آرزو بذکر این گوید که بدین معنی برک (بر معنی پنجم) گذشت مؤلف عرض کند که همدرانجا این را اسم جامد فارسی زبان نوشته ایم وجا دارد که مظر باعتبار سروری این را اصل دانیم و برک را محذوف و مبدل این که نون حذف شود چنانکه ایشان و ایشا و کاف فارسی بعربی بدل شود چنانکه گند و کند و وجه تسمیه هیچ معلوم نشد (اردو) دیکھو برک کے پانچویں معنے۔

(۵) برنگ۔ بقول سروری بکسر تین جنه دوائی که از کابل آرند و آن را (برنگ کابلی) نامند و بدین معنی به فتحتین هم آمده صاحب جهانگیری بکسر تین آورده و بقول رشیدی تخمی است دوائی صاحبان برهان و ناصری و جامع می فرمایند که (برنج کابلی) است مؤلف عرض کند که همان برنج است که بر معنی ششمش گذشت و بر (بادبرنگ) هم مذکور۔ خیال ما این است که مخفف (بادبرنگ) باشد و حقیقت (بادبرنگ) تجاش گذشت و برنج بمعنی ششمش معرب این (اردو) دیکھو۔ بادبرنگ۔

(۶) برنگ۔ بقول برهان و ناصری بروزن خدنگ غلق در خانه و بقول جامع حلقه در خانه مؤلف عرض کند که مجاز معنی سوم باشد معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) زنجیر در۔ دروازے کی زنجیر۔ مؤنث۔

برنگ دادن مصدر اصطلاحی بقول بهار و انند رنگ کردن چیزی را الصاب ۵) گذشته عید بهار و زشتگدستی ها کرنی	برنگ ندادیم از حنای قدح ۶) مؤلف عرض کند که بمعنی دادن برای رنگ و کنایه از رنگ کردن۔ موافق قیاس است

(اردو) رنگنا۔ بقول آصفیہ رنگ چڑھنا۔ رنگ کرنا۔

برنگ کابلی اصطلاح۔ بقول محیط و فرہنگ جہانگیری بدیل (برنگ) ہمان باد برنگ است کہ گذشت و ذکر این بر معنی پنجم (برنگ) مذکور مرکب توصیفی است (اردو) دیکھو باد برنگ۔

برنو بقول سروری و برہان و ناصری و جامع بروزن بدخو (۱) دیبای تنک باشد کہ آن را (برنون) نیز گویند و بقول ناصری بہ بای فارسی ہم می آید خان آرزو در سراج گوید کہ ہمین نبیادت نون ہم و این مخفف آن ولیکن صحیح (بدیون) است کہ بدال گذشت مؤلف عرض کند کہ لغتی بدال مذکور نہ شد و ہم او بجایش ساکت و اصل این (برنیان) است کہ بجای خودش بہمین معنی می آید و (پرنیان بہای فارسی) مبدلش کہ موحدہ بدل شد بہای فارسی چنانکہ تب و تپ و ماخذ (برنیان) بجایش مذکور شود در اینجا ہمین قدر کافی است کہ این مخفف برنون کہ می آید و برنون مخفف و مبدل برنیان کہ تحتانی حذف شد و الف را بہ واو بدل کردند چنانکہ تاغ و توغ پس این اصل (برنون) بنا شد چنانکہ ادعای خان آرزو است (اردو) دیبا۔ ریشمی کپڑے کا نام ہے از قسم حریر۔ مذکر۔

(۲) برنو۔ بقول خان آرزو در سراج بحوالۂ قوسی بمعنی مطلق خانۂ تاریک مؤلف عرض کند کہ بدون سند استعمال تسلیم نکنیم کہ محققین اہل زبان ازین ساکت و اگر سند استعمال بدست آید تو انیم عرض کرد کہ اسم جامد فارسی زبان

است (اردو) تاریک گھر۔ مذکر۔

(الف) **برنوس** بقول سروری۔ مرادف (برونوس) که می آید و بحوالهٔ نسخهٔ
(ب) **برنوش** ادات الفضلا فرماید که (۱) نام سرلشکری و گوید که به شین معجمهٔ آخره هم و بحوالهٔ نسخهٔ میرزا گوید که (۲) نام لشکری صاحب جهانگیری در ملحقات الف را با قول مفتوح و ثانی زده آورده صاحب برهان بر الف مذکر معنی بالا گوید که لشکر و لشکری را نیز گویند و فرماید که به شین آخر و بالضم هم آمده و صاحب مؤید در لغات فارسی ذکر الف و ب بمعنی اول کرده و (برونوس) را مرادف این گفته خان آرزو در سراج (ب) را تصحیف گوید و بضم اول هم درست نمی داند و (الف) را بمعنی اول ذکر کند۔ مؤلف عرض کند که نوس در فارسی قدیم بمعنی لشکر و فوج باشد حیف است که لغات فرس ازین ساکت بعض معاصرین عجم هم ازین بیخبر و موبدان معاصر اتفاق با قیاس مامی کنند ولیکن سند ندارند و کلمهٔ بر بمعنی خود شش که بالا است پس معنی لفظی این بالای لشکر و (۳) کنایه از سرلشکر پس این را نام سرلشکر گفتن و معنی حقیقی را گذاشتن خطاست۔ جا دارد که سرلشکری را هم بدین نام موسوم کرده باشند و اجمال بیان محققین اول الذکر افسوسناک و ترک این بر بیانش تعوق داشت۔ نگفتند که این سرلشکر که بود و کجا بود معنی سوم مجاز باشد و بس وغیر ازین قیاس۔ تحقیق وجه تسمیه نمی شود و الله اعلم بحقیقة الحال و (ب) مبدل الف که مهمله به معجمه بدل شود چنانکه فرسته و فرشته و آنچه بزیادت و او بعد رای مهمله

می آید مزید علیہ این چنانکہ تمنمند و تنومند و برمند و برومند بای حال بالفتح صحیح باشد و آنچہ خان آرزو (ب) را بالعوض مبدل تصحیف نام می نہد قلت معلومات اوست مجرد قیاسش اعتبار را نشاید (اردو) الف و ب (۱) ایک سرلشکر کا نام جسکی تعریف مزید معلوم نہ ہوسکی۔ مذکر (۲) لشکر۔ مذکر یعنے فوج اور لشکری یعنے وہ شخص جو شریک لشکر ہو جیسے فوجی (۳) سرلشکر۔ فوج کا سردار۔

برنوشتن مزید علیہ نوشتن است کہ بجای خودش می آید بر یادت کلمۂ بر بر ان (انوری) ے) تختۂ عشق برنوشتم باز پنویس ای نگار تختۂ نازے مخفی مباد کہ نوشتن بفتحتین بمعنی فروپیچیدن و در نوردیدن و بہر سہ حرکت اول و کسر ثانی بمعنی کتابت کردن است کہ بجای خودش مذکور شود و ماخذش را ہمدر انجا بیان کنیم (اردو) دیکھو نوشتن۔

برنوف بقول ناصری بحوالۂ تحفہ درختی است شبیہہ بدرخت انار و بسیار پرشاخ و برگش شبیہہ بہ برگ زعرور و بہ سپیدی آمیختہ و ازان تیرہ تر است صاحب محیط این را بالفتح با و سکون رای مہملہ و ضم نون لغت مصر گوید و فرماید کہ بفارسی شابانگ و شابانج نام است درخت آن مثل درخت انار و تند بو مثل بوی (نخور مریم) و گل آن در خوشہ شبیہہ بہ نبات خاسول و در وسط گل آن زغب و مائل بزردی شبیہہ بہ گل قیصوم گرم و خشک در دوم۔ محلل و مجفف رطوبات و شکنندۂ ریاح غلیظ بارد و مفتح سدد دماغ و منافع بسیار دارد (الخ) و ہم او بر شابانگ فرماید کہ این را شانگ و فابانگ نیز گویند و بعربی قسوت الکلاب و ریحان الشیطان و

(۱۷۲۳)

بفارسی جوان اسپرغم و بشیرازی (آتش سگ) و بفارسی قدیم جوزو اسپرم نامند و در راهوا نوعی از قیصوم را گویند که آن شجرهٔ مریم ست و در هادی گفته که آن جفرم برّی است و این اصح است و صاحب جامع آن را برنوف دانسته (الخ) صاحب مخزن الادویه (برنوف) را لغت عربی گوید (اردو) دیکھو آتش سگ اور اسپرم

برنون بقول سروری بحوالهٔ نسخهٔ میرزا کنیم (اردو) دیکھو برنو۔

به رای مهمله و نون بروزن مقرون حریر باشد و فرماید که در زادات الفضلا بجای نون اول یای حطی بنظر رسید صاحب جامع ذکر این بمعنی بالا کرده صاحب برهان گوید که در مؤید الفضلا بجای نون اول بای ابجد و یای حطی هر دو آمده۔ خان آرزو در سراج آنچه نسبت این گفته بر برنوگذشت مؤلف عرض کند که صراحت ماخذ این بر برنو کرده ایم و آنچه بموحدهٔ سوم عوض نون اول است حقیقت ماخذش بجای خودش نوشته ایم و آنچه به تحتانی سوم عوض نون می آید صراحت ماخذش همدر انجا

برنه بقول اند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بفتح اول و ثالث لغت فارسی است نام کشتی گیر و پهلوانی معروف مؤلف عرض کند که برین اجمال بیان اشتراک این تفوق داشت و در وجه تسمیه این معنی برنا شامل باشد که جوان را گویند الف آخره به های هوز بدل شد چنانکه یاسا و یاسه (اردو) برنه ایک پہلوان کا نام۔ مذکر۔

(الف) **برنهاد** اصطلاح۔ (الف) بقول موارد (در ملحقات) بمعنی قاعده و (ب) بقول صاحب سفرنگ شبرح چهل و ششمی فقره از نامهٔ شت و هشور زرتشت

(ب) **برنهادان**

جمع (الف) بمعنی قوانین و قواعد (فقرهٔ مذکور) پس ایشان را گزیر نیست از بر بستگان و بدنهادان که همه بران همداستان باشند» مؤلف عرض کند که الف اسم مصدر و حاصل بالمصدر (برنهادن) است که بمعنی وضع قانون کردن می آید و (ب) جمع آن بزیادت الف و نون (اردو) (الف) قاعده - قانون - نذکر (ب) قوانین نذکر

برنهادن بقول موارد (۱) واپس کردن و آواره نمودن صاحب سروری در ملحقات گوید که کسی را دفع کردن و آواره ساختن (خلاق المعانی ۵) اگر نیست اندرچمن ها پرینه پچرا زاغ را می نهد بر شگوفه پ صاحب نوادر همزبان سروری و صاحب موارد بحوالهٔ گوید که ظاهر ازین شعر (پرینه) به بای فارسی و رای مهمله و تحتانی و نون و های هوز - بمعنی علامتی است که بر کنارهٔ زراعت برای رمانیدن طیور سازند و مجرد (نهادن) بمعنی واپس کردن و آواره نمودن است مؤلف عرض کند که حیف است که محقق بلند پرواز بر کلمهٔ بر غور نکرد اگرچه پیش از لفظ نهد نیامده ما بعد آنست و نمیداند که (می نهد بر) و (برمی نهد) هر دو یکی است و اگر کلمهٔ بر را متعلق به (می نهد) نگیریم معنی شعر چه باشد و کلمهٔ بر چه معنی دارد - شاعر گوید که اگر پرینه درین چمن نبودی شگوفهٔ گل زاغ را بر او چه طور آواره کردی مخفی مباد که کلمهٔ بر درین مصدر بمعنی بالا است و بر سبیل مجاز (بالا نهادن) کنایه باشد از دور کردن و آواره نمودن و پرانیدن و دفع کردن (اردو) اڑانا - دفع کرنا دور کرنا - واپس کرنا - آوارہ کرنا -

(۲) برنہادن ۔ بقول صاحب انند بجوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح بمعنی بالا نہادن ۔ مؤلف عرض کند کہ برداشتن و بالا کردن باشد چنانکہ (برنہادن دست) کہ بجای خودش می آید و کلمۂ بر در اینجا بمعنی بالاست (اردو) اُٹھانا ۔

(۳) برنہادن ۔ بہ تحقیق ما بالفتح بمعنی وضع قانون کردن کہ (برنہاد) بمعنی قاعدہ و قانون گذشت کہ فارسی قدیم است پس علامت مصدر دن بر وزیادہ کردہ مصدری ساختند دال مہملہ از دو دال جمع شدہ حذف شد ۔ حالا استعمال این بدین معنی متروک معاصرین عجم بر زبان ندارند ۔ اگرچہ موافق قیاس است (اردو) وضع قانون کرنا

برنہادن دست مصدر اصطلاحی برداشتن و بالا بردن دست باشد (انوری ۵) روز را روئی بہ سیلی خواست زد گرچہ دستی برنہادی موی تو ہا و این متعلق است بہ معنی دوم برنہادن کہ گذشت (اردو) ہاتھ اٹھانا ۔

برنی بقول برہان وجامع وانند بفتح اوّل وسکون ثانی وثالث بہ تحتانی رسیدہ مرتبان کوچک ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ این لغت عرب است وبقول منتہی الارب (برنیۃ) بالفتح ظرف سفالین یا از شیشہ کہ معرّب برنیک است یعنی میوۂ نیکو و خوب (الخ) صاحب انند صراحت فرمایند کہ لغت فارسی است وفارسیان ظرفی را گویند کہ دران مربا کنند وفرماید کہ بلام عوض راو بالضم ہم آمدہ مؤلف عرض کند کہ ما این را مفرّس دانیم کہ فارسیان لغت عرب را کہ بالا گذشت بحذف تای مدورہ مطلقاً برای ہر ظرف مربا گرفتند وآنچہ بہ لام باشد مبدّل این کہ رای

مهمله به لام بدل شود چنانکه آروند و الوند و آنچه بالضم می آید متصرف محاوره باشد (اردو) ایک چھوٹا مرتبان ۔ مذکر ۔

برنیان بقول ملحقات برهان بروزن سختیان جامه و بافته ابریشمی است که بعربی حریر نام دارد و بای فارسی هم می آید و مشهور همان است صاحبان مؤید و موارد و انند هم ذکر این کرده اند و بقول محیط (برنی) بمعنی ابریشم است و بر (ابریشم) گوید که برنی بدین معنی لغت یونانی است **مؤلف** عرض کند که فارسیان در آخرش کلمهٔ (ان) زیاده کرده اند که افادهٔ معنی نسبت کند چنانکه آیر و ایران و ذکر این بجای خودش گذشت پس معنی لفظی این منسوب به ابریشم و کنایه از حریر و آنچه به بای فارسی می آید مبدل این چنانکه تب و تپ (اردو) دیکھو برنو ۔

(الف) برنیان خوی اصطلاح ۔ صاحب
(ب) برنیان خوئی انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ گوید که (الف) بمعنی خوش خلق و متواضع و صاحب مؤید نسبت (ب) فرماید که ای نرم خوئی و خوشخوئی **مؤلف** عرض کند که (الف) اسم فاعل ترکیبی است و (ب) بزیادت یای مصدری افادهٔ معنی مصدری کند و برنیان در اینجا بمعنی نرم آمده که مجاز معنی حقیقی اوست از نرمی قماش حریر ۔ طالب سند هر دو باشیم که معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) (الف) خلیق متواضع (ب) خوش خوئی ۔ خوش اخلاقی ۔ مؤنث ۔

برنیس بقول صاحبان سروری و ناصری و جامع و برهان بروزن ادریس نوعی از بلوط صاحب محیط فرماید که بنیش را گویند و برنیش گوید که این را بیونانی برنیس و در

انگلیسی (ایکونانٹ روٹ) و ہندی بس و بچھناک نامند مؤلف عرض کند کہ ماصراحت کامل این بر (اجمل گیا) کردہ ایم و متحقق شد کہ این لغت یونانی است کہ فارسیان استعمالش کردہ اند (اردو) دیکھو اجمل گیا۔

برنیش بقول برہان پیچش باشکم رو را گویند کہ ترجمۂ آن بعربی زحیر است صاحب رشیدی گوید کہ بضم باو سکون را و کسر نون و یای حطی مجہول و شین منقوطہ شکم رو و پیچش و ظاہرا (برنبش) بضم باو کسر را و نون و یای ساکن ملفوظ می باید صاحب ناصری قول رشیدی را تسلیم کند۔ صاحب جامع فرماید کہ مرض زحیر است و پیچش شکم۔ صاحب جہانگیری ہم ذکر این کردہ و خان آرزو در سراج این را بحوالۂ رشیدی آوردہ و بر (برنیش) بہ تقدیم تحتانی بر نون گوید کہ بمعنی اسہال یا پیچش مجاز است مؤلف عرض کند کہ برنیش بہ تحتانی سوم و نون چہارم حاصل بالمصدر بریدن است بمعنی حقیقی بُرش کہ بجایش می آید و در اینجا نظر بر اعتبار قول جامع و سروری و محققین اہل زبان ہمین قدر گوئیم کہ قلب بعض (برنیش) است کہ نون مقدم شد بر تحتانی چنانکہ اسطخر و اسطرخ و افزار و افراز دیگر ہیچ (اردو) (۱) پیچش بقول آصفیہ۔ فارسی اسم مؤنث۔ مروڑ۔ درد ہو کر دست یا پیخانہ یا آنوآنا۔ (۲) دیکھو برنیش۔

برنیک بقول اند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اول و کسر ثالث لغت فارسی است بمعنی ہای ہوی بگو کہ معرب آن برنی باشد مؤلف عرض کند کہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند مرکب توصیفی است بمعنی

بارنیکو اگر سند استعمال پیش شود توانیم مخصوص بخرمای خوب کرد۔ صاحب منتخب بر (برنی) فرماید که بالفتح نوعی است از خرما و صراحت کند که معرب برنیک است یعنی میوۂ نیکو و خوب (الخ) پس ازین معرب معلوم می شود که فارسیان برنیک تمر خرمای مخصوص را نام کرده باشند (اردو) برنیک فارسی مین ایک عمدہ کھجور کا نام ہے

برو بقول سروری و جہانگیری و برہان و ناصری و بہار و رشیدی بفتح با و ضم را مہملہ (۱) ابرو باشد (شمس فخری ؎) خورشید را بلرزد از بیم استخوان ۂ با او اگر بعربده پرچین کند برو ۂ (استاد بہرامی ؎) بغمزه تیر و مژه تیر و قد و قامت تیر ۂ برو کمان و بباز و در و فکنده کمان ۂ (فردوسی ؎) سر نامداران پر از کین همه تن برو ها برو ها پر از چین همه ۂ صاحب جامع فرماید که مخفف ابرو است مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (اردو) دیکھو ابرو۔

(۲) برو بقول سروری و برہان و جہانگیری و جامع بضمتین مخفف بروت (فردوسی ؎) که دارد گه کینه پایاب او ۂ ندیده برو های پرتاب او ۂ صاحب ناصری فرماید که درین شعر بمعنی بروت گرفتن خطاست و بقول رشیدی محل تامل۔ خان آرزو در سراج بذکر این معنی و به نقل تامل رشیدی گوید که فردوسی درین شعر معنی ابرو گرفته لیکن مناسب بمعنی سپاه گری و ترکیه بروت های پرتاب است نه ابرو های پرتاب چنانکه بر ذائقه اهل سخن پوشیده نیست (انتهی) مؤلف عرض کند که نمیدانیم که رشیدی را چرا تامل است ما می گوئیم که شک نیست که برو مخفف بروت موافق قیاس

است وقول جامع وسروری کہ از اہل زبانند اعتبار استعمال را کفایت کند (حکیم سنائی ؎) ہر کہ ابروی تو بیند زپی خدمت تو ۔ کج ہم بروی تو کہ پشتش چو بروی تو بود ۔ (اردو) مونچھہ و موچھہ ۔ بقول آصفیہ ۔ اسم مؤنث ۔ ہونٹوں کے اوپر کے بال ۔ سبلت ۔ بروت ۔ شارب ۔

(۳) برو ۔ بقول جہانگیری وجامع با اوّل مفتوح وثانی زدہ نام ستارۂ مشتری است (حکیم فردوسی ؎) ببالا چو سرو ومیان ہمچو غرو ۔ برخ ہمچو برو وبرفتن تذرو ۔ (ولہ ؎) ببالای تو در چمن سرو نیست ۔ چو رخسار تو تابش برو نیست ۔ صاحب ناصری گوید کہ آنچہ شعرا اوّل فردوسی را بشاہد آوردہ اند دران (پرو) بای عجمی است کہ مخفف (پروین) است کہ بدرخشندگی معروف وفرماید کہ در شعر ثانی فردوسی ہم کہ بالا مذکور شد (تابش پرو) بہ بای فارسی است بمعنی تابش پروین ۔ صاحب رشیدی فرماید کہ این تصحیف است وآنچہ بمعنی مشتری می آید بای فارسی پرو است ۔ صاحب شمس گوید کہ بمعنی ماہ وآفتاب ہم ۔ خان آرزو در سراج بذکر قول جہانگیری وبہ نقل تامل رشیدی گوید کہ سلیقۂ شاعری ازین تشبیہ (کہ در شعر دوم فردوسی است) ابای کلی دارد ۔ مؤلف عرض کند کہ می پرسیم از وکہ چرا وجہ ابا چیست اگر در شعر اوّل فردوسی برو را بمعنی ستارہ مشتری نمی گیری بفرمای تا بچہ معنی می گیری کہ تشبیہ رخ روشن چرا با ستارۂ مشتری خوب نیست ودر شعر دوم چہ منافی نمی دانیم کہ ازین بحث بی ضرور بتحقیق خود را چرا بر عالم بالا می سپاری ۔ محققین را

نشاید از تحقیق گریز کنند ما می گوئیم که اگر (پرو را به بای فارسی) هم بدین معنی مخفف پروین دانیم در انصورت هم (برو به بای عربی) مبدل آنست چنانکه تپ وتب وقول جامع راکه از اهل زبانست برای این لغت مبدله کافی دانیم (اردو) شتری۔ مؤنث۔ دیکھو ارمز۔

(۵) برو۔ بقول جہانگیری بالفتح بزبان ہندی نوعی از زنی قحم راگویند مؤلف عرض کند که از موضوع ما خارج است که لغت فارسی زبان نیست۔

(۶) برو۔ بفتح اول وضم دوم مخفف (براو) که علیه باشد۔ (اردو) اُس پر۔

برو ار بقول سروری وبرہان وناصری وجامع وسراج وہفت وآنند وغیاث بروزن ومعنی فروار که خانه تابستانی است مؤلف عرض کند که مخفف (بروارہ) باشد که می آید بحذف های هوز وحقیقت ماخذ این به بری گذشت که بموحدهٔ سوم بحالیش مذکور شد و(بر بار) هم بحالیش گذشت واین مبدل آن است که موحده به واو بدل شد چنانکه آب وآو صاحب جامع این را مرادف (بروارہ) گوید به معنی اقلیم ودوش۔ خان آرزو در سراج گوید که صحیح به بای فارسی است ومامی گوئیم که اصل به بای موحده وآنگه ببای فارسی وفا می آید مبدلش چنانکه (بروار) هم مبدل اوست جزین نیست که خان آرزو غور بر ماخذ نمی کند وبر القای خود حکم صحت می دہد بدون دلیل (اردو) دیکھو بربار کے پہلے اور دوسرے معنے۔

بروارده بقول برهان وجامع و جهانگیری بروزن همواره (۱) بالاخانه وحجرهٔ بالای حجره و (۲) راهی را نیز گویند که غیر متعارف باشد که از انجا نیز آمد و شد توان نمود صاحب سروری بر معنی اول قانع و گوید که مراد ف بارهٔ که گذشت (حکیم سنائی ؎) هست بروارهٔ او رازی از بام فلک ؎ همه شاهان جهان ساکن بروارهٔ دوست ؎ صاحب مؤید بذکر معنی اول و دوم بحوالهٔ ادات گوید که (۳) بمعنی گذارهٔ چهارپهلو نیز. خان آرزو در سراج بر معنی اول قانع و فرماید که مبدل پروارهٔ به بای فارسی. مؤلف عرض کند که ماماخذ این را بر (بر بارهٔ) عرض کرده ایم که اصل است و این مبدل آنست و بس که موحدهٔ سوم بدل شد به واو چنانکه آب و آو و آنچه به بای فارسی و نیز به فا می آید هم مبدل آن خان آرزو غور بر ما نفرمی کند و بر عادت مستمرهٔ خود می رود وحقیقت معنی اول و دوم هم بر (بر بارهٔ) عرض کرده ایم نسبت معنی سوم عرض می شود که صاحب مؤید بر (بر بارهٔ) هم ذکر این کرده و ما بدون سند استعمال این را تسلیم نکرده ایم و در اینجا هم طالب سند باشیم که معنی دوم را که خاص و موافق قیاس است عام کردن محتاج سند است (ا ر د و) (۱ و ۲) دیکھو بر بارہ (۳) چوراہہ۔ اسم مذکر۔ دیکھو باختہ۔

بروار بقول جهانگیری با اول مفتوح و ثانی زده (۱) جای قرار و آرام (شمس فخری ؎) ملاذ سیف و قلم خسرو ستاره حشم ؎ که هست خلق جهان را جناب او بروار ؎ صاحبان برهان و ناصری و جامع گو مؤید بذکر معنی اول گویند که (۲)

نشیمن باز و شاهین و امثال آن خان آرزو در سراج بذکر معنی اول فرماید که غالب که مجاز باشد یعنی جائیکه دران بر و سینه و از توان کرد و بند و جامه کشاده معاش توان نمود مؤلف عرض کند که با ماخذ بیان کرده خان آرزو اتفاق نداریم اصل این به بای فارسی پرواز است که بجای خودش می آید کنایه از معنی دوم که پرندگان در انجا به آرام و قرار پرواز خوشی کنند از یک شاخ بشاخ دیگر پس این مبدل آنست بمعنی دوم بای فارسی بموحده بدل شد چنانکه اسپ و اسب و معنی اول مجاز آن بمعنی مطلق جای قرار و آرام. صاحب سوداالتحلیل گوید که این معرب است از اصطلاح فارسی پرواز که بمعنی جای قرار و آرام می آید. عربان این را بمعنی چار چوب تصویر و شیشه استعمال کنند (اردو) (۱) آرام و قرار کی جگه. مؤنث (۲) پرندون کا نشیمن. مذکر.

بروازه بقول برهان و جامع و ناصری بروزن دروازه (۱) آتشی را گویند که پیش پیش عروس افروزند و (۲) خوردنی و طعامی که از عقب سر جمعی که بسیر رفته باشند ببرند خان آرزو در سراج بذکر قول برهان فرماید که این غلط است چرا که صحیح به بای فارسی است بمعنی آتشی که دامن عروس و داماد را بهم بسته مغان گرد آن گردانند و طعامی که خواه بباغ و گشت روند خواه بسفر و فرماید که معنی دیگر آن در (پروازه) به بای فارسی و رای مهمله می آید مؤلف عرض کند که صدای غلط دائما از زبان محقق بلند می شود نمی دانیم که مجرد قولش را بمقابله جامع و ناصری که از اهل زبانند

چرا معتبر دانیم وچرا این را مبدّل (پروازه) نه دانیم که بای فارسی بموحده بدل شود چنانکه اسپ واسب وصراحت ماخذ (پروازه) همدرانجا کنیم وتصرفی که درمعنی این مبدّل بمقابلهٔ اصل لغت شده است نظر برخصوصیت محاوره واعتبار اهل زبان معتبر دانیم ولازم نمی آید که این را برهمهٔ معانی (پروازه) شامل دانیم فتأمّل (اردو) (۱) وه آگ جو فارسیان قدیم دُلھن کے آگے آگے روشن کرتے تھے۔ مؤنث۔ (۲) وه کھانا جو سیر وسفر کو گئی ہوئی جماعت کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ مذکر

برواسیدن بقول انند بحوالهٔ جواهر الحروف بالفتح لمس نمودن چیزی وسودن دست بچیزی برای ادراک گرمی وسردی ودرشتی ونرمی آن وفرماید که برماسیدن همین است مؤلف عرض کند که اگر سند استعمال پیش شود این را مبدل (برماسیدن) دانیم که بمیم سوم گذشت که میم به واو بدل می شود چنانکه نمیز ومویز و(پرواسیدن) که به بای فارسی می آید۔ مبدّل این باشد که موحده بای فارسی بدل شود چنانکه اسب واسپ وجادارد که (پرواسیدن) را مبدّل (برماسیدن) دانیم مجرد قول انند وصاحب جواهر الحروف را برای تسلیم این مبدّل بدون سند استعمال کفایت نمی کند که معاصرین عجم بزبان ندارند (اردو) دیکھو پرواسیدن۔

برواندختن مصدر اصطلاحی بمعنی ظاهر کردن۔ سند این از علی قلی اصفهانی بر (بخیه را برواندختن) مذکور (اردو) ظاہر کرنا۔ (۳۲۰۵)

بروانی بقول محیط بفتح موحّده وسکون رای مهمله وفتح واو والف وکسر نون

و یای آخره اسم عجمی است و بسریانی عبروس و بیونانی اسقوانس گویند و آن
نباتیست پر شاخ و شاخهای آن مانند کمان کج و خمیده و گل آن سفید و ثمر
آن مانند زیتون و طعم آن تلخ. گرم و تر در اول. مفرح و موافق سینه و دماغ
و مدر و مفتت حصاة و نافع استسقا و بواسیر و منافع بسیار دارد (الخ) مولف
عرض کند که حیف است که اسم معروف و ترجمهٔ این در السنهٔ هندی و عربی و غیر
ذلک معلوم نشد و چنین نباشد که اسم جامد فارسی زبان است و جا دارد
که از لغت (پروان) بر سبیل تبدیل و نزیادت یای نسبت این را وضع کرده
باشند که نام شهر لیست و باشد که وطن این نبات همان شهر باشد و الله اعلم به
حقیقة الحال (اردو) بروانی. عبروس. اسقوانس. ایک پودہ کے نام ہیں جس
کا متعارف نام معلوم نہ ہوسکا. جس کا درخت خمدار شاخوں کے ساتھ ہوتا ہے
اول درجہ میں گرم تر. نافع استسقا و بواسیر وغیرہ.

بروانیا بقول برہان بانون مکسور و تحتانی بالف کشیده بلغت یونانی رستنی باشد
که مانند عشقه بر درخت ها می پیچد و میوهٔ آن شبیهه به انگور ریچهته و باغت کردن
چرم بکار آید و آن را بعربی (حاقل الشعر) خوانند چه از ان ریشه ها آویزان میشود
و ازین سبب (هزار افشان) گویندش. مولف عرض کند که ما بر (ارجالون)
بحث این کرده ایم (اردو) دیکھو ارجالون.

بروبازو کشادن مصدر اصطلاحی بقول بهار و انند کنایه از دست و بازو

وسعی بلیغ نمودن (نظامی ے) بدشمن گزائی وخصم افگنی پاکشادہ بروبازوی بہمنی پا مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) ہاتھہ پاؤن مارنا تقول آصفیہ۔ جان توڑکر کوئی کام کرنا۔ کمال سعی کرنا۔ نہایت کوشش کرنا (دانا ے) مانی و بہزاد نے ملک عدم کی راہ لی پاوہ کمر مطلق نہ پائے لاکھہ مارے ہاتھہ پاؤن پا

بر و بر و | مقولہ۔ فارسیان چون از کسی ناخوش شوند یا کلام کسی را تسلیم نہ کنند استعمال این می کنند کہ تکرار امر حاضر رفتن است و مزید علیہ (رو رو) بزیادت بای موحدہ بر ہر یک (اردو) جا جا۔

(الف) بر و بوم | اسطلاح۔ بقول بحر وانند زمین خشک و زمین نا رانده۔ صاحب انند بحوالۂ خان آرزو و شرح سکندر نامہ گوید کہ مرکب است از بر بہ رای مشدد یعنی زمین ناکاشتہ و آن لغت عرب است و بوم بمعنی زمین کاشتہ یعنی قابل زراعت و ناقابل کہ ستی پذیرد (نظامی ے) زمینی کہ دارد بر و بوم پست پا اساسی بر ولست نتوان درست پا مؤلف عرض کند کہ بر بمعنی بلندی و استقلال و بوم در فارسی زبان بقول برہان سرشت و طبیعت ہم و زمین شیار نگردد ہم پس در کلام نظامی مصدر۔۔

(ب) بر و بوم پست داشتن زمین | پیدا است کنایہ از بلند و سخت نبودن گیریم کہ اساس و طرح عمارت بر ہمچو زمین ہا قائم نمی کنند کہ نقصانی در عمارت پیدا کند و بلحاظ سند نظامی این معنی چسپان تر است فتامل (اردو) (الف) خشک زمین۔ افتادہ زمین وہ زمین جس مین

ہل نہ چلا ہو۔ مؤنث۔ (ب) زمین کا خراب ہونا۔ ذرائع آب پاشی نہ رکھنا۔ زرخیز اور قابل عمارت نہ ہونا۔	نہ ہونا۔ یا ناہموار ہونا۔ سخت نہ ہونا
بروت بقول سروری وملحقات برہان ومؤید وغیاث وہفت وانند بمعنی سبلت یعنی موی لب (انوری ۵) فلکش گفت بر بروت مخند چہ کہ جہانیت رشخند کند ۔ صاحب سخندان گوید کہ این را در سنسکرت (بہرو دت) گویند۔ بہرو بمعنی ابرو ودت مفید معنی فاعلیت یعنی ہمرتبہ ابرو وابرو دارندہ مؤلف عرض کند کہ برو مخفف ابرو وفوقانی آخرہ زائد چنانکہ پاداش وپاداشت پس جا دارد کہ فارسیان از لغت سنسکرت بہ تخفیف بعض حروف این را وضع کردند یا بزیادت فوقانی در آخر برو مخصوص بدین معنی کردند کہ بروت ہم مثل ابروست واللہ اعلم وبرو مخفف این بر معنی دوم گذشت (اردو) موچھہ ومونچھہ دیکھو برو کے دوسرے معنے۔	
بروت برتافتن مصدر اصطلاحی بقول بہار وبحر وانند بصلہ از (۱) اعراض کردن وروبرگردانیدن مؤلف عرض کند کہ این کنایہ باشد ومعنی حقیقی این بدون صلہ (۲) تاب دادن بروت را مزید علیہ (بروت تافتن) است بزیادت	کلمہ تر بر مصدر تافتن۔ بہار گوید کہ سند این بر (بریش کسی قناعت کردن) می آید ودر آنجا سندی کہ منقول است متعلق بہ (بروت تافتن) ایں نمی دارد کہ معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) (۱) منہ پھیرلینا دیکھو اعراض کردن (۲) موچھوں پر تاؤ دینا

بقول آصفیه موچھوں کو بل دینا۔

بروت تافتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی گوید کہ بصلہ از مرادف مصدر گذشتہ مؤلف عرض کند کہ این اصل است و آن مزید علیہ این (شاعر ؎) ہر کہ از ما بروت حی تابد ہ ما نتابش فراغتی داریم ہ مخفی مباد کہ این ہم شامل باشد بر ہر دو معنی آن (اردو) دیکھو بروت برتافتن۔

(الف) بروت ریختن مصدر اصطلاحی۔ بقول آصفی مغلوب و زبون گردیدن (زلالی خوانساری ؎) پنبہ از خطش چو یابد وجہ قوت ہ ز آتش موسی فرو ریزد بروت ہ مؤلف عرض کند کہ این سند (برومت فرو ریختن) است عینی ندارد کہ ہر دو مستعمل است و مصدر (بروت کسی ریختن) می آید و ہمین سند را بہار متعلق بدان کند و مصدر -----

(ب) بروت فرو ریختن لازم و متعدی ہر دو آمدہ (۱) بمعنی حقیقی لازم و متعدی و (۲) مغلوب کردن (اردو) (الف) مغلوب کرنا (ب) (۱) موچھہ گرنا۔ جھڑنا۔ موچھہ اکھڑوا دینا (۲) مغلوب کرنا۔

بروت کسی بر کندن مصدر اصطلاحی بقول بہار و انند کنایہ از رسوا کردن (انوری ؎) با نرمی حشوہای شانت ہ بر کندہ قدر بروت قاقم ہ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) رسوا کرنا۔

بروت کسی را پنبہ نہادن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ و بحر و بہار کنایہ از ظرافت و تمسخر (زلالی ؎) شکوفہ در تبسمہای شادی ہ بروت باد را پنبہ نہادی ہ مؤلف عرض کند کہ رسم است

کہ فارسیان واہل ہند ہم بہ تمسخر خوابیدہ را
پنبہ بر بروتش می نہند و روشن کنند ازین
عادت این مصدر قائم شد (اردو)
تمسخر کرنا۔

بروت کسی ریختن مصدر اصطلاحی
بقول وارستہ وبحر وبہار ہمان است
کہ بر (بروت ریختن) مذکور شد وما صراحت
کافی ہمدرانجا کردہ ایم (اردو) دیکھو
بروت ریختن۔

بروت کسی کندن مصدر اصطلاحی
بقول بحر مرادف (بروت کسی برکندن)
کہ گذشت (حکیم زلالی ؎) فلک را
گوش سفتی نالہ تیرم بروت مہر کندی برق
شمشیرم مؤلف عرض کند کہ بہار ہمین
سند را بذیل (بروت کسی برکندن) قائم
کردہ است تسامح اوست (اردو)
دیکھو بروت کسی برکندن۔

بروت مالیدن مصدر اصطلاحی۔
بقول بحر تکبر ونخوت کردن دیگر کسی از
محققین فرس ذکر این نکردہ لیکن مأخوذ
قیاس است ومعاصرین عجم ہر دو معنی
دارند حیف است کہ سند استعمال پیش نیست
(اردو) مونچھون پر تاؤ دینا بقول آصفیہ
غرور کرنا (بحر ؎) تاؤ مونچھون پہ دیا کرتے
ہین زاہد کے حضور ہم تیری رحمت کے
بھروسہ رکھتے ہین گنہگار گھمنڈ ؎ (انشا
؎) جو معرکہ مین رزم کے دیوے کہرا ہوا
مونچھون پہ تاؤ شیر نیستان کے سامنے

بروت مہر اصطلاح۔ مرکب اضافی
است وکنایہ از خطوط شعاعی بہ تشبیہ
موی بروت۔ سند این از حکیم زلالی
بر (بروت کسی کندن) گذشت۔
(اردو) کرن۔ دیکھو انگشت آفتاب
جس پر کامل صراحت ہے۔

بروج بقول سروری بہ رای مہملہ بروزن منہج یکی از بنادر گجرات است کہ نیل ولاک از انجامی آرند و فرماید کہ مراد از لاک رنگی باشد بغایت سرخ کہ بسیاہی زند و رنگرزان و نقاشان از ان بکار برند **مؤلف** عرض کند کہ وجہ تسمیۂ این معلوم نشد (اردو) بروج گجرات کے ایک ٹاپو کا نام ہے جہاں نیل اور لاک کی پیداوار زیادہ ہے۔ مذکر۔

بروج آذری اصطلاح۔ بقول شمس بہ ہر سہ برج مذکور است کہ بروج جمع برج باشد در عربی زبان و آذر بفارسی آتش را گویند و بہ تحتانی نسبت مرکب توصیفی است۔ برج حمل و اسد و قوس۔ **مؤلف** عرض کند کہ (برج آتشی) بجای خودش گذشت کہ مرکب توصیفی است کہ از ہمین ہر سہ برج ہر یکی را نام است و این اشارہ (اردو) برج۔ حمل اور اسد اور قوس کو فارسیون نے (بروج آذری) کہا ہے۔ مذکر

بروجرام اصطلاح۔ بقول بول چال مفرس (پروگرام) است **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم از لغت انگلیسی (پروگرام) بہ تبدیل بای فارسی بہ عربی و کاف فارسی بجیم وضع کردہ اند چنانکہ تپ و تب و لگام و لجام بعضی گویند کہ در محاورۂ معاصرین عرب۔ معرب است کہ معاصرین عجم ہم استعمالش کردہ اند و این قرین قیاس است زیرا کہ معاصرین عجم را ضرورت تبدیل نبود کہ جیم و کاف فارسی مال فارسی زبان بود بالجملہ این فہرست اوقات باشد کہ برای کارہای خود کہ در زمانۂ آیندہ کردنی است مرتب کنند (اردو) پروگرام۔ بقول آصفیہ۔ انگریزی۔ اسم مذکر

فیصلہ یا اعلان کا اشتہار۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ اُس فہرست اوقات کا نام ہے جو آیندہ زمانے کے کامون کے لئے مرتب کرکے شائع کرتے ہین تاکہ عامۂ رعایا کو معلوم ہوجاے فلان دن فلان تاریخ فلان وقت مین فلان کام کیا جاویگا ضبط اوقات کی فہرست۔

برروجرد اصطلاح۔ بقول تحقیق الاصطلاح بالکسر وضمّ را وسکون واو وکسر جیم و وسکون راو دال مہملہ قصبہ ایست سہ منزلی ہمدان وازقاموس مستفادمی شود کہ بفتح اوّل است وفرماید کہ از ہردوم ہمدان بکسر اوّل اشتہار یافتہ واز انجاست مرشد شاعر مشہور مادح میرزا غازی وقاری۔ مردم (برروجرد) را بہ تحریف (یزدجرد) خوانند کہ قصبہ ایست در فارس صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ گوید کہ لغت فارسی است وفرماید کہ شرح آن بر (برروگرد) بیاید وبر (برروگرد) بحوالۂ ناصری گوید کہ نام شہریست نزدیک بہ ہمدان واصل آن (پیروزگرد) بودہ یعنی شہر فیروز واعراب بای عجمی را عربی کردہ وکسر آن را ضم نمودہ وباو زای آن را حذف کردہ (برروجرد) خواندند واکنون بہ تعریب اشتہار دارد مؤلف عرض کند کہ قول ناصری قرین قیاس وہرچہ صاحب تحقیق آوردہ درست نمی نماید کہ (یزدجرد) بہ تحتانی وزای ہوز کہ بجای خودش می آید نام پدر بہرام گور است نہ قصبہ۔ نمی دانیم کہ مقصود صاحب تحقیق چیست (اردو) دیکھو برروگرد۔ ایک شہر کا نام ہے جو ہمدان کے پاس ہے

برروداری از سیر چیزی کہ نتوان گذشت بدون مصدر اصطلاحی۔ بقول صاحب بہار عجم برادف

(بر و در ماندن) که می آید. چنانکه گویند "این شمشیر دلم نمی خواست بکسی دهم لیکن چه کنم رواز سنگ و آهن ندارم" مؤلف عرض کند که ما این را در نسخهٔ بهار عجم مطبوعهٔ مطبع سراجی دهلی نیافتیم عجبی نیست که این اضافه مطبع نولکشور باشد. اصطلاح (بر و داری) بجای خودش می آید و در اینجا همین قدر کافی است که سند فقرهٔ که پیش کرده مال قائل است و دیگر محققین فارسی زبان این ساکت و از فقرهٔ مذکور مصدری که قائم کرده است پیدا نیست و حقیقت (بر و در ماندن) بجای خودش عرض کنیم هرچه در اینجا است لغو محض (اردو) ناقابل ترجمه۔

بر و دتی حاصل شدن استعمال۔ بقول رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار (۱) ناراضی پیدا شدن و (۲) سردی پیدا شدن مؤلف عرض کند که بر و دت بقول منتخب لغت عرب است بالضم بمعنی سردی پس معنی دوم حقیقی است و معنی اول مجاز مجاز باشد که حاصل شدن بر و دت بوقوع آمدن سردمهری و پیدا شدن ناراضی نتیجهٔ آن (اردو) (۱) ناراضی پیدا ہونا (۲) سردی پیدا ہونا۔

بر و دخانه زدن مصدر اصطلاحی بقول رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار فرود آمدن در جوی چنانکه فرماید که (باین رودخانه باید زد) ای باید که بضرورت در رودخانه فرود آیند" مؤلف عرض کند که زدن بمعنی داخل شدن بجای خودش می آید و این موافق قیاس است و تاکید۔ نتیجه محاوره باشد (اردو) ندی مین اترنا۔

بر و در آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر بر زمین افتادن مؤلف عرض کند در آمدن

با موحده و لفظ رو - مرکب است و کنایه باشد از رو بزمین افتادن و بمجاز افتادن برزمین هم - خلاف قیاس نیست ولیکن مشتاق سندی می باشیم که دیگر محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ساکت (اردو) زمین پر گرنا - اوندھے گرنا -

برو در ماندن مصدر اصطلاحی - بقول دارسته بشرم حضور کسی از چیزی که نتوان گذشت گذشتن مثلاً گویند "این شمشیر دلم نمیخواست که بکسی بدهم لیکن چه کنم رو از سنگ و آهن ندارم برو در ماندم و باو دادم" و فرماید که نیز در مقام گویند "رو تیز از شمشیر است" (طغرا در رساله فردوسیه در صفت شمشیر گوید - فقره) بنفشه خط گلرخان اگر برو در نمی ماند خود را به بنفشه زارش می رساند (بیانا ه) مرا رسوا چو نتوانست دیدن ه برو در ماند رنگم از پریدن ه (شفیع اثر ه) دلم با مردم دنیا ندارد میل آیین ه برو در مانده است آئینه ام از بی غبار یها ه (وحشی - در قصه ناظر و منظور گفته در حالتی که پدر ناظر از بیم بخبه کردن راز عشقش که با منظور نام پادشاه زاده پسرش در بند بوده حکم بسفر فرموده ه) نه روئی آنکه گویدنی جوابش ه نه رائی آنکه سازد با خطابش ه برو در مانده پیشش آخر کار ه جوابش گفت چون شد صرف بسیار ه که مقصود پدر چون رفتن ماست ه زما بودن بجای خویش بجاست ه (سلطانعلی کشمیری ه) شد چهره با تو آئینه شکستیش چرا که در مانده تو این همه جانان بروی خویش ه هم او فرماید که رو بمعنی شرم در کلام نازکگویان بسیار دیده شد چنانکه سلیم گوید - ه) چه سود جلوه خوبان که از حجاب مرا ه

نظر بر آئینه کردن زر و نمی آید و فرماید
که شخص بی حیا را نظر به همین معنی بی رو گویند
و بالآخر گوید که هرگاه بقول زبان دانان
معنی (بر و در ماندن) این باشد که گفته آید
پس این بیت یکی از معاصرین که در حمد الهی
گفته (ه) بر و در مانده هم اکبر هم اصغر
تعالی شانه الله اکبر چگونه شاید که درست
باشد - فافهم (انتهی) صاحب بحر نقل نگار
بعض محققین و فرماید که (بر و در ماندن)
هم آمده - بهار زله بر دار و راسته نقل
عبارتش را مال خود قرار می دهد مؤلف
عرض کند که معنی لفظی این (۱) قائم ماندن
بر رو چنانکه (بر و در ماندن رنگ) که
مراد از نه پریدن رنگ است چنانکه از
کلام بهار نا ظاهر است که بالا گذشت و (۲)
بی خوفی و دلاوری چنانکه (بر و در ماندن
آئینه) بمعنی ایستادنش پیش رو بدون خوف
و رو بر و شدن از مردانگی چنانکه از سند تشفیع
اثر پیدا است که بالا گذشت و این هم مجاز
معنی حقیقی است که بالا گذشت و (۳) کنایه
از عاجز آمدن و حیران ماندن چنانکه از سند
وحشی پیدا است که بالا گذشت - خان آرزو
در چراغ هدایت ذکر این معنی کرده سند
شفیع اثر را برای این گیرد و غور بر معنی
شعر نمی کند صاحب غیاث هم ذکر این معنی
کرده و صاحب بحر نقلش برداشته و این
هم مجاز معنی اوّل است و (۴) کنایه از
لحاظ مقابل خود کردن و مجبور شدن از لحاظ
او و متاثر شدن از مقابل که در اینجا لفظ رو
بمعنی مقابل است چنانکه در فقره مطعز اندکور
که بالا گذشت و این هم مجاز معنی اوّل است
و (۵) بقول غیاث بحواله (چراغ هدایت) خجلت
زده شدن و خان آرزو در چراغ ذکر این
معنی نکرده و تسامح غیاث در حواله اوست

ومن وجہ این معنی از تعریف وارستہ پیدائی شود ہونا۔ شرمانا۔

کہ در اوّل بحث گذشت وحقیقت آن ہمانست

کہ بر معنی چہارم نوشتہ ایم بالجملہ این است

فرق نازک ہر پنج معانی کہ بالا مذکور شد۔

وارستہ حاطب اللیل و بہار زیر بارش و

صاحب بحر نقل نگارش مخفی مباد کہ آنچہ واقع

بر کلام یکی از معاصرین اعتراض کند تسامح

وست کہ متعلق بمعنی سوم است۔ فتامل

کہ ردو) (۱) منہ پر قائم رہنا (۲) بی خوف

رہنا۔ روبرو ہونا (۳) عاجز آنا۔ حیران رہنا

(۴) لحاظ کرنا۔ بقول آصفیہ مروّت سے پیش

آنا۔ پاس کرنا (مقابل سے متاثر ہونا) (۵) خجل

برورہ اصطلاح۔ بقول سروری و بہار بوزن ومعنی افسر یعنی بار دار و میوہ دار

(ناصر خسرو ؎) اندیشہ مرمرا شجر خوب و برور است پاپر ہنیر حلم ریزد ازو

برگ و بر مرا۔ صاحبان جامع و ہفت و آنند ہم ذکر این کردہ اند صاحب

برہان گوید کہ مخفف (بارور) مؤلف عرض کند کہ بر بمعنی بار بجایش گذشت

پس ضرورت ندارد کہ این را مخفف بارور گیریم این مرکب است از لغت

(الف) **برودر ماندن آئینہ** مصادر

(ب) **برودر ماندن رنگ** اصطلاحی

تعریف این ہر دو بر (برودر ماندن) گذشت

واسناد استعمال ہم ہمدر انجا مذکور (اردو)

(الف) آئینہ کا روبرو ہونا۔ (ب) رنگ نہ اُڑنا

برودویدن مصدر اصطلاحی بقول

رشیدی بمعنی گرم عتاب شدن مؤلف

عرض کند کہ مرادف (برروودویدن)

باشد وبس۔ ما خیال خود بر (بردیدہ دویدن)

ظاہر کردہ ایم (اردو) دیکھو بر روودیدن

وبردیدہ دویدن۔

بر و ور از قبیل بخور و امثال آن دیگر هیچ (اردو) دیکھو بارور۔

(۲) برور۔ بقول برہان وجامع بروزن صفدر فراوان و سنجاف دامن و جامہ و سرہای آستین و پوستین و فرماید کہ بازای نقطہ دار بروزن مرگ و رموز ہر دو آمدہ صاحب ناصری ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ کلمہ بر در اینجا بمعنی بلندی است و ور مفید معنی فاعلی بمعنی دارندہ پس معنی لفظی این بلندی دارندہ و کنایہ از سنجاف کہ بالای دامن و جامہ و سرہای آستین و پوستین قائم می باشد و آنچہ بازای موز است مبدل این چنانکہ برغ و بزغ و آنچہ بروزن رموز آید متصرف محاورہ در اعراب است دیگر هیچ (اردو) سنجاف بقول آصفیہ (اردو) اسم مؤنث۔ حجاف۔ کنارہ۔ کور۔ گوٹ۔ حاشیہ۔ وہ کنارہ یا گوٹ جو پوشاک کے گرداگرد لگائیں

(۳) برور۔ بقول برہان وجامع بروزن صفدر بلغت زند و پازند بمعنی برادر مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی این صاحب آغوش است و ہم آغوش کہ برادران یک آغوش مادر پرورش می یابند حالا معاصرین عجم بر زبان دارند۔ صاحب ناصری فرماید کہ آنچہ بمعنی برادر است بہ دال مہملہ عوض وا و گذشت و این غلط است۔ ما می گوئیم صاحب جامع کہ از اہل زبان است تصدیق این معنی می کند۔ (اردو) دیکھو برادر۔

(۴) برور۔ بروزن صفدر بقول برہان وجامع حجلۂ عروس را گویند مؤلف عرض کند کہ بر بمعنی زن جوان بجایش گذشت و بمعنی آغوش ہم آمدہ پس معنی لفظی

این دارندۂ زن جوان وصاحب آغوش وکنایہ از جملۂ عروس باشد (اردو) حجلہ۔ وہ مسہری دار پلنگ یا تخت جو دولہن کے لئے پردون سے آراستہ کرتے ہیں

برورز بقول مؤید بضمتین (۱) مرادف برور بمعنی دومش کہ بہ رای مہملۂ آخر گذشت وبحوالۂ لسان الشعرا فرماید کہ بای فارسی ہم آمدہ صاحب ہفت ہم ذکر این کردہ فرماید کہ بالفتح وبفتح واو ہم آمدہ مؤلف عرض کند کہ ما اشارۂ این ہمہ را نجا کردہ ایم وصراحت ماخذہم (اردو) دیکھو برور کے دوسرے معنے۔

(۲) بروز۔ بقول شمس بالفتح جای آرام وآن سہ چوب است کہ برای نشستن کبوتر راست کنند ودر ہند آذہ گویند مؤلف عرض کند کہ مجرد قول شمس اعتبار را نشاید معاصرین عجم ومحققین فارسی زبان ازین ساکت واگر سند استعمال بدست آید نوایم قیاس کرد کہ مبدل برور بہر دو رای مہملہ

بفتح واو بروزن صفدر چنانکہ برغ وبزغ ومعنی لفظی این بلندی دارندہ وکنایہ از سہ چوب کبوتر (اردو) اڈا۔ بقول امیر۔ چڑیون کی بیٹھک پس یہہ اس کا ترجمہ ہو نہین سکتا چونکہ اس کی تخصیص کبوترون کی بیٹھک سے ہے لہذا اسکو کبوترون کی چھتری کہنا چاہئے صاحب آصفیہ نے چھتری پر فرمایا ہے کبوترون کے بیٹھنے کا ٹھہر جو بلی سے باندھکر گاڑھ دیتے ہین۔ مؤنث۔

بروز آوردن شب مصدر اصطلاحی بقول بہار وانند محاورۂ معروف وفرماید کہ شیخ العارفین (بروز آوردن تاریکی شب) استعمال فرمودہ واین غریب است (ع) ظلمتکدۂ عاشق زان چہرہ منور کن یکتا چند

بروز آرم تاریکی شبها را ؛ مؤلف عرض کند که آنچه محقق هندنژاد محاوره معروف گفته آن بمعنی حقیقی است یعنی شب را روز کردن و از همین معنی حقیقی (۱) کنایه همه شب بیدار بودن توان گرفت و آنچه شیخ العارفین آورده (۲) زحمت تاریکی شب کشیدن است پس بروز آوردن تاریکی شب کنایه ایست خاص. شاعر گوید که ظلمتکده عاشق را از چهره خود روز و منور کن که عاشق زحمت تاریکی شب می کشد. (اردو) (۱) رات کو دن کرنا۔ رات بھر بیدار رہنا۔ (۲) تاریکی شب کی زحمت اٹھانا

بروز افتادن راز مصدر اصطلاحی بقول انند فاش و ظاهر شدن راز (حکیم سنائی ؎) هر شب ز بیکه سوزم از ان شمع دل فروز ؛ خواهد فتاد راز من آخر بروی روز ؛ مؤلف عرض کند که از سندی که پیش شد از ان مصدر (بروی روز افتادن راز) پیدا می شود که بمعنی فاش شدن آن است که بجای خودش می آید و این هم موافق قیاس است ولیکن طالب سند استعمال می باشیم (اردو) راز افشا ہونا۔ راز فاش ہونا۔

بر وزد بقول سروری بروزن و معنی فروزد یعنی روشن کند و افروخته سازد (مولوی معنوی ؎) جان چو فروزد ز تو شمع بروزد ز تو ؛ گر نه بسوزد ز تو جمله بود خام خام ؛ مؤلف عرض کند که (افروزیدن) مصدری بمعنی روشن کردن و روشن شدن چراغ گذشت لازم و متعدی هر دو آمده و صراحت ماخذش همدر انجا کرده ایم و (فروزیدن) اصل آنست پس مصدر (بروزیدن) را

مبدل (فروزیدن) دانیم و موحده را مبدل فاگیریم چنانکه بالعکس این - زبان را زفان کرده اند و سند این تبدیل همین مصدر است که اظهر من الشمس باشد و جادارد که لغت عرب بروز را که بمعنی آشکار است ماخذ مصدر (بروریدن) دانیم که فارسیان بقاعدهٔ خود بزیادت تحتانی معروف و علامت مصدر و آن مصدری ساخته اند که معنی لفظی این آشکار شدن و بمجاز روشن شدن باشد پس بروز مضارع (بروزیدن) است صاحب سروری تعریفش برنگ اسم جامد کرده و معنی لازم را که روشن شود بانگ فروغ و سند مولوی معنوی برای لازم است نه متعدی و محققین مصادر مصدر (بروزیدن) را ترک فرموده اند و بر کلام مولوی معنوی نظر غور نفرموده اند این است حقیقت مصدر مرده که نام و نشانش در صفحات تحقیق باقی نبود و جادارد که بدون تحتانی معروف (بروزدن) را مصدر گیریم که خلاف قاعده نیست اندرین صورت این را مخفف (بروزیدن) دانیم و (بروزیدن) را اصل قرار دادن بدین وجه لازم می آید که ماخذش بصورت اول فروغ و بصورت ثانی بروز هر دو لغت عرب است و مضارعی که با اسمای غیر فارسی زبان وضع می شود آن را مصدر جعلی نامند است و برای مصدر جعلی زیادت تحتانی معروف قبل علامت مصدر لازم (اردو) دیکھو بروزدن اور بروزیدن یہہ اس کا مضارع ہے بمعنی روشن ہووے - روشن کرے -

بروزدادن مصدر اصطلاحی بقول شاه قاچار بمعنی افشا کردن مؤلف عرض کند که معاصرین عجم بر زبان دارند موافق رهنما و روزنامه بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین

قیاس است متعدی (بر روز افتادن راز) که گذشت (اردو) افشا کرنا۔ ظاہر کرنا۔

بر روز دن بحث این بر بر روز دگذشت (اردو) دیکھو بر روز یدن۔

بر روز سیاہ نشاندن مصدر اصطلاحی بقول بہار و عجم واند خراب و بدحال گردانیدن مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد (باقر کاشی ؎) ما را شب فراق بروز سیہ نشاند ؛ تو در شب چراغ شبستان کیستی ؛ (شفیع اثر ؎) روشندلی بروز سیاہم نشاندہ است ؛ فانوس را شمع بد تیرہ روزگار ؛ (اردو) خراب اور تباہ کرنا۔

بر روز فلان نشستن مصدر اصطلاحی بقول تحقیق الاصطلاح۔ (۱) بحالت کسی رسیدن (امید ہمدانی ؎) ظاہر شود چو شمع بہ پیش تو روز من ؛ یک شب اگر تو ہم بنشینی بر روز من ؛ و ارستہ و بجز ذکر مضارع این (بر روز فلانی نشیند) بطور مقولہ کردہ میفرمایند کہ یعنی مثل او بحال تباہ گرفتار آید اسنادش مخصوص بمضارع و مقولہ بنا شد پس بقول شان ہمین مصدر (۲) بمعنی گرفتار آمدن بحال تباہ (باقر کاشی ؎) ہران سینہ کو داغ عشقی ندارد ؛ الٰہی بروز گریبان نشیند ؛ (شاہی ؎) آنکس کہ شبی نشست با تو ؛ بسیار بروز ما نشیند۔ مؤلف عرض کند کہ ما معنی اول را معتبر دانیم و خوش تعریفی خیال کنیم اگرچہ حاصل آن معنی دوم است ولیکن در آخرش لفظ کسی زیادہ کردن لازم است با ہمی حال کنایہ باشد (اردو) (۱) کسی کا حال کسی کے مثل ہونا۔ اوسکا سا حال ہونا (۲) بلا مین گرفتار ہونا۔ برا حال ہونا۔ مبتلای مصیبت ہونا۔ تباہ ہونا۔

(الف) **بروزکسی افتادن** مصدر اصطلاحی (اردو) بجلی گرانا۔

(ب) **بروزکسی نشستن** هردو بقول بهار و انند۔ مثل او بحال بدی گرفتار آمدن (میرخسرو الف ؎) چو از زلفش بدین روز او فتادم ؎ بمن ای شب مکن چندین تطاول ؎ (محسن تاثیر ب ؎) چه ضرور منع تاثیر که بخون نشسته ناصح ؎ نه کنی وگرنه گویم که بروز مانشینی ؎ **مؤلف** عرض کند که رسیدن بحالتی که دیگری مبتلای آنست۔ هردو مرادف (بروز فلان نشستن) که گذشت کنایه باشد وبس (اردو) دیکهو بروز فلان نشستن۔

بروزن افگندن برق مصدر اصطلاحی۔ افگندن برق بر روزن و کنایه از بلائی نازل کردن وسوختن (ظهوری ؎) هستی مانقاب شد آن رخ جان فروز را ؎ کاش بروزن افگند برق وجود منورا

بروزیدن همان مصدر مرده که بدیل (بروزد) این را زنده کرده ایم وبیان ماخذ وتعریف این همد رانجا مذکور (اردو) دیکهو افروزیدن۔

(الف) **بروس** (الف) بقول شمس (ب) **بروسان** گروه مردم (اب) بقول برهان باسین بی نقطه بروزن عروسان (۱) مطلق امت از هر پیغمبری که باشد و (۲) گروهای مردمان صاحب جهانگیری این را مرادف (بروشان) بشین معجمه عوض سین مهمله بمعنی اول گوید که می آید واز معنی دوم ساکت وفرماید که این را (برسان وبرشان) بحذف واو هم گفته اند۔ خان آرزو در سراج بذکر (ب) فرماید که این غلط است وصحیح (بربروسان) است **مؤلف** عرض کند که (بربروسان) بباء مهمله

(۳۲۷۶) (۳۲۷۷)

نیامده البته به شین معجمه گذشت و ما همدر انجا
نوشته ایم که آن مزید علیه (ب) باشد بزیادت
کلمه بر بران که هیچ معنی ندارد و (سب) اصل
است و در ینجا همین قدر کافی است که
(ب) بزیادت الف و نون جمع و واو
وضع شد از (برس) که لغت عرب است
بقول منتخب بالفتح بمعنی محکم بودن برعزم
و ماهر بودن راه بر و راه نمائی. و بقول
انند بحوالهٔ منتهی الارب بمعنی مهارت و رهنما
و برسا بقولش بالفتح بمعنی مردم. پس فارسیان
ازهمین لغات عرب (الف و ب) را مقرس
کرده اند چنانکه برساء را بحذف همزه و زیادت
نون نسبت در آخرش (برسان) کردند
چنانکه جوشن و جوشن پس معنی لفظی این منسوب
به مردم وجادارد که برلغت برس الف
زائد و نون نسبت آورده برسان کردند
به معنی آن منسوب به رهنما و کنایه از امت
پیغمبری و معنی دوم مجاز آن بر سبیل تعمیم.
پس آنچه (برسان) و مبدلش (برشان) به
همین معنی گذشته است اصل باشد چنانکه
اشارهٔ آن بر (برسان) کرده ایم و غلطی
ماست که آن را مخفف (ب) دانستیم چنانکه
بر (برسان) نوشته ایم و حقیقت این است
که (بروسان) مزید علیه برسان است
بزیادت واو چنانکه تنمند و تنومند همین
قدر است حقیقت (ب) وجادارد که
(ب) را مزید علیه (الف) دانیم بزیادت
(الف) و نون زائدتان و (الف) مقرس
(برساء) عربی بحذف الف و همزه آخر و زیادت
واو در میان کلمه چنانکه برمند و برومند
بمعنی مطلق گروه مردم. باری حال در
مقرس بودن این شک نیست و آنچه خان
آرزو (بربروسان) را اصل قرار میدهد
و (ب) را غلط داند غلطی اوست که از

ناخذ خبر ندارد و پروشان مبدل پروسان است چنانکه کشتی و کستی (اردو) (الف)	انسانوں کی جماعت یہ مؤنث گروہ مذکر (ب) (۱) دیکھو برسان (۲) انسانوں کی جماعتیں۔ مؤنث
بروش بقول مؤید در نسخهٔ مطبوعهٔ مطبع نولکشور همان برنوس و برنوس که بجای گذشت دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرده و در نسخهٔ قلمی مؤید متروک و بعوض این برنوش و برنوشه را بهمین تعریف آورده **مؤلف** عرض کند که غیر از تصحیف اهل مطبع نباشد پس ضرورت بحث زائد نیست (اردو) ناقابل ترجمہ۔	
بروشاک بقول سراج بفتح باو شین معجمه و واو مجهول خاک را گویند **مؤلف** عرض کند که محققین فارسی زبان ازین ساکت و (بروشک) بدون الف بهمین معنی می آید و صراحت ماخذش همه را نجا گنجیم و ریخجا همین قدر کافی است که اگر سند استعمال این بنظر آید الف را زائد گیریم که درمیان کلمه می آید چنانکه تهار و ماهار و ظن غالب آنست که تصحیف کاتب سراج اللغات باشد حیف است که در حلیهٔ لفظ صراحت این نه شد و سلسلهٔ ردیف درخور تصفیه نباشد که همان بروسان و برومند واقع است و الله اعلم بحقیقة الحال۔ بای حالِ بدون سند استعمال تسلیم نکنیم که معاصرین عجم هم برزبان ندارند (اردو) دیکھو بروشک۔	
بروشان بقول برهان و مؤید و جهانگیری و جامع همان بروسان که گذشت **مؤلف** عرض کند که مبدل آنست که سین مهمله بدل شد به شین معجمه چنانکه کستی و کشتی و ماخذ این برابر بروسان کرده ایم (اردو) دیکھو بروسان۔	

بروشک بقول (سروری بحوالۂ تحفہ) ورشیدی بفتح باو شین معجمہ وضمّ رای مہملہ خاک راگویند صاحبان جہانگیری و برہان وجامع بضمتین گفتہ اند خان آرزو عوض این (بروشک) رابزیادت الف آوردہ و ما خیال خود ہمہ را بنجا ظاہر کردہ ایم۔ خیال مؤلف این است کہ اسم جامد فارسی قدیم کہ ہیچ ماخذ این متحقق نمی شود جزین کہ فارسیان بر را کہ لغت عرب بمعنی دشت و بیابان است مرکب کردند با کلمۂ وشن کہ بقول برہان افادۂ معنی شبیہ کند و کاف آخر برای تقلیل چنانکہ چندک یا زائد چنانکہ پرستو و پرستوک و معنی لفظی این مثل دشت و کنایہ از خاک واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) مٹی۔ بقول آصفیہ۔ زمین۔ ارض۔ بھوم۔ تراب۔ اربعہ عناصر سے ایک۔

(الف) برو فرود اصطلاح۔ بقول سروری و برہان و ناصری و بحر بمعنی فراز و نشیب و بلندی و پستی (شیخ نظامی ؎) چون بود درست کار و بار ت؎ بندیش بر و فرود کار ت؎ مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی کلمۂ بر بمعنی بالاست و مصدر ــــــ

(ب) برو فرود شدن دل بمعنی تہ و بالا شدن دل آمدہ (امیر خسرو ؎) دی گردا برآمد و دل شد بر و فرود ت؎ نہ دل فرو شد کہ جانم برآمد است ؎ (اردو) (الف) نشیب و فراز۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ اونچ نیچ۔ اتار چڑھاؤ (تجمل ؎) ہے تجمل خطیر منزل عشق ت؎ سیکڑوں اس میں ہیں نشیب و فراز ت؎ (ب) دل کا تہ و بالا ہونا۔ صاحب آصفیہ نے (تہ و بالا ہونا) پر فرمایا ہے۔ زیر زبر ہونا۔ اُلٹ پلٹ ہونا۔

(۲۷۹)

بروفہ بقول سروری بحوالۂ تحفہ بہ رای مہملہ و فا بر وزن شگوفہ (۱) و ستارہ (۲)

میان بند۔ صاحب رشیدی گوید کہ بضمتین دستار و فوطہ صاحب برہان بذکر معنی اول نسبت معنی دوم گوید کہ فوطہ باشد کہ مندیل و کمربند است۔ صاحب جامع گوید کہ فوطہ و دستار و مندیل مؤلف عرض کند کہ بر معنی جسم و بدن است کہ بجایش گذشت و وفا لغت عرب است بمعنی وفا کردن و حاصل بالمصدرش ہم وفا باشد و الف آخر بدل شد باہای ہوز چنانکہ یاسا و یاسہ پس چیزی کہ وفا کنندہ بر است کنایتہ دستار و فوطہ را گفتند و فوطہ پارچہ نادوختہ را نام است کہ از ان کار دستار و کمربند گیرند (کذا فی الغیاث) (اردو) (۱) دستار۔ اسم مؤنث دیکھو ازار (۲) کمربند۔ بقول آصفیہ اسم مذکر۔ پٹکا۔ کمر باندھنے کا دوپٹہ۔ پٹی۔ پٹا۔

بروقہ بقول ہفت بفتح اول وسکون رای مہملہ وفتح واو وقاف وہای مدورہ زدہ نام گیاہی است کہ بخوردن آن شکم گوسفند درد کند صاحب انند بر بروق فرماید کہ لغت عرب است۔ نام گیاہی ہرگاہ ابر بیند سبز گردد و بذیل آن ذکر بروقہ کردہ صاحبان محیط و مخزن الادویہ و بحر الجواہر ازین لغت ساکت و متحقق شد کہ لغت عربی زبان است تسامح صاحب ہفت کہ در لغات فارسی زبان جا دادہ و طرفہ اینکہ بر اجمال بیان قناعت کردہ نمیدانیم کہ اسم این در السنۂ غیر عرب چیست تا تحقیقش می کردیم (اردو) بروقہ۔ ایک گھانس کا نام ہے جس کے کھانے سے بکرون کو درد شکم عارض ہوتا ہے اس سے زیادہ تحقیق نہ ہوسکی۔ مؤنث۔

بروکشیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بجر مرادف (بر روکشیدن) است کہ بجایش

گذشت (اردو) دیکھو (برروگشیدن) جس پر تفصیلی بیان ہے۔

برو گرد بقول ناصری و انند بکسر اول و کاف عجمی مکسور همان شهری که ذکرش بر (برو جرد) گذشت (اردو) دیکھو برو جرد۔

برومند اصطلاح۔ بقول سروری و برهان و ناصری و جامع و بحر و بهار (۱) بمعنی باثمر (شیخ سعدی ؒ) خدیو خردمند فرخ نژاد ۔ که شاخ امیدش برومند باد ۔ صاحب سروری بحوالهٔ تحفة السعادت فرماید که (۲) بمعنی برخوردار و توانا و خرم و کامیاب و بانفع۔ صاحبان جهانگیری و رشیدی بر معنی اول قانع۔ خان آرزو در سراج بدو معنی گوید که این مرکب است از بر و واو و مند و فرماید که از خصائص لفظ مند است که واو زائده آرند چنانکه تنومند مؤلف عرض کند که فارسیان واو زائد درمیان دو کلمه در بعض لغات می آرند اگرچه ضرورت نباشد۔ بر بمعنی بار است و مند بمعنی صاحب و معنی لفظی این صاحب بر و بار دارپس معنی اوّل حقیقی است و معنی دوم مجاز آن و آنچه خان آرزو واو زائد را از خصائص کلمهٔ مند داند غلط کند چنانکه (خردمند) که واو زائد ندارد پس خصوصیت کجا باقی ماند حقیقت آنست که این خصوصیت محاورهٔ فارسیان است که در بعض اصطلاحات مرکب درمیان دو کلمه واو زائد آورده اند و در بعضی ترک کرده و همین عمل در غیر کلماتی هم یافته شده که کلمهٔ مند دران نباشد و غیر مرکبه چنانکه مغل و مغول و عم و عمو (صائب ؒ) چون نخل برومند زخود رزق ندارم ۔ بهر دگران است مرا گر ثمری هست (نظامی)

۵۱) برومند باد آن همایون درخت ۔ که در سایهٔ او توان بر درخت ۔ (صائب)
۵۲) بچه تقریب کسی از تو برومند شود ۔ چون نه بزور و نه بزاری نه بزرمی آئی ۔
(اردو) (۱) باردار ۔ دیکھو برآور مؤلف عرض کرتا ہے کہ بار ور بھی اردو میں مستعمل ہے یعنی مثمر (۲) برخوردار ۔ دیکھو (برخوردار) کامیاب ۔

برومند از ماه و سال اصطلاح بقول مؤید و شمس یعنی متمتع از روزگار مؤلف عرض کند کہ سبحان اللہ چہ خوش اصطلاحی بیان کردہ اند کہ معنی حقیقی دارد و نمیدانیم کہ تخصیص ماہ و سال چہ بود (برومند از روزگار یا بخت یا اعمال وغیر ذلک ۔ ہر لفظی را کہ با برومند مرکب کنیم ۔ نظر بہ معنی دوم برومند میتوان معلوم میشود کہ صاحب مؤید برای تائید فضلا ذکر این کردہ (اردو) زمانہ سے متمتع ۔

برومندی بقول المتقاں ہان و مؤید و ہفت بمعنی برخورداری مؤلف عرض کند کہ یای مصدری بالغت (برومند) مرکب کردہ اند و بس معنی لفظی این (۱) بارآوری و (۲) کامیابی و برخورداری نمیدانیم کہ محققین بالا چرا این را بمعنی دوم مخصوص کردہ اند معاصرین عجم ہر دو معنی بر زبان دارند (اردو) (۱) بارآوری ۔ (۲) کامیابی ۔ برخورداری ۔ مؤنث ۔

برومه بقول خان آرزو در سراج بضمتین بمعنی دستار و فوطہ کہ مندیل و کمربند است مؤلف عرض کند کہ برومہ بہ فای چہارم عوض میم بہ ہمین معنی گذشت ۔ بظاہر تصحیف کاتب باشد کہ فا را میم نقل کرد حیف است کہ حلیۂ لفظ بیان نہ شد ۔ فا بہ میم یا بالعکس آن بدل نمی شود تا این را مبدل آن می گفتیم (اردو) دیکھو برومہ

برون بقول سروری بحوالۂ تحفہ بکسر با و ضم رای مہملہ (۱) گویند "برون تو

؎ یعنی برای تو (رودکی ۵) یاد کن زیرت اندرون تخته ؎ تو بر و خوار خوانید ستان
؎ جمد سویانت جمد کنده همی ؎ ببریده برون توپستان ؎ صاحبان برهان و ناصری و
جامع صراحت کنند که بمعنی برای وجهت. مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم است
و آنچه حالا متعارف و مستعمل است برآی باشد و جادارد که برای را مبدل ازین
برون دانیم که واو بدل شد بالف چنانکه وریب و آریب و نون بدل شد بتحتانی
چنانکه اونج و اویج. (اردو) دیکھو برائے۔

(۲) برون۔ بقول سروری و برهان و ناصری و جامع و سراج مختصر بیرون که ضد
درون باشد (نظامی ۵) برون آمد مهین شهسواران ؎ پیاده در رکابش تاجداران
؎ صاحب رشیدی برن و برون هر دو را مخفف بیرون گفته صاحب غیاث
این را بحوالهٔ کشف بضم هم گفته مؤلف عرض کند که برون و درون دو اسم
جامد است که وضع شد از کلمهٔ بر و در الف و نون نسبت در آخر این هر دو را زیاده
کرده کلمه وضع کردند همچو ایران از آیر و پس ازان بمجاورهٔ فرس الف بدل شد
به واو که فارسیان دائما الف را به واو خوانند چنانکه تاغ را توغ و نان را نون
معنی لفظی این هر دو منسوب به بالا و منسوب به داخل و آنچه بزیادت تحتانی آید
یعنی بیرون مزید علیه اینست چنانکه بست و بیست و استادن و ایستادن۔ دیگر همچو
آنانکه این را مخفف بیرون و بیرون را اصل دانسته اند غلط کرده اند که از ما خلف
این خبر ندارند پس اعراب صحیح بفتح اول است ولیکن در محاورهٔ فارسیان بضم تین

مستعمل و آنانکہ این را مخفف بیرون دانند بالکسر خوانند (اردو) باہر۔ بقول آصفیہ اندر کے خلاف۔ خارج۔ بیرون۔ نکلا ہوا۔

(۳) برون۔ بقول ضمیمہ برہان و ناصری و جامع با اوّل مفتوح و ثانی مشدد و مضموم با زن باشد کہ (۱) بزکوہی بود و (۲) بزی را گویند کہ پیشاپیش گلہ براہ برود صاحب برہان فرماید کہ این لغت زند و پازند است مؤلف عرض کند کہ بر بقول منتخب با فتح راندن گوسفند و خواندن آن را از راندن و بمعنی بیابان لغت عرب است۔ فارسیان بزیادت الف و نون نسبت از قبیل ایران و توران و تبدیل الف بہ واو چنانکہ تاغ و تورغ و نان و نون برون کردند معنی نقطی این منسوب بہ بیابان و نام نہادند برای بزکوہی و تشدید رای مہملہ تصرف محاورہ و زبان است و بس و معنی دوم ہم متعلق از ہمین لغت عرب و ترکیب متذکرہ بالاست کہ گوسپندی کہ پیشاپیش گلہ براہ رود۔ گلہ را می خواند و می راند۔ یکی از معاصرین عجم گوید کہ فارسیان برو را کہ امر حاضر رفتن بموحدہ زائد است بہ تشدید برو کنند و ہمین لفظ از زبان کسی می برآید کہ پیش پیش گلہ گوسپندان می رود و در بعضی مقامات بہ ہمین مقصد آواز (برے برے) ہم می دہند و بزیادت نون نسبت گوسپندی را ہم گفتہ اند کہ پیش گلہ می رود و بآوازش گلہ گوسپندان براہ رود واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) (۱) جنگلی بکرا۔ مذکر (۲) وہ بکرا جو سب سے پہلے چلتا ہے جس کی آواز پر اور بکرے چلتے ہیں۔ مذکر۔

(۴) برون۔ بقول برہان بضم اوّل مطلق حلقہ را گویند عموماً و حلقۂ بینی شتر را خصوصاً

صاحب مؤید بحواله قنیه فرماید که حلقه های بینی شتر از مس و مومی و هر حلقه ها که باشد چون دستیانه و خلخال و گوشواره مؤلف عرض کند که مجاز بمعنی دوم است و جا دارد که بر را بمعنی بدن گیریم که بجایش گذشت و الف و نون نسبت بران زیاده شد چنانکه ایران و توران و الف بدل شد به واو چنانکه تاغ و توغ و فتح اول در لب و لهجه بدل شد به ضمه و حلقه را نام کردند که بالای جسم می پوشانند اعم ازینکه بالای بینی یا در بینی و دست و پا و الله اعلم. اسم جامد فارسی زبان است و بس (اردو) وہ حلقہ جو اونٹ کی ناک میں یا انسانوں کے ہاتھوں یا پاؤں میں بطور زیور پہناتے یا پہنتے ہیں۔ مذکر۔

برون آمدن مصدر اصطلاحی۔ (۱) بمعنی بیرون آمدن کسی از داخل خانه یا حیطهٔ چیزی و برون آمدن چیزی هم از چیزی چنانکه (برون آمدن خار) (انوری ج) بفال نیک برون آمدم برای صواب ۲ بفرم خدمت درگاه پیشوای جهان ۲ و (۲) آماده شدن هم و سند این همان کلام انوری است که بر معنی اول گذشت و (۳) بر آمدن چنانکه آرزو برون آمدن سند این بر (برون آمدن آرزو) می آید و (۴) وضع شدن چنانکه (برون آمدن در دازدل) و (۵) نجات یافتن چنانکه (برون آمدن از رنجیدن) و (۶) باز آمدن چنانکه (برون آمدن از سنجیدن) و (۷) حاصل شدن چنانکه (برون آمدن از سنگ) و (۸) متحمل شدن چنانکه (برون آمدن از ظلمت دیدن) و (۹) سبکدوش شدن چنانکه (برون آمدن از عهده) و (۱۰) مقابله کردن چنانکه (برون آمدن با کسی) و (۱۱) بلند شدن چنانکه (برون آمدن لب) و (۱۲) ظاهر شدن

چنانکہ (برون آمدن ہمت) مخفی مباد کہ ہمۂ معانی دوم تا آخر مجاز معنی اول است صاحبان برہان و مؤید و ہفت این را بمعنی ترک اطاعت و انقیاد آوردہ اند مؤلف گوید کہ این معنی پیدا می شود از (برون آمدن از حکم) و متعلق است بمعنی اول (اردو) (۱) باہر آنا۔ نکلنا۔ باہر ہونا (۲) آمادہ ہونا (۳) برآنا۔ (۴) دفع ہونا (۵) نجات پانا (۶) باز آنا۔ (۷) حاصل ہونا (۸) متحمل ہونا (۹) سبکدوش ہونا (۱۰) مقابلہ کرنا (۱۱) بلند ہونا (۱۲) ظاہر ہونا۔

برون آمدن آرزو مصدر اصطلاحی بمعنی برآمدن آرزو ست متعلق بمعنی سوم (برون آمدن) کہ گذشت سند این برآرزو برون آمدن) در محمد وده گذشت۔ (اردو) آرزو نکلنا۔

برون آمدن از پرسیدن مصدر اصطلاحی۔ کنایہ از خاموش شدن متعلق بمعنی اول برون آمدن (ظہوری ؎) باتمید جوابی گوش برخود تا بکی پیچد؟ شود روزی کہ روزی لب ز پرسیدن برون آید؟ (اردو) خاموش ہونا۔

برون آمدن از ترسیدن مصدر اصطلاحی۔ بی خوف شدن متعلق بمعنی اول (برون آمدن) کہ گذشت (ظہوری ؎) ظہوری بستہ تعویذی بہ بازوی خود از موئی؟ کہ در شب گردبی کوئی ز ترسیدن برون آید؟ (اردو) خوف سے نجات پانا۔ نڈر ہونا۔

برون آمدن از خویش مصدر اصطلاحی۔ ہمان است کہ در مقصورہ بر (از خویش برون آمدن) مذکور شد متعلق بہ معنی اول (برون آمدن) کہ گذشت (اردو) دیکھو (از خویش برون آمدن)

برون آمدن از رنجیدن مصدر اصطلاحی۔ نجات یافتن از رنج و غم متعلق بمعنی پنجم (برون آمدن) کہ گذشت۔ (ظہوری ؎) خوش آن کز بہر آسایش ز رنجیدن برون آید ہنر بینی کند وز عیب نادیدن برون آید (اردو) رنج سے نجات پانا۔ (۳۲۲۸)

برون آمدن از سنجیدن مصدر اصطلاحی۔ باز ماندن از سنجیدن متعلق بمعنی ششم (برون آمدن) کہ گذشت (ظہوری ؎) از ان بیتم کہ بیشی را بپا سنگ کمی آرم کسی این پایہ گر خواہد ز سنجیدن برون آید (اردو) تولنے اور اندازہ کرنے سے باز آنا۔ باز رہنا۔ (۳۲۲۹)

برون آمدن از سنگ مصدر اصطلاحی۔ حاصل شدن بہ مشکل تمام متعلق بمعنی ہفتم (برون آمدن) کہ گذشت (انوری ؎) وصل تو کہ از سنگ برون می آید در کوکبۂ خیال چون می آید (اردو) نہایت مشکل سے ہاتھ آنا۔ حاصل ہونا۔ (۳۲۳۰)

برون آمدن از ظلمت دیدن مصدر اصطلاحی۔ متحمل تاب نگاہ شدن متعلق بہ معنی ہشتم (برون آمدن) کہ گذشت (ظہوری ؎) تو ان چشمی برویش در تماشا آشنا کردن برویش گر نگاہ از ظلمت دیدن برون آید (اردو) تاب نگاہ کا متحمل ہونا۔ دیکھ سکنا۔ (۳۲۳۱)

برون آمدن از عہدہ مصدر اصطلاحی۔ این ہمان است کہ در مقصورہ بر (از عہدۂ کاری برون آمدن) گذشت متعلق بہ معنی نہم (برون آمدن) کہ گذشت (ظہوری ؎) زمانی از زبان لاف گفتن آیدم باور کہ گوش از عہدۂ بیغارہ نشنیدن برون آید سند دوم ہمدرانجا گذشت۔ (۳۲۳۲)

(اردو) دیکھو از عہدۂ کاری برون آمدن

برون آمدن از عیب مصدر اصطلاحی (۳۲۸۲)

خارج شدن از عیب و بی عیب شدن است متعلق بمعنی اوّل (برون آمدن) کہ گذشت سند این از ظہوری بر (برون آمدن از رنجیدن) گذشت (اردو) بی عیب ہونا

برون آمدن باکسی مصدر اصطلاحی (۳۲۸۳)

مقابلہ کردن باکسی متعلق بہ معنی دہم (برون آمدن) کہ گذشت (انوری ؎) بہر دست خواہی برون آی با من ہلا تو دست برد زمن بر دباری ہلا (اردو) کسی کے ساتھ مقابلہ کرنا۔

برون آمدن خار مصدر اصطلاحی (۳۲۸۸)

خارج شدن و بیرون آمدنش۔ متعلق بمعنی اوّل (برون آمدن) کہ گذشت (ظہوری ؎) مبادا خار راہ ہجر در پایم شکند دشمن مرا ہلا بکاوم تا بتارک گر بکاویدن برون آید

(اردو) کانٹا نکلنا۔ (پاؤں یا ہاتھ سے)

برون آمدن درد از دل مصدر (۳۲۸۷)

اصطلاحی۔ دور و دفع شدن درد از دل متعلق بمعنی چہارم (برون آمدن) کہ گذشت (ظہوری ؎) بمنع نالہ قفلی بر دہان از ہر نفس بندم ہلا اگر دانم کہ درد از دل بنالیدن برون آید ہلا (اردو) دل سے درد جاتا رہنا۔

برون آمدن گل از غنچہ مصدر (۳۲۸۹)

اصطلاحی۔ پیدا شدن گل باشد از غنچہ متعلق بہ معنی اوّل (برون آمدن) کہ گذشت (ظہوری ؎) بہار آمد ز نرگس باغ دار چشم بر راہت ہلا کہ گل از غنچہ می خواہد بگل چیدن برون آید ہلا (اردو) گل پیدا ہونا۔

برون آمدن لب مصدر اصطلاحی

بلند شدن لب برای بوسہ متعلق بہ معنی

یازدہم (برون آمدن) کہ گذشت (انوری ؎) لبت تا عاشقان را دست گیرد ؎ برون آید بدست دیگر امروز ؎ (اردو) لب بوسہ کے لئے بلند ہونا۔ بوسہ پر آمادہ ہونا جیسی شکل لب کو بلند کرتی ہے۔

برون آمدن نگاہ مصدر اصطلاحی۔ آمادۂ نگاہ شدن متعلق بمعنی دوم (برون آمدن) کہ گذشت (ظہوری ؎) چون برون آمد نگہ راہی بجائی می رود ؎ پرتو دیدار بر بام نظر افشاندہ ایم ؎ (اردو) دیکھنے پر آمادہ ہونا۔ دیکھنا۔

برون آمدن ہمت مصدر اصطلاحی ظاہر شدن ہمت متعلق بمعنی دوازدہم (برون آمدن) (صائب ؎) ہمت از اندیشۂ سائل نمی آید برون ؎ گردن مینا از انتظار ساغر است ؎ (اردو) ہمت ظاہر ہونا۔

برون آوردن استعمال بضمتین و بکسر اول وضمۂ ثانی۔ ہر دو متعدی برون آمدن است کہ گذشت مرکب بالفظ برون و مصدر آوردن (۱) آوردن کسی را از داخل بہ خارج چنانکہ (برون آوردن زید از جائی) و (۲) چیزی را از چیزی برآوردن) چنانکہ (برون آوردن شمشیر از غلاف یا خار از پا) کہ بر (برون آوردن چیزی از چیزی) می آید و (۳) برآوردن و نجات دادن و رہانیدن چنانکہ (برون آوردن از چیزی یعنی از تلخی وغیر ذلک برآوردن) (اردو) (۱) کسی کو اندر سے باہر لانا (۲) کوئی چیز کسی چیز سے نکالنا جیسے تلوار میان سے نکالنا یا پاؤں سے کانٹا نکالنا (۳) نجات دلانا۔ چھڑانا۔

برون آوردن از تلخی مصدر اصطلاحی بیرون کردن و برآوردن از تلخی و نجات

دادن ازان متعلق بمعنی سوم برون آوردن
کہ گذشت (ظہوری ؎) بزہری عمر شیرین
را برون آوردم از تلخی پ شدم از چاشنی
گیران زشکر کام می شویم پ (اردو)
تلخی سے نجات دینا۔ تلخی سے نکالنا۔

برون آوردن از جائی استعمال
بمعنی حقیقی است یعنی کسی را از حجرہ یا خانہ
یا امثال آن بیرون آوردن متعلق بہ معنی
اول (برون آوردن) کہ گذشت (ظہوری
؎) یوسف از زندان نیاوردی برون
پ سیر باغ بوستان عیب است عیب
پ (صائب ؎) برون آوردہ غوغای
خرامش گوشہ گیران را پ نشست جملہ پامال
است رفتار اینچنین باید پ مخفی مبادکہ
درین شعر صائب قرینہ متقاضی آنست
کہ (از گوشہ) را محذوف دنیم (اردو)
باہر لانا۔ (کسی مقام سے)

(۳۲۹۶)

برون آوردن از چیزی مصدر
اصطلاحی۔ نجات دادن از چیزی چنانکہ
از چاہ برآوردن و مصدر (برون آوردن
از تلخی) کہ بجایش گذشت متعلق از ہمین مصدر
عام است (اردو) نجات دینا نکالنا
جیسے باولی سے نکالنا۔ غم سے نجات دینا۔

برون آوردن از ہوس مصدر
اصطلاحی۔ از قبیل (برون آوردن از
تلخی) و متعلق بمصدر عام (برون آوردن
از چیزی) کہ گذشت و این ہمان است
کہ در مقصورہ بر (از ہوس برون آوردن
کسی را) گذشت (اردو) دیکھو (از ہوس
برون آوردن کسی را)

(۳۲۹۷)

برون آوردن چیزی از چیزی
استعمال۔ خارج کردن چیزی باشد از
چیزی چنانکہ برآوردن شمشیر از غلاف
یا خار از پا و امثال آن متعلق بہ معنی دوم

(برون آوردن) که گذشت (صائب ؎)
زبی دردان علاج درد خود جستن بدان
ماند ؎ که خار از پا برون آرد کسی از نیش
عقرب ها ؎ (اردو) کسی چیز کو کسی چیز سے
نکالنا۔ جیسے تلوار میان سے یا کانٹا پاؤں سے

برون آوردن سر از چیزی استعمال

۔ به تماشای چیزی و کسی سر از جائی بیرون
کردن چنانکه (بر آوردن سر از دریچه و
روزن) (صائب ؎) حوریان از روزن
جنت برون آرند سر ؎ چون نگه زان مردمان
چشم گردد آشکار ؎ این متعلق است
بمعنی دوم (برون آوردن) که گذشت
(اردو) تماشے یا مشاہدے کے لئے
سر کسی چیز سے باہر نکالنا جیسے دریچہ سے
سر نکالنا۔

برون از جنبش اصطلاح۔ بقول
مؤید و هفت ای برتر از فلک **مؤلف**

عرض کند که کنایۂ خوب نیست طالب سند
استعمال می باشیم که معاصرین عجم بر زبان
دارند و محققین فارسی زبان ازین کنایه
ساکت و هر دو محققین بالا از اهل زبان
نبوده اند که مجرد قول شان سندی را ماند
(اردو) آسمان سے بلند۔ برتر۔

برون افتادن استعمال۔ بمعنی حقیقی
(۱) بیرون شدن از چیزی چنانکه (برون افتادن
از پرده و فاش شدن) لازم برون
کردن و مرادف برون شدن۔ سند
این در ملحقات می آید (اردو) باہر
آنا۔ باہر ہونا۔ فاش ہونا۔ ظاہر ہونا
(۲) برون افتادن بمعنی رسوا شدن
چنانکه (برون افتادن از پرده و امثال آن)
که در ملحقات می آید (اردو) رسوا
ہونا۔ بدنام ہونا۔

برون افتادن از پرده مصدر

(۳۲۹۹)
(۳۲۹۰)
(۳۲۹۱)

اصطلاحی۔ (۱) فاش شدن و (۲) رسوا شدن (ظہوری ؎) برون افتم از پردۂ رمز و ایما بگشادی برین راز مبہم ببندم (سحابی استرابادی ؎) از ہر دو جہان زیادہ می خواہم بزیر دہ برون فتادۂ می خواہم مخفی مبادکہ (از پردہ بیرون افتادن) بجای خودش در مقصورہ گذشت (اردو) (۱) فاش ہونا (۲) رسوا ہونا۔

برون افتادن از گریبان مصدر اصطلاحی۔ ظاہر شدن و بیرون آمدن از گریبان (ظہوری ؎) نمی افتد برون این اخگر ہجر از گریبانم بدرون سینہ تا کی داغ دل بریکدگر چیدن (اردو) ظاہر ہونا۔ باہر آنا۔ (گریبان سے)

برون افتادن تخم از خاک مصدر اصطلاحی۔ بمعنی ظاہر شدن است و بالا آمدن زمین۔ (صائب ؎) برون افتد چو تخم از خاک گردد روزی موران پنہان کن زینہار از دیدۂ مردم عبادت را (اردو) ظاہر ہونا۔ مٹی سے باہر ہونا

برون افتادن دل مصدر اصطلاحی بیرون آمدن دل از جا (ظہوری ؎) دل آمد در طپیدن از درون ترسم برون افتد جگر را لخت لخت آرم بمژگان سینہ بچینم (اردو) دل نکل پڑنا۔

(الف) **برون افگن** اصطلاح۔ الف (ب) **برون افگندن** بقول (ناصری در ملحقات) کنایہ از اسبابیست کہ وقت عزیمت مسافرت برای ہمراہ بردن از خانہ بیرون افگنند (نظامی ؎) (برون افگن) بنہ زین دار نہ در بگرا یمن شوی زین مار نہ سر بگ **مؤلف** عرض کند کہ اسم مفعول ترکیبی است بمعنی بیرون افگندہ و کنایہ از سامان سفر کہ بیرون خانہ

می کنند و (ب) مرادف (بیرون انداختن) که می آید (اردو) (الف) سفر کا سامان نذکر (ب) باہر کرنا۔

بیرون انداختن استعمال۔ صاحب آنندراج ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی حقیقی و مرادف (برون افگندن) بمعنی بیرون کردن است که گذشت (صائب ؎) خوردن گندم برون انداخت آدم را ز خلد ؎ تا بدانی پیش حق یک جو اطاعت مشکل است ؎ (ظهوری ؎) فکر اسباب ظهوری نردل انداز برون ؎ وای آن سر که باندازهٔ سامان نجنبند ؎ (اردو) باہر کرنا۔ نکالدینا۔

برون برآوردن استعمال۔ مرادف معنی سوم (برون آوردن) که گذشت (ظهوری ؎) بیهوده نکته سازان افتند در زبانها ؎ خود برا برون برارم از قیل و قال مردم ؎ (اردو) نجات دینا۔ بچانا۔

برون بردن مصدر اصطلاحی۔ (۱) بمعنی حقیقی بیرون کردن چیزی و کسی از جائی و (۲) دور کردن و دفع کردن چیزی (اردو) (۱) باہر لیجانا۔ کسی چیز کو یا کسی شخص کو (۲) دور کرنا۔

برون بردن از شهر مصدر اصطلاحی دور کردن و دفع کردن از شهر اعم از آنکه چیزی را یا کسی را (ظهوری ؎) شور خود چون برم از شهر برون ؎ بهر دیوانگیم صحرانیست ؎ (ولہ ؎) چه قدر غم دل دیوانه برون برد ز شهر ؎ این همه فصل بهار آمد و صحرا نشگفت ؎ (اردو) شہر سے دفع کرنا۔

برون بردن از مجلس استعمال۔ دور کردن از محفل باشد و برداشتن از

مجلس (ظہوری ؒ) شراب عشوہ چندان کرد ساقی دوش در کارم کہ از مجلس برون بر دوش بردم صبر و طاقت را (اردو) مجلس سے باہر کرنا۔ لیجانا۔

برون بردن خرابی از چیزی مصدر اصطلاحی۔ دور و دفع کردن خرابی از چیزی باشد (انوری ؒ) ملک را رای تو معمور چنان می دارد کہ بہ تدبیر برون برد خرابی از می (اردو) خرابی کسی چیز سے دور کرنا۔ دفع کرنا۔ مٹانا۔

برون بردن رخت از دل استعمال دور کردن خیال از دل مرادف (از دل رخت بدر انداختن) کہ در مقصورہ گذشت (ظہوری ؒ) امید دیدن فردا برون می برد رخت از دل بجا واقع شد این تعمیر احوال خراب امشب (اردو) دل سے دور کرنا۔

برون برشدن از چاہ مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی بیرون آمدن از چاہ (بدر چاہی ؒ) برشود یوسف زرین رسن از چاہ برون بسکہ بہ گردد غدار اشک زلیخا آورد (اردو) کنوئیں سے باہر آنا۔ نکلنا۔

برون پریدن خدنگ از کمان (مصدر اصطلاحی) صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بیرون شدن تیر از کمان باشد۔ (از رقی ہروی ؒ) پیکان بقبضہ سر کشد از بہر جنگ تو پر و زسوی زہ خدنگ برون پرد از کمان (اردو) تیر کا کمان سے چھوٹنا۔

برون تاختن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف

عرض کند کہ (۱) دوانیدن از جا بمعنی متعدی و (۲) دویدن از جا و گریختن بمعنی لازم (فغانی شیرازی ؎) مستانہ برون تاختہ تو سن کین را کہ بتخانۂ چین ساختہ خانۂ زین را کہ (ظہوری ؎) کند زیر و زبر تنہا سپاہ صبر و طاقت را کہ برون تازد نمایان عشوہ گر از صف مژگانش کہ (قاسمی گونابادی ؎) زمیدان عالم برون تاختی کہ (اردو) (۱) دوڑانا (۲) دوڑنا۔ بھاگنا۔

برون تاختن از خود مصدر اصطلاحی (اردو) از خود بیرون و بی خود شدن (ظہوری ؎) از خود برون نتاختہ یاد رگلی چنین کہ در عشق طی نساختہ کس منزلی چنین کہ (اردو) بے خود ہونا۔ آپے سے باہر ہونا

برون تو مقولہ۔ بقول انند و (بہار بجوائہ سروری) بمعنی برای تو و بجہت تو مؤلف عرض کند کہ ما این را در سروری نیافتیم و سندی کہ از رودکی پیش کردہ نقلش بر معنی (۱) برون گذشت کہ بقول سروری بمعنی (برای) مذکور شدنی دانیم کہ محققین بالا این را مخصوص بالفظ (تو) چرا کردہ اند و چرا این را برنگ مقولہ آوردہ اند۔ جزین نباشد کہ در سند رودکی استعمال (برون تو) بمعنی برای تو آمد۔ وای برین تحقیق کہ عام را خاص می کنند و وجہ تخصیص بیان نمی کنند بحث (برون) بدین معنی بجایش گذشت و ما با سروری اتفاق داریم کہ (برون) را بمعنی (برای) بجایش نوشت و استعمالش مخصوص نکرد با کلمۂ (تو)۔ (اردو) تیرے لئے۔ تیرے واسطے

برون خرامیدن استعمال کنایہ از گریختن است صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت (فغانی شیرازی ؎) برون

خرام که بسیار شیخ و دانشمند ؛ خراب آن شکن و طرهٔ دبا گوشند ؛ (اردو) بھاگنا۔

برون دادن مصدر اصطلاحی بقول آصفی بیرون دادن کنایه از آشکارا کردن **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (عرفی ؎) از حجاب سخنم بسکه عرق داد برون ؛ صورت شیشه برآورد زلال تسنیم ؛ (صائب ؎) ببین بدور لبش خط عنبر افشان را ؛ که چون شراب برون داده راز پنهان را ؛ (اردو) ظاہر کرنا۔

برون دمیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر بیرون دمیدن کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که پیدا شدن و بیرون آمدن (الوزی ؎) گر صبا از کف دست تو وزد تا آید ؛ ورم افشان و مدار از شاخ برون دست چنار ؛ (اردو) نکلنا۔ پیدا ہونا۔

(الف) **برون دویدن** استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بیرون شدن و بیرون آمدن از جای (شاپور طہرانی ؎) می پرد چشم و دل می دود از سینه برون ؛ همنشین خانه بیار آی که غافل نرسد ؛ **مؤلف** عرض کند که

(ب) **برون دویدن دل** کنایه از بیقراری دل است که از سند بالا پیدا می شود (اردو) (الف) باہر ہونا۔ باہر آنا۔ (ب) دل بیقرار ہونا۔ دکن میں کہتے ہیں (دل باہر نکل پڑنا) بعض اہل دہلی اسکو جائز خیال کرتے ہیں۔

برونده استعمال۔ بقول سروری و برهان و جامع و سراج و مؤید به رای مهمله و واو و نون بوزن شرمنده (ا) سلّه و سبد **مؤلف** عرض کند که همین لغت بیاید

فارسی هم می آید و آنچه به دال سوم عوض واو گذشت اشارهٔ این همه را نجا کرده ایم و همین اصل است و آنچه بجای فارسی می آید مبدل این چنانکه تب و تپ اصل این رونده بود موحدهٔ زائد در اول این آورده (برونده) کردند و رای مهمله را در استعمال ساکن کردند و (رونده) اسم فاعل رفتن است که حقیقت آن در ردیف رای مهمله بیان کنیم و در اینجا همین قدر کافی است که سبد و بستهٔ قماش برای نقل سامان بکار آید و نقل و حرکت بالواسطه می کند پس فارسیان این را مجازاً بمعنی سلّه و سبد استعمال کردند و بس (اردو) ٹوکرا بقول آصفیه۔ ہندی۔ اسم مذکر سبد۔ جھلی۔ جھابا۔ بانس یا جھاؤ وغیره کا بنا ہوا ظرف (بحر ے) مغنیے آوازه کستے ہیں میری دستار پر۔ ہے ٹوکرا کب تک یہہ سر پر عزت و توقیر کا ہے

(۳) برونده۔ بقول برہان و جامع و ناصری و سراج و مؤید و (سروری بحوالهٔ نسخهٔ میرزا) و (سامی فی الاسامی) بستهٔ قماش که بعربی رزمه گویند مؤلف عرض کند که ماخذ این هم همان است که بر معنی اول گذشت و این مجاز معنی اول است (اردو) بستہ۔ بقول آصفیه فارسی۔ اسم مذکر۔ بندھا ہوا گٹھری۔ پس اس کا ترجمہ کپڑوں کا بستہ یا گٹھا ہے۔ محاورهٔ اردو میں بڑی گٹھری کو گٹھا کہتے ہیں۔

برون راندن مصدر اصطلاحی۔ کنایه از دوانیدن و پیش بردن۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت (انوری ے)	جاه او مرکب از برون راندها جود او دل دهد بعلیین ہے (نظامی ے) سکندر به دستوری رہنمون ہے ز مقدونیه راند رایت

(۱۳۱۳)

برون ہ (اردو) دوڑانا۔ آگے لیجانا۔

برون رستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت وسندی کہ پیش کردہ است برای (برون روئیدن) است و این مرادف آنست ولیکن با سندی از انوری یافتہ ایم (ے) بادنوروز سحر گہ چو بہ بستان بگذشت ہ گل صد برگ برون رست ز پیراہن خار ہ (اردو) دیکھو برون روئیدن۔

برون رفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ خارج ومحو شدن و دور شدن (صائب ے) عشقی کہ صادق است بود ایمن از زوال ہ این تب برون نمی رود از استخوان صبح ہ (ظہوری ے) می رفد از صفحہ صورت ہا برون ہ صورتش گر زیور تصویر نیست ہ (صائب ے) گریبان

زکوی او دل ما می رود برون ہ زین باغ آب رو بقفا می رود برون ہ (اردو) خارج ہونا۔ محو ہونا۔ دور ہونا۔

برون روئیدن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی برآمدن (ارزقی ہروی ے) مرجان فروغ لالہ برون آید از چمن ہ مینا نہاد برگ برون روید از چنار ہ (اردو) نکلنا

(الف) **برون ریختن** مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی بیرون کردن و ریختن است و ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(ب) **برون ریختن آب از چشم** مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از گریستن (بنائی ہروی ے) از موج گریہ شود غرق آب کشتی چشم ہ اگر نہ مردم چشم آب از و فرو ریزد ہ وہمچنین ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(ج) **برون ریختن پر تو** افگندن پرتو

باشد (ظہوری ے) ہزاری پر توصد روزمی ریزد برون ۔ درشبستان تمنا شمع دولت برگرفت ۔ وہمچنین ۔۔

(د) برون ریختن حلاوت پیش افگندن حلاوت (ظہوری ے) حلاوتی کزشہد لبت زیادت بود ۔ بشور خندہ برون ریختی شکر برداشت ۔ وہمچنین ۔

(ہ) برون ریختن رخت از جائی دور کردن رخت از سرا باشد ۔ (ظہوری ے) اگر می بایدت در کوچۂ آسودگی منزل ۔ برون ریز از سرای طبع رخت رسم وعادت را ۔ (صائب ے) فرصت خریدن سرنیست در پایان غم ۔ رخت پیش از سیل من باید برون از خانہ ریخت ۔ (اردو) (الف) باہر پھینکنا ۔ باہر کردینا ۔ (ب) رونا (ج) پر توڈالنا ۔ نور ظاہر کرنا (د) حلاوت سامنے رکھدینا ۔ (ہ) سامان باہر کرنا ۔ دور کرنا ۔ (کسی جگہ سے)

برونز اصطلاح ۔ بقول بول چال فارسیان برنج راگویند کہ بمعنی سوسش گذشت کہ ترجمۂ آن در اردو پیتل است و بہ انگلیسی برانز ۔ مؤلف عرض کند کہ لغت انگلیسی را بہ تبدیل الف باواو مفرس کردہ اند دیگر ہیچ معاصرین عجم بضم اوّل و دوم وسکون واو و نون و زای ہوّز خوانند ۔ وای بریں بی رحمی کہ معاصرین عجم لغات خود را مخفی می کنند در مفرسات بی ضرور ۔ (اردو) دیکھو برنج کے تیسرے معنے ۔

برون زدن دست مصدر اصطلاحی ظاہر شدن و بیرون آمدن دست باشد (انوری ے) در ابر اگر ز دست تو یک خاصیت نہند ۔ دست تہی برون نزند دیگر از چنار ۔ (اردو) ہاتھ نکلنا ۔ ہاتھ باہر آنا ۔

برونزی اصطلاح - بقول رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار اشیائی که از برنج درست کرده باشند مؤلف عرض کند که بخرین نیست که مرادف (برنجی) است چنانکه طشت برنجی و شمع برنجی - یای نسبت زیاده کرده اند برلغت (برونز) که بمعنی برنج گذد و ماصراحت ماخذش همدر انجا کرده ایم (اردو) برنجی - یعنی پیتل کا بنا ہوا۔

برون ساز اصطلاح - کسی که ظاهر خود را درست دارد و باطنش درست نباشد اسم فاعل ترکیبی بمعنی آرایش کنندهٔ بیرون (صائب ۵) نبود سیرت شایسته خود آرایان را که برون ساز محالست درون ساز شود (ولهٔ ۵) از خود آرا طمع سیرت شایسته خطاست که برون ساز درون ساز نگردد هرگز (اردو) وہ شخص جس کا ظاهر درست ہو۔ باطن اچھا نہو۔

برون سرا اصطلاح - بقول سروری و رشیدی و برهان و بحر و ناصری و جامع زری باشد که در غیر دارالضرب سکه کنند مشائش نزاری قهستانی گوید (۵) افسانهٔ موعظت سرایان است نقد لیست ولی برون سرائی است (ولهٔ ۵) باقول سینه با من همچو سیم پاک بنمودی است با آخر امتحان کردم زر بیرون سرا بودی است (ولهٔ ۵) بروشنائی نتوان شناخت قلب از نقد است اگرچه نقد روان مرا روانی نه است محک مشاهد حال است و عاقلان دانند است که سکه در زمین برون سرائی نه است خان آرزو در سراج فرماید که بکسر اول است و ظاهرا این لفظ مجاز باشد یعنی زر یکه بیرون سکه یعنی دارالضرب سکه زده باشند مؤلف عرض کند که محقق هندنژاد در این صراحت ماخذ از خیال سطحی کارگر مقه است که سرا را دارالضرب

گرفت وحق آنست کہ (اسرہ) لغت فارسی
است کہ بقول برہان بمعنی زر رائج وتمام
عیار ونقیض قلب یعنی (ناسرہ) می آید
(رائج) فارسیان ہای ہوز آخرہ را بالف
بدل کردند چنانکہ غازہ وغازا وپس ازان
مرکب کردند بالفظ برون ومعنی لفظی این
خارج از کامل العیاری وکنایہ از زر قلب
وزیف است کہ محققین بالا در معنی این ہم
از تحقیق کار نگرفتہ اند ولیکن مرادشان
ہمین است کہ ذکرش کردہ ایم طرز بیان
شان خوب نیست از کلام استادان کہ
پیش شد وہم ہمین معنی درست می شود کہ
ذکرش کردہ ایم (اردو) کھوٹا سکہ۔
سکہ قلب۔ مذکر۔

(۲) برون سرا۔ بتحقیق ما بہ سبیل مجاز
بمعنی کسی کہ دلش صاف نباشد مفسد و
شریر وسند این بر معنی اوّل از سند دوم
گذشت (اردو) کھوٹا۔ بقول آصفیہ
ہندی۔ شریر۔ بدذات۔ مفسد جیسے "یہ
بڑا کھوٹا آدمی ہے"۔

برون شدن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ بمعنی حقیقی خارج شدن است چنانکہ
(برون شدن از دل) (مسعود جرجانی
ے) برون شدی چو براہیم از دل آتش
بگردش آتش شوریدہ می شدی گلنار
و (برون شدن از شہر) (انوری ے)
سال بد پانصد وسی وسہ تاریخ عجم
گفت برخیز کہ از شہر برون شد ہمراہ
(اردو) باہر ہونا۔ باہر جانا۔

برون عید استعمال۔ بقول بہار وآنند
پیش از عید **مؤلف** عرض کند کہ اصلا محاورہ
نیست معاصرین عجم بزبان ندارند ومحققین
فارسی زبان ازین ساکت۔ سندی پیش

خلاف قیاس (اردو) عید سے پہلے۔

برون فتادن از چیزی استعمال مخفف برون افتادن بمعنی ظاہر شدن است (ظہوری ؎) نبض شادی برون فتاد از پوست ؎ غمزہ در دست نیشتر دارد ؎ (اردو) باہر ہونا۔ ظاہر ہونا۔ دکن مین (باہر پڑنا) مستعمل ہے۔

برون فشاندن مصدر اصطلاحی۔ بیرون کردن است (ظہوری ؎) برون فشاند ظہوری زمعز عطر سخن ؎ شما مہا نہ شمیم تو در مشام کشید ؎ (اردو) باہر کرنا

برون فگندن استعمال۔ مرادف برون فشاندن است (ظہوری ؎) رفت افسردگی از دل بفگندیم برون ؎ ای خوش آن دل کہ در و شعلۂ آہی گیرد (ولہ ؎) ای دیدہ رخت گریہ زمنزل برون فگن ؎ ای لب برای خندہ تو ہم جای باز کن ؎ (اردو) باہر کرنا۔

برون کردن استعمال۔ بمعنی خارج و دور کردن و علاحدہ کردن۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت (اصفہانی ؎) مرا نشاند بروز سیاہ خویش ہنوز ؎ زسر برون نکند طرۂ توطراری ؎ (ظہوری ؎) زکوۃ گوشہا باید برون کرد ؎ زبان در داستانش بہرہ مند است ؎ (ولہ ؎) سہل باشد کہ برونم کنی از محفل خویش ؎ گر توانی بدر انداز مرا از دل خویش ؎ (ولہ ؎) برون کردہ ام صد تمنا زدل ؎ کہ یک حسرتش را در آوردہ ام ؎ (اردو) باہر کرنا۔ دور کرنا علیحدہ کرنا۔

برون کشیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مرادف برون کردن است (خسرو دہلوی ؎) سوز دل تا کی نگہ دارم

بقول آصفیہ موچھوں کو بل دینا۔

بروت تافتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی گوید کہ بصلہ از مرادف مصدر گذشتہ مؤلف عرض کند کہ این اصل است و آن مزید علیہ این (شاعر ؎) ہر کہ از ما بروت می تابد ؎ ما بتریش فراغتی داریم ؎ مخفی مباد کہ این ہم شامل باشد بر ہر دو معنی آن (اردو) دیکھو بروت بر تافتن۔

(الف) بروت ریختن مصدر اصطلاحی۔ بقول آصفی مغلوب و زبون گردانیدن (زلالی خوانساری ؎) پنبہ از خفتش چو یابد وجہ قوت ؎ ز آتش موسی فرو ریزد بروت ؎ مؤلف عرض کند کہ این سند (بروت فرو ریختن) است عیبی ندارد کہ ہر دو مستعمل است و مصدر (بروت کسی ریختن) می آید و ہمین سند را بہار متعلق بدان کند و مصدر ----

(ب) بروت فرو ریختن لازم و متعدی ہر دو آمدہ (۱) بمعنی حقیقی لازم و متعدی و (۲) مغلوب کردن (اردو) (الف) مغلوب کرنا (ب) (۱) موچھہ گرنا۔ جھڑنا۔ موچھہ اکھڑوا دینا (۲) مغلوب کرنا۔

بروت کسی بر کندن مصدر اصطلاحی بقول بہار و انند کنایہ از رسوا کردن (انوری ؎) با نرمی حشوہای شانت ؎ بر کندہ قدر بروت قائم ؎ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) رسوا کرنا۔

بروت کسی را بپنبہ نہادن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ و بحر و بہار کنایہ از ظرافت و تمسخر (زلالی ؎) شکوفہ در تبسمہای شادی ؎ بروت با در اپنبہ نہادی ؎ مؤلف عرض کند کہ رسم است

(اردو) دیکھو برنوس۔

بروني استعمال۔ بقول فدائی کہ از معاصرین عجم بود خارجی مؤلف عرض کند کہ مخفف بیرونی باشد بزیادت تحتانی نسبت در آخر بیرون و بدون دیگر ہیچ (اردو) بیرونی کہ سکنے ہیں یعنی وہ چیز جو باہر ہو اردو میں اسی سے بیرونجات بمعنی دیہات و قصبات حوالی شہر مستعمل ہے۔

بروي آب آوردن مصدر اصطلاحی بقول غیاث ظاہر ساختن۔ حوالہ با اولیت مؤلف عرض کند کہ (بر و آوردن) من و جہ موافق قیاس باشد بدین معنی و (بروی آب آوردن) بحسب قیاس مفید آوردن باشد ولیکن استعمال این از نظر نگذشت۔ طالب سند باشیم و بدون سند استعمال اعتبار را نشاید محققین فارسی زبان ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) ظاہر کرنا۔

بروي بر دويدن مصدر اصطلاحی بقول جہانگیری کنایہ از گرم عتاب شدن (ظہوری) ؎ زین ساز دو دیدہ خلوتی بر سر کوی ۔ آویختہ تا رش دل ناہید بوی ۔ ہر بار باو گفتہ تو پیش آمد ۔ صد بار اگر بر دوش نغمہ بروی ۔ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است کہ ہر کہ گرم عتاب شود بر روی کسی می دود ہمان (بر رو دویدن) است کہ بجایش گذشت و صراحت کامل بر (بر دیدہ دویدن) کردہ ایم (اردو) دیکھو خشم شدن

بروي چيزي خراب شدن مصدر اصطلاحی۔ افتادن بر چیزے چنانکہ صاحب رشحات بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ "بروی جادہ و سر کالسکہ خراب شود" اے افتد در راہ از کالسکہ مؤلف عرض کند کہ خلاف قیاس نیست (اردو) کسی چیز پر گر پڑنا۔

بروی خود آوردن مصدر اصطلاحی ۔ بر زبان آوردن و ظاہر کردن (صائب ؎) گر بجرم سینہ صافی سنگ باران کنند ؎ ہمچو آب از بر دبار یہا بروی خود میارد ؎ (اردو) زبان پر لانا ۔ ظاہر کرنا ۔

بروی دست بردن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بہار و انند باعزاز و احترام بردن (محمد جعفر مذنب ؎) تا کشور بخیودی مرا لالہ صفت ؎ این لالہ رخان بروی دستم ببرند ؎ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است و ہمان کہ بر (بر روی دست بردن) گذشت (اردو) ہاتھوں ہاتھ لیجانا دیکھو بر روی دست بردن ۔

بروی دو عالم دربستن مصدر اصطلاحی ۔ از دنیا و دین سروکاری نداشتن (ظہوری ؎) دل غم نشین نداشت بتا خانہ شادبین ؎ در بستہ ام بروی دو عالم کشادبین ؎ (اردو) دو عالم سے سروکار نہ رکھنا ۔

بروی دوویدن مصدر اصطلاحی ۔ بہار این را مرادف (بر روی دویدن) دانستہ و اسناد ذیل بذیل آن نوشتہ (محمد قلی سلیم ؎) چو تیغ نیست محابا ز خصم تیشۂ ما ؎ بروی سنگ دود ہمچو آب شیشۂ ما ؎ (رفیع ؎) توان نشست چو شبنم بروی گل گریان ؎ ولی بذوق دویدن بروی خار خوشست ؎ (ظہوری ؎) این قطرۂ خون بر رخ تو چیست ہلالی ؎ گویا کہ دل از غصہ بروی تو دوید است ؎ مؤلف عرض کند کہ این مصدر عام معنی حقیقی است و بس یعنی دویدن کسی بر کسی اعم از ینکہ بخشم باشد یا بذوق یا غیر ہر دو (اردو) کسی کی جانب یا کسی پر دوڑنا ۔

بروی روز افتادن راز مصدر اصطلاحی ۔ بقول بہار و انند کنایہ از بسیار ظاہر و آشکارا شدن ۔ سندی کہ از مولانا

بنائی پیش کرده است بر (بروز افتادن راز) گذشت و شک نیست که متعلق بدین مصدر اصطلاحی است و این مراد ف (بروز افتادن راز) است که گذشت و خیال خود همدرا نجا ظاهر کرده ایم محققین بالا که راز را از معنی خارج کرده اند تسامح شان است (اردو) دیکھو بروز افتادن راز۔

بروی کار آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و انند بعرصہ آمدن مؤلف عرض کند کہ (بروی کار آمدن) بجایش گذشت و ما آن را مرادف این گفته ایم کہ بمعنی ظاہر شدن است سند استعمال پیش نشد۔ عیبی نیست معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) ظاہر ہونا۔

بروی کار آوردن مصدر اصطلاحی بقول بحر و بہار بعرصہ آوردن مؤلف عرض کند کہ ظاہر کردن است مراد ف (بروی کار آوردن) کہ بجایش گذشت (خواجہ سلمان ؎) خط را بروی کار در آورد عاقبت ؎ سرگشته زلف را ہمگی برگران نہاد ؎ (میرزا صائب ؎) یا قوت آبدار تو آورد عاقبت ؎ خطی بروی کار کہ ریحان بگرد رفت ؎ (ظہوری ؎) ہنر نہانی خود را بروی کار آورد ؎ کہ غمزہ شدہ مائل بہ ترکتاز ایدل ؎ (ولہ ؎) آوردہ نہانی خود را بروی کار ؎ آمادہ خرابی یغمای کیستی ؎ (اردو) ظاہر کرنا۔

بروی کسی چیزی کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و انند بحضور و مواجہت کسی چیزی کردن مؤلف عرض کند کہ (بروی کسی چیزی کردن) یعنی خودش گذشت و ما خیال خود همدرا نجا ظاہر کرده ایم حق آنست کہ (بروی کسی) یا (بروی کسی) ہر دو بمعنی پیش کسی و بمواجہہ کسی باشد و همین

بیان کردن کافی بود چنانکه (۱) بروی کسی آوردن چیزی) و (۲) (بروی کسی پیاله کشیدن) و (۳) (بروی کسی حرف وسخن زدن) و (۴) (بروی کسی ساغر زدن) و (۵) (بروی کسی نوشیدن شراب) همین مصادر اصطلاحی است که برای آن مصدر بالا را قائم کرده اند که لفظاً درست نیست (محمد قلی سلیم ۱) جهان منفله اگر داد جرعهٔ آبی ☆ همان نفس چو می آن را بروی ما آورد ☆ (ملا وحشی ۲) ای سبزه این چه بخت تو داری که لاله سان ☆ هر سو کسی پیاله بروی تو می کشد ☆ (صائب ۳) بروی او سخنان درشت حظ فرمید ☆ شکسته دل مپسندید حرف بدگو را ☆ (حافظ ۴) در آن ساعت که جام می بدست او شریف شد ☆ بزمانه ساغر شادی بروی غمگساران زد ☆ (خواجه شیراز ۵) شراب خانگی ترس محتسب خورده ☆ بروی یار بنوشیم بانگ نوشانوش ☆ مخفی مباد که بهار بسند این سند ذیل هم آورده (حافظ ۶) عیداست وموسم گل ویاران درانتظار ☆ ساقی بروی یار به بین ماه و می بیار ☆ بنجپال ما بروی یار دیدن) درین شعر معنی حقیقی دارد یعنی بر چهرهٔ یار ماه را نظر کن که ابروی او همچون هلال است باقی حال ما این مصدر عام را بهتر از مصادر خاص دانیم که ذکرش بالا گذشت که حقیقت طلبان در غلط نیفتند (اردو) کسی کے روبرو کچھ کلام کرنا۔

بروی یکدگر چیدن

مصدر اصطلاحی درست کردن به ترتیب و درستی بالای یکدیگر (ظهوری ۶) بماند باوجود خلد در بیرون زبس تنگی ☆ زبس یاد تو در

حساط بروی یکدیگر چیدن (ا.د.و) خوبی کے ساتھہ ترتیب دینا۔ جمانا۔ قائم کرنا۔

بر ناء بقول سروری بمعنی شکوفہ و زیب و برازش صاحب جہانگیری فرماید کہ (ا) ظاہرا

بای ہوز مزید بر آہ۔ و ایا آرزو و در سراج گوید کہ مخفف برآہ است بمعنی برآ

بیانکہ گذشت مؤلف عرض کند کہ صراحت ماخذ ہمہ را نجا کردہ ایم (اردو) دیکھو برآہ

(۲) ہیزہ۔ بقول جہانگیری بہ انغای ہای ہوز معروف۔ صاحب برہان صراحت

کند کہ بچہ گوسپند کہ بعربی حمل گویند خان آرزو در سراج فرماید کہ مخفف برہ باشد

کہ بہ تشدید است بمعنی بچہ گوسپند۔ صاحب رشحات بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار

مستعمل این ہر دو معنی بہ تشدید رای مہملہ کردہ۔ صاحب محیط بر (برہ) بہ تشدید گوید

کہ در فارسی اسم بچہ گوسپند است۔ مؤلف عرض کند کہ برّہ در عربی زبان بفتح و

تشدید رای مہملہ بمعنی رماندن گویند آمدہ (کذا فی المنتخب) عجبی نیست کہ

در میان بزیادت ہای ہوز باز آنکہ ہر ان اسم جامدی بر سبیل تفریس وضع کردہ

باشند و جاء دارد کہ از کلمہ عربی بمعنی تمر کہ بر شتاب ہفتش گذشت بزیادت ہای نسبت در

فارسی بچہ گوسپند را نام کردند کہ تمر گوسپند است ہای حال اسم جامد فارسی زبان

است (ا.د.و) برہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ بکری یا بھیڑ وغیرہ کا چھوٹا بچہ

(۳) ہیزہ۔ بقول جہانگیری بہ انغای ہای ہوز بمعنی ابرہ یعنی روی

جامہ (عنصری) عارضش را جامہ پوشید است نیکوئی فرہاد جامہ کان را برہ شکست

آتش آستر۔ صاحب رشیدی بذکر این معنی گوید کہ مصرع ثانی این شعر باختلاف لفظی

چنین دیده شد (ع) جامه کش ابره از شکست و زانش آستر مؤلف عرض کند که اندرین صورت این شعر سند این معنی نباشد صاحب ناصری فرماید که مخفف ابره جامه که رویهٔ جامه باشد و نسبت اختلاف لفظی مصرع دوم شعر بالا هم ذکر کرده ام گوئیم که باری حال این را مخفف ابره توان گرفت که بجایش گذشت و جا دارد که این را مرکب گیریم از کلمهٔ بر و های نسبت که بر بمعنی بالا گذشت و چیزی که به بالا نسبت دارد کنایه باشد از ابره که بالای آستر است اندرین صورت هیچ ضرورت ندارد که این را مخفف ابره گیریم بلکه ابره مزید علیه این باشد بزیادت الف وصل در اوائش فالآخر اقوی من الاول (ا ر د و) دیکھو ابرہ کے پہلے معنے۔

(۴) بره۔ بقول برہان با خفای های هوز کنایه از عاجز و زبون خان آرزو در سراج بذکر این گوید که ازین ماخوذ است (بره گرفتن) بمعنی عاجز و زبون گرفتن و این مجاز باشد مؤلف عرض کند که ما این را بدین معنی مجاز معنی دوم دانیم که بچه گویند هم عاجز باشد پس فارسیان بمجاز این را بتخفیف رای مهمله بمعنی مطلق عاجز استعمال کردند و بس و جا دارد که این معنی را از مصدر اصطلاحی (بره گرفتن) پیدا کرده باشند که صراحت ماخذش بهمدرانجا می آید پس مصدر مذکور ازین ماخوذ نیست بلکه این ماخوذ است ازان و غلطی محققین بالا است که از مصدر مرکب لفظ بره را جدا کرده این معنی پیدا کرده اند چه معنی عاجز و زبون کردن در مصدر مذکور از مجرد لفظ بره پیدا نشد (ا ر د و) عاجز۔ دیکھو استوہ۔

(۵) برده - بقول انند و غیاث لغت فارسی است به تشدید رای مهمله بمعنی برج حمل که محل شرف آفتاب است وقتی که آفتاب در برج حمل باشد موسم بهار شروع می شود مؤلف عرض کند که مجرد قول دو معاصرین هند نژاد است طالب سند استعمال می باشیم واگر بدست آید توانیم قیاس کرد که مجاز معنی دوم است دیگر هیچ (اردو) حمل - اسم مذکر - دیکھو (اوّل برج)

برهٔ آب اصطلاح - بقول بحر بمعنی موجه آب وگوید که بعضی این را به نون عوض موحده (نرهٔ آب) گفته اند صاحب ملحقات برهان هم ذکر این کرده - خان آرزو در سراج بحوالهٔ زفان گویا به تشدید رای مهمله آورده وبحوالهٔ شرفنامه به نون عوض موحده آورده مؤلف عرض کند که مرکب اضافی است و برده درین اصطلاح مجاز بمعنی دومش بمعنی لغطی بچه آب وکنایه از موجهٔ آب و آنچه به نون عوض موحده می آید آن مرکب است از نره که بمعنی موجی آید آب بمعنی خودش (اردو) موج آب - یانی کی موج

برهازه اصطلاح - بقول شمس با اوّل مفتوح و ثانی زده و زای منقوطه و اخفای ها مرادف پرهازه - که به بای فارسی می آید (۱) بمعنی سوخته و (۲) چوب بوسیده که زیر سنگ چقماق نهند و چقماق زنند تا آتش در گیرد و آن را پدزه و خف نیز خوانند مؤلف عرض کند که اگر سند استعمال این به موحده بدست آید توانیم عرض کرد که مبدل پرهازه باشد که می آید چنانکه تپ وتب معاصرین عجم و محققین فارسی زبان ازین ساکت وغیر از صاحب شمس دیگر کسی ذکر این نکرده و آنچه ببای فارسی اوّل می آید

مرکب می نماید از لفظ پر بمعنی حقیقیش و ہاژہ بہ زای فارسی بمعنی ہر چیز زبون کہ می آید
موزای فارسی بدل شدہ بہ زای عربی چنانکہ ژند و زند و بای فارسی بہ بای عربی پس معنی
لفظی این چیزی کہ پر زبون است و بسیار زبون و کنایہ از معنی دوم و معنی اول مجاز ہان
(اردو) (۱) جلی ہوئی چیز (۲) چقماق کا پتھر۔ مذکر۔

برہان بقول بہار بالضم معروف و مبین از صفات اوست (عرفی ؎) برہان
دہر سوز عتاب تو می گذشت ؎ تسلیم در ثبوت خلاکرد روزگار ہ **مؤلف** عرض کند
کہ لغت عرب است و بقول منتخب حجت روشن و دلیل قاطع فارسیان این را ترکیب
نمودہ بلغات فارسی استعمال کردہ اند کہ در ملحقات می آید (اردو) حجت روشن
دلیل قاطع کہ سکتے ہیں۔ مؤنث صاحب آصفیہ نے (دلیل کامل) کا ذکر کیا ہے مؤنث
بمعنی دلیل ہیں۔

برہان تطبیق اصطلاح۔ بقول صاحب
کشف اصطلاحات (مرکب از ہر دو لفظ
معروف زبان ایتالیہ و فارسی مرکب بالضافی
نام برہانی کہ حکما بر اثبات واجب تعالی
شانہ آوردہ اند و در این برہان دور و تسلسل
جاری کنند و مدار آن بر بطلان تسلسل
ہر دو سلسلہ باشد (آزاد بلگرامی ؎)

ببین قدرت آن دو زلف مسلسل ؎
کہ برہان تطبیق را کرد باطل ؎ **مؤلف**
عرض کند کہ صاحبان اصطلاحات فارسی
ازین لغت ساکت اند (اردو) برہان
تطبیق اس دلیل کا نام ہے جسکو حکما نے
اثبات ذات باری تعالی شانہ کے لئے
استعمال کیا ہے۔ مؤنث۔

برهان مسیح بقول جهانگیری در ملحقات (۱) کنایه از مرده زنده کردن - صاحب برهان بذکر معنی بالا گوید که (۲) شفا دادن بیمار و (۳) اجابت دعوات - صاحبان بحر و جامع همزبانش مؤلف عرض کند که مرکب اضافی است بمعنی (دلیل عیسی) و دلیل نبوتش و کنایه از معجزه که مرده را زنده می کرد و معنی دوم مجاز آن یعنی شفای بیمار نه شفا دادن و معنی سوم هم مجاز باشد - طرز بیان محققین که حاصل بالمصدر را بشکل مصدر بیان کرده اند غیر مطبوع (اردو) (۱) عیسی علیه السلام کا معجزہ - مردے کا زندہ ہونا یعنی مردے کی زندگی - حاصل بالمصدر (۲) بیمار کی شفایابی - مؤنث - (۳) اجابت دعا - استعمال - دلیل یافتن و مدلل شدن و حاصل کردن برهان -

برهان یافتن (انوری ؎) هرچه دعوی کرده از رتبت امیر المومنین یک روزگار از پایه قدر تو برهان یافته (اردو) دلیل حاصل کرنا

(الف) برّه بند اصطلاح - بقول وارسته باشد (۱) تجربه کار و ماهر (ظهوری ؎) چو گرگت ور اندگزند سخن یک بنا شی اگر برّه بند سخن تو گوید که به تخفیف هم مستعمل و فرماید که (۲) برّه بنده قومی است که قوچ جنگی پرورند و بجنگانند و به بهای گران آن را فروشند - مدار آن جماعه بر بیع و شرای قوچ است (شاعر ؎) بسی سال طبل لوندی زدی یک صلا از پی برّه بندی زدی و فرماید که (۳) سلیمان پای خیمه نیز (یحیی شیرازی ؎) ای همسفری که کم ادای تو خوش است چون خیمه برّه بندپای تو خوش است خان آرزو در چراغ هدایت بر معنی اول قانع - (یحیی کاشی ؎) لقمه اش گوسپند

پروار است پ چه عجب بره بند این کار
است پ (قاسم مشهدی ع (۱)) یک رخم
سال خورده و یک داغ بره بند پ (حسن
هروی ل) عمریست که در کمند عشقیم پ
قربانی بره بند عشقیم پ (داراب بیگ
جویا ل) از بسکه خورده خون دلم را بجای
شیر پ آهوی چشم او بهمین بره بند شد پ
و فرماید که آنچه به تخفیف می آید مخفف همین
زله بردارش بهار ذکر معنی اول و
دوم و سوم کرده گوید که (بر بند) که
بدون های هوز گذشت مخفف این است
مؤلف عرض کند که (بره بنده) چنانکه
وارسته بر معنی دوم ذکرش کرده بنا
و برای آن سندی که وارسته از شاعر
پیش کرد از ان (بره بندی) بمعنی تجربه
کاری پیدا است نه (بره بنده) و از
سند داراب بیگ جویا که بر الف گذشت

مصدر - - - - - - - - - - - - - -

(ب) **بره بند شدن** بمعنی تجربه کار
شدن و گوسپند جنگی را پرورش کردن
هر دو پیداست و آنچه (بر بند) به معنی
اول بر معنی دوم گذشت مخفف
(الف) توان گرفت ولیکن سندش
نه در اینجا پیش شد نه در انجا. بدون
سند استعمال تسلیمش نه کنیم. مخفی مباد
که بره به تشدید رای مهمله بمعنی بچه گوسفند
بر معنی دوم گذشت و ماخذش همدر انجا
مذکور پس فارسیان آنرا بالفظ بند مرکب
کرده اسم فاعل ترکیبی کردند و برای معنی
دوم استعمال کردند و معنی اولش مجاز آن
که تجربه کار را هم (بره بند) گفتند نسبت
معنی سوم عرض می شود که آن بدون تشدید
مرکب است به تحتانی مفتوح که افاده معیت
کند و ره مخفف راه بمعنی سبیل و بند

بمعنی خودش و این مرکب ۔ اسم مفعول ترکیبی است بمعنی چیزی کہ براہ بستہ شدہ است و کنایہ از ریسمان خیمہ کہ برای قائم کردنش بر زمین و راہ بندند و جا دارد کہ در اینجا برہ را مبدل بہ تہ گیریم کہ بہای فارسی مفتوح و تشدید رای مہملہ می آید چنانکہ اسپ و اسب و معنی آن کنارہ و طرف و دامن ۔ فارسیان تخفیف و تبدیل در این اصطلاح استعمالش کردہ باشند پس معنی لفظی این بطرف و کنارہ بستہ شدہ و کنایہ از رسن خیمہ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) (الف) (۱) تجربہ کار (۲) وہ قوم جو بکرے پالتی ہے اور لڑاتی ہے ۔ بونٹ (۳) ڈیرے کی رسی جس کے سہارے سے ڈیرا کھڑا کیا جاتا ہے بونٹ (ب) تجربہ کار ہونا ۔ لڑائی کے بکرے پالنا ۔

(الف) برہخت | (الف) بقول سروری

(ب) برہختن | و ناصری بہ رای مہملہ

(ج) برہختہ | وہاوخا بوزن بخبت یعنی ادب کرد (شمس فخری ہ) بسان ہندوان ترک فلک را پجیوب کین بمالید و ببرہخت پ و فرماید کہ باضافہ یا نیز آمدہ ۔ صاحب برہان گوید کہ بمعنی ادب کرد و فرماید کہ ماضی ادب کردن است ۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ بروزن سرخت بمعنی ادب کردہ شدہ مشتق از برہختن و (ب) بقول سروری بمعنی (۱) ادب کردن و بقول جہانگیری بمعنی برآہیختن کہ گذشت صاحب برہان بذکر معنی اول نسبت معنی دوم فرماید کہ (۲) برکشیدن و (۳) برآوردن و فرماید کہ بہر دو معنی آخر بکسر ثالث ہم درست باشد صاحب بحر بذکر ہر سہ معنی

گوید که بالفتح بهر دو معنی آخر یکسر هم و فرماید
که سالم التصریف است که غیر ماضی و مستقبل
و اسم مفعول نیاید صاحب موارد بذکر
هر سه معنی بالا (برآهیختن) را که بزیادت تحتانی
چهارم می آید مخصوص بامعنی دوم و سوم
کرده. خان آرزو بدلیل (الف) ذکر (ب)
کرده چنانکه بالا گذشت. صاحبان سروری
و برهان نسبت (ج) می فرمایند که بمعنی
ادب کرده (سراج الدین راجی ؎ هر کرا
روزگار برهخته ؎ به ترازوی عقل برسخته
؎ مؤلف عرض کند که (آهیختن) مصدری
گذشت بمعنی دوم وسوم و ماخذ آن
آهیخ که بمعنی کشش است و (برآهیختن)
مزید علیه آن بزیادت کلمهٔ بر بران و
(ب) مخففش بحذف الف وتحتانی و آنچه
معنی اول در اینجا زائد است مجاز معنی
دوم باشد که برکشیدن کسی را کنایه از
تعظیم آن کردن است و وجهی نیست که
همین معنی در مصدر (برآهیختن) و (برآهیختن)
هم نباشد ولیکن محققین محتاط آن را بدین
وجه ترک کرده باشند که سند استعمالش بنظر
نیامد پس الف ماضی مطلق ب و (ب)
مصدر مرکب و (ج) اسم مفعول و ماضی
مطلق بزیادت های زائده که افادهٔ معنی
ماضی قریب کند. آنچه صاحب جهانگیری
این را مرادف برآهیختن نوشت سکندری
خورد که برآهیختن مزید علیه آهیختن است
و آهیختن و رای معنی کشیدن و دیگر معانی
هم دارد که درین مصدر یافته نشد پس
این مراوفش در معنی دوم است و بس
و خان آرزو در معنی (الف) خطا کرد
که آن را اسم مفعول دانست و غور
نکرد که اسم مفعول آن (ج) است.
بای حال متحقق شد که یکسر های هوز است

وآنانکہ بمعنی اوّل بفتح آن گرفتہ اند خلاف ماخذش رفتہ اند وعجبی نیست کہ تسامح شان از کلام سراج الدین راجی راہ یافتہ کہ ہختہ را قافیۂ سختہ آوردہ وسختن کہ بجای خودش می آید بالفتح وبالضم ہر دو پس خیال کردہ باشند کہ ہختہ وسختہ ہر دو بالفتح است وبقاعدۂ قوافی غور نکردند کہ (ہختہ بالکسر) ہم قافیۂ (سختہ بالفتح یا بالضم) درست باشد بالجملہ باعتبار صاحب سروری کہ از اہل زبان است فتح ہای ہوّز را محاورۂ زبان دانیم اگرچہ خلاف ماخذ است مخفی مباد کہ (الف و (ج) ہم شامل باشد بر ہر سہ معانی (ب) (اردو) (الف) ادب کیا (ب) (۱) ادب کرنا (۲) و (۳) دیکھو آہختن و برآہیختن (ج) ادب کیا۔ ادب کیا ہوا۔

بر ہدف آمدن تیر مصدر اصطلاحی برنشانہ رسیدن تیر (صائب ؎) تر آانزو آید بر ہدف تیرے کہ سازد قامتت را چون کمان درد پے (اردو) تیر کا نشانہ پر لگنا۔

بر ہدف دست داشتن مصدر اصطلاحی۔ قدرت داشتن برنشانہ و کنایہ از رسیدن بر ہدف (صائب ؎) بر ہدف دستی ندارد تیر بی زور کمان ہمت پیران جوانان را بمنزل می برد پے (اردو) نشانے پر پہنچنا۔ نشانے پر لگنا۔

برۂ دو مادری اصطلاح۔ بقول سروری در ملحقات (۱) کنایہ از کمالی کہ دران نقصان راہ نیابد از حوادث (خاقانی ؎) عشق تر انوالہ شد گاہ دل و گہی جگر لاغر ازان نمی شود چون برۂ دو مادری صاحب جہانگیری در ملحقات گوید کہ (۲) کنایہ از چیزی یا کسی کہ از سوانح و حوادث روزگار کاہشی و نقصانی در و راہ نیابد و فرماید کہ برۂ کہ خواہند قربہ کنند

از دو میش شیر دار شیر دہند و آن را شیر
نیز نامند و بترکی املک گویند صاحبان
رشیدی و برہان و ناصری و جامع ہم ذکر
این کردہ اند۔ خان آرزو در سراج گوید
کہ (۳) چیزی کہ تقویت او از دو طرف باشد
و بقول بعض چیزی از حوادث روزگار
نقصان نہ بیند و بذکر قول رشیدی و سند
بالا گوید کہ عجب است از وکہ برای ہمین
مثال این شعر آوردہ و حال آنکہ درین
بیت بمعنی خود است کما لایخفی علی المتامل
ترکہ بردارش بہار نقل عبارتش کردہ
(رشیدی) را نشانۂ اعتراض نکردہ مؤلف
عرض کند کہ مرکب توصیفی است و کنایہ
از بزغالہ کہ شیر از دو مادر یابد و رسم
است کہ در گلۂ گوسپندان بعض برہ ہا
ورای مادر خود از مادہ بز دیگر ہم شیر میخورند
و او منع نمی کند و شیر می دہد از محبت یا ہمین

صورت راہ می یابد یا مادۂ کہ بر طرفش مردہ
باشد پس (۴) فارسیان برۂ دو مادری
ہمین برہ را نامند و معنی مبین کردۂ خان
آرزو مجاز آن و معنی دوم و اول محققین
بالا ہم مجاز مجاز باشد و لیکن بقیاس بعید
و مانسبت معنی اول اعتبار صاحب سروری
داریم کہ از اہل زبان است پس در کلام
خاقانی ہمین اصطلاح بمعنی چہارم مستعمل
و جا دارد کہ من وجہ متعلق بمعنی سوم ہم گنیم
و ہیچ لطف با معنی اول و دوم در آن نیست
۔فتاتل (اردو) (۱) وہ کمال جس مین
کوئی نقص نہ آیا ہو۔ مذکر (۲) وہ چیز
یا وہ شخص جسکو کوئی نقصان حوادث زمانہ
سے نہ پہنچا ہو۔ مؤنث و مذکر (۳) وہ
چیز جسکو دو طرف سے تقویت ہو۔ مؤنث
(۴) وہ برہ جسکو دو مائون کا دودھ ملا ہو

بر ہر چہ نتوان توانا اصطلاح۔ بقول

انند بحوالۂ مظہر العجائب۔ از صفات حق
سبحانہ تعالی۔ **مؤلف** عرض کند کہ دیگر
محققین ازین ساکت و معاصرین عجم بر زبان
ندارند۔ تا آنکہ سند لفظی استعمال پیش نشود
ما مجرد قول محقق را کافی ندانیم۔ اگرچہ موافق
قیاس است کہ باعتبار محاورہ لطفی ندارد
(اردو) ہر اُس چیز پر قادر جس پر ہمکو
قدرت نہیں ہے (خداوند تعالی کی صفت)

برۂ عافیت نزار اصطلاح۔ بقول
مؤید بحوالۂ ادات۔ ای تن از درستی و بہی
غمی مغلوب و ضعیف شد۔ دیگر ہمہ محققین
فارسی زبان ازین ساکت و معاصرین عجم
بر زبان ندارند و خلاف محاورہ و ہر چہ
محقق بالا معنی این بیان کردہ است ہیچ
وصلاحیت اصطلاح ہم ندارد ما بجذیکہ
معنی اصطلاحی بر سبیل مجاز پیدا می کنیم کنایہ
باشد از کسی کہ او را عافیت و صحت حاصل

نیست این است تائید علما (اردو) وہ
شخص جو بیغمی سے ناتوان اور ضعیف ہو
اور بلحاظ ہمارے معنون کے غیر تندرست

برۂ فلک اصطلاح۔ بقول جہانگیری در
ملحقات (۱) کنایہ از ماہ و بقول رشیدی (۲) یعنی
حمل۔ صاحب ناصری در ملحقات گوید کہ برج حمل
مراد است صاحبان برہان و بحر متفق با ناصری
مؤلف عرض کند کہ برۂ بمعنی بچہ گوسپند گذشت
پس مرکب اضافی است و موافق قیاس کہ فارسیان
برج حمل را بدین نام موسوم کردند بمعنی اول را تا آنکہ
سند استعمال پیش نشود تسلیم نکنیم البتہ برید فلک
بمعنی اول می آید کہ صراحت ماخذش ہمدنجا
کنیم و جا دارد کہ کاتب جہانگیری در لفظ
یا معنی سہو کردہ باشد (اردو) (۱) چاند
۔ مذکر۔ ماہ۔ قمر (۲) برج حمل۔ دیکھو اول برج

برہ گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول
رشیدی و بحر و مؤید و بہار و (جہانگیری

(ملحقات) (۱) کنایه از عاجز و زبون گرفتن (حکیم ناصرخسرو) از بهر آنکه تو بره گیری دگر مرا ای بی تمیز مردگری را مشو بره صاحب برهان گوید که بره بمعنی عاجز و زبون هم هست. خان آرزو در سراج فرماید که زبون و عاجز کردن که در اصل بره بمعنی زبون و عاجز مستعمل است مؤلف عرض کند که معنی لفظی این (۲) گرفتار کردن در راه و کسی را که در راه گرفتار می کنند بی سر و سامان و عاجز می باشد و از گرفتاری خود خبر ندارد و از همین عادت معنی اول بر سبیل کنایه قائم شد. آنانکه این معنی را متعلق به معنی چهارم لفظ بره کرده اند سکندری خورده اند که این اصل است و آن ماخوذ ازین بلکه ما همه را بجا اشاره این کرده ایم که در مجرد لفظ بره معنی عاجز نباشد و خان آرزو هم از غور کار نگرفت که این مصدر را ماخوذ از لغت بره دانست حزین نیست که بره مخفف براه بمعنی حقیقی یعنی در راستای راه است و بس (اردو) (۱) عاجز و مغلوب کرنا (۲) راستہ میں گرفتار کرنا۔

بر یلیا القول برهان و هفت و انند بفتح اول و سکون ثانی و کسر ثالث و لام ساکن و تحتانی با الف کشیده یونانی رستنی باشد که آن را رازیانه گویند و معرب آن اراج باشد از روزیکه آفتاب به برج حمل می رود هر روز یکدرهم تخم رازیانه با یک درهم قند سفید سفوف کند و تا سه ماه در خوردن او مداومت نماید در تمام سال مریض نه شود و جمیع گزندگان تخم رازیانه خورند بجهت روشنائی چشم و افعی چشم خود را بجهت روشنائی و تقویت بران مالد. صاحب محیط ذکر این نکرد و بر رازیانج

گوید که معرب رازیانهٔ فارسی است که در بادیان مسطور شد و ما حقیقت این بر (اقومارثون) نوشته ایم (**اردو**) دیکھو اقومارثون۔

برہم اصطلاح۔ بقول انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل و ثالث بمعنی (۱) باہم و مجتمع (۲) پریشان و آشفته و آشفتگی۔ **مؤلف** عرض کند که مرکّب است از کلمهٔ بر که بمعنی علی گذشت و ہم بمعنی اوست و معنی حقیقی این (۳) بالای یکدیگر و (۴) بر سبیل مجاز بمعنی خشمناک و غضبناک و آزده که انسان در حالت غضب بالای یکدیگر می افتد و معنی دوم ہم مجاز باشد و لیکن معنی آشفتگی مخصوص با برہمی است و معنی اوّل ہم درست است که منشأش در (برہم افتادن) می آید و حد استعمال دیگر معانی ہم در لغات مذکور شود (**اردو**) (۱) باہم۔ دیکھو باہم (۲) پریشان۔ دیکھو افتردل (۳) ایک دوسرے پر (۴) برہم بقول آصفیہ خفا۔ ناراض۔ بگڑنا۔

برہم افتادن مصدر اصطلاحی۔ (۱) بمعنی جمع شدن با یکدیگر مستعمل بمعنی اوّل برہم که گذشت (ظہوری ؎) خوشا عشرت که خاطر درہم افتد ؛ غم واندوه در دل برہم افتد ؛ و (۲) بر یکدیگر افتادن که مقصود از اظہار کثرت است متعلّق بمعنی سوم برہم که بجایش گذشت (ولہ ؎) زبس قربان بکویش برہم افتاد ؛ برای عید خاک و خون حنا کرد ؛ (**اردو**) (۱) باہم جمع ہونا (۲) ایک دوسرے پر گرنا۔ (اظہار کثرت کے لئے مستعمل ہے)۔

برہمان اصطلاح۔ بقول جہانگیری مرادف برہمن۔ قومی است از ہندوان که در میان ایشان (انہا اصیل تری نبود (امیر خسرو ؎) زنقدیر ؛ ہمه ابریشمین پوش ؛ حریر برہمان افگنده بردوش ؛ **مؤلف** عرض کند که برہمن لغت سنسکرت است۔ بقول ساطع قومی که بزنّار دار شہرت دارد۔ مرادف برآہمن و برہما ہم لغت سنسکرت است که بقولش بمعنی یزدان آمده۔ فارسیان

(۳۲۳۳)

برہمن را مزید علیہ کردہ اند بزیادت الف یا برہمن را قلب بعض کردند بہر دو صورت مقرّس باشد و بس (اردو) برہمن۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکّر۔ وید جاننے والا۔ خداشناس۔ ایک ہندو اُتم ذات کا نام۔

برہم بافتہ اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدّین شاہ قاچار بمعنی مطلق بافتہ **مؤلّف** عرض کند کہ برہم دریں جا بمعنی اوّل و اوست یعنی باہم بافتہ و ازیں استعمال مصدر (برہم بافتن) ہم پیدا می شود و تسامح صاحب رہنما و اتّفاق معاصرین عجم باماست کہ معنی باہم و بایکدیگر را داخل معنی نکرد۔ (اردو) بنا ہوا۔ باہم بنا ہوا۔

برہم پیچیدن مصدر اصطلاحی۔ بر روے یکدیگر پیچیدن و باہم پیچیدن متعلّق بمعنی اوّل برہم کہ بجایش گذشت (ظہوری ۵) ناپیچید زبس بر دل تنگم برہم ز شد گرہ آہ اگر عقدہ کشائی نرسد ز (اردو) باہم لپٹ جانا۔ ایک دوسرے سے لپٹ جانا۔

برہم تافتہ اصطلاح۔ بقول مؤیّد و ہفت یکجا جمع کردہ و پیچیدہ چنانچہ چند رسن یکجا جمع کردہ بہ پیچند تا بایکدیگر بیامیزد **مؤلّف** عرض کند کہ اسم مفعول (برہم تافتن) است کہ بمعنی بالای یکدیگر و باہم تافتن باشد و برہم دریں جا بمعنی اوّل و سوم اوست (اردو) باہم بٹا ہوا۔

برہم چسپیدن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی باہم و بر یکدیگر چسپیدن (ظہوری ۵) دل و دا غش چنان برہم نچسپید ز کہ از ہم شان توان ہرگز جدا کرد ز مخفی مبادکہ برہم دریں جا بمعنی اوّل و سوم اوست (اردو) باہم چمٹ جانا۔

برہم چیدن مصدر اصطلاحی۔ بہار عجم ذکر ایں از معنی ساکت و نقل نگارش (انند) اتّباع کند **مؤلّف** عرض کند کہ در محاورۂ فارسیان معانی مختلفہ دارد از یں جاست کہ بہار تفصیلش را

بمامی سپارد (۱) بمعنی یکی بالای دیگری جمع کردن متعلق بمعنی اوّل برہم چنانکہ (برہم چیدن خار درچیزی) (ظہوری ؎) چہ خارہا کہ نچیدہ است درکفم برہم ژ زمن نبود درین باغ گل نچیدہ تری ژ (ولہ ؎) بہر بلبل داغہا از برگ برہم چیدہ گل ژ شمع در پروانہ سوزی خود سراپا آتش است ژ و (۲) کنایہ از خون کردن وظلم کردن۔ مجاز معنی دوم برہم کہ گذشت کہ پریشان کردن چیزی برباد کردن آنست چنانکہ (برہم چیدن خون) (ولہ ؎) خون تعریف بہار وصل برہم چیدہ ام ژ در تمور ہجر مغز استخوان آوردہ ام ژ و (۳) تہ کردن چنانکہ (برہم چیدن داغ) (ولہ ؎) داغہا برغنچۂ دل سخت برہم چیدہ ام ژ برجگر گر بہمن سازم یک گلستان وار ہست ژ منعفی مباد کہ (برہم چیدن سفرہ) ہم متعلق بہمین معنی است (۴) کنایہ از درست کردن وجمع کردن متعلق بہ معنی اوّل برہم چنانکہ (برہم چیدن داغ) (علی قلی بیگ ؎)

زبس داغ تو برہم چیدہ ام در سینۂ سوزان ژ چراغ اہل دل روشن شد از کاشانہ ام امشب ژ

(اردو) (۱) باہم جمع کرنا (۲) کسی چیز کا خون کرنا یعنی اس کو زائل کرنا (۳) تہ کرنا لپیٹنا (۴) جمع کرنا۔ ایک دوسرے پر جمانا۔

برہم خاستن مصدر اصطلاحی۔ پیدا ہونا۔ بتواتر وبرہم دریجا۔ من وجہ متعلق بمعنی اوّل اوست برسبیل مجاز (ظہوری ؎) بجای موج خیزد برق برہم ژ بدریا ریزی از خاکستر من ژ (اردو) پیدا ہونا۔

برہم خوردن مصدر اصطلاحی۔ بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت وبقول بحر (۱) پریشان شدن متعلق بہ معنی دوم برہم کہ گذشت (صائب ؎) از نسیمی دفتر ایام برہم می خورد ژ از ورق گردانی لیل ونہار اندیشہ کن ژ (میرزا بیدل ؎) باطن آسودہ از یک حرف برہم می خورد ژ غنچہ تا خوابش نفس برلب رساند بیدل است ژ

ظہوری ؎) زغم چندان پریشان نیست
برہم خوردۂ کاکل ز بزیر کوہ ماندن بہ کہ بتیاب
کمر گشتن ز (صائب ؎) عارف زموج حادثہ
برہم نمی خورد ز از شور بحر آب گہر گل نمی شود ز و
(۲) برافروختہ وخشمناک شدن متعلق بمعنی چہارم
برہم (ظہوری ؎) باد خاکم را ببرد و آتش آبم را
بسوخت ز خوردہ برہم طینتم از اعتدال افتادہ
ام ز مخفی مباد کہ بعضی این را ہم متعلق بمعنی اول
دانند و ما برخلاف شان کہ ذوق سخن با ہر یک
مخصوص است (اردو) (۱) پریشان ہونا۔
(۲) غضبناک ہونا۔

برہم ورہم اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ
فرہنگ فرنگ بالفتح (۱) بمعنی پریشان و آشفتہ
وزیر وزبر **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان
گویند کہ "ہمہ کاروبار و انتظام شان درہم
وبرہم شد" یعنی پریشان و تہ وبالا وخراب
شد ما این را بہ تقدم برہم بر درہم نہ شنیدیم

محققین بالا شنیدہ باشند۔ خلاف قیاس نیست
و (۲) بمعنی خشمناک چنانکہ معاصرین عجم گویند
با او حرف مزنید کہ امروز مزاجش خیلی برہم و
درہم است" یعنی خشم ناک وغضبناک است۔
(اردو) (۱) درہم برہم۔ بقول آصفیہ۔ فارسی
تہ وبالا۔ ابتر۔ الٹ پلٹ۔ گڑبڑ۔ و (۲) خفا
ناراض۔

برہم رنجیتن مصدر اصطلاحی۔ بالای یکدیگر
نہادہ شدن متعلق بمعنی سوم برہم کہ گذشت
موافق قیاس است متعدی ہم آمدہ یعنی بالای
یکدیگر نہادن کہ رنجیتن لازم و متعدی ہر دو می آید
(ظہوری ؎) نیاز ہر دو عالم ریخت در بازار
کو برہم ز نیرز دنیم نازش را خریدار انچنین باید
(ولہ ؎) شعلۂ آہت زموج گریہ برہم ریختہ ز
آتش آب درون واز برون سرد ادہ ایم ز
(اردو) ایک پر ایک رکھا جانا۔ رکھنا۔

برہم زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر

بمعنی پریشان ساختن وبقول بهار زیر وزبر کردن وخراب وپریشان کردن مؤلف عرض کند که متعلق بمعنی دوم برهم وسند این در ملحقات می آید (اردو) برهم کرنا۔ پریشان کرنا۔ صاحب آصفیه نے صرف (برهم هونا) کا ذکر کیا ہے جو اسی کا لازم ہے۔

برهم زدن آب وخاک مصدر اصطلاحی (۳۲۳۵)

کنایه از تته وبالا کردن وبرباد کردن وتباه کردن جهان (انوری ۵) لشکر طغرل تکین برهم زنندی آب وخاک ۵ گرنه ساکن داروی شان هیبت طغرل تکین ۵ (اردو) دنیا کو تته وبالا کرنا۔ تباه کرنا۔

برهم زدن اسباب مصدر اصطلاحی۔ (۳۲۳۶)

پریشان وتته وبالا کردنش (انوری ۵) بخدائی که وصف بیچونش ۵ همه اسباب عقل برهم زد ۵ (اردو) سامان کا برهم اور پریشان اور تته وبالا کرنا

برهم زدن جهان مصدر اصطلاحی۔ بقول

بحر (۱) جستجو کردن وتلاش کردن۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد۔ طالب سند استعمال می باشیم که بگوش ما نخورد و معاصرین عجم بر زبان ندارند وبه تحقیق ما (۲) مرادف (برهم زدن آب وخاک) که گذشت وموافق قیاس است۔ (اردو) (۱) تلاش کرنا۔ بقول آصفیه۔ (۲) ٹٹولنا کھوج لگانا۔ سراغ لگانا (۲) دیکھو (برهم زدن آب وخاک)

برهم زدن چشم مصدر اصطلاحی۔ پریشان (۳۲۳۷)

شدن چشم وبه تکلیف افتادن آن وکنایه از بند وبیکار شدنش ومتعدی آن هم (صائب ۵) چشمی است که برهم زده از موی زیاد است ۵ تا دل رگ خامی ازو هوس داشته باشد ۵ (اردو) آنکھ بند ہونا۔ آنکھ بند کرنا۔

برهم زدن دفتر مصدر اصطلاحی۔ (۳۲۳۸)

پریشان کردن دفتر (میرزا معز فطرت ۵) برهم زدیم دفتر رنگ پریده را ۵ بر نام بیکس رقم

وصل یار نیست ؛ (اردو) دفتر پریشان کرنا۔

برہم زدن دودمان مصدر اصطلاحی (۱۲۳۴ھ)

برباد و تباہ کردن خاندان (محتشم کاشی ۹)

کی گمان می برد دل کان شمع فانوس حجاب ؛ چون زعرفان دم زند صد دودمان برہم زند ؛ (اردو) خاندان کو برباد کرنا۔ تباہ کرنا۔

برہم زدن دیدہ مصدر اصطلاحی۔ مرادف (۱۲۳۴ھ)

(برہم زدن چشم) (ظہوری ۹) دیدہ برہم زن حائل بردار ؛ منشین کنجی دربان بشناس ؛ (اردو) دیکھو برہم زدن چشم۔

برہم زدن قرار مصدر اصطلاحی۔ کنایہ (۱۲۳۴ھ)

باشد از بی قرار و پریشان کردن و لازم ہم۔ (ظہوری ۹) وادیم قسم بہ بی قراری ؛ بر برہم زنی قرار ہارا ؛ (اردو) بی قرار کرنا پریشان کرنا۔ بی قرار ہونا پریشان ہونا۔

برہم زدن گل مصدر اصطلاحی۔ بہ کسر (۱۲۳۴ھ)

کاف فارسی۔ پریشان و برباد کردن (ظہوری ۹)

عشق او کرد خوب زشت مرا ؛ زد بہ برہم گل سرشت مرا ؛ (اردو) مٹی خراب کرنا۔ بقول آصفیہ تباہ کرنا۔ خراب کرنا۔ ستیاناس کرنا۔ برباد کرنا۔

برہم زدن لب مصدر اصطلاحی۔ کنایہ (۱۲۳۴ھ)

از بند کردن و شدن لب (ظہوری ۹) بجنبش لبہائے مژگان صد حکایت دریمان داری ؛ اگر گاہی لبی برہم زند اظہاری گنجد ؛ (اردو) لب بند کرنا لب بند ہونا۔

برہم زدن منش مصدر اصطلاحی۔ بقول

بہار بر سر غنیان و تہوع آمدن طبیعت۔ حیف است کہ سندی پیش نکرد و محققین فارسی زبان بر زبان ندارند ولیکن موافق قیاس است و کنایہ باشد از پریشان شدن و کردن طبیعت (اردو) طبیعت کا پریشان ہونا۔ طبیعت کو پریشان کرنا۔

برہم زدن نسخہ مصدر اصطلاحی۔ بر (۱۲۳۴ھ)

کردن و ضائع کردن و از دست دادن آن

ظهوری ؎) برهم زدیم نسخهٔ ترکیب عشق را ؛ قوّت بضعف وعجز بنیرو گذاشتیم ؛ (اردو) نسخه ضائع کرنا۔ کھونا۔

برهم زننده استعمال۔ بقول شمس نگریستن وبپوستن ومژه برهم زدن مؤلف عرض کند که اسم فاعل است از مصدر (برهم زدن) که گذشت محقق بی تحقیق غور نکرد ومعانی غلط وخلاف قیاس نوشت (اردو) ناقابل ترجمہ۔

برهم شدن مصدر اصطلاحی (ا) پریشان شدن و (۲) در غضب آمدن۔ معاصرین عجم برزبان دارند (ظهوری ؎) ازان اسباب ایمانی که برهم میشود ایمان ؛ فدای چشم کافر جرأتے میتوان کردن ؛ (اردو) (ا) پریشان ہونا (۲) برہم ہونا۔ غصّہ ہونا۔ دیکھو بخشم شدن۔

برهم شکستن چین زلف مصدر اصطلاحی چین زلف را پریشان کردن و پریشان کردن زلف است وبس (انوری ؎) صبا را پای در زلف تو بشکست ؛ چو چین زلف را برهم شکستند ؛ (اردو) زلف کو پریشان کرنا۔

برهم فشاردن جگر مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از پژمردہ کردن جگر (ظهوری ؎) این نالہ ام از کام وزبان برنتراود ؛ کز درد تو برهم نفشارد جگرم را ؛ (اردو) جگر کو پژمردہ کرنا۔

برهم فگندن دام مصدر اصطلاحی۔ گستردن دام است وبس (ظهوری ؎) صیّاد آهویت سر مازد همازبس ؛ برهم فگنده دام تو از دانه پر شده است ؛ (اردو) دام بچھانا۔ دام پھیلانا۔

برهم کار اصطلاح۔ بقول بهار (ا) تباه کنندهٔ کار (میرزا صائب ؎) عشقبازان را طرف بسیار پیدا میشود ؛ کار اگر عشق است برهمکار پیدا می شود ؛ و فرماید که از اهل تحقیق مسموعست که بخط میرزای مذکور (برهمکار) بضم بای فارسی بنظر آمده و درینصورت همکار بمعنی هم پیشه و

حریف باشد یعنی بسیار حریف و هم پیشه بهم میرسد صاحب اند حرف بحرف نقل نگارش مؤلف عرض کند که لفظ برهم مرکب شده است بالفظ کار د هرد و بمعنی خود است و اسم فاعل ترکیبی است بقاعدهٔ فارسی و انچه ذکر بای فارسی در بخا کرده است محل آن نیست و (برهم کار) بالضم به بای فارسی بجایش هم نمی آید. سبحان الله چه خوش تحقیقی است که اهل تحقیق دیوان قلمی صائب را دیده اند و بعوض موحده - بای فارسی مکتوب بود و انهم سخن آفرینی برای آنست که این را بمعنی حریف گیرند و ای بر محقق - می پرسیم از و که اگر (برهم کار) را کنایه از حریف گیریم چه نقصان باشد که کنایه لطیف است چرا که برهم کننده کار عاشق همان حریف اوست - پس کوه کندن و موش مرده برآوردن کار محققین نیست و دور است ازشان تحقیق و تحقیق آنست که معنی بیان کرده اش حقیقی است و (۲) کنایه باشد از رقیب (اردو) (۱) کام کو برهم کرنے والا (۲) رقیب - بقول آصفیه - حریف دشمن - عدو - مخالف (مخیر ۵) یه نه هوگا که مرے قتل سے درگزر رینگے جو رقیبون نے سکھایا هو وه کرگزرینگے

برهم کردن مصدر اصطلاحی متعدی برهم شدن بهر دو معنی که گذشت معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) (۱) پریشان کرنا - برهم کرنا - (۲) غصه دلانا - برافروخته کرنا - بهڑکانا -

برهمن بقول سروری (۱) نام بت پرستان (سعدی ۵) به تقلید کافر شدم روز چند برهمن شدم در مقالات زند و بقول جهانگیری با اول و ثانی مفتوح به های زده قومی است از هندوان که درمیان ایشان از انها اصیل تر نبود - مرادف برهمان (که گذشت) و برهمند (که می آید) و بقول جامع بمعنی اصل هنود - و بت پرست و زنار بند و بقول برهان اصل و نجیب هنودان و فرماید که بروزن کرکدن بفتح اول و سکون ثانی هم آمده صاحب ناصری گوید

(۱۲ سطر)

که بروزن قلمزن یعنی بت پرست وزنّار بند انجب هنود و بقول بعض گوید که چون نام زرتشت براهام بوده و بیاس حکیم از هندوستان بامتحان وی بایران آمده بعد از ملاقات و مقالات ره سپر کیش وآئین او گردیده بهندوستان بازگشت وطریقت اورا بهندیان بیاموخت آن طائفه را برهمن لقب شد و براهمه بقانون عرب جمع آن - یکی از فضلا گفته (ه) ای برهمن آن عذار چون لاله پرست ۔ رخسار نگار چارده ساله پرست ۔ گر چشم خدای بین نداری باری ۔ خورشید پرست شونه گوساله پرست ۔ و فرماید که برهمند و برهمه مرادف آن - خان آرزو در سراج گوید که تحقیق اینست که لفظ هندی است ومعنی آن موافق مذهب اینها در جائیکه چهار طریق قرارداد جمشید نوشته مرقوم است وچون تلفّظ آن برغیر هندی دشوار است برهمن مقرر کردند چه در فارسی وچه درعربی ازینجهت جمع آن درعربی براهمه ودر اصل بای آن مکسور بود وفتح با و سکون را وفتح را هردو صحیح است وفرماید که وجه صحّت (برهمه) میتواند شد که نون را ازجهت تخفیف حذف کرده ها در آخر زیاده کرده باشند ووجه زیادت دال در آخر برهمند بجایش خواهد آمد - بهار گوید که براهمه جمع برهمه باشد نه برهمن و فرماید که لفظ براهمه تراشیدهٔ فارسی زبانان متعرّبست و در کتب تواریخ مثل اکبرنامه وغیره مذکور **مؤلف** عرض کند که خان آرزو در بی بحقیقت نبرده است هندی نیست بلکه لغت سنسکرت است از لفظ برهم بکسر اوّل وفتح دوم وسکون های هوز بمعنی بزرگان و در روح اعظم ونون نسبت که درسنسکرت می آید معنی لفظی این منسوب به خدا و قومی که خود را بخصوصیت خاص کنند از جمیع اقوام هنود و شریف تر دانند در انها فارسیان تصرّفی در اعراب کرده اند و برهمه را معرّب برهمن قیاس توان کرد به تبدیل نون به های هوز و براهمه جمع معرّب بقاعدهٔ عرب ولیکن

صاحب محیط المحیط براهمه را جمع برهمن نوشته و برهمن را معرب قرار داده بهر دو صورت براهمه تراشیده فارسی زبانان نیست و محققین لغات عرب برهمه را ترک کرده اند و برهمن را معرب گرفته اند و آنچه (برهان) بالف گذشت - جا دارد که مزید علیه این دانیم و جا دارد که آن را هم لغت مستقل سنسکرت خیال کنیم که ترکیب آن بالفظ برهما و نون نسبت است و (برهما بمعنی یزدان مرادف برهم کذا فی التاج) و برهمند که بزیادت دال زائد در آخر می آید مقرس است که فارسیان دال زائده در آخر کلمات می آورند چنانکه شفتالو و شفتالود (اردو) برهن - اسم مذکر - دیکھو برہمان -

(۲) برهمن بقول برهان حکما و علما و دانشمندان و پیر و مرشد و بت پرستان و آتش پرستان هم و بقول جامع بمعنی حکما و پیر و مرشد بت پرستان - صاحب ناصری گوید که بیشتر بر علمای هنود اطلاق کنند چه برهما بعقیدهٔ ایشان فرشتهٔ بسیار بزرگ است و او را تمجید و نیایش کنند **مؤلف** عرض کند که مجاز معنی اوّل است و بس - حقیقت این همین قدر است که حکما و علما و دانشمندان و فقرای ایشان در همین قوم یافته شدند و علما و فقرای دیگر اقوام را هم اینها بزبان خود برهمن خوانند - پس تعریف این را در جمع کردن غلط است بلکه حکیمی و عالمی و عاقلی و فقیری اعم از اینکه از قوم شان باشد یا از دیگر اقوام و مذاهب - در سنسکرت برهمن گویند بمجاز (اردو) سنسکرت مین حکیم اور عالم اور عاقل اور فقیر کو بنظر عزت بر سبیل مجاز برہمن کہتے ہین اس لئے کہ قوم ہنود مین یہ لوگ عموماً برہمن ہی پائے گئے ہین -

(۳) برهمن بقول سروری بحوالهٔ تحفه بتخانه و بحوالهٔ نسخهٔ وفائی تبکده ایست در هند (میر معزی) بهار چین کن ازان روی بزم خانهٔ خویش ؎ اگرچه خانهٔ تو نوبهار برهمنست ؎ **مؤلف** عرض کند که

باعتبار سروری این را هم مجاز معنی اوّل دانیم که بتکده را منسوب به خدا کردند و ماخذ این همان که بر معنی اوّل گذشت (اردو) بتکده بقول آصفیه بتخانہ۔ فارسی۔ اسم مذکّر۔ دیکھو بتکدہ۔

برہمند بقول برہان و بحر و جامع و جہانگیری مرادف برہمن که گذشت **مؤلّف** عرض کند که ماحقیقت ماخذ این را بر برہمن بیان کرده ایم که مزید علیه آن و منفرّس است۔ (ناصر خسرو ؎) برہمندی را بدل در جای کن ؎ گرہمی زایزد پرستی برہمی ؎ (اردو) دیکھو برہمن۔

برہمنہ خان آرزو در سراج ذکر این با برہمن کرده و مرادف برہمہ و برہمن قرار داده۔ ماحقیقت برہمہ را بر معنی اوّل برہمن بیان کرده ایم که معرّب است و برہمنہ جز این نیست که مزید علیه باشد یعنی بر برہمن های هوّز زیاده کرده اند و استعمال این از نظر ما نگذشت و دیگر محقّقین فارسی زبان ذکر این نکرده اند معاصرین عجم بر زبان ندارند۔ طالب سند استعمال می باشیم (اردو) دیکھو برہمن۔

برہم نہادن مصدر اصطلاحی۔ بالای یکدیگر نہادن و جمع کردن (ظہوری ؎) چه جای زر نهم درپی پرده بر هم ؎ اگر جان تواند شدن رونمایت ؎ (ولہ ؎) یک روز بیش گرچه ز هجران نرفته است ؎ صد ساله مردنست که بر هم نهاده ایم ؎ (ولہ ؎) روزهای تیره بختان را زشب بر هم نهاد ؎ صبح روئی آنکه بر خورشید مادرزاد بست ؎ (اردو) ایک دوسرے پر رکھنا۔ جمع کرنا۔

برہم نہادن چشم مصدر اصطلاحی۔ بند کردن چشم۔ مخفی مباد که در اینجا چشم را بر سبیل مجاز بمعنی غلاف چشم و پلک گرفته و از همین معنی کنایه بند کردن چشم پیدا می شود۔ فتّالی (ظہوری ؎) چشم بر هم نه زبان درکش ز آفت ایمنی ؎ خلوتی از خویش می ترسد بخلوت میرود ؎ (اردو) آنکھ بند کرنا۔

برہمون بقول شمس۔ (ا) بالضّم آرایش و

(۲) دائره که ملون گاه ماه باشد که بگرما و آفتاب پدید آید و فرماید که بجای فارسی هم آمده **مؤلف** عرض کند که آنچه بجای فارسی و عربی به معنی دائره می آید (پرهون) بدون میم است صراحت ماخذش همانجا کنیم دریغا همین قدر کافی است که غلطی کاتب مطبع یا تسامح محقق باشد که بامیم چارم نوشت - همه محققین فارسی زبان از بهن ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند بدون سند استعمال اعتبار را نشاید و اگر سند استعمال پیش شود تو انیم عرض کرد که مرکب باشد از برهم بمعنی خودش و واو و نون نسبت و معنی لفظی این منسوب بر هم یعنی چیزی که بر چیزی است و کنایه از آرایش و هاله - اندرین صورت باید که بالفتح باشد نه بالضم - وجاداره هزید علیه برهون و تیم که می آید میم زائد باشد و بس چنانکه (از بر) و (از برم) و (در چرا) و (در چرام) (اردو) (۱) آرائش مونث منڈل دیکھو آرایش (۲) هاله بقول آصفیه - اسم مذکر دائره کنڈل چاند کا

برهمه | بقول برهان و جامع و (جهانگیری در ضمیمه) و (خان آرزو در سراج) مرادف برهمن

مؤلف عرض کند که مابدیل معنی اول برهمن حقیقت این بیان کرده ایم که معرب است (میر خسرو ۵) زنقد برهمه ابریشمی پوشش حریر پرنیان افگنده بردوش ؛ (اردو) دیکھو برهمن

برهمه سوگند | مقوله - بقول بهار و انند یعنی همه را سوگند است (طالب آملی ۵) عزتم از اوج ملامت فگند ؛ برهمه سوگند که خوارم کنید ؛

مؤلف عرض کند که بمعنی حقیقی است و ضرورت نداشت که بصورت مقوله یا محاوره بیان کنیم (اردو) تمام پر قسم ہے یعنی تمام لوگون کو قسم دیتا ہون

برهمی معامله | اصطلاح - بقول انند بجوالۂ فرہنگ فرنگ بند شدن کار و بیرونقی آن

مؤلف عرض کند که موافق قیاس است معاصرین عجم بر زبان دارند و دیگر محققین فارسی زبان ساکت (اردو) معاملہ کی برہمی - یا خرابی سونپنا

بره نشاندن | مصدر اصطلاحی - منتظر کردن و در انتظار نشاندن که کسی که انتظار کسی می کند در رهگذرش می نشیند (ظهوری ۵) انتظارم بره عشوه

از بسکہ نشاندہ نتوانم کہ دمی چشم زرہ بر دارم (اردو) تاک مین بٹھانا۔ انتظار کروانا۔

برہ نشستن مصدر اصطلاحی۔ لازم مصدر گذشتہ نشستن بر راہ و انتظار کردن (ظہوری ؎) شبہا برہ نسیم بنشین کہ تا مہر تو بر سحر نیفتد۔ (اردو) راستہ پر بیٹھنا۔ انتظار کرنا۔

(الف) برہنگی بقول بہار (ب) با لتحریک

(ب) برہنہ وبالسکون (۱) بمعنی عریان مثل تیغ برہنہ و لوائے برہنہ و (۲) بمعنی خالی و مجرد مجاز است چون درخت برہنہ یعنی درخت بی برگ و امثال آن (صائب ؎) بی پارۂ جگر نبود راہ را اثر ہا از لشکر است فتح لوای برہنہ را (محمد قلی سلیم ؎) گلی دارم ز رنگ و بو برہنہ ہی سروی چو آب جو برہنہ صاحب تحقیق الاصطلاحات بر معروف قانع مؤلف عرض کند کہ معنی اول حقیقی است یعنی کسی کہ از بی ملبوسی عریان است و معنی دوم کنایہ از بی سر و سامان اعم از نیکہ برائے انسان باشد یا غیر انسان (صائب ؎) پروائے اسپ نیست گدای برہنہ را ہا سیل آب زندگی است سرای برہنہ را ہا مخفی مباد کہ بر بمعنی بیرون بر معنی سیر و ہمش گذشت و بر معنی نسبت و ہشتمش بر بمعنی روشن ہم وہن بالفتح بقول برہان بمعنی اندام می آید و ہای ہوز در آخرش آمدہ افادۂ معنی مفعولی کند پس معنی ترکیبی این کسی کہ اندام خود روشن و بیرون دارد و کنایہ از غیر ملبوس و معنی دوم مجاز آن ہمین قدر است حقیقت ما خذ

(ب) و اختلاف اعراب نتیجہ محاورۂ زبان کہ بروزن سرغنہ و شانہ ہر دو آمدہ و (الف) بقاعدۂ فارسی افادۂ بمعنی مصدری کند بحذف ہای ہوز و زیادت کاف فارسی با یای مصدری (طالب آملی ؎) تیغ و برہنگی فاش کند جوہر خویش را مصلحت ہاست در ین شیوۂ عریانی ما و جاوادر کہ الف را ہم بہر دو معنی مصدری (ب) گیریم یعنی بی لباسی و بی سر و سامانی۔

(اردو) (الف)، برہنگی۔ ننگا پن۔ بی لباسی مؤنث (ب) (۱) برہنہ۔ ننگا۔ بی لباس۔ (۲) بی سر و سامان۔

برہنہ بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی عریان بودن۔ که حقیقی است (اثیر اومانی ؎) برہنہ بود جہان مدتی و درزی ابر دخت بدو از پئی عالم سفید پیراہن (اردو) برہنہ رہنا۔ ننگا ہونا

(الف) **برہنہ پا گذاشتن** مصادر اصطلاحی۔

(ب) **برہنہ پا نہادن** بقول بحر (۱)

(ج) **برہنہ پا قدم زدن** درحالتی که پا از کفش خالی باشد بر چیزی پا گذاشتن (وحید الف ؎) چگونہ حرف تو بی پرده بار قیب زنم کہ برہنہ پا نتوان پا بر دی خار گذاشت (جامی ج ؎) برہنہ پا قدم بر خاری زد بگل از خار و خس مسماۃ میزد (بہار بذکر (الف) قانع خان آرزو در چراغ ہدایت بذکر (ب) سند وحید پیش کرده که متعلق بالف است و فرماید که اگرچه تکرار لفظ پا است ولیکن در واقعه این لفظ مکرر نیست فتامل و صاحب بحر نقل ہمین فقره آخره برداشته مؤلف عرض کند که تکرار لفظ پا در الف و ب مسلم است و در (ج) بعوض پا قدم است ولیکن در معنی از (برہنہ پا) پای بی کفش و نعلین مراد است یعنی پای که برہنہ و عریان است پس نمید انیم که خان آرزو چه می گوید که در واقعه لفظ پا مکرر نیست۔ شک نیست که لفظا مکرر است فتامل۔ مخفی مباد که از مصدر (ج) ہمین (۲) برہنہ پا بر فتار آمدن ہم پیدا است که (قدم زدن) در محاوره عجم بمعنی رفتار کردن و رفتن می آید (اردو) (۱) بغیر جوتی کے کسی چیز پر پاؤں رکھنا (۲) ننگے پاؤں چلنا۔

(الف) **برہنہ پای** اصطلاح۔ الف۔

(ب) **برہنہ پائی** بقول بہار و انند معروف مؤلف عرض کند که کسی که در پایش کفش و نعلین نباشد (ظہوری ؎) دل بر رہ سبکروان

یافتہ رہنمای راہ بردم تیغ می بردجان برہنہ پای را (ب) بزیادت یای مصدری در آخر الف افادہ معنی مصدری کند یعنی بی نعلینی و عریانی پای (صائب ؎) فغان کہ آبلہ در پردہ می کند اظہار شکایتی کہ مرا از برہنہ پائی نیست (اردو) (الف) ننگے پاؤن۔ بقول آصفیہ۔ برہنہ پا۔ (ب) برہنہ پائی۔ مؤنث یعنی جوتا پاؤن مین نہ رہنا۔ حاصل بالمصدر۔

برہنہ جو اصطلاح۔ بقول انند۔ بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح جیم وسکون واو نوعی از جو باشد بی قشر و پوست مؤلف عرض کند کہ قلب اضافت جو برہنہ (اردو) جو کی ایک قسم جس پر چھلکا نہین ہوتا۔ مذکر۔

(الف) برہنہ رو اصطلاح۔ بہار

(ب) برہنہ روی مذکر (الف) گوید کہ (۱) بی حجاب و گشادہ روی مؤلف عرض کند کہ ہر دو یکی است بزمین کہ در آخر (ب) یای زائد است و مقصود محققین از بیمعنی زبان دراز است چنانکہ از سند شان پیدا است (اسمٰعیل ؎) تیغ زبان بدگوہر جوہری ندارد تا حلقہا خط شد جوشن برہنہ ردرا و بقول صاحب تحقیق الاصطلاحات (۲) امرد مؤلف عرض کند کہ این کنایہ ایست کہ روی امرد برہنہ از خط باشد (صائب ؎) حسن برہنہ رویان بریک قرار باشد ہر روز خط کمالی بہ حسن می فزاید مؤلف عرض کند کہ (۳) بمعنی حقیقی بی نقاب ہم (صائب ؎) زہی نقاب جمالت برہنہ روئی ہا خموشی تو زبان ہند کامجوئی ہا (اردو) الف و ب (۱) منہ پھٹ بقول آصفیہ۔ منہ زور۔ بیہودہ گفتار۔ زبان دراز۔ دریدہ دہن۔ موقع بے موقع بولنے والا (مجروح ؎) تو تو مین مین کرو نہ تم اے شیخ رند میخوار ہے بہت منہ پھٹ (۲) امرد یعنی وہ لڑکا جس کا خط آغاز نہ ہوا ہو۔ مذکر (۳)

بے نقاب جس کے مُنہ پر نقاب نہو۔

برہنہ زون حرف مصدر اصطلاحی بقول بحر (۱) صریح و پوست کندہ گفتن بہار بذکر این ساکت (مخلص کاشی ۵) برہنہ ہر کہ زند حرف در برابر خصم ؎ حریف خویش بخاک افگند چو کشتی گیر ؎ مؤلف عرض کند کہ (۲) در پردہ نگفتن و صاف گفتن و بجرأت و بلا تامل گفتن۔ ما معنی اوّل الذکر را تسلیم نہ کنیم و سند قول ما ہم کلام مخلص کاشی است کہ بالا گذشت فتامّل (اردو) (۱) پوست کندہ۔ کہنا تفصیل کے ساتھ کہنا۔ (۲) جرأت کے ساتھ بلا تامّل صاف صاف کہدینا۔

(الف) برہنہ سر اصطلاح۔ (الف)

(ب) برہنہ سری بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ (۱) عریان سر و (۲) کنایہ از حاجی است و (ب) بقولش بمعنی مجرمی و بیحرمتی و محرومی۔ صاحب شمس بمعنی دوم الف قانع و گوید کہ محرم کعبہ در حالت احرام سر برہنہ و نسبت (ب) فرماید کہ کنایہ از احرام است در راہ کعبہ صاحب ضمیمۂ برہان بمعنی اوّل الذکر (ب) قانع و صاحب بحر بعزبانش۔ مؤلف عرض کند کہ (الف) اسم فاعل ترکیبی است بمعنی اوّل و معنی دوم کنایۃً موافق قیاس است ولیکن مشتاق سند می باشیم کہ معاصرین عجم از ان ساکت و دیگر محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ اند و (ب) (۱) بمعنی حقیقی یعنی سر برہنگی و عریانی سر بزیادت یای مصدری بر الف و (۲) حالت احرام نظر بر قول شمس و نظر بر معنی دوم (الف) و (۳) بیحرمتی چنانکہ ذکرش بالا گذشت اگرچہ این ہم موافق قیاس است ولیکن مشتاق سند می باشیم۔ از ینکہ معاصرین عجم و دیگر محققین اہل زبان از ین معنی اصطلاحی۔ سکوت ورزیدہ اند (اردو) (الف) (۱) ننگے سر۔ (۲) وہ شخص جو احرام حج باندھا ہوا و ننگے سر ہو۔ (ب) (۱)

سر برہنگی یعنی وہ حالت جو سر پر کوئی لباس نہ ہو مؤنث (۲) احرام کی حالت مؤنث (۳) بیحرمتی مؤنث

برہنہ شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی عریان شدن (جمال اصفہانی ؎) پس برہنہ شوند چون شمشیر کہ تا کہ با نفس کارزار کنند ۞ (اردو) برہنہ ہونا۔ ننگا ہونا۔

برہنہ قدم اصطلاح۔ بقول بہار معروف **مؤلف** عرض کند کہ کسی کہ پای او کفش ندارد اسم فاعل ترکیبی است (کمال اسمعیل ؎) طرف کلاہ نرگس وچین قبای گل ۞ زربفت ومن برہنہ قدم چون صنوبرم ۞ (اردو) دیکھو برہنہ پا

برہنہ کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ (۱) بمعنی حقیقی است یعنی عریان کردن صاحب بحوالۂ فرہنگ فرنگ گوید کہ (۲) بے حجاب و بی پردہ کردن **مؤلف** عرض کند کہ برای معنی دوم طالب سندی باشیم۔ (نظامی ؎) خوردن آن گندم نامردمش ۞ کرد برہنہ چو دل گندمش ۞ (اردو) (۱) ننگا کرنا (۲) بے پردہ اور بے حجاب کرنا۔

برہنہ گشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی عریان شدن (خسرو دہلوی ؎) برہنہ گشتہ تنۂ گل بباغ ۞ بادکنان خس کشی از روی لاغ ۞ (اردو) ننگا ہونا برہنہ ہونا۔

(الف) **برہنہ گفتن** مصدر اصطلاحی۔

(ب) **برہنہ گو** صاحب آصفی ذکر

(ج) **برہنہ گوئی** (الف) کردہ از معنی ساکت و (ب) بقول بہار آنکہ بی پردہ حرف زند وصریح و پوست کندہ بگوید و فرماید کہ ہم برین قیاس است (برہنہ زدن حرف) کہ گذشت (میرزا اسمعیل ؎) گر عیب تو نخواہی

پوشیده بر تو ماند ژ پیراهن تن خود گردان برهنه گوراژ صاحب بحر ذکر (ج) کرده گوید که صریح و فاش گفتن **مؤلف** عرض کند که حقیقت (الف) بر (برهنه زدن حرف) گذشت و این مرادف آنست و خیال خود هم همدرانجا ظاهر کرده ایم (ب) اسم فاعل ترکیبی است و امر حاضر الف و ج حاصل بالمصدرش دیگر هیچ (**اردو**) الف دیکھو برہنہ زدن حرف (ب) صاف و صریح کہنے والا۔ صاف و صریح کہدے (ج) صاف گوئی۔ مؤنث۔

برهنه ماندن عریان و بی لباس ماندن است صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت (خسرو دهلوی ۵) هر شجر ماغ زبر تا برهنه ماند زبی برگی خود برهنه (**اردو**) ننگا رہنا۔

برهوت بقول برهان بروزن مبهوت (۱) نام واروی است در حضرموت۔ و فرماید که گویند در انجا چاهی است که ارواح کفار و منافقین در انجا جمع شوند صاحب جامع فرماید که (۲) نام صحرائی است در حضرموت و بقول صاحب هفت نام وادیست در حضرموت صاحب انند هر زبان برهان **مؤلف** عرض کند که صاحب محیط اعظم ذکر این نکرد و بخیال ما غلطی کاتب برهان بیش نیست که وادی را وار و نوشت و این لغت عرب است (کذا فی منتهی الارب) (**اردو**) (۱) ایک دوا کا نام برہوت ہے جس کی حقیقت سے صاحبان مفردات طب ساکت ہین (۲) برہوت حضرموت مین ایک صحرا کا نام ہے۔ مذکر۔

برهود بقول سروری (۱) به رای مهمله بوزن فرمود مرادف بیهود۔ خانه که آتش دران گرفته باشد و هنوز نسوخته (ناصر خسرو ۵) چو نرم گویم با تو مرا درشت مگوی ژ مسوز دست جز آنرا که مر ترا برهود ژ صاحب جهانگیری فرماید که با اول مفتوح و ثانی زده و های مضموم و واو معروف چیزی که بسوختن نزدیک شده و حرارت آتش آنرا زود ساخته باشد مرادف بیهود۔ صاحب ناصری در

همین سند نقل بیهود کرده - صاحبان رشیدی وجامع هم ذکر این کرده اند خان آرزو در سراج گوید که از سند ناصر خسرو صیغهٔ ماضی است از (برهودن) بمعنی مطلق سوختن و فرماید که آنچه عزیزان نوشته اند خطاست **مؤلف** عرض کند که درست گوید که در سندی که پیش شد (۲) ماضی مطلق مصدر (برهودن) مستعمل است که می آید ولیکن معنی اوّل را نظر بر اعتبار صاحبان سروری وجامع و ناصری که از اهل زبانند درست خیال می کنیم که مجرد هود به همین معنی می آید - پس این مزید علیه آن باشد وحق آنست که از همین لفظ مصدر (برهودن) بمعنی سوختن وضع کرده باشند تصنیفیه ماخذ بر مصدر کنیم وحقیقت بیهود بجایش می آید **(اردو)** (۱) وہ چیز جس مین آگ لگی ہو اور ابھی نہ جلی ہو - مؤنث (۲) جلا - جلنا - کا ماضی مطلق -

(الف) برهودن (الف) بقول موارد
(ب) برهوده بمعنی سوختن و فرماید که برهود ماضی مطلق اینست که استعمالش بلفظ برهود گذشت) و (ب) بمعنی سوختهٔ چقماق و جائیکه نزدیک بسوختن رسیده ورزدگشته - صاحب نوادر همزبانش وگوید هود مخفف برهود است که می آید وذکر برهوده هم کند بمعنی بالا - صاحب انند بحوالهٔ بهار (الف) را بمعنی (۱) سوختن و (۲) متغیر شدن رنگ از حرارت آتش و (۳) بمعنی آواز بدن وگشت وگذار کردن گفته وما این را در بهار عجم نیافتیم **مؤلف** عرض کند که هود بضمّ اوّل وسکون ثانی وثالث بمعنی لکڑی سوختہ که بالای سنگ آتش زنہ نہند می آید پس همین است اسم مصدر (هودن) بمعنی سوختن که متروک است وبرهودن مزید علیه آن باشد بزیادت کلمهٔ بر بران معنی دوم موافق قیاس است برسبیل مجاز ومعنی سوم بیان کردهٔ انند را بدون سند استعمال تسلیم نه کنیم - باقی حال این مصدر بیت سالم التصریف

نه کامل التصریف و (ب) افاده معنی اسم مفعول همین مصدر کند بزیادت های هوز بر ماضی مطلق وجاوارد که برهو در اکه گذشت مخفف این دانیم

(اردو) الف (۱) جلنا (۲) حرارت آتش سے متغیر ہونا (۳) آوارہ ہونا ب) سوختہ چقماق یا وہ کپڑا جو آگ کی حرارت سے پیلا ہو گیا ہو اور جلا چاہتا ہو۔ مذکر۔

برہول بقول شمس چیزی را گویند که نزدیک بسوختن شده وحرارت. آنرا زرد ساخته باشد وآنرا سپوزنیز خوانند واز ناصرخسرو سندی که آورده همان است که بر برهود گذشت **مؤلف** عرض کند که آسان اینست که این را مبدل برهود انیم که دال مهمله به لام بدل می شود چنانکه درغ ولغ ولیکن معاصرین عجم ومحققین اهل زبان ازین ساکت سندی که بالا مذکور شد دران تحریف راه یافته برهود را برهول نقل کرده. مخفی مباد که هود به همین معنی می آید ولیکن هول باینمعنی نیامده تا این را مزید علیه آن می دانستیم بزیادت کلمهٔ بر بران پس این را بدون سند استعمال تسلیم نه کنیم (اردو) دیکھو برہود

برهون بقول جهانگیری وسروری وناصری وجامع وبرهان وسراج هر چیز میانه تهی مانند اله وطوق ودرخانه وحصار ومحوطه وخارپشت. صاحب رشیدی صراحت مزید کند که در همهٔ اسناد که بذیل دیگر معانی می آید یعنی حصار ومحوطه راست می آید. احتیاج بدیگر معانی نیست. صاحب برهان گوید که بضم اول نیز درست است صاحب مؤید فرماید که قیل با بای فارسی مفتوح. **مؤلف** عرض کند که پرّه. به بای فارسی مفتوح وثانی مشدد بمعنی مطلق حلقه بجایش می آید آن اسم جامد فارسی زبان است وبرهون هم که به بای فارسی می آید مرکب است از پرّه وواو ونون نسبت ومعنی لفظی آن منسوب به حلقه وکنایه باشد از هر چیز میانه تهی ودیگر همه معانی خاص مجاز ومتعلق به همین معنی عام واین مبدل آن باشد که بای فارسی بدل شود بمیم

چنانکہ تپ وتب (اردو) ہر وہ چیز جو محیط ہو جیسے ہالہ۔ حصار۔ برکار کا دائرہ وغیرہ۔
(۲) برہون۔ بقول جامع و (سروری بحوالۂ تحفہ) بمعنی پرکار و فرماید کہ دریکی از نسخ کہ اسم مؤلف نمی شود معلوم نمی شود سند عمق را (کہ برمعنی ہشتم می آید) باستشہاد اینمعنی آوردہ امّا بنحا طر میرسد کہ بمعنی دائرہ انسب باشد مؤلف عرض کند کہ عیبی نیست کہ این را متعلّق بمعنی اوّل دانیم ومراد از دائرۂ پرکار باشد نہ پرکار (اردو) پرکار کا دائرہ۔ مذکّر۔
(۳) برہون۔ بقول جہانگیری و ناصری وجامع و (سروری بحوالۂ شرفنامہ) بمعنی ہالہ (اردو) (۵) ایا قدّ تو چون سروی زدیبا گرد آن آذین ۔ دیاروی تو چون ماہی زعنبر گرد آن برہون ۔ مؤلف عرض کند کہ متعلّق بمعنی اوّل است وبس (اردو) ہالہ۔ دیکھو برہون کر دوسرے معنے
(۴) برہون۔ بقول جامع و برہان و سروری۔ بحوالۂ شرفنامہ بمعنی آرایش مؤلف عرض کند کہ (برہون) بہمین معنی بجایش گذشت۔ جا دارد کہ آن مزید علیہ این باشد بزیادت میم یا متعلّق بمعنی اوّل برہون وشک نیست کہ نسبت قوی بامعنی اوّل ندارد ولیکن نظر بر اعتبار صاحب جامع اینمعنی را تسلیم کنیم وبدینمعنی اسم جامد ہم توان گرفت (اردو) دیکھو آرایش۔
(۵) برہون۔ بقول سروری وجہانگیری وجامع بمعنی درخانہ (ناصرخسرو ۵) دل بیقین ای پسر خزانۂ دین است ۔ چشم تو چون روزنست وگوش چو برہون ۔ گوہر دین چون درین خزانہ نہادی ۔ روزن وبرہونش ہردو سخت کن اکنون ۔ مؤلف عرض کند کہ متعلّق بمعنی اوّل است وبس (اردو) گھر کا دروازہ۔ مذکّر۔
(۶) برہون۔ بقول سروری وجہانگیری وناصری وجامع بمعنی حصار ومحوطہ نیز آمدہ (ناصرخسرو

ے) ای شدہ غافل زعلم حجت وبرہان ؎ جہل کشیدہ بگرد جان تو برہون ؎ **مؤلف** عرض کند
کہ متعلق بمعنی اوّل است وبس (**اردو**) حصار۔ دیکھو الانگ۔
(۷) برہون۔ بقول جامع وسروری بحوالۂ فرہنگ بمعنی طوق **مؤلف** عرض کند کہ نظر
بر اعتبار ہر دو محقق بالا کہ از اہل زبانند این معنی را تسلیم کنیم ومجاز معنی اوّل دانیم کہ بجا یش گذشت
(**اردو**) طوق۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ گردن بند۔ حلقہ۔ وہ بھاری حلقہ جو
مجرموں یا دیوانوں کے گلے میں ڈالتے ہیں تاکہ اس کی وجہ سے گردن نہ اُٹھا سکیں (گویا ے)
اُوپری پیکر میں دیوانہ ہوں تیری چال کا ؎ طوق ہو میرے گلے میں حلقۂ خلخال کا ؎
(۸) برہون۔ بقول سروری وجامع بمعنی دائرہ (شمس فخری در تعریف حصار ے) فرود چرخ
محل حوادث آمد وآن ؎ بصد ہزار جہان خار جست از برہون ؎ (استاد عسجد ے) مردم چشم
چو مرکز پلک چون برہون شود ؎ مرکز وبرہون ز عشقت ہر شبی گلگون شود ؎ **مؤلف** عرض کند
کہ مجاز معنی اوّل است وبس (**اردو**) دائرہ۔ دیکھو برکنہ کے دوسرے معنے۔
(۹) برہون۔ بقول سروری بمعنی خاربست وبقول صاحب جہانگیری برچین وچوب بندی
وبقول ناصری پرچین باغ (قطران ے) بباغ پر گل ماند رخ تو سالا سال ؎ زمانہ بستہ ز
شمشاد گرد آن برہون ؎ صاحب جامع ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اوّل
است وبس (**اردو**) باڑھ۔ بقول آصفیہ۔ کانٹوں یا جھاڑی کی احاطہ بندی۔
(۱۰) برہون۔ بقول سروری بحوالۂ نسخہ وفائی بجای تازی بمعنی کمر **مؤلف** عرض کند کہ
مقصود از کمر بند است ومجاز معنی اوّل (**اردو**) کمر بند۔ دیکھو بروفہ کے دوسرے معنے۔

(۱۱) برہون۔ بقول برہان خانۂ کوچک **مؤلف** عرض کند کہ بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم کہ محققین اہل زبان ازین ساکت و ہیچ تعلق مجازی با معنی اوّل ندارد معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) چھوٹا گھر مذکر۔

(۱۲) برہون۔ بقول برہان۔ کرگاہ **مؤلف** عرض کند کہ مجرد بیان برہان۔ متقاضی سند استعمال است کہ معاصرین عجم و محققین اہل زبان ازین ساکت۔ طالب سند می باشیم و با معنی اوّل ہیچ تعلق مجازی ندارد (اردو) کمربند باندھنے کی جگہ یعنی کمر۔ مذکر۔

(۱۳) برہون۔ بقول برہان معنی کمرکوہ **مؤلف** عرض کند کہ ہیچ تعلق مجازی با معنی اوّل ندارد و معاصرین عجم برزبان ندارند و محققین اہل زبان ازین ساکت بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم (اردو) کمرکوہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ پہاڑ کا بیچ کا حصہ میان کوہ

برہوہ بقول جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و سراج با اوّل مفتوح بثانی زدہ و ہای مضموم و واو مجہول و ہای موقوف صابون را گویند۔ صاحب برہان صراحت مزید کند کہ بر وزن انبوہ است و چیزیست کہ بدان رخت می شویند۔ صاحب انند صراحت کرد کہ لغت فارسی است و ما اسم جامد فارسی قدیم دانیم حالا بر زبان معاصرین عجم متروک و صابون بقول برہان لغت فارسی زبانست و مستعمل و صاحب منتخب آنرا لغت عرب گوید و فرماید کہ در اکثر لغات مشترک واقع شدہ۔ نام دیگر شنیدہ نشد۔ صاحب محیط بر صابون می فرماید کہ این مشترک است در اکثر لغات و گویند معرب است و بعربی صنس و بیونانی سقوتیا و بہ انگلیسی سوپ نام است از مخترعات ہرمس با انواع مختلفہ درست کردہ می شود گویند گرم و خشک تا آخر

سوم وانچہ دران نشاستہ باشد گرم و خشک نا دوم ۔ مقطع ۔ مقرح ۔ قوی الجلا ۔ معین اکال و منافع دارد (اردو) صابون ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ ایک (کپڑا یا منہ) دھونے کی تیل کی چیز جو تیل ۔ سجی ۔ ریہ چربی وغیرہ سے بنائی جاتی ہے ۔ فارسی مین برہوہ ۔ ترکی مین اچمالیق کہتے ہین

(الف) برہیختن | صاحبان سروری و برہان و مؤید ذکر الف کردہ اند و صاحبان برہان و بحر و مؤید ذکر ب مؤلف عرض کند کہ صراحت کامل بر (برہختن) گذشت الف ماضی مطلق (ب) و (ب) بقول بحر بروزن انگیختن بمعنی برکشیدن مطلقا و برآوردن و فرمادہ کہ سالم التصریف است یعنی ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید و صاحب موارد ہمزبانش مؤلف عرض کند کہ مخفف (برآہیختن) کہ گذشت و مزید علیہ (آہیختن) کہ در مدخولہ مذکور و صراحت ماخذش ہمدرانجا کردہ ایم (اردو) (الف) کھینچنا ۔ نکالنا ۔ (ب) کھینچنا ۔ نکالنا ۔ دیکھو آہیختن ۔

(ب) برہیختن

برہیمہ | بقول شمس بالفتح و بالضم بمعنی (۱) زبان دراز یا (۲) پارہ از زبان مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم برزبان ندارند و دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و سند استعمال پیش نشد اعتبار را نشاید (اردو) (۱) طولانی زبان مذکر ۔ (۲) زبان کا ایک حصہ ۔ مذکر ۔

برمی | بقول ہفت بفتح اول و کسر رای مہملہ بشناۃ تحتانی رسیدہ (۱) بمعنی پاک و پاکیزہ و (۲) ضد عاری ۔ صاحب غیاث این را بہ تشدید تحتانی بمعنی پاک و بیزار و بیگناہ نوشتہ و بقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار بالتشدید بمعنی (۳) خشکی و بقول صاحب انند لغت عرب است بمعنی اول و نسبت معنی سوم گوید کہ ہر شی کہ در صحرا باشد مؤلف عرض کند کہ تسامح صاحب ہفت است کہ این را لغت فارسی خیال کرد و استعمال این در فارسی زبان بمعنی اولش

بہ تخفیف رای مہملہ آمدہ و معنی دوم بیان کردہ اش متحقق نمی شود کہ مقصودش چہ باشد و در معنی سوم تحتانی آخرہ نسبت است یعنی منسوب بہ بر بالتشدید (اردو) (۱) بری بقول آصفیہ۔ عربی۔ بی گناہ۔ بی جرم۔ پاک۔ (۲) عاری کی ضد (۳) بری بقول آصفیہ صحرائی۔ دشتی۔ بحری کا خلاف

بر باد کسی رفتن واقعہ مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بحوالہ غوامض سخن۔ سانح شدن از واقعہ در حضوری (عرفی ۵) ستم تہمت جہاں نہ بر باد تو رفت ۔ یوسف این را متحمل شدو مریم

برداشت ۔ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است و ضرورت ندارد کہ لفظ واقعہ را داخل اصطلاح کنیم بلکہ (بر باد کسی رفتن چیزی) واقع شدن امری باشد بر کسی (اردو) کسی امر کا واقع ہونا

بر یار بقول شمس لغت فارسی زبانست بمعنی شیر آواز کنندہ بخشم مؤلف عرض کند کہ صاحب شمس سندی پیش نہ کرد و از صراحت اعراب ساکت۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ اند و ہیچ ماخذ این بفہم ما نمی آید۔ بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم بظاہر معلوم می شود کہ بر یار لغت عرب را کہ بہ موحدہ سوم بمعنی شیر غران است محقق بی تحقیق بہ تحتانی عوض موحدہ لغت فارسی قرار داد (اردو) غصے سے ڈکارنے والا شیر گرجنے والا شیر۔ مذکر۔

بر یاش بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ لغت فارسی است۔ بالفتح بمعنی (۱) انتشار و پراگندگی و (۲) نیز منتشر و پراگندہ مؤلف عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ اسم جامد فارسی زبان باشد۔ حیف است کہ محققین فارسی زبان از ین ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) (۱) پراگندگی۔ بقول آصفیہ۔ انتشار۔ پریشانی۔

مؤنث۔ (۲) منتشر۔ بقوله پراگنده۔ پریشان۔

بریاق بقول شمس لغت فارسی است بمعنی دست و بحوالۂ حلّ اللغات گوید که بجای یای تحتانی بمیم هم آمده **مؤلف** عرض کند که (برماق) بمیم عوض تحتانی بقول لغات ترکی نرانگشت را گویند و بقول مؤیّد در ترکی زبان بمعنی دست اگر فارسیان میم را به تحتانی بدل کرده برای دست اسم جامد وضع کرده باشند تبدیل است خلاف قیاس که میم به تحتانی یا بالعکس آن بدل نمی شود و بدون سند استعمال بر مجرّد قول شمس این را اسم جامد فارسی زبان تسلیم نتوانیم کرد که معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین اهل زبان ازین ساکت (اردو) ہاتھ۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ دست۔ ید۔

بری الذمه اصطلاح۔ فارسیان از هر دو لغت عربی زبان اصطلاحی قرار داده اند که بمعنی محفوظ و پاک از ذمّه داری۔ بر زبان معاصرین عجم است و محققین فارسی زبان ازین اصطلاح ساکت۔ فارسیان معاصر گویند که "ما او را ازین اصطلاح یا مطالبه بری الذمه دانیم" یعنی بر ذمه او نیست و او پاک است ازان (اردو) بری الذمہ۔ بقول آصفیہ۔ عربی صفت جوابدہی۔ اور مواخذہ سے مستثنےٰ۔ بے ذمّہ۔ ذمّہ داری سے محفوظ۔

بریان بقول فرهنگ خدائی که از علمای معاصرین عجم بود بمعنی برشته کردن و سخیدن گوشت و هر چیز دیگر که برای خوردن باشد بی آب۔ چه در دم و چه بر آتش و سرخ کردن و بهودادن آنهاست در روغن و بقول انند بحوالۂ فرهنگ فرنگ بمعنی برشته **مؤلف** عرض کند که برشتن مصدر است کامل التصریف که ذکرش گذشت و برید مضارعش و حقیقت ماخذش همدر انجا مذکور و بری امر حاضرش و بریان بقاعدۂ فارسی اسم حال آن و دیگر اصیح صاحب خدائی غور نکرد و بر قواعد فارسی و در

تعریف این زحمت بیجا برداشت (انوری)
رائش غیرت خوان تو مقیم ز بر فلک ثور و حمل
بریان است (اردو) بریان بقول آصفیہ
فارسی - بھنا ہوا - کباب شدہ - پختہ - پکا ہوا -

بریان محلّا اصطلاح - بقول برہان باجائے
بی نقطہ و لام مشدّد و بالف کشیدہ بریانِ باترہ
و پودنہ و ترخان و نان و پیاز را گویند صاحبان
بحر و مؤید و ہفت خوش صراحتے کنند کہ بریانی
را گویند کہ گرد برگردش ترہ و پودنہ و ترخان داشتہ
باشند **مؤلّف** عرض کند کہ مرکّب توصیفی است
بریان یعنی بریان کردہ شدہ و محلّی لغت عرب است
بالضّم و تشدید لام - زینت دادہ شدہ و صفت کردہ
شدہ (کذا فی المنتخب) پس معنی لفظی این
چیزی بریان کہ با او ترہ و پودنہ وغیرہ شریک
باشد - فارسیان تحتانی آخرہ را بدل کردند بہ
الف چنانکہ عادت ایشان است در لغات
عرب ہمچون مجلّی و مجلّا (اردو) (بریان محلّا)
فارسیون نے اس بھونی ہوئی یا تلی ہوئی چیز کو
کہا ہے جس کے ساتھ پودینہ اور روٹی اور پیاز
وغیرہ شریک ہو -

بریانون بقول شمس با واو مکسور و ثانی
زدہ با یای تحتانی مضموم و واو معروف نام مادہ
گاوی بود کہ فریدون را شیر دادہ **مؤلّف** عرض
کند کہ این ہمان (بر مایون) است کہ بہ میم
سوم و تحتانی مضموم پنجم بجایش گذشت محقّق
بی تحقیق آنرا در غیر محلّش قائم کرد و ضمّ تحتانی
کہ بیان می کند از انہم غلطی او پیدا است کہ
بجایش نون مضموم را نقل کرد و نون سوم را
بہ تحتانی بدل ساخت جزین نیست کہ غلطی کاتبش
دانیم و ازین کہ محلّ بیانش بلحاظ ردیف حروف
بدست کاتب نیست محقّق بی تحقیق را ہم مسدود
نداریم (اردو) دیکھو برمایون -

بریاتی اصطلاح - بقول انند و غیاث
بالکسر و کسر نون نوعی از پلاؤ نمکین **مؤلّف**

عرض کند کہ فارسی ہند است بترکیب نون نسبت بر لفظ بریان فارسیان پلاؤ گویند کہ برنج با گوشت درست کنند وہمین را در ہندوستان بریانی نام است معاصرین عجم بر زبان ندارند ومحققین زباندان این را ترک کردہ اند۔

بری بودن (اردو) بریانی بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث ایک قسم کا پلاؤ جس مین گوشت بھونکر ڈالا جاتا ہے استعمال۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار رہا بودن و باقی بودن و بودن مؤلف عرض کند کہ محقق گمنام در تعریف این تسامح کردہ است ما از معاصرین عجم بہ تحقیق رسانده ایم کہ فارسان گویند "او از این الزام بری نبود و سزا یافت" یعنی پاک نبود پس معنی این پاک بودن است نہ رہا و باقی بودن و از ہمین قبیل است (بری الذمہ) بمعنی محفوظ از ذمہ داری و پاک از ذمہ داری۔ مخفی مباد کہ کاتبش لفظ بری را بشکلی نوشتہ کہ بدو یاء برئی می نماید لیکن (برئی بودن) ہم محاورۂ معاصرین عجم بمعنی رہا و باقی بودن نیست از اینجا است کہ ما آنرا بجایش جایز ہم (اردو) بری رہنا۔

برتیج بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح وکسر ثانی وسکون جیم لغت فارسی است (۱) بمعنی فرد حساب مفصل و (۲) نام قومی از افغانان مؤلف عرض کند کہ برتیج بفتح اول و کسر دوم وسکون ما بعد بقول ساطع در ہندی باغی را گویند کہ بیارہ تبول دران کاشتہ باشند جادارد کہ ہندیان از ہمین لغت ہندی کنایتہً معنی اول و دوم گرفتہ باشند و کاریستان ہند نژاد موجد معنی اول باشند ما این اصطلاح را بمعنی اول در سیاق عرب و عجم نیافتیم و بمعنی دوم ہم لغت فارسی زبان ندانیم۔ معاصرین عجم ساکت و دیگر محققین فارسی زبان ہم ذکر این نکردہ اند (اردو) (۱) فرد حساب مکمل مؤنث (۲) پٹھانون کی ایک قوم کا نام۔ مؤنث۔

برتیجن بقول سروری بہ رای مہملہ بوزن کشیدن (۱) تنوری کہ آنرا آفرن نیز گویند و فرہنگ

که عوض جیم زای هوز هم آمده یعنی (بریزن) صاحب برهان فرماید که ترجمهٔ این در عربی فرزن بضم اوّل. صاحب ناصری بذکر معنی اوّل گوید که (۲) یعنی تابه گلی هم که بران نان پزند مرادف (بریزن) و (۳) یعنی غربال صاحب جامع برمعنی اوّل قانع مؤلّف عرض کند که مبدّل بریزن که زای هوز به جیم عربی بدل شود چنانکه سوز و سوج و صراحت ماخذ این بر (بریزن) می آید (اردو) دیکھو بریزن۔

بریخ زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول سروری در ملحقات (۱) ناپدید کردن و معدوم گردانیدن و (۲) هیچ انگاشتن (نظامی) به ارشاد بریخ زند نام او نیارد درین کشور آرام او و صاحب جهانگیری در ملحقات گوید که (۳) کنایه از فراموش کردن و از خاطر محو نمودن و استنادش از همان سند است که بالا گذشت۔ صاحب رشیدی این را مرادف بریخ نوشتن و (برآب نوشتن) بمعنی (۴) ضائع کردن کاری گفته صاحب بحر ذکر معنی دوم وچارم کرده گوید که کار بیهوده و ضائع کردن است و صاحبان برهان و جامع ذکر معانی اوّل و دوم وسوم کرده اند۔ خان آرزو در سراج بحوالهٔ محقّقین بالا معنی دوم وچارم را آورده زلّه بردارش بهار بذکر معنی دوم فرماید که بی ثبات و ناپائدار شمردن است مؤلّف عرض کند که اشارهٔ که بر آب یا بخ کنند زود محو شود۔ پس معنی اوّل درست و دیگر همه معانی طبع آزمائی محقّقین باشد وسند نظامی بکار معنی اوّل می خورد و بس۔ ولیکن باید که این مصدر را ..... **بریخ زدن نام** قائم کنیم (اردو) (۱) مٹانا۔ معدوم کرنا (۲) ہیچ سمجھنا (۳) فراموش کرنا۔ بھولنا (۴) ضائع کرنا۔

بریخ نبشتن مصدر اصطلاحی. بقول جهانگیری مرادف (بریخ نوشتن) که می آید کنایه از بیهوده وضایع ساختن کاری و بی اثر و بی مدار کردن (نظامی ؎) جهان شربت هر یک از یخ سرشت ؎ بجز شربت ما که بریخ نبشت ؎ بهار این را مرادف (بریخ زدن) نوشته مؤلف عرض کند که حقیقتش بجای خودش نوشته ایم و این متعلق بآن نیست زیرا که ما آن را مصدر (بریخ زدن نام) قرار داده ایم و مجرد (بریخ نبشتن) بمعنی محو کردن است صاحب هفت ذکر ماضی مطلق این بصورت مقوله کرد و این احتیاطش نظر برسند بالا باشد که دران استعمال ماضی مطلق است و ما جائز ندانیم که تعمیم مصدر را بتخصیص ماضی بدل کنیم. مخفی مباد که نبشتن مبدل (نوشتن) است که واو و جیم بدل شود چنانکه وریجن و بریجن (اردو) دیکھو بر آب نوشتن.

بریخ نوشتن مصدر اصطلاحی. بقول (جهانگیری در ملحقات) و بحر و رشیدی و سروری و هفت و سراج مرادف (بریخ نبشتن) که گذشت مؤلف عرض کند که همان (بر آب نوشتن) است که بجایش مذکور شد (انوری ؎) بریخ نوشت نام وفا انوری چرا ؎ نام زبهر مرتبه نقش نگین کند ؎ (سعدی ؎) مراعات ورحمت مکن بر خسیس ؎ چو کردی مکافات بریخ نویس ؎ (ناصر خسرو ؎) بریخ بنویس چون کند وعده ؎ گفتار محال و قول خامش (اردو) دیکھو بر آب نوشتن.

بریخ نهادن مصدر اصطلاحی. بقول بهار مرادف (بریخ نوشتن) و بقول بحر هیچ و نابود انگاشتن و ناپائدار شمردن مؤلف عرض کند که حیف است که هر دو محققین بالا از سند این ساکت بخیال ما مجرد این مصدر غیر از

معنی حقیقی چیزی نیست که قائم کردن چیزی بالای یخ و برف است و بشرط وجود سند ناپائدار شمردن که بنیادی که بر یخ قائم شود یا حرفی که بر یخ نویسند غیر مستحکم است که زود محو شود زیرا که یخ آب می شود و باقی نماند (اردو) ناپائدار۔ غیر مستحکم سمجھنا۔

(الف) برید چرخ اصطلاح (الف) بقول بحر مرادف (ب) (۱) بمعنی ماه و (۲) زحل

(ب) برید فلک و (ب) بقول رشیدی ماه۔ صاحبان برهان و جامع بهر دو معنی ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که مرکب اضافی است که برید بقول منتخب در عربی زبان بالفتح بمعنی رسولی که بجائی فرستند پس اهل هئیت رسول فلک نام کردند ماه را که بقول شان سریع السیر است و نمی دانیم که ستارهٔ زحل را چه خصوصیت بدین اسم موسوم کردند که بطی السیر است جزین نباشد که برید در عربی زبان بقول منتهی الارب بمعنی پاسبان آمده و فارسیان ستارهٔ زحل را پاسبان فلک هم گویند پس الف و ب بمعنی دوم صحیح باشد (اردو) (۱) چاند۔ مذکر۔ دیکھو آیت ایام کے پہلے معنے (۲) زحل بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ اس ستارے کا نام جو ساتویں آسمان پر ہے اور نہایت سست اور نحس اکبر خیال کیا جاتا ہے۔

بریدن بقول موارد بالضم و تخفیف را و تشدید آن (۱) قطع کردن و فرماید که برنیش و برش حاصل بالمصدر است و گوید که برنده و برند و برآن و برآ بمعنی قطع کنند: صاحب موارد ذکر این کرده صاحب بحر گوید که بدون تشدید است (کامل التصریف) و مضارع این برّد و صراحت مزید کند که رای قرشت درین مصدر و مشتقات آن گاهی بنا بر رعایت وزن شعر مشدد می آرند و برش حاصل بالمصدر این است و بس و برنده اسم فاعل این به تخفیف های هوز هم آمده بهار گوید که

اینمعنی باشمشیر وخنجر وامثال آن مخصوص (میر باقر داماد اشراق ؒ) اورانتوان بما بزنجیر بلکہ بست تا مارانتوان از دوشمشیر بریدن؛ **مؤلف** عرض کند کہ بَدی بقول منتہی الارب درعربی زبان بمعنی تراشیدن است پس فارسیان بہ تبدیل اعراب برسبیل تفریس آنرا اسم مصدر قرار دادند وباعلامت مصدر (دن) مرکب کردہ بدینمعنی استعمال کردند وہمین معنی اوّل اصل است (**اردو**) کاٹنا بقول آصفیہ۔ بریدن کا ترجمہ۔

(۲) بریدن۔ بقول موارد بمعنی قطع شدن چنانکہ (بریدن رگ) کہ می آید صاحب نوادر ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اوّل باشد وبس (**اردو**) کٹنا بقول آصفیہ۔ ترشنا۔ بریدہ ہونا۔ تراشا جانا۔

(۳) بریدن۔ بقول موارد بمعنی سلب وزائل کردن چنانکہ (بریدن خاصیت) وامثال آن کہ درملحقات می آید۔ بہار درنوادر ذکر این کردہ ودربہار عجم گوید کہ جدا کردن است چنانکہ (خواب بریدن) و(رنگ بریدن) **مؤلف** عرض کند کہ معنی جدا کردن برنشان نوزدہم می آید واین مصادر مرکبہ راکہ بالا مذکور شد باجدا کردن تعلق نباشد بلکہ برای آن سلب وزائل کردن بہتر است واین ہم مجاز معنی اوّل است (**اردو**) زائل کرنا۔ دور کرنا۔ سلب کرنا۔

(۴) بریدن۔ بقول موارد بمعنی کم کردن چنانکہ (بریدن رنگ) بہ معنی دوش کہ درملحقات می آید **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (**اردو**) گھٹانا بقول آصفیہ کم کرنا۔ کمتی کرنا

(۵) بریدن۔ بقول موارد بمعنی متغیر کردن شیر کہ چون ترشی دران داخل شود وانما شیر متغیر نشود چنانکہ (بریدن شیر) حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد وبدون سند این معنی را تسلیم نہ کنیم

اگر بدست آید توانیم گفت کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) پھاڑنا۔ بقول آصفیہ کسی عرق یا دودہ وغیرہ کا کسی لاگ یا گرمانی سے پانی جدا کرنا (جیسے "دودھ پھاڑنا")۔

(۶) بریدن۔ بقول موارد بمعنی ترک کردن وگذاشتن چنانکہ (بریدن تریاک) کہ در ملحقات می آید صاحب نوادر ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) چھوڑنا۔ بقول آصفیہ۔ ترک کرنا۔

(۷) بریدن۔ بقول موارد وبہار بمعنی برہم خوردن چنانکہ (بریدن سودا) کہ در ملحقات می آید **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است وبس (اردو) برہم ہونا۔ دیکھو برشکستن۔

(۸) بریدن۔ بقول موارد وبہار۔ بمعنی طی کردن چنانکہ (بریدن راہ) کہ در ملحقات می آید **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) طے کرنا۔ بقول آصفیہ قطع مسافت کرنا قطع منزل کرنا (وزیر ۵) کبھی دل میں کبھی آنکھوں میں جا دون ان حسینون کو ہے کہ ماہ و مہر کا ہے کام طے کرنا منازل کا

(۹) بریدن۔ بقول موارد بمعنی قطع کردن چون (بریدن جامہ) **مؤلف** عرض کند کہ منوجہ ہمان معنی اوّل است کہ جسم یا چیزی را از کار د بریدن یا جامہ را از مقراض بریدن ہر دو یکی است محققین ہند نشر ادا این را برای پارچہ جدا کردہ اند دیگر ہیچ (اردو) دیکھو بریدن کے پہلے معنے اور قطع کرنا بھی اُردو میں مستعمل ہے۔ بقول آصفیہ۔ کاٹنا۔ تراشنا۔ بیونتنا۔

(۱۰) بریدن۔ بقول موارد ہجوم آوردن چنانکہ (بریدن برکسی) کہ در ملحقات می آید **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اوّل باشد بقیاس بعید زیرا کہ ہجوم آوردن را با معنی قطع کردن ہیچ تعلق

نیست وانچہ صاحب موارد مجبور شد بر قیام این معنی وجہش جزین نباشد کہ معنی شعر بوستان سعدی درست شود کہ بر (بریدن بر کسی) می آید و ما در معنی شعر مذکور بریدن بمعنی قطع تعلق کردن می گیریم کہ برنشان شانزدہم بریدن می آید پس این معنی را کہ بالا مذکور شد خلاف قیاس می دانیم (اردو) کاوں کاوں کرنا۔ بقول آصفیہ غل کرنا۔ شور کرنا (چڑھائی کرنا) اور ہمارے معنوں کے لحاظ سے دیکھو بریدن کے سولھویں معنے۔

(۱۱) بریدن۔ بقول موارد بمعنی دریغ داشتن چنانکہ (بریدن) آب از گلو) کہ در ملحقات می آید۔ بہار چنین مصدر مرکب را بہ معنی باز داشتن گفتہ و این معنی برنشان دوازدہم می آید **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اوّل باشد (اردو) دریغ کرنا۔ بقول آصفیہ کنجوسی کرنا۔ دیکھو (باز گرفتن از چیزے)۔

(۱۲) بریدن۔ بقول موارد و بہار بہ معنی باز داشتن چنانکہ (بریدن طفل از پستان) کہ در ملحقات می آید **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) باز رکھنا۔ دیکھو باز داشتن

(۱۳) بریدن۔ بقول موارد بمعنی موقوف کردن چنانکہ (بریدن وظیفہ) کہ در ملحقات می آید **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است وبس (اردو) موقوف کرنا۔ مسدود کرنا۔ بند کرنا۔

(۱۴) بریدن بقول موارد بمعنی ساکت گردانیدن چنانکہ (بریدن زبان) کہ در ملحقات می آید **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) ساکت کر دینا۔

(۱۵) بریدن۔ بقول موارد بمعنی دزدیدن و نقب زدن و غارتیدن چنانکہ (بریدن خانہ) کہ در ملحقات می آید و خان آرزو در (چراغ ہدایت) این را بمعنی دزدی آوردہ **مؤلف** عرض کند

کہ تسامح اوست کہ حاصل بالمصدر را نوشت و درست گوید کہ انیعنی بالفظ خانہ مستعمل و این ظاہرا مجاز است و آن عبارت است از رخنہ کردن دیوار کسی برای دزدی۔ مامی گوئیم کہ عجب است کہ او درین کتاب برہین یک معنی قناعت کرد و بلحاظ موضوعش ترک دیگر معانی کثیرہ خیلی تعجب خیز (اردو) نقب لگانا۔ دیکھو (بردن نقب) چرانا (دیکھو بردن کے چھٹے معنے۔

(۱۶) بریدن۔ بقول موارد بمعنی قطع تعلق کردن چنانکہ (بریدن از کسی) کہ در ملحقات می آید صاحب بحر این را ترک محبت کردن گوید **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اول است (اردو) قطع تعلق کرنا۔ بقول آصفیہ۔ کچھ علاقہ نہ رکھنا۔ ترک ملاقات کرنا۔

(۱۷) بریدن بقول موارد بمعنی کشیدن چنانکہ بریدن (الف برسینہ) کہ در ملحقات می آید **مؤلف** عرض کند کہ مجاز بمعنی اول است (اردو) کھینچنا۔

(۱۸) بریدن۔ بقول موارد منقطع کردن چنانکہ (بریدن امید) کہ در ملحقات می آید **مؤلف** عرض کند کہ من وجہ متعلق است بمعنی سوم و دور کردن ہم۔ و بمعنی لازم نیز آمدہ یعنی منقطع شدن (اردو) منقطع کرنا (منقطع ہونا) بقول آصفیہ۔ ٹوٹنا۔ جاتا رہنا۔ جیسے (امید منقطع ہونا۔

(۱۹) بریدن بقول بحر جدا نمودن وجدا شدن بہار بر دو معنی متعدی و لازم **مؤلف** گوید کہ معنی شانزدہم ہم من وجہ متعلق است بابین (مرحوم رضی ارتمانی ۵) نہ چنانست باتو بپیوندم مگر کہ بریدن توان شمشیر ہندی دیگر از میہ باقرداد (اردو) برمعنی اول گذشت (اردو) جدا کرنا۔ جدا ہونا

(۲۰) بریدن بکسر اول و دوم بہ تحقیق ما کہ اشارہ آن بر (بریشتن) کردہ ایم بمعنی بریشتن و این تعلق باسعنی اول و ماخذش ندارد دل مرکب است از بر کہ مخفف برش است فارسیان تمنائی مصروف

وعلامت مصدر دن بر و زیاده کرده مصدری ساختند. سالم التصریف و باصول ما مصدر اصلی که اسم این مصدر مال فارسی زبان است وحقیقت مصدر اصلی وجعلی بر لفظ (اسم مفعول) گذشت و بزید مضارع این است آنانکه بزید را مضارع بریدن دانسته اند غلط کرده اند فارسیان بریدن را در استعمال ترک کرده اند ومضارعش را برای مصدر بریدن استعمال کرده اند دیگر هیچ (اردو) دیکھو بریدن۔

بریدن آب مصدر اصطلاحی۔ کنایه از گوارا شدن آب چنانکه (آب برنده) بمعنی آب گوارا در ممدوده گذشت و (برنده آب) هم بجایش مذکور **مؤلف** عرض کند که در لفظی این قطع کردن آب و باید که آب را فاعل گیریم یعنی آبی که تشنگی را قطع کند آب گوارا است (اردو) پانی کا گوارا ہونا۔

بریدن آب از گلو مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بدیل بریدن (۱) بمعنی در ریختن آب متعلق بمعنی یازدهم بریدن (محمد قلی سلیم ۵) همین بریدن آب از گلو مروت نیست که گلو بریده درین بحر همچو ماهی باش که صاحب نوادر بر (بریدن آب) ذکر انمعنی کرده۔ خان آرزو در چراغ گوید که بمعنی منع آب از گلو و در مصرع اول سند محمد قلی سلیم بعوض لفظ مروت (قناعت) نقل کرده۔ صاحب بحر همز بانش **مؤلف** عرض کند که همین مصدر مرکب در ممدوده گذشت یعنی (آب از گلو بریدن) و بهار آنرا بمعنی (۲) فرو ماندن از آب باستناد همین سند آورده که در مصرع اولش لفظ قناعت است بخیال ما اختلاف معنی از اختلاف مصرع اول است وقیاس متقاضی آنست که لازم ومتعدی هر دو درست باشد زیرا که بریدن بمعنی اول ودوم لازم ومتعدی هر دو آمده (اردو) (۱) پانی کا روکنا (۲) دیکھو

آب از گلو بریدن ۔

بریدن از کسی | مصدر اصطلاحی ۔ بقول موارد که بذیل بریدن آورده بمعنی قطع تعلق کردن از کسی (متعلق به معنی شانزدهم بریدن (گلستان سعدی ؒ) بقول دشمن پیمان زدوست بشکستی ؎ ببین که از که بریدی و با که پیوستی ؎ (کریما رع) بریدن زیاران خلاف وفاست ؎ **مؤلف** عرض کند که (از کسی بریدن) درمقصوده گذشت وانچه درانجا (طفل را از شیر بریدن) را متعلق باین کرده است عیبی ندارد وصاحب موارد این را درین باب متعلق به (بریدن طفل از پستان) پنداشته یعنی متعلق به معنی دوازدهم بریدن که بازداشتن هم من وجه متعلق از قطع تعلق کردن است وبهر دو معنی مجاز معنی اوّل بریدن ۔ (اردو) قطع تعلق کرنا ۔ دیکھو بریدن کو سولھویں معنے

بریدن الف برسینه | مصدر اصطلاحی بقول موارد بذیل بریدن بمعنی کشیدن الف برسینه متعلق به معنی هفدهم بریدن **مؤلف** عرض کند که مرادف (الف برسینه کشیدن) که درمقصوده گذشت وذکر (الف برسینه بریدن) هم همدرانجا مذکور (اردو) دیکھو (الف برسینه بریدن)

بریدن امید | مصدر اصطلاحی ۔ بقول موارد بذیل بریدن بمعنی منقطع کردن امید و آرزو متعلق به معنی هجدهم بریدن **مؤلف** عرض کند که سند این بر (امید بریدن) در مقصوده گذشت (اردو) دیکھو امید بریدن ۔

بریدن برکسی | مصدر اصطلاحی ۔ بقول موارد بذیل بریدن جمع شدن برسر کسی متعلق بمعنی دهم بریدن (بوستان سعدی ؒ)

بریدند بروی ملامت کنان ؎ که دیگر بدست نیاید چنان ؎ **مؤلف** عرض کند که حقیقت این برمعنی دهم بریدن ظاهر کرده ایم ودرینجا همین قدر کافی است که بمعنی قطع تعلق کردن است (اردو) کسی سے قطع تعلق کرنا ۔

بریدن تب مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بریدن بمعنی زائل کردن تب متعلق بمعنی سوم بریدن (خاقانی ؎) نی کلکش به نیشکر ماند ز کژی تب بریدن بشر است ؎ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس ومرکب اضافی (اردو) تلخی مٹانا۔ زائل کرنا۔

بریدن خاصیت مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بریدن) سلب کردن خاصیت متعلق بہ معنی سوم بریدن (انوری ؎) بدوزد از عدم عنقا بناوک ؎ ببرد خاصیت زاشیا بخنجر ؎ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس ومرکب اضافی است (اردو) خاصیت زائل کرنا۔ دفع کرنا۔

بریدن تریاک مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بریدن۔ بمعنی ترک کردن تریاک متعلق بہ معنی ششم بریدن (ملا عشرتی ؎) یک لطف نمایان تو در حق من این بود ؎ کز وعدہ تریاک تو تریاک بریدم ؎ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس ومرکب اضافی است (اردو) افیون ترک کرنا۔

بریدن تلخی مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بریدن بمعنی زائل کردن تلخی متعلق بمعنی سوم بریدن (؎) نبرد تلخی بادام را آب ؎ نشد کم زہر چشمش از شکر خواب ؎ مؤلف

بریدن خانہ مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بریدن بمعنی نقب زدن وغارتیدن متعلق بمعنی پانزدہم بریدن (سلیم ؎) ہمیشہ گرچہ در دغارت اندیش ؎ بریدی خانہ مردم ازین بیش ؎ صاحب نوادر ہم ذکر این کردہ (سید اشرف ؎) می تراشد خانہ بہر شعر گفتن مدعی ؎ می برد دیگر نمیدانم کدامی خانہ را ؎ بہار این را (بریدن خانہ و دیوار) آوردہ گوید

نقب دادن خانہ را و رخنہ کردن در دیوار مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است و مرکب اضافی (اردو) نقب لگانا۔ چرانا۔

بریدن خرید و فروخت | مصدر اصطلاحی بقول موارد (بذیل بریدن) بمعنی ترک کردن خرید و فروخت متعلق بمعنی ششم بریدن (بوستان سعدی ع) بریدند ازانجا خرید و فروخت ؛ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است و مرکب اضافی (اردو) خرید و فروخت ترک کرنا۔

بریدن خواب | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بریدن بسلب کردن خواب متعلق بمعنی سوم بریدن کہ گذشت (ظاہر وحید در تعریف شعر بابا ص) زدل کردہ تاراج تاب مرا ؛ چو مخمل برید است خواب مرا ؛ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است و مرکب اضافی (اردو) نیند کو آنے نہ دینا۔ مٹانا۔

بریدن دیوار | مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار مراد (بریدن خانہ) کہ گذشت مؤلف عرض کند کہ اگرچہ سند استعمال پیش نشد ولیکن قابل اعتبار است کہ معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) دیوار میں نقب لگانا۔

بریدن راہ | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بریدن بمعنی طی کردن و قطع کردن راہ متعلق بمعنی ہشتم بریدن (حکیم سوزنی ص) راہ باید برید و رنج کشید ؛ کیسہ باید کشاد و پلوندہ ؛ (وحید ص) چون قدمی چند بریدند راہ ؛ گشت نگہ غرقہ بحر از شناہ ؛ بہار ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس و مرکب اضافی است (اردو) راہ طی کرنا۔

بریدن رگ | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بریدن بمعنی بریدہ شدن رگ متعلق بمعنی دوم بریدن (نظامی ص) بیک تاختہ شد کہ بروی رسید ؛ ز رنگی رگ زندگانی برید ؛ (ولہ ص) ببرید بازوی تا بندہ ہور ؛

ولیکن شد آزردہ در زیر زور ۔ مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی و موافق قیاس است (اردو) رگ کٹنا۔

بریدن رنگ مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بریدن بمعنی (۱) زائل کردن رنگ متعلق بمعنی سوم بریدن (تنہا ۵) چہ حرف پیش برم پیش تندی خویش ۔ کہ رنگ وسمہ بریدہ است تیغ ابرویش ۔ (خالص خان ۵) تا تیغ بدست یار دیدہ است ۔ رنگ از رخ خوبان من بریدہ است ۔ و (۲) بمعنی کم کردن رنگی کہ زیادہ از مقصود بود متعلق بہ معنی چہارم بریدن (اشرف ۵) فی ہمین از تیغ رگ ہای شہیدان می برد ۔ رنگ خون را ہم بتر شی روی جانان می برد ۔ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس و مرکب اضافی است (اردو) (۱) رنگ مٹانا۔ زائل کرنا (۲) رنگ کم کرنا۔ متغیر کرنا۔

بریدن زبان مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بریدن (۱) بمعنی ساکت کردن و خاموش گردانیدن متعلق بمعنی چہار دہم بریدن (گلستان سعدی ع) زبان بریدہ بکنجی نشستہ صم بکم ۔ صاحب نوادر گوید کہ مدعی را ساکت گردانیدن بحجت و وسائل را بعطا۔ بہار ذکر این بذیل بریدن کردہ گوید کہ (۲) بمعنی رشوت دادن۔ حیف است کہ سند این پیش نہ شد ولیکن موافق قیاس است۔ مشتاق سندی باشیم (اردو) (۱) زبان بند کرنا۔ دیکھو (از زبان افگندن) (۲) رشوت دینا۔

بریدن سکون مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بریدن بمعنی سلب و زائل کردن سکون متعلق بمعنی سوم بریدن (انوری ۵) بیاد قہر ببرد ز سنگ خارہ سکون ۔ بآب لطف برآرد ز شورہ مہر گیا ۔ مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است و موافق قیاس (اردو) سکون مٹانا۔ اطمینان کو زائل کرنا۔

بریدن سودا مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد

بذیل بریدن بمعنی برہم خوردن سودا متعلق بہ معنی ہفتم بریدن (ملا قاسم ؎) مارا زنفع سود و تو سودا بریدہ است ؛ سودا بریدہ است وچہ زیبا بریدہ است ؛ (مؤلف) عرض کند کہ مرکب اضافی است وموافق قیاس (اردو) معاملہ بگڑ جانا۔ برہم ہونا۔

بریدن شیر مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بریدن (۱) بازداشتن طفل را از شیر متعلق بہ معنی دوازدہم بریدن (شفیع اثر ؎) آخر عمر شدم والہ طفلی کہ برید ؛ مادر دہر بخون دل عاشق شیرش ؛ و (۲) متغیر کردن شیر را متعلق بمعنی پنجم بریدن حیف است کہ سند این پیش نہ شد و ما این را نظر بر قول موارد کہ بر معنی پنجم بریدن گفتہ جا دادہ ایم و مشتاق سندی ہاشیم (اردو) (۱) دودہ بڑھانا۔ دیکھو (از شیر باز داشتن) (۲) دودھ پھاڑنا۔ بقول آصفیہ دودھ کے اجزا جدے کرنا کسی دوا کے ذریعہ سے دودھ کا پانی علیحدہ کر دینا۔

بریدن طفل از پستان یا شیر مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بریدن باز داشتن طفل از شیر خواری متعلق بمعنی دوازدہم بریدن (محمد سعید اشرف ؎) خط مشکین آلت قطع محبت می شود ؛ با سیاہی طفل را مادر ز پستان می برد ؛ (کلیم ؎) کلیم پیر شدی وقت آن ہنوز نشد ؛ کہ طفل طبع ز شیر ہوس بریدہ شود ؛ صاحب نوادر بر (از شیر و پستان بریدن) ذکر این معنی کردہ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) بچہ کو دودھ سے باز رکھنا۔ دودھ چھڑانا۔

بریدن طمع مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بریدن۔ بمعنی زائل کردن طمع (حافظ ؎) عدل سلطان گر نہ پرسد حال مظلومان عشق ؛ کو گوشہ گیران را ز آسایش طمع باید بریدن ؛ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو)

ترکیب اضافی (اردو) طمع کو ہٹانا۔ زائل کرنا۔ دور کرنا

بریدن کوہ | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بدیل بریدن بمعنی طی کردن کوہ متعلق بہ معنی ہشتم بریدن (جامی در یوسف زلیخا) بریدہ کوہ را آسان چو ہامون ہا ز فرمان عنان کم رفتہ پیرون ہا مؤلف عرض کند کہ از قبیل بریدن راہ موافق قیاس است (اردو) دشت و بیابان طے کرنا۔

بریدن مہر | مصدر اصطلاحی۔ بہ کسر ترکیب اضافی است بمعنی دور کردن و قطع کردن محبت متعلق بہ معنی سوم بریدن (ظہوری) بریدہ مہر من از جملہ مہربان اینست ہا بنجا شیم زبان داد و ہمزبان اینست ہا موافق قیاس و ترکیب اضافی است (اردو) محبت قطع کرنا۔

بریدن وظیفہ | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بدیل بریدن موقوف و مسدود کردن روزی متعلق بہ معنی سیزدہم بریدن (گلستان سعدی) وظیفہ روزی بحظای منکر نبرد۔ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) وظیفہ بند کر دینا۔ موقوف کر دینا۔

بریدہ | بقول ضمیمہ برہان بروزن رسیدہ۔ رہگذر را گویند مؤلف عرض کند کہ حقیقۃً اسم مفعول مصدر بریدن است و بدینمعنی کنایہ باشد کہ چیزی کہ از سطح زمین بریدہ وجد اکردہ باشد رہگذر است (اردو) رہگزر بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ راستہ۔ شارع عام۔ سڑک۔

بریدہ زبان | اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان و بحر و ہفت کنایہ از خاموش مؤلف عرض کند کہ (بریدن زبان) بجای خودش گذشت و این اسم مفعول آنست و اسم مفعول ترکیبی ہم مراد از کسی کہ خاموش باشد (اردو) خاموش بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم صفت۔ بمعنی ساکت چپ۔ وہ شخص جو ساکت ہو۔

بریدہ شدن امید | مصدر اصطلاحی۔

منقطع شدن امید و ناامید شدن (صائب) ناامید صائب از همه کس چون بریده شد ۔ شمشیر آه را زنیام جگر کشید ۔ (اردو) امید منقطع ہونا ۔

بریده فلک اصطلاح ۔ خان آرزو در سراج گوید که ماه باشد که سریع السیر است و فرماید که بعضی بمعنی زحل هم نوشته اند و آن درست نباشد **مؤلف** عرض کند که (بریده فلک) بدون های هوز بجایش گذشت نمی دانیم که محقق با نام و نشان های هوز را چرا زیاده می کند مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) دیکھو بریده فلک ۔

بریره صاحب هفت بحواله دستور فرماید که بمعنی راه صاحب مؤید هم متفق با هفت و بذیل لغات فارسی جا داده **مؤلف** عرض کند که (بریده) به دال مهمله چهارم به همین معنی گذشت و ماخذ آن هم متحقق اگر این امبتدل آن دانیم چنانکه باد دان و بار دان ۔ مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) دیکھو بریده ۔

بریز بقول صاحب انند و هفت بکسر موحده و رای مهمله و سکون تحتانی و زای هوز معروف است کلمه زنخین باشد **مؤلف** عرض کند که موحده زائده باشد بر لفظ ریز و آن امر حاضر مصدر ریزیدن است که بجایش می آید جیف است که محققین بالا چرا این را بشکل لغت قائم کرده اند ۔ اگر ما بر مشتقات مصادر رویم و طرفه بران که موحده زائده را هم گیریم غیر از تضییع اوقات نباشد آنانکه این را امر حاضر زنخین دانسته اند غور نکرده اند زنخین سالم التصریف است و بحث کاملش بجایش کنیم (اردو) دیکھو ریزیدن یہ اُس کا امر حاضر ہے ۔

بریزن بقول سروری مرادف (۱) بریجن بمعنی تنور و (۲) تابه گل صاحب جهانگیری فرماید که تابه گل باشد که آنرا (برزن) نیز گویند ۔ صاحب برهان فرماید که بکسر اول و تحتانی مجهول بر وزن نشیمن (۳) پرویزن است که بعربی غربال و هلهال گویند و بمعنی ترش بالا و ذکر معنی اول و دوم

هم کرده. صاحب ناصری فرماید که مرادف برنجن است بمعنی اوّل و دوم و سوم صراحت مزید کند که بمعنی سوم مخفف پرویزن صاحب جامع فرماید که مرادف برزن و پرویزن و بمعنی ترشی یا لاوتا به گلی مؤلف عرض کند که حقیقت ما خذ این بمعنی دوم بمعنی سوم (برزن) گذشت و معنی اوّل مجاز معنی دوم است که نتور هم همچون تابه. نان را درست کند و انچه بمعنی سوم می آید هم به نون نسبت است یعنی چیزی که منسوب به ریز است که ریز خرده و ریزه را گویند چنانکه بجالیش می آید پس غربال را که ریزه ریزه ازان تراوش کند برنزن نام کردند و (پرویزن) که بهمین معنی می آید مزید علیه و مبدّل این که موحده به بای فارسی بدل شد چنانکه استب و اسپ و واو و زاء باشد چنانکه تنند و تنور مند. مخفی مباد که (ترش بالا) هم نوعی از غربال است که بواسطه آن مائعات را صاف کنند اگرچه لفظاً با ترشی تعلّق دارد ولیکن عام است برای کلّ مائعات چنانکه اردبیز عام است برای سفوفات غیر آرد هم چنانکه قند و غیر ذلک (اردو) (۱) تنور. مذکّر دیکھو آتش دان اور اجاق (۲) دیکھو برزن کے تیسرے معنی (۳) دیکھو اردبیز

بریزه بقول سروری بهای مهمله بوزن مویزه نام صمغی باشد دوائی. شبیه به مصطکی. صاحب جهانگیری فرماید که دوائی که آنرا پرزی نیز خوانند. شبیه به مصطکی و سبک و خشک مانند عسل صافی و تیز بود و معرّب آن بارزد و بیرزد صاحب برهان گوید که بد بوهم باشد و چیزی است که روگران بجهة لحم کردن و وصل نمودن برنج و مس و امثال آن بکار برند و بر دمیدگیها مالند صاحبان جامع و ناصری هم ذکر این کرده اند صاحب محیط انچه بر (بارزد) گوید همین قدر که معرّب (بیرزد) فارسی و بعربی قنه و بسریانی و بقولی در یونانی خلبانی و کلبانی و تبرکی. قاموسی و بهندی بریجا و برد جا و بهروزه و معروف باسم گنده بهروزه و آن شیر درختیست

بزرگ بقدر سرو و تنه آنرا به تیشه وغیره جا بجا میخراشند و ازان تراوش نماید **مؤلف** عرض کند که ذکر (بارزد) بجایش کرده ایم واز ماخذش هم بحثی بخیال ما اصل این لغت هند است که (بیروزه) نام دارد و همین را (گنده بروزه) هم گویند صاحب آصفیه ذکر این کرده فارسیان آنرا (بیرزه) بحذف واو نام کردند وانچه باختلاف حروف گذشت وهی آید مبدّل آنست که صراحت تبدیل همانجا کنیم ولیکن انچه (بارزد) گذشت آنرا هم مبدّل (بیرزه) دانیم که تحتانی بدل شد به الف چنانکه تازیانه وتازانه - وهای هوّز بدل شد به دال مهمله چنانکه شنبه وشنبد وجادار دکه (بارزد) را معرّب گیریم چنانکه صاحب محیط صراحت کرده است (اردو) دیکهو (بارزد)

برسیمان افتادن مصدر اصطلاحی - بحث این بر (برسیمان عجب افتادن) می آید - (اردو) دیکهو - برسیمان عجب افتادن -

برسیمان چیزی بخود بستن مصدر اصطلاحی - بقول واسته بزور دعوی آن کردن (حیاتی گیلانی ۵) شمم از سوختن بپرهیزم ☆ شعله برخود برسیمان بستم ☆ صاحب بحر لفظ بخود را برخود نوشته (عیبی نیست) معنیً با واسته متّفق وبهار (برسیمان چیزی بستن) قائم کرده بوثیقه همین سند ذکر معنی بالا کرده واز رشید وطواط هم سندی آورده (رباعی) از شیخ بخیره چند برخود غندی ☆ توسوز دل مرا کجا مانندی ☆ فرقست میان سور کز دل خیزد ☆ با آنکه برسیمانش برخود بندی ☆ **مؤلف** عرض کند که (چیزی را برسیمان برکسی بستن) کنایه باشد از متعلّق کردن چیزی باکسی به اصرار و زور وجبر که بجای خودش می آید - محقّقین بالا به پابندی الفاظ سند مصدر عام را خاص کرده اند وما از معاصرین عجم تحقیق این کرده ایم فارسیان گویند که "ناحق این حرم ما به رسیمان براه بسته

است یعنی بجبر او را مجرم قرار دادہ (اردو) زور کے ساتھ کسی بات کا دعوی کرنا۔ اور ہمارے محنون کے لحاظ سے کسی بات کو جبر کے ساتھ کسی کے ذمہ لگانا۔

بر سیمان خود بچاہ افتادن مصدر اصطلاحی بہار بند کرایں از معنی ساکت و نقل نگارش (دانند) نقش برداشتہ (عرفی ؎) کسی کہ چاہ ملامت براہ ماکندی ؛ بر سیمان خود اکنون فتادہ در چہ ماست ؛ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی دست خود بچاہ افتادن است و ایں مصدری است بمعنی چاہ کندہ را چاہ در پیش شدن دیگرے بیچ (اردو) اپنے ہاتھوں کنوئیں میں گرنا۔

بر سیمان عجب افتادن مصدر اصطلاحی بقول وارستہ و بحر و اند با خیال و مکاری سرکار افتادن (طغرا در ہجو پولچی فقرہ) ہر کہ با و قرض دادہ بر سیمان عجب افتادہ ؛ **مؤلف** عرض کند کہ لفظ عجب داخل محاورہ نباشد و (بر سیمان افتادن) مصدر ریست کنایہ از گرفتار شدن بدام کسی بہار ایں را بزیادت تحتانی بر لفظ عجب قائم کردہ و در نقل سند ہم لفظ عجب را عجبی نقل کردہ ایں است تصرف پر از احتیاط محققین بانام و نشان (اردو) کسی کے دام میں پھنسنا صاحب آصفیہ نے اس کے متعدی کا ذکر کیا ہے (یعنی دام میں لانا) قابو میں لانا۔ بس میں لانا۔ مکر و فریب میں لانا۔ پھندے میں لانا۔

(الف) بر سیمان کسی بچاہ افتادن مصادر

(ب) بر سیمان کسی بچاہ فتن اصطلاحی بقول بحر ہر دو بمعنی مبتلا شدن شخصی بہ بلائے بہار ذکر (ب) کردہ (ملا مطلع ؎) ترک وطن کسی بارادت نمی کند ؛ یوسف بہ بر سیمان زلیخا بچاہ رفت ؛ (محسن تاثیر ؎) فرو مشو بہان دنی زطول امل ؛ مرو بچاہ ایں بر سیمان بوسیدہ ؛ خان آرزو در چراغ ہدایت ذکر (ب) گوید کہ بسبب شخصے مبتلا شدن بہ بلائی (صائب ؎) صائب

چہ اعتبار باخوان روزگار ۔ یوسف بریسمان برادر بچاہ رفت ۔ (سالک یزدی ۵) ہرکہ دیدیم ہمچو دیو تہی ۔ رفتہ درچہ بریسمان غرض ۔ مؤلف عرض کند کہ صاحب بحر (الف) را قائم کردہ باشد باستناد کلام عرفی کہ بر مصدر (بریسمان خود بچاہ افتادن) گذشت کہ لفظ خود را عام کرد با کسی ولفظاً خیال او موافق قیاس است ولیکن بخیال ما معنی شعر عرفی ازین اصطلاح تعلق ندارد واگر از سند مذکور قطع نظر ہم کنیم (الف) موافق قیاس است ومرادف (ب) وکنایہ ایست کہ خان آرزو صراحت معنی آن کردہ است وانچہ بہار کلام محسن تاثیر را بسند (ب) آوردہ غلط کردہ و از معنی آن این کنایہ پیدا نمی شود بلکہ معنی لفظی است یعنی شاعر گوید کہ بذریعۂ ریسمان بوسیدہ در چاہ فرو مشو تا نشکند وغرق نشوی وحق آنست کہ در این اصطلاح (کسی) را مخصوص نہ کنیم بلکہ (چیزی وکسی) ہر دو باشد کہ از سند سالک یزدی ۔ بوجہ چیزی پیدا است ۔

اردو (الف و ب) کسی کی وجہ سے مبتلاے بلا ہونا۔

بریش بقول مؤید بمعنی (۱) باجراحت وبقول جامع (۲) بوزن سریش بمعنی پاشیدن و فرو نشانیدن ۔ صاحب ناصری ہم ذکر این بمعنی دوم کردہ فرماید کہ (۳) تبدیل (بریز) است واز سعدی سند آوردہ (۵) مرا خود دلی دردمند است وریش ۔ تو نیرم نمک ۔ بر جراحت مریش ۔ صاحب برہان گوید بکسر اوّل وثانی وسکون ثالث وشین قرشت بمعنی آخر بر آش است کہ فرو نشاندن باشد ۔ صاحب انند بہمزبانی صاحب ناصری ونقل سند سعدی فرماید کہ از فرہنگ سکندر نامہ می کشاید کہ (۴) مخفف ابریشم **مؤلف** عرض کند کہ معنی اوّل را تسلیم کنیم کہ موحدہ بالغت ریش مرکب شدہ است یعنی بجراحت ونسبت معنی دوم عرض میشود

که نظر به اعتبار صاحب جامع که از اهل زبانست این را مبدل برآش یعنی اولش دانیم که حاصل بالمصدر یا اسم مصدر برآشیدن است بمعنی پاشیدگی - الف بدل شد به تحتانی چنانکه از مغان ویرمغان محققین اول الذکر تعریف خوشی نکرده اند و پی بحقیقت نبرده اند و بذکر دو مصادر در معنی این حقیقت جویان را بغلط برده اند نسبت معنی سوم عرض می شود که زای هوز بدل میشود به شین معجمه چنانکه زلوک و شلوک پس این را مبدل بزیر دانستن می توان ولیکن سند کلام سعدی برای این نیست که دران استعمال (مریش) است و آن نهی باشد از مصدر (ریشیدن) که بمعنی فرو ریختن چیزی در چیزی می آید و (بریش) امر حاضر آنست با موحدهٔ زائد پس سند صاحب ناصری رهنمای حقیقت است نه سند حقیقی - بای حالی (بریش) را بمعنی سوم امر حاضر مصدر بریشیدن دانیم و تبدیل (بریز) نخوانیم - و مریش نهی آنست حالا عرض می شود نسبت معنی چهارم که بدون سند استعمالش تسلیم نه کنیم اگرچه موافق قیاس است حیف است که صاحب انند حوالهٔ فرهنگ سکندر نامه داد و نقل شعر نظامی نکرد (اردو) (۱) زخم کے ساتھ - زخمی (۲) دیکھو براش کے پہلے معنے (۳) چھڑک - چھڑکنا کا امر حاضر (۴) دیکھو ابریشم -

بریش کسی فراغت داشتن مصدر اصطلاحی بقول وارسته و بحر و بهار بریش او ریدن چه فراغت بمعنی ریدن مستعمل است - ازینجهت مستراح را بیت الفراغ گویند - سندی که از شاعر پیش کرده است بر (بروت تافتن) گذشت **مؤلف** عرض کند که ریدن بر ریش کسی) ذلیل کردن است اورا و این کنایه باشد (اردو) ذلیل کرنا -

بریشم بقول ضمیمهٔ برهان و هفت و انند بفتح اول مخفف ابریشم خان آرزو در چراغ گوید که بضم

شین شهرت دارد و بفتح نیز آمده (ملّا لولی ه) توان صوف سخن را یافت معلم تو که پشم خایه اش نبود پرنیم تو

مؤلّف عرض کند که حقیقت ماخذ بر (ابریشم) گذشت (صائب ه) تا تواند ترک تن کرد آدمی با این شعور تو زنده چون کرم بریشم در کفن باشد چرا (**اردو**) دیکھو ابریشم۔

بریشم تاب اصطلاح۔ همان ابریشم تاب است که بجایش گذشت وسند این همه را انجا مذکور (**اردو**) دیکھو ابریشم تاب۔

بریشم زدن مصدر اصطلاحی مخفف (ابریشم زدن) که در مقصوره گذشت (میر خسرو ه) بریشم زن ره عشاق می زدی سرودش هر دل مشتاق می زد (**اردو**) دیکھو ابریشم زدن۔

بریشم زن اصطلاح۔ بقول بحر مرادف ابریشم زن **مؤلّف** عرض کند که مخفف (ابریشم زن) است که در مقصوره گذشت سند این بر (بریشم زدن) گذشت که مصدر همین است (**اردو**) دیکھو (ابریشم زن)

بریشم گر اصطلاح۔ همان ابریشم گر که در مقصوره گذشت وسند این همه را انجا مذکور (**اردو**) دیکھو ابریشم گر۔

بریشم نواز اصطلاح۔ اسم فاعل ترکیبی و مرادف (بریشم زن) است صاحب بحر ذکر این کرده (**اردو**) دیکھو ابریشم زن۔

بریشده بقول هفت بفتح اوّل و کسر رای مهمله بمثناه تحتانی رسیده و کسر شین منقوطه بمثناة تحتانی رسیده و فتح دال ابجد و های مدوّره زده (۱) پریشان و پریشان کرده شده و (۲) برافشانده **مؤلّف** عرض کند که اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد که مبدّل (پریشیده) باشد که به بای فارسی

می آید چنانکه تپ وتب وآن اسم مفعول پریشیدن است نمی دانیم که محققین هند نژاد ذکر این به تبدیل حرف اوّل بکدام برهان کرد ومعنی دوم از کجا پیدا کرد که نه در (پریشیده) می آید ونه (پریشیدن) مجرّد بیانش بدون سند استعمال کافی نیست ۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند ومحققین فارسی زبان وزباندانان ازین ساکت (اردو) (۱) پریشان دیکھو افژول (۲) دیکھو (برافشاندن) یہ اس کا اسم مفعول ہے ۔

بریغ بقول سروری بحوالۂ نسخۂ وفائی به رای مهمله بروزن دریغ بمعنی خوشۂ انگور۔ صاحب برهان صراحت کند که بکسر اوّل است صاحبان ناصری وجامع هم ذکر این کرده اند صاحب انند فرماید که بدینمعنی لغت فارسی زبان است **مؤلف** عرض کند که بریغ به همین معنی می آید واین مخفّف آن باشد به تبدیل که سین مهمله حذف شد وبای فارسی بدل شد بموحّده چنانکه تپ وتب واغلب که هر دو لغت ترکی باشد که وضع لغت تقاضا آن می کند ولیکن حیف است که محقّقین لغات ترکی از هر دو ساکت وجادارد که هر دو را اسم جامد فارسی زبان گیریم وبریغ را مفرّس بریق دانیم که بقول منتخب درعربی زبان بمعنی درخش وبقول غیاث بمعنی درخشان آمده ۔ جادارد که فارسیان قاف را به غین معجمه بدل کرده برای خوشۂ انگور اسم جامد قرار دادند که درخش دارد والله اعلم (اردو) انگور کا خوشہ مذکر

بریکدیگر افتادن مصدر اصطلاحی ۔ کنایه باشد از کثرت خلائق (انوری ۵) بر چرخ ممالک ز شهاب قلم تست بریکدیگر افتاده دو صد دیو مریدی (۳۲۵۹)

(اردو) ایک دوسری پر گرنا (کھوے سے کھوا چھلنا) بقول آصفیہ ۔ کثرت خلائق وانبوہ کثیر کو باعث کندھے سے کندھا چھلنا شانہ سے شانہ رگڑنا ۔ نہایت بھیڑ ہونا از حد

ہجوم ہونا (مصحفی) وہ دلّی کے کوچے میں اب سارے خالی ہُوا کھوے سے کھوے تہا جہاں روز چھلتے تھے

بر یکدگر جوشیدن مصدر اصطلاحی۔ مقابلہ کردن با یکدگر بہ جوش و خروش (ظہوری) تف داغ برون و اندرون دستی بہم داد است ہُوا نفس ہم شعلہ شد خواہم کہ خوش بر یکدگر جوشم ہُوا (اردو) ایک دوسرے پر گرنا۔ مقابلہ کرنا۔ جوش کے ساتھ۔

بر یکدگر چیدن چیزی مصدر اصطلاحی۔ مرتب کردن چیزی را بالای چیزی تہ بتہ و جمع کردن بترتیب چنانکہ (ظہوری) سخن بیہودہ در کام و زبان بر یکدگر چیدم ہُوا نشد روزی کہ روزی گوش بر گفتارم انداز دہُوا (ولہ) نمی افتد برون این اخگر ہجراز گریبانم ہُوا درون سینہ تا کی داغِ دل بر یکدگر چیدن ہُوا (ولہ) بہ تسبیحی کہ اشک آورد دین بر یکدگر چیدش ہُوا شمردم طعنہ ہا بر برہمن در بت پرستیدن ہُوا (اردو) ایک دوسرے پر تہ بتہ ترتیب سے جمانا۔ جمع کرنا۔

بر یکدگر خوردن مصدر اصطلاحی۔ بہار بذکر این از معنی ساکت و مانند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ کنایہ از پریشان و برہم شدن است (صائب) عالم آب از نسیمی می خورد بر یکدگر ہُوا در سر ہستی نفس ہشیار می باید کشید ہُوا (صائب) نیست جز مہر خموشی حلقۂ بر در مرا ہُوا می خورد بر یکدگر از چشم گویا خلوتم ہُوا (اردو) پریشان ہونا۔ برہم ہونا۔

بر یکدگر نہادن مصدر اصطلاحی جمع کردن بکثرت (ظہوری) یغما چہ گنجہا کہ نہ بر یکدگر نہد ہُوا چون مفلسان خزانہ بتاراج می دہند (اردو) ایک دوسرے پر رکھنا کثرت سے جمع کرنا۔

(الف) بر یک قرار اصطلاح بقول

وانند بیک قرار و بیک انداز و بیک پرکار یعنی بریک و تیره (صائب ه) هزار بار فزون ماه بدر گشت و هلال ؛ چراغ ماست که بریک قرار می سوزد ؛ **مؤلف** عرض کند که از ین سند مصدر .....

بریک قرار سوختن چراغ (ب) بمعنی سوختن آن بریک طرز و یک حالت پیداست (**اردو**) (الف) ایک طرز پر ایک وضع پر (ب) چراغ کا ایک طرز پر جلنا۔

بریلیا بقول مؤید۔ لغت فارسی زبان است رستنی باشد که آنرا رازیانه گویند صاحب محیط بر (زایانج) فرماید که معرب (رازیانه) فارسی و گوید که تعریف این بر (بادیان) مسطور **مؤلف** عرض کند که ما بر (اقوما رثون) صراحت کافی کرده ایم و بقول محیط نوشته ایم که بعد تانی (برهلیا) گویند پس خیال ما ہمین است که مطبع نولکشور این را به تبدیل های هوز باتحتانی قائم کرد و در نسخه های قلمی این لغت را در مؤید نیافتیم (**اردو**) دیکھو اقوما رثون۔

برین بقول سروری یعنی (ا) بالائین چنانکه گویند (سپهر برین) و (بهشت برین) (ظهیر فاریابی ه) راست گوئی مظلّه ایست سیاه ؛ سر برافراشته بچرخ برین ؛ صاحبان جهانگیری و ناصری و برهان گویند که با اوّل مفتوح و رای مکسور و یای معروف بروزن قرین است بمعنی از همه بالاتر صاحب رشیدی (بادبرین) را هم درسند این آورده صاحب فدائی هم ذکر این کرده۔ خان آرزو در سراج گوید که مرکّب است از بر بمعنی بالا و یا و نون که برای نسبت است چنانکه بالائین و پائین گوید که این هر سه لفظ دلالت می کند که یا و نون محض برای نسبت نیز می آید و فرماید که مثل یا و نون رزین و سیمین نیست و فرماید که انچه در کشف اللّغات بمعنی بهشت بالائین نوشته غلط است بلکه تنها بمعنی بالائین است **مؤلف** عرض کند که ما با

ماخذ بیان کردہ اش اتفاق داریم وبطور دفع دخل گوئیم کہ مقصود صاحب کشف ہمین قدر باشد کہ (بہشت برین) مثال اینہمی است نہ مجرد برین بمعنی بہشت برین وجا دارد کہ بسہو کتابت (بہشت برین) را (برین) نوشتہ۔ (اردو) بلند تر۔ بہت بلند۔

(۲) برین بقول سروری بمعنی پارچہ تنک کہ از خربزہ بریدہ باشند (مولوی معنوی ؎) چون بریدہ دو او اورا یک برین ۔ ہمچو شکر خوردش و چون انگبین ۔ صاحب جہانگیری فرماید کہ بالاول مضموم گرچہ خربزہ وہندوانہ وامثال آن صاحبان رشیدی و برہان وناصری وسراج ہم ذکر این بالضم کردہ اند خان آرزو در سراج می فرماید کہ اغلب کہ بدین معنی ماخوذ از بریدن است **مؤلف** عرض کند کہ حقیقت ماخذ بیان نکرد و ہیچ تعلق بامصدر بریدن ندارد بلکہ ماخوذ است از برمی کہ لغت عرب است وبقول منتہی الارب بمعنی تراشیدن چنانکہ ذکر این بر مصدر بریدن کردہ ایم پس فارسیان ہمان برمی را مرکب کردند بانون نسبت و(ہای ہوز کہ افادہ معنی مفعولی کند) وبرینہ بمعنی بریدہ شدہ وبرین مخفف آن بحذف ہای ہوز کنایہ از قاش (اردو) قاش۔ بقول آصفیہ۔ ترکی۔ اسم مونث۔ پھانک۔ پھل کا ملولانی تراشا ہوا ٹکڑا۔ پارہ۔ آم یا خربزہ وغیرہ کی پھانک۔ دیکھو برش کے دوسرے معنے۔

(۳) برین۔ بقول سروری بمعنی رخنہ وفرماید کہ در فرہنگ بکسر با آمدہ صاحب جہانگیری این را بالکسر آوردہ گوید کہ این را برینہ ہم خوانند صاحب برہان این را بروزن قرین گفتہ فرماید کہ بکسر اول ہر سوراخ را گویند عموماً وسوراخ تنور را خصوصاً صاحبان ناصری وجامع وسراج باقول آخرش ہمزبانش **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان برمرا کہ بالکسر در عربی

زبان بمعنی چاه است به حذف همزه و زیادت یا و نون نسبت برین کردند. و بمعنی مطلق رخنه استعمال کردند و دیگر هیچ (اردو) رخنه۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ سوراخ۔ چھید۔ موکھا۔ روزن

(۴) برین۔ بفتح اوّل و کسر دوم بقول جهانگیری و برهان و جامع بادصبا که آنرا بادبرین نیز خوانند (شمس فخری ۵) بزبر چرخ برین بی مثال فرمانش بسوی قبله نیارد وزید بادبرین تا صاحب رشیدی هم ذکر این کرده فرماید که بادصبا یا شمال علی الاختلاف صاحب ناصری (بادبرین) را بمعنی بادصبا گوید چنانکه بادد بور بمعنی بادفرودین **مؤلف** عرض کند که قول جامع را معتبر دانیم که از اهل زبانست و مجرّد برین را بمعنی بادصبا دانیم و عیبی نباشد که این را مخفّف (بادبرین) قرار دهیم صاحب جهانگیری غلط کرد که سند شمس فخری را که با (بادبرین) تعلّق دارد برای مجرّد برین آورد (اردو) دیکھو بادبرین۔

(۵) برین۔ بقول برهان بفتح اوّل بروزن قرین نام آتشکده خان آرزو در سراج بحوالهٔ ابراهیمی و کشف اللغات و برهان ذکر این معنی کرده بحوالهٔ قوسی فرماید که ظاهرا (برزین) را به برین اشتباه کرده باشند و حالانکه برزین نام بانی آتشکده است نه آتشکده **مؤلف** عرض کند که مشتاق سند استعمال می باشیم که صاحبان زبان انمعنی ساکت اند جا دارد که فارسیان نسبت علوی معنی برین آتشکده را گفته باشند ولیکن ابهام بیان برهان ترکش را تفوّق داشت نمی گوید که کدام آتشکده را برین نام است و آن کجا واقع است (اردو) ایک آتشکده کا نام برین ہے۔ مذکّر۔

(۶) برین۔ بقول فدائی که از علمای معاصر عجم بود یکی از سوبهای شش گانه که شمال می گویند

مؤلف عرض کند کہ نظر بر اعتبارش می توانیم تسلیم کرد ولیکن خیال می کنیم کہ در بیان معنی اجمال را بکار برده و بر معنی (شش گانہ) غور نکرده شش گانہ همان شش جهت است کہ مشتمل است بر مشرق و مغرب و شمال و جنوب و بالا و زیر پس ازین شش جهت بالا را برین گفتن غلط نباشد نمی دانیم کہ چرا شمال را مخصوص کند و نظر باین تخصیص خیال می کنیم کہ مقصودش از مبنا است کہ باد شمال را صبا گویند اندرین صورت همان معنی چهارم باقی ماند کہ بجایش گذشت فتأمل (اردو) دیکھو برین کے چوتھے معنے۔

برین پادشاه اصطلاح۔ بقول مؤید بحوالۂ قنیہ (۱) بادشاه بزرگ و معنی ترکیبی بزرگ و بالا ترین پادشاه بزرگ و (۲) اشارت بسوی شاه صاحبان اند و هفت هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند کہ در معنی اوّل لفظ برین بمعنی بالاتر است کہ گذشت قلب اضافت بادشاه برین و در معنی دوم برین مخفف برین بمعنی حقیقیش ولیکن استعمال برین درین هر دو معنی خصوصیتے با پادشاه ندارد نمی دانیم کہ صاحبان تحقیق بچہ خصوصیتے این را در اصطلاحات جا داده اند معاصرین عجم با معنی اوّل بر زبان ندارند (اردو) (۱) بڑا بادشاه۔ مذکر۔ (۲) اس پادشاه پر۔

برین دائره اصطلاح۔ بقول مؤید دانند و هفت (۱) اشارت بکره خاک است و (۲) بفلک هم **مؤلف** عرض کند کہ دائره بمعنی خودش عام است و بوجه اشارۂ قریب کنایہ گرفته اند برای زمین و آسمان کہ میان هر دو را مدوّر دانند مخفی مباد کہ (این دائره) در مقصوره بمعنی دنیا گذشت پس وجهی نیست کہ در اینجا بدون سند استعمال معنی دیگر پیدا کنیم و اگر از اشاره قطع نظر کنیم و برین را صفت دائره

قرار دہیم و این را قلب اضافت دانیم معنی لفظی این دائرہ بلند ترین و کنایہ از فلک توان گرفت (اردو) (۱) کرۂ خاک۔ مذکر (۲) دیکھو آسمان۔

برین دژ اصطلاح۔ بقول فدائی کہ از علمای معاصر عجم بود بمعنی دژی است دیگر کہ در دژ برجای کہ بلند تر از ہمہ است می سازند برای نشیمن پادشاہ یا فرماندہ یا سپہبد ارک و (نا برین دژ) ہم می گویندش **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم آنرا بالا حصار گویند و مراد از قلعہ و مقامی است کہ داخل قلعہ بالای مقامی بلند ترین می سازند و برین دریجا بمعنی بلند تر است۔ قلب اضافت بمعنی دژ بلند ترکہ مرکب توصیفی است (اردو) بالا حصار۔ دکن میں اس قلعہ کا نام ہے جو قلعہ کے اندر بلند ترین مقام پر بنایا گیا ہو۔ مذکر

برین روی اصطلاح۔ بقول فدائی کہ از علمای معاصر عجم بود بچم برین سوی و برین سو یہ است کہ روبہ برین باشد۔ جانب شمال۔ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است (اردو) شمال رویہ وہ مکان یا عمارت یا مقام جس کا منہ شمال کی جانب ہو۔ مذکر۔

برین سفرہ اصطلاح۔ بقول مؤید بحوالۂ قنیہ (۱) اشارت بسوی فلک و فرماید کہ (۲) اشارت بسوی دنیا و زمین و (۳) بالا ترین سفرہ صاحبان ہفت و انند بر اشارت بسوی فلک و دنیا قانع **مؤلف** عرض کند کہ قلب اضافت سفرۂ برین بمعنی سفرۂ کہ بلند تر است و کنایہ باشد برای معنی اوّل و برای معنی دوم عرض می شود کہ (این سفرہ) گفتن کافی بود بر سبیل استعارہ کہ دنیا و زمین را سفرہ گفتند کہ عالمان بران رزق خود می خورند و بمعنی سوم ہم قلب اضافت و این بمعنی حقیقی است و لیکن بدون سند استعمال

هر سه معنی را تسلیم نه کنیم که معاصرین عجم بر زبان ندارند و هر سه محققین بالا از اهل زبان نیند (اردو)	(۱) دیکھو آسمان (۲) اس دنیا پر اس زمین پر (۳) وہ سفرہ جو زیادہ بلند ہو۔ مذکر۔

برنیش بقول برہان بضم اوّل وکسر ثانی بتحتانی رسیده ونون مکسور وبشین نقطه دار زده (۱) بمعنی بریدن وبرش باشد و (۲) بمعنی راندن شکم وبریدن آن هم هست بمعنی آنکه گویا شکم آنرا از غایت دردی برند صاحب ناصری بذکر این گوید که معلوم می شود که بفتح بالا مرادف بریدن است واین شین گاهی افاده معنی مصدر می کند چنانکه آفرین وآفرینش صاحب جامع بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم می فرماید که بریدن شکم از اسهال و درد۔ خان آرزو در سراج گوید که معنی دوم یعنی پیچش مجاز است بدان سبب که احشا دران گویا بریده می شود و فرماید که ظاهرا بریدن در اصل (بریندن) بزیادت نون بود و در استعمال نون محذوف شده ولهذا برنیش به نون بمعنی بریدن وبرش آمده وبریان بمعنی قاش خربزه وجز آن که آنرا برند گویند **مؤلف** عرض کند که طرز بیان محققین مصدر وحاصل بالمصدر را خلط ملط می کند ولحاظ قواعد فارسی زبان نمی دارد بریدن مصدری است که ذکرش گذشت وصراحت ماخذش هم همدرانجا کرده ایم واسم مصدر را هم بتحقیق رسانده ایم که دران نون را دخلی نیست و (بریندن) به نون چارم نیامد پس برش حاصل بالمصدر است وبرنیش به نون چهارم مزید علیه آن که نون در بعض کلمات فارسی زبان زیاده می شود چنانکه گذارش وگذارشن۔ پس بمعنی اوّل حاصل بالمصدر است بمعنی برش وبریدگی وبمعنی دوم کنایه باشد از مرض پیچش وما اشاره این بر (برنیش)

ہم کردہ ایم کہ بہ نون سوم گذشت (اردو) (۱) بُرّش بقول آصفیہ بالتّشدید وبلاتشدید تیزی۔ کاٹ (۲) دیکھو برنیش۔

برہن شاہ اصطلاح۔ بقول بحر و شمس بمعنی پادشاہ بزرگ مؤلف عرض کند کہ حقیقت این بر (برہن پادشاہ) گذشت و این مرادف آن است (اردو) دیکھو برہن پادشاہ۔

برہن فرہنگ اصطلاح۔ بقول مؤلف مانند (۱) بمعنی بالاترین دانش و آن علم الٰہیات حکمت است کہ علم بصانع تعالیٰ وعقول ونفوس باشد و (۲) نام کتابی از تصانیف پادشاہ کامل خردمند (تہمورس۔ ملقب بہ دیوبند) ومعنی ترکیبی آن یعنی عقل اوّل چہ فرہنگ بمعنی عقل است وبرہن بالاتر از ہمہ عقول و آن نیز اوّل ہمہ است مؤلف عرض کند کہ طرز بیان محقق غلط انداز حقیقت طلبان۔ حق آنست کہ قلب اضافت (فرہنگ برہن) است وبس وبمعنی اوّل مرکب توصیفی است وکنایہ باشد از علم آلٰہیات وبمعنی دوم عَلَم (اردو) (۱) علم آلٰہی بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکّر۔ علم حکمت کے اقسام ثلاثہ یعنی ریاضی۔ طبعی۔ آلٰہی میں سے اخیر قسم پس علم آلٰہی وہ علم ہے جس میں اُن امور سے بحث کی جاے جو وجود خارجی یا تعقّل میں مادّہ کے محتاج نہ ہوں جیسے معرفت خدای تعالیٰ یا مقرّبان درگاہ احدیت جو اُس کے حکم سے دیگر موجودات کا سبب ہوتے ہین۔ مثل عقول نفوس یا اُن کے احکام وافعال۔

برہن مرکز اصطلاح۔ بقول مؤیّد کنایہ از زمین صاحب ہفت ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ اگر استعارہ گیریم و مرکز را کہ لغت عام است بہ زمین مخصوص کنیم باید کہ (این مرکز)

گوئیم نمیدانیم که چرا (برین) را آورده اند که مخفف (براین) است واگر برین را بمعنی بالاتر گیریم کنایه فلک را می زیبد نه کنایه زمین را پس جزین نیست که تسامح محققین باشد وبس بدون سند استعمال تسلیم نه کنیم (**اردو**) زمین مؤنث۔

برینه بقول سروری همان برین بدو معنی اخیر یعنی قاش و رخنه صاحب برهان فرماید که بکسر اوّل هر سوراخ باشد عموماً و سوراخ تنور خصوصاً وبقول رشیدی بدیل برین بمعنی سوراخ **مؤلف** عرض کند که بزیادت های هوّز در آخر برین که بمعنی سومش گذشت مزید علیه آن دانیم چنانکه خونخوار و خونخواره (**اردو**) دیکھو برین کے دوسرے اور تیسرے معنے

بریوسیس بقول هفت بالفتح وکسر سین مهمله بمثناة تحتانی رسیده بلغت یونانی نوعی از لبلاب وعشقه را گویند وفرماید که بجای تحتانی اوّل بای فارسی هم بنظر آمده **مؤلف** عرض کند که ماحقیقت این بر (ارغ) بیان کرده ایم جزین نباشد که فارسیان استعمال این لغت یونانی هم کرده اند ومحققین فارسی زبان این را در لغات فرس جا داده اند و (برسیوس) هم به همین معنی گذشت (**اردو**) دیکھو ارغ۔ جس کی یہ ایک قسم ہے۔

بریون بقول سروری بفتح باو واو وکسر رای مهمله (ا) ریشی باشد که بر بدن پیدا شود وهر چند براید پهن شود وخارش کند وپوست گدازد وبضمّ با نیز بنظر رسیده وبعربی قوبا گویند بضمّ قاف وفتح واو (یوسفی ۵) بواسیر و بریون را کند دفع آن بر دهم علّت ماخولیا را آن صاحب رشیدی هم ذکر این کرده صاحب جهانگیری صراحت مزید کند که این را به هندی داد گویند وصاحب برهان گوید که بروزن رویدن است و فرماید که

بروزن فرعون و دلخون هم آمده و نیز فرماید که بروزن افیون (۲) گرداگرد دهان را گویند صاحب ناصری نسبت معنی اوّل گوید که سبب این مرض دو چیز بود یکی خلط بد در تن و دیگر قوّت طبیعت و خلط بد نیز دو گونه بود یکی خلطی بود تیز و رقیق و دیگر خلط بد ره از اندامهای شریف بازمی دارد و بظاهر بپوست دفع می کند و بهین می گردد و خارش می کند و بعربی قوبا نام دارد و ذکر معنی دوم بحوالهٔ برهان کرده. صاحب جامع ذکر هر دو معنی کرده خان آرزو در سراج نیز ذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم گوید که این ظاهرا تصحیف برنور است و بحوالهٔ قوسی فرماید که (۳) بمعنی دیبای تنک و گوید که این تصحیف بدیون عربی است **مؤلف** عرض کند که (ادرفن) به معنی اوّل بجایش گذشت و اشارهٔ این هم همدر انجا کرده ایم و (پریون) بهای فارسی هم به همین معنی می آید خیال مانسبت ماخذ همین که این مرکب است از بر بمعنی بدن و یون بقول برهان بمعنی فلس و نمد بدینوجه که ازین مرض جسم انسان فلس پیدا کند و مثل نمد درشت می شود. فارسیان این را بدین اسم موسوم کردند و انچه به بای فارسی می آید مبدّل این که موحّده به بای فارسی بدل شود چنانکه تب و تپ نسبت معنی دوم عرض می شود که باعتبار صاحب جامع که از اهل زبان است این را تسلیم کنیم و انچه خان آرزو و در سراج این را تصحیف برنور گوید نسبت آن عرض می شود که برنور بمعنی نیامده بلکه برنو بمعنی سوم بجایش گذشت پس نسبت ماخذ معنی دوم جزین متحقّق نشد که اسم جامد فارسی زبان دانیم باعتبار محقّق اهل زبان دیگر هیچ و بمعنی سوم جا دارد که این را مبدّل برنون دانیم که به موحده عوض تحتانی گذشت که موحده به تحتانی بدل شود چنانکه بالبوس

وبالیوس وضرورت ندارد که تصحیف خوانیم (اردو) (۱) دیکھو اورفن (۲) دہن کا اطراف مُنہ کا حلقہ۔ مذکر۔ دیکھو بریوز (۳) دیکھو بریون۔

بای موحّدہ بازای ہوّز

بز بقول سروری وبرہان وناصری وجامع بفتح با را) بمعنی آئین وروش (سوزنی ۵) حجرہ زنیسان وناز ازین کردار ۵ شغل ازین طرز وحرفتی زین بز ۵ صاحب رشیدی صراحت مزید کند که بز در عربی بمعنی قماش آمدہ شاید معنی آئین وروش ازین گرفتہ اند خان آرزو در سراج نقل قول رشیدی کردہ **مؤلف** عرض کند که ما ازین ماخذ اتّفاق نداریم ونظر بر معنی قماش اگر در عربی باشد آئین وروش را بدان متعلّق نہ کنیم وجزین نیست که اسم جامد فارسی قدیم است وبس۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند وآئین وروش را استعمال کنند مخفی مباد که بز بمعنی قماش بقول کنز لغت ترکی ہم (اردو) دیکھو آئین کے دوسرے معنے۔

(۲) بز۔ بقول سروری ورشیدی وبرہان وناصری وجامع امر حاضر از مصدر بیزیدن (سوزنی ۵) حجرۂ ماست با دخانۂ بوق ۵ ساعتی با دبوق ما را بز ۵ خان آرزو در سراج ذکر این کردہ گوید که این امر بزیدن ومبدّلش وزیدن یا برعکس واین لفظ مخصوص با داست وفرماید که آنچه صاحب برہان بمعنی جستن آوردہ خطاست **مؤلف** عرض کند که بزیدن بقول بکر عجم بمعنی وزیدن وجستن می آید ووزیدن بمعنی جنبیدن وموج زدن ہوا وباد خصوصاً وبمعنی جستن بالفتح عموماً وما بزیدن را مبدّل وزیدن دانیم۔ معاصرین عجم تصدیق این می کنند وحقیقت معانی بجا پیش عرض کنیم ودر بنجا ہمین قدر کافی است که امر حاضر بزیدن

است (اردو) دیکھو بزیدن یہ اس کا امر حاضر ہے۔

(۳) بز۔ بقول جہانگیری ورشیدی وناصری وجامع مخفف بزم صاحب برہان صراحت مزید کند کہ مجلس عیش ومہمانی مراد است **مؤلف** عرض کند از نظر براعتبار ناصری وجامع کہ از اہل زبانند بدون سند استعمال ایشان را تسلیم کنیم وموافق قیاس است۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند شاید کہ در فارسی زبان میم از بعض لغات حذف می شود چنانکہ آہرمن و اہرن (اردو) بزم بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ سبھا۔ محفل۔ مجلس۔

(۴) بز۔ بالکسر بقول رشیدی وبرہان وناصری وجامع وجہانگیری زنبور (خاقانی ؎) شاید اگر در حرم سگ ندہد آبدست ؎ زیید اگر در ارم بز نبود میوہ چین ؎ وصاحب رشیدی فرماید چون بوز بالفتح یعنی زنبور سیاہ کہ بہندی (بھونرا) گویند مذکور خواہد شد شاید این مخفف آن باشد پس بفتح باید نہ بکسر خان آرزو در سراج بذکر قول رشیدی اکتفا کردہ **مؤلف** عرض کند کہ بوز بہ زیادت واو قسمی خاص از زنبور کلان پس ما این را اسم جامد فارسی زبان دانیم یعنی زنبور وبوزرا کہ می آید بزیادت واو مزید علیہ آن وصراحت کاملش ہمدر انجا کنیم (اردو) زنبور بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ تتیا۔ بھڑ۔ برنی۔

(۵) بز۔ بالفتح بقول برہان وناصری۔ زمین وپشتہ بلند وتیغ کوہ صاحب جامع گوید کہ زمین پشتہ وتیغ کوہ خان آرزو در سراج ذکر قول برہان کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ہمین لغت بہ بای فارسی وزای فارسی یعنی زمین پست وبلند وکوہ وکتل می آید پس فارسیان بہ تبدیل بای فارسی بموحدہ وزای فارسی بعربی این را خاص کردند برای پشتہ بلند وتیغ کوہ

چنانکہ تپ وتب وتزند وزند مخفی مباد کہ طرز بیان برہان بغلط می اندازد کہ واو عطف میان زمین وپشتہ معنی مطلق زمین ہم قائم کند ومعاصرین عجم قول جامع را صحیح دانند کہ معنی مطلق زمین درین داخل نیست (اردو) بلند پشتہ۔ بلند ٹیلا۔ ڈگر۔ پہاڑ کی چوٹی۔ مؤنث۔

(۶) بز۔ بقول برہان وناصری بضم اوّل تمیس راخوانند خان آرزو در سراج ذکر انیمعنی نکرد۔ بہار ذکر ہمین یک معنی کردہ گوید۔ بالضم بمعنی گوسفند وترجمہ تمیس۔ صاحب محیط فرماید کہ لغت فارسی است وبعربی معز وماعز ونر آن رامیش وکبش وبترکی کچی وبہندی مادۂ آنرا بکری وچھیری ونر آنرا بکرا گویند وآن حیوانی است معروف از حیوانات ماکول اللحم۔ گوشت آن نسبت بلحوم حیوانات دیگر بعد از گوسفند وآن نزد اطبا عبارت از گوسفند ولایتی است یعنی دنبہ باشد نہ گوسفند ہندی کہ لحم آن بعد از گوشت بز است در فضیلت وگوشت آن گرم وتر وگرمی آن از لحم گوسفند ولایتی کمتر وبقول گیلانی معتدل وبارد وموافق گرم مزاجان ومریضان ومسلولین وصالح الکیموس مولد خون لطیف ومنافع بسیار دارد **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است بالضم (اردو) بز بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث بکری گوسفند۔ بکرا۔ آپ ہی نے چھیلی کو بھی بمعنی بز اور بکری لکھا ہے۔

(الف) بُزآویز اصطلاح۔ بقول بہار (۱) داژونہ آویختن چنانکہ قصاب بُز را بر قصّابخانہ آویزد (میرسیدی ۵) گوشت قصاب گودہ بہ پزش کہ ورنہ دردم کند بزآویزش کہ فرماید کہ (۲) نام فنی است از کشتی (میرسنجات ۵) مدعی گرم تلاش منکیس خواہی شد کہ گر برآویز شوی بہتر ازیں خواہد شد کہ خان آرزو در چراغ ذکر این بہر دو معنی بالضم کردہ وصاحب

بحرهم ـ **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است و معنی لفظی این آویزندهٔ بُز و کنایه از سه پایه که از سه چوب درست کنند و بُز مذبوح را بوسیله آن واژگونه آویزند تا چرم از وجدا ورده و معده وغیره را خارج و اعضایش پاره پاره کنند و بعض طبّاخان بُز سالم را بر همین بُز آویز کباب کنند چنانکه آتش بزیر آن بیفروزند و همین را وارسته بر (قناره) ذکر کرده و لغت فارسی گفته و صاحب اند همزبانش و هم صاحب اند قنا را بدون های آخره به همین معنی لغت عرب گفته

بای حالی ـ یعنی سه پایه باشد و مجازاً بمعنی معکوس آویخته شده و بریان هم واز همین است ....

(ب) برآویزشدن کنایه باشد از کباب شدن و کردن و

(ج) برآویزکردن معکوس آویخته شدن و آویختن نمی دانیم که محققین بانام دنشان معنی دوم را از سند میرنجات چطور پیدا کردند حق آنست که هر دو اسناد بالا متعلق است از (ب و ج) تا آنکه سند دیگر پیش نه شود معنی دوم را تسلیم نه کنیم که محققین اهل زبان ازین معنی ساکت و معاصرین عجم بزبان ندارند و هر سه محققین هند نژاد این معنی را از همین یک سند پیدا کرده اند و ما آنرا متعلق بمعنی اوّل کرده ایم مخفی مباد که صاحب غیاث بدون حوالهٔ محققی نسبت معنی دوم گوید که نام داؤ از کشتی و آن واژگون آویختن حریف است چنانکه قصّاب ذبیحه را بر قنا ربسته پوست کشد (انتهی) ما عرض کنیم که بانی اینمعنی خان آرزو می نماید و دیگر هند نژادان نقلش کردند و او از کلام میرنجات سکندری خورد و بای حالی تا آنکه سند استعمال پیش نشود اعتبار را نشاید ـ فتأمل (اردو)

(الف) (۱) سه پایہ ۔ دکن میں تین لکڑیوں یا سیخوں کے کھٹولہ کا نام ہے جس پر مذبوح بکرے کو لٹکا کر ہیں اور پھر کھال اُتارتے ہیں اور بعض لوگ کھال اُتارنے اور آنتوں وغیرہ کے خارج کرنیکے بعد

اُسکے نیچے آگ روشن کرکے اسکو سالما بھونتے ہیں تذکرہ اور بیاض ہائے معنوکے اُلٹا لٹکایا ہوا اور بھونا ہوا (۲) پہلوانون کی کشتی کے ایک خاص فن کو فارسیون نے (بُزآویز) کہا ہے (ب) اُلٹا لٹکایا جانا۔ کباب ہونا (ج) اُلٹا لٹکانا۔ کباب کرنا۔

بزاختن بقول بحر مصدر یست بروزن ومعنی گداختن وفرماید کہ متروک التصریف است صاحب ملحقات برہان ہم ذکر این کردہ وصاحب مؤید این را با (بزازیدن) نقل کردہ گوید کہ کلاہا بالضم بمعنی گداختن است۔ صاحبان ہفت واند ذکر این با مصدر (بزازیدن باہر دو زای ہوز) کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ (بزاختن) بہ بای فارسی عوض موحدہ ہم بجایش بہ ہمین معنی می آید کہ مبدل این است چنانکہ تب وتپ وخیال مانسبت ماخذ این ہمین قدر است کہ اصل این (بُرآوختن) بود بمعنی حقیقی آن یعنی آویختن بُزبر (بُرآویز) برای کباب کردنش وواو وتحتانی حذف ومدودہ بمقصورہ بدل شدہ (بزاختن) شد وبرسبیل مجاز بمعنی عام گداختن استعمال کردند واز ہمین مصدر اصلی (بزآویز) است کہ بجایش گذشت وحقیقت (بزازیدن) کہ می آید ہمدر انجا عرض کنیم وحقیقت ماخذ (آوختن) بجایش متروک وبر (برآوختن) تلفی مافات کردہ ایم۔ معاصرین عجم این مصدر را بر زبان ندارند ومتروک است (**اردو**) گلانا۔ گلا دینا۔ دیکھو گداختن کے تمام معنے۔

بزِاخفش اصطلاح۔ بہار گوید کہ گویند (۱) اخفش را بُزی بود کہ مادام کہ او آواز نمی کرد اخفش از از برکردن سبق خاموش نمی ماند وآن آواز کردنش را دلالت صدق حفظ خود گمان می برد (سنجر کاشی ۵) قدرتش را قضا بزاخفش تر ہرچہ گوید ہم آنچنان باشد۔ صاحب انند نقل نگار بہار **مؤلف** عرض کند کہ قصہ این نہ چنانست بلکہ اخفش بقول منتخب لغت عرب ونام سہ کس از ائمہ نحوی کہ یکی اخفش کبیر

استاد سیبویہ و دوم (اخفش وسط) معاصر سیبویہ
وسوم (اخفش صغیر) شاگرد سیبویہ بود (انتہی)
معاصرین عجم گویند کہ ازین ہر سہ یکی بود کہ بزی
باخود داشت وچون درس می خواند بآن
می کرد مذکور بر سبیل عادت خود سر را حرکت
می داد چنانکہ بز ان می کنند واز ین حرکت اخفش
را تسکین می باشد و می دانست کہ بز ما تصدیق
واجب بحث ما می کند واین البہیش بود از بجا
کہ ارسیان در اصطلاح خود (۲) بز اخفش بترکیب
اضافی کسی را گویند کہ بغیر فہم مضمون مخاطب متکلم
سر را حرکت دہد و درست گوید (ظہوری ۵)
سر تصدیق بہر حرف تو چون جنبانم مدعی را
بطلب تا بز اخفش باشد (اردو) بز اخفش
بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر (۱) اخفش صرفی
کا بکرا (۲) وہ سمجھ جو سر ہلانے والا۔ نافہمیدہ
اقرار کرنے والا۔ کھوکلے دماغ کا۔ آپ ہی نے
لکھا ہے کہ کہتے ہیں کہ اخفش نے اپنا سبق یاد کرکے
سنانے کے واسطے ایک بکرا پالا تھا جب تک وہ
گردن نہیں ہلاتا یا سنکر بول نہیں اٹھتا یہ اپنے
سبق کا پیچھا نہیں چھوڑتا اور جانتا تھا کہ ابھی
سبق یاد نہیں ہوا جس وقت اس بکرے کو
ذبح کیا تو معلوم ہوا کہ یہ اس کا سارا دماغ چاٹ
گیا تھا (انتہی) **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ غالباً
آپنے صاحب بہار عجم کا ترجمہ فرمایا۔ ہم نے اس
حکایت کے متعلق جو کچھ عرض کیا وہ استعمال
شعرائے فارسی کے مطابق معلوم ہوتا ہے۔

بزاد بر آمدہ اصطلاح۔ بقول سروری
وبرہان وجامع وبحر وسراج کنایہ بنہایت پیر
باشد وسال بسیار بروگذشتہ **مؤلف** عرض
کند کہ موحدۂ اول افادہ معنی آرکند چنانکہ بر
معنی بستش گذشت وزاد بقول برہان حاصل
بالمصدر زائیدن وسن وسال ہم پس معنی لفظی
این کسی کہ از زائیدن خارج شدہ واز سن وسال
بر آمدہ وکنایہ از پیر سالہ کہ بنہایت پیری رسیدہ

باشد (اردو) بہت بڑی عمر کی بڑھیا۔

بزادی بقول انند۔ بحوالۂ فرہنگ [illegible] بفتح اوّل وکسر دال لغت فارسی (۱) زبرجد و (۲) بلور را گویند **مؤلّف** عرض کند کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فارسی زبان ازین ساکت و سند استعمال بہم نہ شد۔ تا آنکہ سند استعمال بدست نیاید اعتبار را نشاید۔ صاحب محیط برزمد گوید کہ آنرا بہندی پنّا گویند و آن از جملہ سنگہای شریفۂ نفیسہ۔ و در معدن طلا بہم رسد و مادّۂ آن طلاست و فرماید کہ در [illegible] زبرجد اختلاف بسیار است و صحیح تر آنست کہ زمرّد و زبرجد یک چیز است و [illegible] الطّبع و از یک جنس باختلاف رنگ کہ زمرّد سبز است و زبرجد زرد۔ و ہم او در زبرجد گوید کہ قسمی از زمرّد۔ زرد رنگ و ہر دو از معدن طلا پیدا شود۔ سرد و خشک در سوم قاطع نزف الدّم و رافع عسر البول و شکنندۂ سنگ و منافع بسیار دارد و ہم او بر بلور گوید سنگے است معدنی سفید و شفّاف و نرم تر از زمرّد و سخت تر از شیشہ۔ قلیل الاستعمال و رطب و مُصلح آن قند کہنہ و اکتحال باریک سودۂ آن برای رفع بیاض چشم و سیل و جرب عین نافع و از خواص آنست کہ تعلیق آن جہت رعشۂ اطفال و منع فزع در خواب و درد دندان نافع۔ **مؤلّف** عرض کند کہ اگر این لغت فارسی بہ تحقیق رسد اسم جامد فارسی زبان دانیم برای زمرّد و بلور (اردو) (۱) زبرجد۔ بقول منتخب عربی ایک مشہور جوہر جس کا رنگ سبز ہوتا ہے مذکّر (انتہی) بعض کی راے میں زمرّد۔ صاحب آصفیہ نے زمرّد پر فرمایا ہے۔ عربی۔ اسم مذکّر ایک سبز رنگ کے قیمتی پتھر کا نام۔ زبرجد۔ سبز پنّا (۲) بلور۔ بقول آصفیہ۔ اسم مذکّر۔ عربی

ایک چمکدار کانی جوہر کا نام جو نہایت شفاف ہوتا ہے بعض لوگ اس کو کچا ہیرا خیال کرتے ہیں۔

بزاریدن بقول بحر و ملحقات برہان بضم اوّل و بہ رای ہملہ چہارم بمعنی گداختن است و در نسخۂ از نسخہ ہای قلمی صاحب مؤید ہم این را بہ رای ہملۂ چہارم نوشتہ و در نسخۂ دیگر قلمی این را ترک کردہ و در نسخۂ مطبوعہ آن بہ ہر دو زای ہوّز آوردہ۔ صاحب انند ذکر این با ہر دو زای ہوّز کردہ و صاحب ہفت با زای ہوّز دوم و رای ہملۂ چہارم آوردہ **مؤلّف** عرض کند کہ بہ تحقیق ما (بزآویزیدن) اصل است بمعنی (برآویختن) کہ حقیقت آن بر (بزاختن) بیان کردہ ایم پس چنانکہ (بزاختن) مخفّف (برآویختن) است ہم چنان (بزازیدن) بر ہر دو زای ہوّز مخفّف (بزآویزیدن) باشد بحذف واو و تحتانی و تبدیل ممدودہ بہ مقصورہ و معنیٔ مرادف (بزاختن) کہ گذشت تسامح صاحبان بحر و ہفت است کہ پی بہ ماخذ نبردند و بہ رای ہملۂ چہارم ذکر این کردند این است محاسن تحقیق ماخذ کہ غلطی کتابت و خیال آنہا را ظاہر کرد (**اردو**) دیکھو بزاختن۔

بزّازستان اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح و تشدید ثانی و کسر زای ثانی بمعنی بازار **مؤلّف** عرض کند کہ بزّاز لغت عرب است بمعنی جامہ و متاع فروش از بز کہ بعربی جامہ را گویند اگر سند استعمال این بدست آید توانیم قیاس کرد کہ از قبیل گلستان است کہ فارسیان لفظ ستان برای بیان کثرت بر آخر کلمات می آرند معنی لفظی این جای کہ دران کثرت بزّازان است و کنایہ از بازار (**اردو**) دیکھو بازار۔

بزازیدن بقول مؤید و انند ہمان بزاریدن است کہ ذکرش بہ رای ہملہ چہارم

گذشت وحقیقت این همه را اینجا مذکور (اردو) دیکھو بزا زیدن۔

بزّاغ خان آرزو در سراج گوید که به تشدید در ذیل لغات فارسی به زای معجمه بمعنی فصد کننده نوشته اند و فرماید که صاحب برهان به رای مهمله آورده و تحقیق آنست که به زای معجمه لغت عربی است و آنها در تصحیف و غلط افتاده اند **مؤلف** عرض کند که ماحقیقت (بزّاغ) را به رای مهملهٔ دوم بجایش بیان کرده ایم که مبدّل (بزّاغ یعربی است که بزای هوز) است و اختلاف خان آرزو را هم همه را اینجا ذکر کرده ایم پس نمی دانیم که او چرا این لغت عربی را در اینجا بالغات فارسی ذکر کرد و فضولی بی محل می کند و یاد ندارد که بر (بزّاغ) به رای مهمله هرچه خیالش بود مذکور شد که تصفیهٔ آن همه را اینجا کرده ایم و می پرسیم از وکه (بزّاغ را به زای هوز) دوم کدام محقّق فارسی زبان آورده است که تکذیب آن می کند وای برو (اردو) دیکھو بزّاغ۔

بزّاگندن بقول شمس بکاف فارسی کنایه از سحر برای کشش کسی **مؤلف** عرض کند که همه محقّقین فارسی زبان عموماً و محقّقین مصادر فرس خصوصاً و معاصرین عجم از این مصدر ساکت وغیر از محقّق بی تحقیق دیگر کسی ذکر این نکرد و معنی اسم برای مصدر خبر می دهد از نقد معلوماتش تا آنکه سند استعمال پیش نه شود اعتبار را نشاید و ما خذ این هم هیچ (اردو) [illegible] ترجمہ۔

بزان بقول سروری بروزن رزان باد نسیم وجهنده باشد و فرماید که حالا بکثرت استعمال وزان می گویند (حکیم انوری ؎) باز چون باز آمد از اقبال میمون موکبش ۔ تازه شد چون در سحرگاهان گل از باد بزان ۔ صاحب جهانگیری این را بمعنی وزنده و مرادف بزاند و بزمن گوید (مسعود سعد سلمان ؎) نه ابر بهارم که چندین بگریم ۔ نه باد بزانم که چندین بپویم ۔

صاحبان برہان ورشیدی وناصری وجامع ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مصدر وزیدن اصل است و (بزیدن) مبدل آن وہر دو بجایش می آید پس بزان بقاعدۂ فارسی اسم حال بزیدن است چنانکہ وزان اسم حال وزیدن از قبیل چمان وکنان محققین بانام و نشان درمشتقات مصادر می روند واین قسم لغات مشتقہ را اسم جامد می دانند (**اردو**) چلنے والی (ہوا کے ساتھ خصوصیت) جیسے چلنے والی ہوا۔ لیکن محاورہ اُردو میں چلتی ہوئی ہوا کہیں گے جس سے اسم حال کا مطلب حاصل ہوتا ہے۔

بزاندا ختن مصدر اصطلاحی۔ بقول شمس یعنی گداختن **مؤلف** عرض کند کہ دیگر محققین مصادر واہل زبان ازین ساکت مقصود غیر از (بزاختن) نیست کہ بجایش گذشت بی تحقیقی او آنرا ترک واین را قائم کرد۔ دیگر ہیچ۔ تا آنکہ سند استعمال بنظر نیاید اعتبار رانشاید (**اردو**) دیکھو بزاختن۔

بزانو در آمدن مصدر اصطلاحی بقول بہار وبحر وانند (۱) بزانو بنشستن (ملا عبداللہ ہاتفی در رسیدن ایلچی بحضور صاحبقران ؎)

بزانو در آمد دران پیشگاہ ؎ کہ کس را نبودی

ازان پیش راہ ؎ **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم گویند کہ (۲) بر زانو استادہ عرض حال کردن است واین رتبہ مخصوصین بارگاہ باشد (**اردو**) (۱) زانو پر بیٹھنا (۲) زانو پر کھڑا ہو کر عرض حال کرنا۔

بزانہ بقول سروری وبرہان بہ زای معجمہ بر وزن روانہ یعنی وزندہ (امیر خسرو ؎)

ولایت دارم وگنج وخزانہ ؎ سپاہی تیز چون بادِ بزانہ ؎

وبقول جہانگیری ورشیدی وجامع مرادف (بزان) کہ گذشت وبقول صاحب برہان بمعنی وزندہ وجہندہ **مؤلف** عرض کند کہ جزمن نیست کہ ہای زائد است در آخر (بزان) کہ بہمین معنی

گذشت و صراحت ماخذش هدر انجا مذکور و این مزید علیه آنست چنانکه ستمگار و ستمگاره (اردو) دیکھو بزان۔

(الف) بزباز اصطلاح۔ بقول برهان بروون پرواز (ا) معروف که آنرا بعربی بسباسه خوانند و بعضی دیگر گویند که شکوفه وگل وبهار جوز است۔ بهار گوید که (۲) قومی است از معرکه گیران که بزو بوزینه را باهم رقصانند (محسن تأثیر ۵) پهلوان ظاهر بزباز که چندین زین بدیش دهر دون داده بدش منصب مخلص خانی (ملک الکلام بهاء الدین محمد بن مؤید ۵) من گرگ پیر فضلم و بزباز این فلک می راندم بهر طرفی همچو گوسپند صاحب ناصری بذکر معنی اول نسبت معنی دوم گوید که کسیکه بزرا تعلیم بازی و جستن ورقاصی دهد عامل آن عمل را گویند و فرماید که...

(ب) بربازی آن عمل را نامند (مولوی معنوی ۵) ای بساشیر که آموختیش بز بازی

سوی بازار که برجه همه زیرک همه زود (بهار) هم ذکر (ب) کرده (ملا لمعزا در معراج ۵) قضا طرح بزبازی جدی کرد نشد ملتفت شاه افلاک گرد (میر خسرو ۵) زعدلت میش بزبازی کند باشیر همچون سگ زبهر پاسبانی گرگ دنبال شبان گیرد وارسته وبجرهم ذکر (ب) کرده اند

مؤلف عرض کند که (الف) بمعنی اول همان انگدان است که بجایش گذشت و ما بحواله محیط تعریفش کرده ایم۔ صاحب محیط بر بسباسه ذکر این کرده گوید که آنرا فارسیان (بزباز) گویند بخیال ما با الفتح مبدل و مخفف (بسباسه) عربی است که فارسیان های هوز آخره را حذف کردند و هر دو سین مهمله را به زای هوز بدل کردند چنانکه سمارو غ و زمارو غ۔ همین قدر است ماخذ این و بمعنی دوم بالضم اسم فاعل ترکیبی و کنایه از کسانی که بزی را بازی بر سبیل بازی بجنگانند و معاصرین عجم هم آنرا (بزباز) خوانند

وانچہ محققین بالا ذکر بازی بُزبابوزینہ کردہ اند معاصرین عجم آنرا پسند نمی کنند و (ب) ہمان بازی را نام است کہ مقابلۂ بُزبابز بہ سبیل بازی شود (اردو) الف ۔ (۱) دیکھو انگدان (۲) بکرے لڑانے والا (ب) بکرونکی لڑائی ۔ مؤنث

بزبان افتادن مصدر اصطلاحی بقول بہار وانند (۱) کنایہ از رسوا شدن (ابوطالب کلیم ؎) خواہم ز پس پردۂ تقوی بدر افتم ۔ چندی بزبان ہمہ کس چون خبر افتم ۔ (شفیع اثر ؎) بزبان جہانی افتاد است ۔ چون سخن ہر کہ آدمی زاد است ۔ مؤلف عرض کند کہ (۲) بمعنی مشہور شدن ہم کہ با معنی حقیقی قریب است و ہر دو سند بکار معنی دوم ہم می خورد و بمعنی اوّل کنایہ باشد ۔ مخفی مباد کہ بہار معنی دوم بیان کردۂ مارا بر (بر زبان افتادن) نوشتہ است و معاصرین عجم ہم بر زبان دارند موافق قیاس است (اردو) (۱) رسوا ہونا ۔ (۲) نوبان زد ہونا ۔ دیکھو بر زبان افتادن ۔

بزبان انداختن مصدر اصطلاحی ۔ بمعنی مشہور کردن (آصفی ؎) در حسن باو گل سخن زیر زبان داشت ۔ انداخت ولی زود نسیمش بزبانہا ۔ (اردو) مشہور کرنا ۔

بزبان برداشتن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بحر و غیاث (۱) بحرف ہای ملائم فریب دادن و (۲) سخنان نالائق گفتن نیز مؤلف عرض کند کہ صاحب غیاث بحوالۂ وارستہ ذکر این کرد و وارستہ ازین مصدر اصطلاحی ساکت و صاحب بحر سندی پیش نکرد بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) (۱) چرب زبانی سے فریب دینا (۲) ناشائستہ باتیں کہنا ۔

بزبان داشتن مصدر اصطلاحی بقول وارستہ (۱) بحرف ہای ملائم فریب دادن و بسخن پیچاندہ از سر مقصود باز داشتن بہار گوید کہ فریب دادن بحرف و صوت و ملائم (صائب ؎) محو

دلجوئی پروانہ بود روی دلش ؛ شمع دارد بزبان گریہ
ہمہ محفل را ؛ (خواجہ سلمان ۵) زیرلب میدہم
وعدہ کہ کامست بدہم ؛ غالب آنست کہ ما را بزبان
می دارد ؛ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس
است وضرورت ندارد کہ با حرف ہای ملائم مخصوص
کنیم فریب دادن بسخن کافی است (اردو) باتوں
میں اڑانا۔ بقول آصفیہ۔ مغالطہ دینا۔ دھوکا
دینا۔ فریب دینا۔ جھانسا دینا۔

(۲) بزبان داشتن۔ بقول وارستہ در نفیر بن گرفتن
صاحب انند گوید کہ سخنان نالائق گفتن کسی را **مؤلف**
عرض کند کہ (بر زبان داشتن) بہمین معنی گذشت
وسندش ہم ہمدرانجا مذکور پس موافق قیاس و
مرادف آنست (اردو) دیکھو بر زبان داشتن۔

(۳) بزبان داشتن۔ بقول انند کنایہ از زبان
زدو رسوا کردن (محسن تاثیر ۵) بر سر ہر مژہ لخت
دل و جانی دارد ؛ ہر کرا سحر نگاہش بزبانی دارد ؛
مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است۔

(اردو) رسوا کرنا۔ دکن میں (زبان پر چڑھانا)
کہتے ہیں۔

بزبان دگر داشتن | مصدر اصطلاحی۔
بقول بحر۔ باضافت۔ فریب دادن بحرف ہای
ملائم (ملا وحشی ۵) بلبل گلہ می کرد زگل دوش
بصد رنگ ؛ گل بود کہ ہر دم بزبان دگرش
داشت ؛ **مؤلف** عرض کند کہ متعلق است از بہمان
مصدر عام (بزبان داشتن) کہ گذشت وموافق
قیاس ولیکن ضرورت ندارد کہ حرف ہای ملائم
را داخل معنی کنیم۔ مجرد فریب دادن از سخنان
کافی است (اردو) دیکھو بزبان داشتن
کے پہلے معنے۔

بزبان گرفتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول
وارستہ (۱) بحرف ہای ملائم فریب دادن
مرادف (بزبان داشتن) (شانی تکلو ۵) آن
لطف کو کہ تا زبرش زود بگذرم ؛ از گرمی سخن
بزبانم گرفتہ بود ؛ صاحب بحر گوید کہ مرادف (بزبان

داشتن) **مؤلف** عرض می کند که سند بالا متعلق
به معنی دوم می نماید مشتاق سند دیگری می باشیم۔
معاصرین عجم برزبان ندارند (**اردو**) دیکھو
برزبان داشتن کے پہلے معنے۔
(۲) برزبان گرفتن۔ بقول دارستہ کنایہ از سخنان
نالائق گفتن (صائب ؎) من چون ہدف
نی روم از جای خویشتن ؎ مژگان او عبث برنبانم
گرفتہ است ؎ بقول بہار سخنان ناسزا گفتن
مؤلف عرض کند کہ این سند را با معنی سوم
متعلق دانیم۔ معاصرین عجم برزبان دارند (**اردو**)
سخت سست کہنا۔ بقول آصفیہ۔ برا بھلا کہنا۔
درشتی اور سختی سے پیش آنا۔ لعنت ملامت کرنا۔
زجر و توبیخ کرنا۔ جھڑکنا۔ آڑے ہاتھوں لینا۔ لتاڑنا
(۳) برزبان گرفتن۔ بقول بہار رسوا کردن سند
این از صائب بمعنی دوم گذشت **مؤلف**
عرض کند کہ (برزبان گرفتن) ہم بمعنی گذشت
و موافق قیاس است (**اردو**) رسوا کرنا۔

(۴) برزبان گرفتن بہ تحقیق ما۔ گرفتن برزبان
چنانکہ سخن برزبان گرفتن و زبان زد کردن سخنی
و شہرت دادن و (برزبان گرفتن) ہم بہمین معنی
گذشت (صائب ؎) چنان گداخت مرا فکر آن
دہان و میان ؎ کہ میتوان برزبان چون خبر گرفت
مرا ؎ (محسن تاثیر ؎) نرمی زہر کہ دیدہ گرفتار
گشتہ ام ؎ حرفم کہ مردمان برزبانم گرفتہ اند ؎ (طالب
آملی ؎) عیشم برزبان گرفتہ گوئی ؎ کز خاطرم
شدم فراموش ؎ (**اردو**) دیکھو برزبان گرفتن۔
(۵) برزبان گرفتن بہ تحقیق ما گرفت سخن کردن۔
(محمد سعید اشرف ؎) دیگر بطعن عشق بتانم گرفتہ
اند ؎ طوطی نیم چرا برزبانم گرفتہ اند ؎ (**اردو**)
گرفت کرنا۔ بقول آصفیہ۔ اعتراض کرنا۔ حجت
لگانا۔ نکتہ چینی کرنا۔ خردہ گیری کرنا۔

برزبانہا افتادن مصدر۔ اصطلاحی بقول
دارستہ و بحر (۱) مشہور شدن و (۲) رسوا شدن۔
صائب ؎) از جام نام جم برزبانہا فتادہ است ؎

زنهار در بساط جهان بے اثر مباش ؛ بهار گوید که مشهور شدن بزبونی وعیب (صائب ۵۱) راز من ازلب خامش بزبانها افتاد ؛ گرچه از خامه بی شق نترادو سخنی ؛ **مؤلف** عرض کند که همان (بزبان افتادن) است که گذشت وضرورت ندارد که بلحاظ جمع این را قائم کرده عام را خاص کنیم که جمع هم داخل تعمیم واحد است. انچه بهار در معنی اوّل خصوصیت زبونی وعیب قائم می کند درست نیست که از معنی دوم مقصودش حاصل می شود و از تخصیصش معنی اوّل خارج می گردد مخفی مباد که بخیال ما سند دوم هم متعلّق بمعنی اوّل است تسامح

بهار است که آنرا متعلّق بمعنی دوم کرده. معاصرین عجم هم معنی دوم را برزبان دارند و (برزبان افتادن) هم بجایش گذشت (**اردو**) (۱) مشهور ہونا (۲) رسوا ہونا۔

بزبچه | اصطلاح۔ بقول مؤیّد با جیم فارسی بزغاله۔ صاحب رشیدی ذکر این بذیل (بزبچه به تحتانی سوم) کرده می فرماید که همین را (بزبچه به موحّده عوض تحتانی) هم گویند و صاحب هفت هم ذکر (بزبچه) به تحتانی کرده **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی است یعنی بچهٔ بز۔ قلب اضافت وحقیقت (بزبچه) بجایش عرض کنیم (**اردو**) بکرے کا بچہ مذکر۔

بزبوبندی | بقول جهانگیری در ملحقات بمعنی دهید و فرماید که آنرا بجید نیز نامند۔ صاحب برهان بر بجید گوید که بفتح اوّل بروزن کشید لغت زند و پازند است بمعنی بدهید که امر به دادن است **مؤلف** عرض کند که (بزبوبتن) مصدر زند و پازند بمعنی دادن می آید و صاحب برهان بذیل آن (بزبونید) را بمعنی بدهید می آرد پس همان (بزبونید) را محقق بالا بتصحیف نقطی بطور اسم جامد نوشته است تسامح او یا غلطی کاتب بیش نیست (**اردو**) تم دیو۔ (دینا) کے امر حاضر کی جمع۔

بزبهها بقول خان آرزو در چراغ بضم وزای معجمه بمعنی غلام هندی و فرماید که از زبانداران به ثبوت رسیده. زلّه بردارش بهار بکر معنی بالا گوید که گویند «ششش قبرغه بزبها» ای سیاه کم بها صاحب اند نقل نگارش. صاحب بحر بر غلام هندی قانع **مؤلّف** عرض کند که ما هم درین باب از معاصرین عجم گفتگو کردیم می فرمایند که فارسیان مطلقاً هر غلام وسیاه را (بزبها) گویند. اسم فاعل ترکیبی است یعنی بهای بزدارنده که قدر وقیمتش بوجه غلامی بیشتر از بزی نیست. واین اصطلاحی است برای غلام وهمان را سیاه هم گویند بوجه رنگ غلامان که حبشی وسیاه رنگ می باشند (الخ) نمی دانیم که محققین بالاتخصیص هندی چرا گروهند وند انستند که در هند رسم غلامی نیست وسیاهی هم مخصوص است از غلامان عجم وعرب خیال ما همین قدر است که محقق اوّل الذکر با عجمی برسیده باشد واو به (تمسخر بامخاطب) لفظ هندی را بر غلام داخل کرد تا اعتبار غلامان عجم وعرب در نظر سائل قائم باشد خیال نکرد که سائل حقیقت جوی لغت است واین استهزا لغت فرس را نقصان می رساند اگر محقق هند نژاد بر ما خذ غور می کرد حقیقت رامی در یافت (**اردو**) غلام بقول آصفیه وہ زر خرید جسکو اجر بلا تنخواہ گھر کا کام کاج کرتا ہے۔

بزپونتن بقول برهان با بای فارسی ونون وتای قرشت بروزن پهلوشکن بزبان زند وپازند بمعنی دادن (فرماید که (بزپونهی) بمعنی می دهم و(بزپونید) بمعنی بدهید. صاحب موارد هم ذکر این کرده ولیکن (بزپونمی) را به میم عوض های هوز آورده وصاحب ناصری هم با او متفق **مؤلّف** عرض کند که در بعض نسخ برهان هم (بزپونمی) به میم است وبلحاظ معنی هم موافق قیاس که حال متکلم است مخفی مباد که (بزبدن) بقول دستوران معاصر مذهب زرتشت در زند وپاز

بمعنی حواله. حیف است که کتب لغات ازین ساکت پس فارسیان قدیم علامت مصدر تن در آخرش زیاده کرده مصدری ساختند موافق قیاس و حالا در استعمال متروک است و مبدّل این به بای فارسی اوّل هم می آید چنانکه تب و تپ (اردو) دنیا۔

بزجگر اصطلاح۔ بقول بحر و غیاث و انند (بالضم و بکسر جیم عربی و فتح کاف فارسی) بمعنی ترسان ضدّ بهادر **مؤلف** عرض کند که خلاف قیاس نیست۔ اسم فاعل ترکیبی است مرادف (بزدل) که می آید (اردو) بزدل۔ دیکهو اشتر دل

بزحمت افتادن مصدر اصطلاحی۔ کنایه از مبتلای تکلیف شدن (ظهوری ؎)

از اختران همه آزادگان کشند آزار ؛ فلک بزحمت تحصیل حاصل افتاد است (اردو) زحمت میں مبتلا ہونا۔

(الف) بزداغ اصطلاح۔ بقول سروری به زای معجمه و دال مهمله بوزن گستاخ مصدقهٔ که بآن زنگ زدایند و فرماید که در نسخهٔ میرزا بفتح با نیز (منصور شیرازی ؎)

دهر ضیا بسهٔ آئنه رخت کانراؤ ؛ بود ز خاطر شاه فلک محل بزداغ

؛ صاحب جهانگیری گوید که با اوّل مکسور افرازی باشد که بدان زنگ آئینه و تیغ و امثال آن بزدایند و آنرا تیازی مصقله خوانند صاحبان رشیدی و جامع و انند و هفت هم ذکر این کرده اند صاحب ناصری گوید که بزدائیدن مصدر این لغت است و (بزدا غیدن) و (بزدودن) نیز مثله۔ خان آرزو در سراج گوید که بعضی بفتح اوّل به بای فارسی گفته اند و بعضی بضم اوّل **مؤلف** عرض کند که خان آرزو چه التصفیه نکرد حقیقت اینست که این اسم جامد فارسی زبان است مزید علیه و مبدّل (زده) که بالفتح بمعنی آراسته و مزیّن بجایش می آید فارسیان های هوز آخر را بالف بدل کردند چنانکه خاره و خارا و غین زائد

(۳۲۶۲)

در آخرش آورند چنانکه چراغ و چراغ و موحده مفتوح در اوّلش زیاده کرده (بزداغ) کردند و اسم جامد قرار دادند برای مصقله که آله صیقل است و اختلاف اعراب چنانکه بالا مذکور شد تصرّف محاوره باشد وبس و مصدر .....

(ب) بزداغیدن که صاحب ناصری ذکرش کرده از همین اسم مصدر وضع شد بقاعدهٔ مصادر بزیادت تحتانی معروف و علامت مصدر دن در آخرش ولیکن این مصدر حالا متروک التّصریف است و محقّقین مصادر ازین ساکت و معنی این مصقله کردن و صیقل کردن پس الف دب هر دو باعتبار ماخذ بکسر اوّل است واگر تصدیق فتح و ضمّه اوّل در استعمال شود تصرّف محاوره دانیم وانچه خان آرزو به بای فارسی می نویسد از نظر ما نگذشت واگر سند استعمالش بدست آید بجایش ذکر کنیم وبدّل این دانیم چنانکه تب وتپ **(اردو)** (الف) مصقله بقول آصفیه - عربی - اسم مذکّر - صیقل کرنے کا اوزار - ریتی (ب) صیقل کرنا -

بزوائیدن بقول سروری مرادف (بزدودن) که می آید و هر دو بمعنی دور کردن زنگ از آئینه و تیغ وامثال آن صاحب موارد هر دو را مرادف یکدیگر قرار داده گوید که هر کدام لغتی است در (زدودن) و (زدائیدن) که بجایش می آید صاحب بحر هر دو را بالکسر کامل التّصریف گفته و (بزداید) را مضارع هر دو قرار داده معنیٔ با سروری متّفق - صاحب برهان هم ذکر این کرده خان آرزو در سراج بذکر قول برهان فرماید که تحقیق آنست که موحّده جزو کلمه نیست پس اصل همان زدائیدن و زدودن است **مؤلّف** عرض کند که زده بقول برهان بفتح اوّل بمعنی آراسته و مزیّن می آید فارسیان های هوّز آخر را بالف بدل کردند چنانکه خاره و خارا وتحتانی زائد زیاده کردند چنانکه پا و پای وبقاعدهٔ مصادر جعلی تحتانی معروف و علامت مصدر

دن در آخرش آورده مصدری وضع کردند که بمعنی حقیقی آراسته و مزین کردن است و کنایه از مصقله کردن و دور کردن زنگ از آئینه وغیر ذلک و در (زدودن) هم اسم مصدر آن همان (زده) است که های هوز آخره بدل شد به واو چنانکه آوسه و آوسو وحق آنست که مصدر (زدودن) اصلی است و (زدائیدن) جعلی و اطلاق جعلی نه برای آنست که اسم مصدر مال السنه غیر فارسی است چرا که (زده) خود مال فارسی زبان است بلکه بنا واقفیت ماخذ وضع شد وضرورت آن نبود ومشتاق سند استعمالش می باشیم۔ مخفی مباد که موحده در اول هر دو زائد است پس بقاعدهٔ فارسی هر دو را بالکسر خواندن صحیح باشد و (زدائد) مضارع زدائیدن که این کامل التصریف است و (زدودن) را مضارعی نیامده که سالم التصریف باشد وسالم التصریف را غیر از ماضی ومستقبل واسم مفعول نیاید۔ تسامح صاحب بحر است که (زدائد) را مضارع هر دو دانست و هر دو را (کامل التصریف) خیال کرد۔ ماحقیقت مصادر اصلی وجعلی را بر لفظ (اسم مصدر) بیان کرده ایم (اردو) زنگ آئینہ یا تلوار وغیرہ سے دور کرنا۔ صیقل کرنا۔

(الف) بُزدل اصطلاح۔ الف

(ب) بُزدلی بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی ترسان ونامرد وبیدل وبقول صاحب فدائی ترسو وکم دل وترسان چنانکہ بہ دل وبیباک ودلیر را شیر دل نامیدہ اند ونسبت (ب) فرماید کہ ترسوگری وجبن

مؤلف عرض کند کہ (الف) اسم فاعل ترکیبی است یعنی کسی کہ دل او مثل بز است و دلی دارندہ ہمچون بز۔ ضد شیر دل و (ب) بزیادتی یای مصدری است (اردو) الف

بُزدل ۔ دیکھو اشتردل ۔ (ب) بُزدلی بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مؤنث ۔ نامردی ۔ ڈرپوکپن

بزدودن صاحبان نوادر و موارد و بحر وسروری و جہانگیری و رشیدی و سراج و ناصری ذکر این کردہ اند و ماحقیقت این را بز (بزدائیدن) نوشتہ ایم (**اردو**) دیکھو بزدائیدن ۔

بزر بقول ضمیمۂ برہان بفتح اوّل وسکون ثانی وراے قرشت (۱) تخم کتان کہ غذائی است صاحب محیط گویہ کہ لغت عرب است کہ تخم نبات را گویند جمع آن بزور و بیونانی افیور و بہندی بیج نامند و بقول گیلانی می فرماید کہ عادت اطبّا بران جاری شدہ کہ چون اطلاق بزر فقط نمایند مراد ازان (بزر کتان) باشد و بعدہ اصطلاح مقرر کردند کہ چون اطلاق بزر کنند مراد ازان (۲) روغن کتان بود پس چون لفظ بزر مطلقا در کتب واقع شود مراد ازان روغن کتان باشد (انتہی) البتہ صاحب مؤیّد ہم این را بذیل لغات فارسی جا دادہ گوید کہ کتان عربی و بزر فارسی است بمعنی تخم **مؤلف** عرض کند کہ ما بلحاظ قول صاحب محیط کہ این لغت عرب را بمعنی روغن کتان استعمال می کنند مفرّس دانیم بہ تصرّف در معنی از ینجاست کہ محقّقین فارسی زبان این را جا دادہ اند (**اردو**) (۱) کتان کے بیج ۔ مذکّر (۲) کتان کا روغن مذکّر ۔

بزرا بقول جہانگیری در ملحقات تخم را گویند صاحبان برہان و ناصری گویند کہ این لغت زند و پاز ند است بمعنی تخم زراعت مطلقاً یعنی ہر چیز کہ بجہۃ خوردن حیوانات کاشتہ میشود **مؤلف** عرض کند کہ باعتبار ناصری می گوئیم کہ مفرّس است از لغت عرب (بزر) بزیادت الف در آخرش و تخصیص معنی معاصرین عجم بر زبان ندارند (**اردو**) وہ تخم جو کاشت زراعت کے لئے رکھا جاے ۔ مذکّر ۔

بزراغم جانست رقصاب پیہ اغم پیہ مثل۔ صاحبان خزینہ وامثال فارسی ذکر این کردہ از معنی ومحل استعمال ساکت وصاحب مجبوب الامثال ذکر این بہ تخفیف کلمۂ (است) کردہ وبعوض (پیہہ) (پیشہ وپیسہ) رانوشتہ **مؤلف** عرض کند کہ حذف است عیبی ندارد وتبدیل لفظ پیہہ غلطی ثابت است فارسیان درین مثل پیہہ را استعمال کنند مقصودشان اینست کہ قصاب را پیہہ بزعزیز است وبہ وای جانش نیست فارسیان این مثل را درمحل اظہار خود غرضی کسی می زنند وبس (**اردو**) بقول صاحب محبوب الامثال "لڑکا روئے بالوں کو نائی روئے مُنڈائی کو" اس اردو کہاوت میں بھی خود غرضی ہی کا بیان ہے یعنی لڑکا اس لئے روتا ہے کہ میرے بال نہ جائیں یعنی اسکو بالوں کا غم ہے اور حجّام کو لڑکے کے بالوں کا کچھ غم نہیں بلکہ اپنی اجرت کا غم ہے۔ دکن میں کہتے ہیں "بکرے کو اپنی جان کی لگی ہے اور قصائی کو اسکی ران کی" یہ کہاوت قریب قریب فارسی مثل کا ترجمہ ہے۔

بزرجمہر بقول اکثر بحوالہ غیاث بضمّتین وسکون رائے مہملہ وضمّ جیم عربی وکسر میم نام وزیر اعظم نوشیروان وفرماید کہ این معرّب بزرگ مہر است وگوید کہ انچہ در بعض لغات نوشتہ اند کہ بضم جیم نشاید وجیم ورای مہملہ ہر دو را ساکن باید خواند این قول غلط است صحیح ہمانست کہ جیم را مضموم خوانند چرا کہ در عربی دو ساکن بدون مدہ بہم نیایند وفرماید کہ از رسالۂ معرّبات صاحب منتخب چون ضمّہ نسبت کسرہ وفتحہ حرکت قوی است پس کلمۂ معرّب را کہ ضعیف بود باین حرکت قوی قوّت دادند وقوّت ضمّہ بشرح ملّا در بحث فعل مذکور (انتہی) صاحب ہفت ذکر این بہ جیم عربی کردہ گوید کہ بعضی برانند کہ وزیر قباد شاہ پدر نوشیروان

بوده صاحب ملحقات برهان به جیم فارسی آورده گوید که همان (بزرجمهر به جیم عربی) که وزیر نوشیروان باشد صاحب مؤید هم به جیم فارسی آورده فرماید که (بوزرجمهر) بزیادت واو بعد موحده هم آمده که آنرا (قباد پادشاه) گفتندی و در نسخهٔ قلمی اتفاق با صاحب هفت **مؤلف** عرض کند که در فارسی زبان مبدل (بزرگ مهر) است که به همین معنی می آید و وجه تسمیهٔ آن همانجا مذکور شود و درین جا همین قدر کافی است که کاف فارسی به جیم عربی بدل شود چنانکه شنگرف و شنجرف و آخشیک و آخشیج و رنگ و رنج و بر سبیل تعریب هم چنانکه لگام و ولجام - پس آنانکه این را به جیم فارسی گرفته اند خطا کرده اند که کاف فارسی بجیم فارسی و بالعکس آن بدل نشود - فارسیان استعمال این معرب هم کرده اند و نسبت اعراب عرض می شود که هرگاه این را معرب تسلیم کرده ایم نسبت اعراب هم بقاعدهٔ عربی باید و تصرف در آن نکنیم و آنچه به کاف فارسی می آید ظاهر است که به ضم اول و دوم و به سکون کاف فارسی و مرکب از لفظ بزرگ با لفظ مهر است پس آنانکه این معرب را به ضم جیم گرفته اند درست است و کسانی که بر خلاف این رفته اند از برای آن دلیلی نیست (**اردو**) بزرجمهر - نوشیروان کے وزیر کا نام - مذکر -

برزخانه اصطلاح - بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بفتح اول و کسر ثانی و سکون را شکنجهٔ عصار و چرخ عصار را گویند که بعربی معصار و به هندی کولهو نامند **مؤلف** عرض کند که برز در اصطلاح اطبا روغن کتان قرار یافت چنانکه بجایش گذشت پس فارسیان آن را بر سبیل مجاز بمعنی مطلق روغن گرفتند و بترکیب قلب اضافت چرخ عصار را تمام

نهاده اند که خانه ایست برای هر قسم روغن مشتاق سند استعمال می باشیم که معاصرین عجم بر زبان نداند مخفی مباد که از لفظ (بزر) که بر معنی دوش گذشت باید که این را بالفتح صحیح دانیم (اردو) کولھو۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ تیل نکالنے کی کل۔ تیل پیلنے یا رس نکالنے کا آلہ۔ معصار۔ (دکن میں اس کو گھانا کہتے ہیں)۔

بزرقطونا اصطلاح۔ بقول اند بحوالۂ ناصر المعالجین بفتح اوّل وکسر ثانی وضمّ قاف و طای حطی لغت فارسی است اسبغول را گویند مؤلف عرض کند که صاحب مخزن الادویه این را لغت عرب گفته وجا دارد که اطبای عرب (بزر القطونا) گفته باشند تعریف کامل این بر اسبغول گذشت۔ تسامح صاحب اند بیش نیست که این را لغت فارسی خیال کرد (اردو) دیکھو اسبغول۔

بزرقی بقول ضمیمۂ برہان یعنی احتیاط تمام وتعمق بسیار **مؤلف** عرض کند که دیگر کسے از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و بظاہر لغت ترکی می نماید ولیکن محققین ترکی زبان ہم ازین ساکت۔ سند استعمال پیش نه شد۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند ہیچ ماخذ ہم نمی کشاید مشتاق سندی باشیم (اردو) کامل احتیاط مؤنث اور کامل غور وتعمق۔ مذکر۔

بزرک بقول رشیدی بفتح باوای مہلہ تخم کتان۔ صاحبان ناصری وجامع ہم ذکر این کرده اند۔ خان آرزو در سراج بحوالۂ قوسی گوید که بید انجیر باشد که از تخم آن ہم روغن گیرند و بمعنی کتان مخصوص خوزستان وبحوالۂ تحفة المومنین گوید که چون مطلق گفته شود ازان کتان مراد است واز ینجا مستفاد می شود که کلمۂ عربی است که فارسیان تصرف نموده اند **مؤلف** عرض کند که تصرف ہمین قدر می نماید که کاف نسبت در آخر لغت عربی آورده مؤنث کرده اند بمعنی تخم کتان که بزر بقول منتخب بمعنی تخم است واین تخصیص معنی خاص پیدا کردند برلے

تخم کتان (اردو) کتان کا تخم ۔ مذکر۔

بزرکار اصطلاح ۔ بقول برهان بروزن شرسار بزرگیر و زراعت کننده صاحب جامع صراحت کاف فارسی نکرد و صاحب ناصری هم بلا صراحت کاف آورد **مؤلف** عرض کند که (برزکار) بهرای مهمله دوم و زای هوز سوم به کاف عربی گذشت به همین معنی و ما آن را قلب بعض این قرار داده ایم و حقیقت کامل بر معنی دوم لفظ برز نوشته ایم و برر (بذرگر) هم ۔ معنی لفظی این کار تخم کننده باشد (اسم فاعل ترکیبی) و کنایه از کاشتکار و مزارع و متحقق به کاف عربی است (اردو) دیکھو (برزکار)

بزرگ بقول سروری (۱) ضد خرد (۲) نام یکی از دوازده مقام و بقول فدائی (۳) مردی که از خاندان ناموری باشد (سعدی ۱۲) بزرگش نخوانند اهل خرد ؎ که نام بزرگان به زشتی برد ؎ (شاعر در حصر دوازده مقام ۲) عشاق مراقد حسینی است چو راست ؎ در پرده بوسلیک رهاوی و نواست ؎ چون گشت بزرگ در صفاهان و عراق ؎ رنگوله حجاز و کوچک اندر براست ؎ صاحب ناصری ذکر معنی اول کرده نسبت معنی دوم فرماید که نام مقامی است از موسیقی صاحب برهان همزبانش **مؤلف** عرض کند که بمعنی اول اسم جامد فارسی زبان دانیم و بمعنی سوم مجازاً فارسیان مرد کلان عمر و مرد باخدا و باشوکت و شان را هم گویند که داخل معنی اول باشد و بمعنی دوم هم مجاز که نظر بر بلندی مقام موسیقی آنرا بدین اسم موسوم کردند (اردو) (۱) بزرگ بقول آصفیه ۔ بڑا ۔ کلان ۔ دیکھو اختیار (۲) فارسیوں نے موسیقی کے ایک راگنی کو بزرگ کہا ہے جس کی سُریں بلند ہیں مؤنث (۳) بزرگ ۔ بقول آصفیہ ۔ معزز ۔ شریف ۔ خدا رسیدہ ۔

بزرگ استخوان اصطلاح ۔ همان (استخوان بزرگ) است که بجایش گذشت (اردو) دیکھو استخوان بزرگ ۔

بزرگ امید اصطلاح۔ بقول برہان نام حکیمی کہ استاد و پروردۂ پرویز بن انوشیروان بود صاحب ناصری فرماید کہ نام دانای فرزانہ از مخصوصان خسرو پرویز صاحب مؤیّد گوید کہ نام استاد خسرو کہ ندیم ہرمز بن نوشیروان و منجّم حکیم پیشہ بود (نظامی ۵) بزرگ امید خورد امید گشتہ ؎ بلرزانی چو برگ بید گشتہ ؎ **مؤلّف** عرض کند کہ در وجہ تسمیۂ این معنی حقیقی ہر دو لفظ مرکّب داخل است و اسم فاعل ترکیبی است و بترکیب۔ علم شخصی (اردو) (بزرگ امید) ایک حکیم گزرا ہے جو خسرو پرویز کا مصاحب تھا۔ مذکّر۔

بزرگان خردہ بر خردان نگیرند مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محلّ استعمال ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ قریب است بمعنی و محلّ استعمال (از خردان خطا و از بزرگان عطا) کہ بجایش گذشت فارسیان چون بزرگی را بر خورد خود ناراض بینند استعمال این کنند (**اردو**) دیکھو (از خردان خطا و از بزرگان عطا)

بزرگان دربار اصطلاح۔ بقول فدائی

بزرگان درگاہ کہ از علمای معاصر عجم بود چاکران تخت و اعیان دولت **مؤلّف** عرض کند کہ مرکّب اضافی و موافق قیاس است مراد از اکابر سلطنت (**اردو**) اعیان دولت دربار شاہی کے امراء۔ مذکّر

بزرگ اندیشہ اصطلاح۔ اسم فاعل ترکیبی کنایہ از عاقل و کسی کہ فکر او بلند است (از نوری ۵) وز و بر پیر دیگر بود دہند و ؎ بزرگ اندیشہ و چونان معمّر ؎ (**اردو**) عاقل۔ بلند فکر۔

بزرگان کشور اصطلاح۔ بقول فدائی کہ از علمای معاصرین عجم بود بمعنی اکابر سلطنت **مؤلّف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است ولیکن کنایہ باشد از اکابر عالم و تخصیص سلطنت

برسبیل مجاز باشد (اردو) دیکھو بزرگان در بآ۔

بزرگ بار خدا استعمال۔ ذات باری تعالیٰ شانہ (انوری ۵) بزرگ بار خدائیکہ گر قیاس کنند ہمہ جہان زبزرگیش نیست عشر عشیر (اردو) ذات باری تعالیٰ شانہ۔ مذکر۔

بزرگ پست اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی بسیار خرد **مؤلف** عرض کند کہ مجازاً پست را بمعنی خرد و بزرگ را بمعنی بسیار گرفتہ اند دیگر ہیچ مرکب توصیفی است وبس (اردو) بہت چھوٹا۔

بزرگری اصطلاح۔ بقول مؤید و شمس بفتح اوّل بازای موقوف وکاف فارسی زراعت وکشاورزی **مؤلف** عرض کند کہ یای مصدری بر لفظ (بزرگر) زیادہ کردہ اند دیگر ہیچ (اردو) زراعت۔ کھیتی باڑی۔ مؤنث۔

بزرگ زادہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بضمتین بمعنی عالی نژاد (شیخ نثار)

۵) بزرگ زادۂ نادان بشہر واماند کہ در دیار غریبش ہیچ نستاند **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) بزرگ زادہ بڑے اور شریف گھرانے کا لڑکا۔

بزرگ سال اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ سالخوردہ و مسن و معمر **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی عمر بسیار دارندہ (اردو) بڈھا۔ بقول آصفیہ ہندی اسم مذکر۔ بوڑھا۔ کہن سال۔ مسن۔ عمر رسیدہ۔ سالخوردہ۔ معمر۔

بزرگش نخوانند اہل خرد کہ نام بزرگان بزشتی برد مقولہ صاحب خزینہ ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان بطریق موعظت استعمال این کنند تا اخلاق انسان درست شود واین مثل نیست بلکہ مقولہ ایست (اردو) بزرگوں کو ہمیشہ نیکی سے یاد کرو کہ بزرگوں کی عیب جوئی

معیوب ہے" بڑوں کی مذمت اپنی فضیحت" یہ سب دکن کے مقولے ہیں۔

بزرگ فرمان اصطلاح۔ بقول ناصری وانند بمعنی فرمان بزرگ و فرماید کہ در سوابق ایام آنرا کہ اکنون بعربی وزیر خوانند و بعد از شاہ حکم او بر ہمہ روان است بپارسی (بزرگ فرمان) خواندندی و در تاریخ فارس آمدہ کہ کیخسرو چون خدمات گودرز را بدید او را بزرگ فرمان فرمودہ کہ ہیچ منزلت ازان برتر نبودی و نائب شاہ شدی **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی فرمان بزرگ دارندہ و کنایہ از وزیر اعظم حالا معاصرین عجم این را دستور اعظم خوانند (**اردو**) وزیر اعظم عربی اسم مذکر۔ دستور معظم۔ بڑا وزیر۔ وزیر الملک۔

بزرگ مہر اصطلاح۔ بقول ناصری و انند (۱) ترکیبا" بمعنی آفتاب بزرگ و (۲) صاحب مجبت بزرگ و (۳) نام حکیم مذکور و نجیب دانش شعار پسر بختگان بودہ۔ سالہا وزارت انوشیروان دادگر کردہ و بہ حکمت معروف است و بتدبیر مشہور و فرماید کہ۔ در اغلب کتب تواریخ و شہنامۂ فردوسی حالات وی مسطور۔ گویند بازی نرد را در برابر رشترنگ کہ از ہند آوردہ بودند اختراع نمود (نظامی لہ) بزم نوشیروان سپہری بود ۔ کز جہانش بزرگ مہری بود ۔ و گوید کہ عربان این را (بوزرجمہر) کردہ اند و گاہی الفی نیز بدان افزودہ اند مانند این کہ کینست کسی باشد چہ زبان عرب کاف عجمی ندارد و بجای آن جیم می آرند چنانکہ بزرجمہر معرب بزرگ است **مؤلف** عرض کند کہ ذکر (بزرجمہر) بجایش گذشت پس بمعنی اول قلب اضافت و بمعنی دوم اسم فاعل ترکیبی ہست و بمعنی سوم ہم قلب اضافت (مہر بزرگ) بمعنی آفتاب بزرگ و علم حکیمی کہ ذکرش بالا گذشت (**اردو**) (۱)

بڑا آفتاب (۲) بہت محبت رکھنے والا (۳) دیکھو بزرجمہر۔

(الف) بزرگوار اصطلاح۔ بقول بہار و بحر (الف) (۱) مزید علیہ بزرگ چون قبہ و تحفہ و درخت و بخت (میر معزی ؎) دیدم شبی بخواب درختی بزرگوار ٭ از علم و عقل و عدل بر و شاخ و برگ و بار ٭ (ولہ ؎) شاہا بساز مجلس و می نوش کن کہ ہست ٭ امروز نوزدی بہ و امثال نوزپار ٭ دولت ہمی بہ تہنیت آید کہ کردہ ٭ جشن بزرگوار بروز بزرگوار ٭ شادیم و کامگار کہ شاد است و کامگار ٭ میر بزرگوار بہبد بزرگوار ٭ (ولہ در تعریف ایوان ؎) از نقش چون خورنق نعمان طرب فزای ٭ وز مرتبہ چو قبہ خضرا بزرگوار ٭ (ولہ ؎) ہمہ سلامت رای جہان فروز تو باد ٭ ہمہ سعادت بخت بزرگوار تو باد ٭ (نظامی ؎) تحفہ ہای بزرگوارش داد ٭ ہر یکی در عوض ہزارش داد ٭

(ب) بزرگواری

(انوری ؎) لیکن چو سنتے است قدیمی روا بود ٭ احیای سنت شعرای بزرگوار ٭ صاحب فدائی کہ از علمای معاصرین عجم بود گوید کہ (۲) بزرگیست کہ بزرگیش سروش مانی بود (روحانی) و (ب) بقول اند بحوالۂ فرہنگ فرنگ عظمت و جلال دولت و اقبال (شیخ شیراز ؎) خدای راست مسلم بزرگواری و حلم ٭ کہ جرم بیند و نان بر قرار می دارد ٭ **مؤلف** عرض کند کہ (الف) مرکب است از لفظ بزرگ بمعنی خودش و کلمۂ وار بقول برہان بمعنی صاحب و خداوند (الخ) ما می گوئیم کہ افادۂ معنی فاعلی کند چون در آخر لفظے ترکیب یابد چنانکہ (سوگوار) بمعنی سوگ دارندہ و (بزرگوار) (۱) بمعنی بزرگی دارندہ کہ در اینجا بزرگ را بر سبیل مجاز بمعنی بزرگی گرفتہ اند پس این را مزید علیہ بزرگ نتوان گفت تسامح محقق ہند نژاد است کہ از ما خذ خبر ندارد و بلکہ استعمال این برای صفت ذوی العقول آمدہ چنانکہ مرد بزرگوار و پدر بزرگوار و

واهم بر ی غیر ذوی العقول چنانکه از اسناد بالا متحقق شد و (۲) ذات بزرگ بمعنی حقیقی که ذات بزرگی دارنده را بزرگوار گفتند چنانکه صاحب فدائی ذکرش کرده و (ب) بزیادت یای مصدری در آخر الف بمعنی بزرگی است و بس (اردو) الف (۱) بزرگوار جیسے پدر بزرگوار - بترکیب فارسی کہہ سکتے ہیں یعنی وہ شخص جو صاحب بزرگی ہے اور یہاں (بزرگوار) صفت واقع ہے ایک شخص خاص کی اور غیر ذوی العقول کیلئے بڑا - بلند - عمدہ - اچھا وغیرہ بحسب موقع (۲) بزرگ - بزرگوار - ایک ذات خاص کے لئے جیسے " یہ بڑے بزرگ ہیں اور " اُن بزرگواروں سے یہ ایک ہیں " (ب) بزرگی اور بزرگواری بھی کہہ سکتے ہیں -

بزرگی استعمال - بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ - حشمت و عظمت و بقول فدائی کہ از علمای معاصر عجم بود بمعنی امیری و امارت و جلالت **مؤلف** عرض کند کہ جزین نیست کہ یای مصدری در آخر لفظ بزرگ زیادہ کردہ اند چنانکہ تونگری و بلندی و دشمنی (گلستان سعدی) بزرگی بعقل است نہ بسال - تونگری بدل است نہ بہ مال " (انوری ۵) از بلندی اوج گردون زبیدت سقف خیال ۔ ۔ ۔ وز بزرگی جرم کیوان شایدت میخ طناب ۔ ۔ ۔ (ولہ ۵) ای نہان گشتہ در بزرگی خویش ۔ ۔ ۔ وز بزرگی ز آسمان شدہ پیش (اردو) بزرگی مؤنث - دیکھو بزرگ کے ساتویں معنے -

بزرگی باکسی کردن مصدر اصطلاحی بقول وارستہ و بجز خود را بہتر از و دانستن بہ سندی کہ بر (بزرگی کردن) می آرد - وارستہ آنرا برای این نقل کرد و حق آنست کہ سند مذکور برای (بزرگی کسی کردن) است و منظور برای (بزرگی کردن) ہم **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) کسی دوسرے

مقابل اپنے آپ کو بزرگ خیال کرنا۔ بزرگ سمجھنا دکن میں کہتے ہیں اپنی بڑائی کرنا۔

بزرگی بایدت بخشندگی کن مقولہ۔

صاحب خزینہ وامثال فارسی این را بطور مثل آوردہ از معنی ومحل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مقولہ ایست کہ فارسیان بطریق موعظت باظہار خوبی ومحاسن کرم استعمال کنند مقصود ہمین قدر است کہ اگر بزرگی خود می خواہی کرم کن کہ خلائق۔ کریم وسخی را بزرگ خود دانند (**اردو**) دکن میں کہتے ہیں "سخاوت انسان کو بزرگ بناتی ہے" اردو میں خود اس فارسی مثل کا استعمال ہے صاحب محاورات ہند نے اس کا ذکر کیا ہے۔

بزرگی بعقل است نہ بہ سال مثل۔

صاحبان خزینہ وامثال فارسی ومحبوب الامثال ذکر این کردہ از معنی ومحل استعمال سکوت ورزیدہ اند **مؤلف** عرض کند کہ این فقرہ گلستان سعدی است علیہ الرحمہ کہ مقبول عام شد وصورت مثل گرفت فارسیان این مثل را بجائے زنند کہ بزرگ سالی بہ نادانشمندی کار کند یا خرد سالے بہ دانشمندی واکثر استعمال این بالفظ ہمانا وآری کنند یعنی گویند (آری بزرگی بعقل است نہ بہ سال) (**اردو**) دکن میں کہتے ہیں "عقل سے ساری بزرگی ہے" اور یہ فارسی مثل بھی اردو میں مستعمل ہے۔ صاحب محاورات ہند نے اس فارسی مثل کا ذکر کیا ہے۔

بزرگی تنخواہ کردن مصدر اصطلاحی

بقول وارستہ مرادف خواہگی تنخواہ کردن (مرزا داراب جویا در تعریف کوہ پیرپنجال ؎) کند بر رہروان این کوہ تنخواہ ؎ بہر کامی بزرگی ہا ہے بیراہ ؎ صاحبان بحر وبہار عجم گویند کہ نخوت وغرور کردن است ووارستہ بر (خواہگی تنخواہ کردن) ہم ہمین معنی نوشتہ **مؤلف** عرض کند کہ زنہار این معنی را درست ندانیم وتسامح

ہرسہ محققین خوانیم و مدار معنی آفرینی این ہرسہ محققین ہمین یک شعر مرزا داراب است کہ در مصرع اولش (تنخواہ) را بصفت کوہ آوردہ و (بزرگی کردن) را بمعنی تبختر کردن و بزرگ دانستن۔ می فرماید کہ این کوہ تنخواہ یعنی این کوہ تن بدرو تن پسند در ہر گام بر رہروان بزرگی خود ظاہر می کند بہ بی راہی۔ مخفی مباد کہ (تنخواہ) بہ معنی تن پرور بجای خودش می آید و شعر بالا سند آنست۔ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی خواہندۂ تن و کنایہ از کسی کہ تن پرور است و تن خود را حفاظت کند مخفی مباد کہ از ترکیب الفاظ مغرہم مصدر (بزرگ تنخواہ کردن) پیدا نمی شود۔ فتامل۔ (اردو) غرور کرنا۔

بزرگی دادن استعمال عزت بخشیدن و مرتبہ عطا کردن است (انوری ؎) گر ترا یزدان بزرگی داد راضی نیست خصم ؎ خصم را گو دفتر تقدیر باید کرد حک ؎ (اردو) بزرگی دینا۔ بزرگی عطا کرنا۔ مرتبہ بڑھانا۔ عزت بخشنا۔ رتبہ بڑھانا۔

بزرگی طفل از ادب است مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کرد از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مثل نیست بلکہ مقولۂ فارسیان است کہ بطور موعظت بحق اطفال گویند می فرمایند کہ "بابا با ادب باش کہ بزرگی طفل از ادب است" حیف است کہ محققین بالا الفاظ اول الذکر را چرا خارج کردہ اند کہ جان مقولہ شان است (اردو) دکن میں کہتے ہیں "ہے تو لڑکا مگر بڑا بزرگ ہے" یعنی آئین ادب سے واقف ہے۔

بزرگی کردن مصدر اصطلاحی بقول بہار کنایہ از خویشتن را بچشم دیگران بزرگ وانمودن (صائب ؎) اگر کریم بزرگی کند

(۳۲۹)

بجای خود است ؎ زچرخ سفله بزرگی نمی توان
برداشت ؎ (محمد قلی سلیم ۵) برخاک آبروی
خودای آسمان مریز ؎ هرگز نه کرده است بزرگی
بماکسی ؎ **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس
است (**اردو**) دیکھو بزرگی باکسی کردن -

برسک بقول جهانگیری و برهان و ناصری
وجامع وهفت واند با اوّل مضموم وثانی مکسور
بسین زده عدس را گویند - صاحب رشیدی
بذکر این گوید که این لفظ بنون است نه به بای
موحّده و به رای مهمله است نه معجمه - خان آرزو
درسراج گوید که ظاهرا برنگ است که از کابل
آرند وآن دو انیست مشهور پس عدس غلط باشد
ومعنی عدس (نرسک) است به نون ورای
مهمله پس غیراز تصحیف نباشد - صاحب محیط
بر (نرسک به نون ورای مهمله) می فرماید که
اسم فارسی عدس است و بر عدس گوید که در
یمن بلسن وبفارسی نشک ومرجومک وبنوسرخ

وبه بهندی مسور گویند (الخ) **مؤلف** عرض
کند که ماحقیقت این غلّه را بر (استرار) بیان
کرده ایم واینقدر متحقّق شد که غلطی کتابت صاحب
محیط است که (نسک به سین مهمله) را (نشک
به شین معجمه نوشت وبقول برهان (نرسک ونسک)
هردو در فارسی زبان نام عدس است پس (برسک)
را باعتبار جامع وناصری چرا اسم جامد فارسی نگوئیم
که هردو از اهل زبانند و (نرسک) را به نون و
را و سین مهمله چه تخصیص است که آنرا صحیح دانیم
وبسند همین یک لغت چرا نگوئیم که موحّده بدل شد
به نون یا بالعکس وتبدیل رای مهمله به زای هوّز
هم آمده چنانکه برغ وبزغ چون سخن در تصحیح لغت
فارسی زبان است جامع وناصری را گذاشتن
ورشیدی وخان آرزوی هند نژاد را صحیح گماشتن
شرط عقل نباشد خطای خان آرزو ست که تصحیف
گوید و بی غوری اوست که در ین لغت ذکر (برنگ)
می کند که بجایش گذشت (**اردو**) دیکھو استرار

برشتی رساندن مصدر اصطلاحی بقول بهار (۱) درشتی و بی اندامی کردن (اسمعیل ایما) برقع از روی نکویش نکشاید آسان ☆ تا برشتی نرسانم نه نماید رو را ☆ **مؤلف** عرض کند که ظاهراً درین شعر همین معنی بنظر می آید که ذکرش بالاشد ولیکن اینقدر متحقق است که این معنی را صاحب بهار عجم از همین یک شعر پیدا کرده است وغیر از آنند که نقل نگار اوست دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرده و معاصرین عجم هم برزبان ندارند و اگر بر معنی شعر غور کنیم درشتی کردن با معشوق کار عاشق نیست و ترک ادب است که استحصال ابجر شعار عاشقان نیست پس (برشتی رساندن) کنایه باشد از حالت تباه کردن و مبتلا در خرابی و تباه شدن رشاعر گوید که تا آنکه خود تباه نمی شوم و حالت را برشتی نمی رسانم یار مانقاب از روی نکوی خود جدا نمی کند اندرین صورت معنی این (۲) تباه شدن و مبتلای خرابی شدن است و جا دارد که این معنی را متعدی خیال کنیم و لفظ (خود را) را محذوف گیریم ولیکن اوّل بهتر از آخر است فتامّل (**اردو**) (۱) سختی کرنا (۲) تباہ ہونا مبتلای خرابی ہونا یا اپنے آپکو تباہ کرنا۔

برشک بقول جهانگیری با اوّل و ثانی مکسور و شین منقوطه زده بمعنی حکیم و طبیب و جرّاح و فرماید که بعضی از صاحب فرهنگان بای عجمی نیز تصحیح کرده اند و به جیم عربی نیز درست است چنانکه ناصر خسرو بمعنی حکیم آورده (۲) عرب بره شعر وار دسواری ☆ برشکی گوید ندمردان یونان ☆ و حکیم اسدی بمعنی طبیب استعمال کرده (۳) خورش باید از میزبان گونه گون ☆ نه گفتن کزین کم خورو زان فزون ☆ اگرچه بود میزبان خوش زبان ☆ برشکی نه خوب آید از مهربان ☆ و حکیم ارزقی بمعنی جرّاح آورده (۴) باده خوار ازمی چو سنگین دل برشک و ستکار ☆ جیب پر ضماره دارد آستین پر نیشتر ☆

صاحب رشیدی گوید کہ بروزن ومعنی بجشک است کہ حکیم وطبیب وجرّاح باشد۔ صاحبان برہان وناصری وجامع ہم ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا گوید کہ بجشک مبدل این است وفرماید کہ تحقیق آنست کہ درین زای فارسی است نہ تازی چہ تبدیل آن بجیم دلالت دارد۔ بریں **مؤلف** عرض می کند کہ بجشک بجایش گذشت وبمعنی اوّلش مرادف این است وماحقیقت ماخذ این را ہمدرانجا بیان کردہ ایم وتکملۂ بیان بر (بزشک) می آید کہ بکاف فارسی است ومعنی حقیقی این حکیم است وبس وطبیب وجرّاح مجاز آن دیگر ہیچ وانچہ خان آرزو تحقیق خود را ظاہر می کند حقیقت آنرا در تحقیق خود بر (بجشک) ظاہر کردہ ایم ولہذا ضرورت اعادہ آن نیست (اردو) (۱) دیکھو بجشک کے پہلے معنے۔ طبیب اور جرّاح اس کا مجاز ہے۔ صاحب آصفیہ نے جرّاح پر فرمایا ہے عربی اسم مذکر۔ چیر لگانے والا۔ فصّاد۔ سرجن۔ رگ زن (صیغۂ مبالغہ) اور طبیب پر فرماتے ہیں عربی۔ اسم مذکر۔ ڈاکٹر۔ بید۔ حکیم۔ معالج۔ علاج کرنے والا۔ (نیاز ۵) مجھ سے مریض کو طبیب ہاتھ تو اپنا مت لگاؤ اسکو خدا پہ چھوڑ دے بہر خدا جو ہو سو ہوؤ

بزشکی نمودن استعمال۔ بقول آنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی طبابت کردن **مؤلف** عرض کند کہ (بزشکی) بزیادت تحتانی آخرہ کہ افادہ معنی مصدری کند بمعنی طبابت است پس بترکیب فارسی با مصدر نمودن موافق قیاس باشد (اردو) طبابت کرنا۔ حکیمی کرنا۔

بزشک بقول سروری بہ زای تازی وکاف فارسی طبیب باشد وآنرا بجشک نیز گویند۔ (لبیبی ۵) بر روی بزشک زن میندیش ز چون بود درست بیشبارت ؤ **مؤلف** عرض کند کہ در (بزشک) کہ بہ بای فارسی وزای ہوز و شین معجمہ وکاف عربی) می آید کاف نسبت است

ولفظ (برزش) و (پرزش) بالضم حاصل بالمصدر ازین و (پرزیدن) است که بمعنی پختن می آید و مصدر (پزانیدن) متعدی آنست و (پزیدن) وضع شد از لفظ پز که بمعنی پخت است پس معنی لفظی (پرزش) پختگی است و معنی (پرزشک) بالضم کسی که نسبت دارد بپختگی و جا دارد که کاف آخر را برای تعظیم گیریم چنانکه مانک پس کسی که پختگی دارد کنایه شد از حکیم که پخته کاری باشد نتیجه تحقیق ماخذ همین است که کاف آخر عربی است نه فارسی و کسره اول تصرف محاوره و استعمال زبان است و بس و ماخذ این ضمه اول می خواهد نه کسره. سندی که صاحب سروری برای کاف فارسی پیش کرده اگر مد قافیه یا ردیف واقع می شد بکار او می خورد و صاحبان ناصری و جامع که هم اهل زبانند کاف عربی را تسلیم کرده اند چنانکه بر (برشک) گذشت پس این را تسامح صاحب سروری دانیم و اگر سند دیگر موافق مقصودش بنظر آید آنرا مبدل (برزشک) دانیم که کاف عربی بفارسی هم بدل میشود چنانکه کند و گند. مای خواستیم که صراحت بالا را بر (پرزشک) کنیم که اصل همه در ردیف بای فارسی می آید و لیکن در اینجا بحث کاف متقاضی آن شد که همینجا ذکرش کنیم (اردو) دیکھو برشک

برشم بقول جهانگیری و رشیدی و برهان و جامع و ناصری با اول مضموم و ثانی مفتوح پشم نرمی را گویند که از بن موی بز می روید اورا آنرا بشانه برآورده بتابند و ازان شال می بافند و آنرا کلغز نیز خوانند (سعدی ؎) یارم ز سفر آمد دیدم که برشم آورد چون نیک نگه کردم میش آمد و پشم آورد (امیر خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا گوید که اغلب که در اصل (بزپشم) است به بای فارسی که بکثرت استعمال حذف شد و هر دو کلمه بهم آمیخته شد **مؤلف** عرض کند که درست گوید و حقیقت هم همین است چنانکه معاصرین عجم هم تسلیمش کنند ولیکن سعدی علیه الرحمه در کلام خود این را استعاره کرده است باحظ عارض یار (اردو) پشم. بقول آصفیه. فارسی. اسم مؤنث. اون. بال. روان. پس

اس کا ترجمہ نرم پشم۔

بزغ بقول سروری و رشیدی بفتح باوزای هوز (ا) وزغ باشد و آنرا غوک نیز گویند صاحب جهانگیری گوید که جانوریست که وزغ و مغل و بک نیز نام دارد صاحب برهان گوید مغل بفتحتین غوک نام وزغ است و بکسر ثانی زلو باشد (نظامی ل) اگر خود شود غرقه در زهرمار ☆ نخواهد کسی از بزغ زینهار ☆ (شفرده ل) ماهی از یافه درائی بزغ کم سخنست ☆ کوه از خست آواز در اخاموش است ☆ صاحبان برهان و جامع گویند که بعربی آنرا ضفدع نام است۔ صاحب ناصری فرماید که همان وزغ و بلغت دری بک و دوک خان آرزو در سراج همین قدر گوید که آنچه بواو می آید مبدل این **مؤلف** عرض کند که وزغ به واو وزای هوز در فارسی نیامده بلکه وزغ به واو و رای مهمله بمعنی بند آب می آید که متعلق به معنی چارم این است و صاحب برهان برغوک گوید که ترجمه ضفدع۔ عربی و صاحب منتخب برضفدع گوید که همان وزغ و غوک و چغز صاحب اند برغوک گوید که جانوری که در آب و زمین نمناک می ماند صاحب برهان بر چغز فرماید که وزغ و غوک است و هم او بر بک و دوک گوید که همان وزغ است صاحب نفائس اللغات بر (چونک۔ هندی) فرماید که زلو است و بر (بینڈک۔ هندی) گوید که بعربی ضفدع و بفارسی غوک و غنجرش و صاحب برهان بر غنجرش فرماید که همان وزغ و غوک که بعربی ضفدع خوانند پس نتیجه انهمه تحقیق همین قدر است که بزغ همان است که بهندی بینڈک نامند بالجمله این اسم جامد فارسی زبان است و خیال بعض معاصرین عجم آنست که فارسیان این را از لغات ترکی گرفته اند و وضع لغت تائید خیال شان می کند ولیکن محققین ترکی زبان ازین ساکت اند پس چاره نیست که این را لغت فارسی زبان دانیم مخفی مباد که وزغ بقول منتخب در عربی زبان بفتحتین بمعنی آفتاب پرست

است (کہ نوعی از چلپاسہ باشد) و بقول اند در زبان عرب بمعنی پارہ پارہ کہ نہ انداختن ناتمہ بوقت آبستن و مرد بیمار و بر جای فرومانده و فرومایہ و خوار پس عجبی نیست کہ فارسیان واو را بہای موحدہ بدل کردہ (چنانکہ آب و آہ) این را مفرس کردہ باشند برای غوک کہ نظر برمعانی بالا تعلقے دارد کہ ہیچو بیمار بجای ماند و زود سیر نباشد۔ و خوار ہم واللہ اعلم (اردو) مینڈک۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ غوک۔ ایک قسم کے آبی جانور کا نام جو اکثر برسات میں پیدا ہوکر تالابوں۔ جوہڑوں وغیرہ کے کناروں پر چلایا کرتا ہے۔

(۲) بزغ۔ بقول سروری بحوالہ نسخہ حلیمی بسکون زای ہوز بمعنی شاخی کہ نشانده باشند و ہنوز سبز نگشتہ **مؤلف** عرض کند کہ دیگر محققین فارسی زبان سیما ناصری و جامع و برہان ہم سکوت ورزیده اند پس باعتبار صاحب سروری این را اسم جامد فارسی زبان دانیم و جا دارد کہ مجازاً باشد کہ شاخ نشانده ہم مثل غوک دائما طالب نمی و تری زمین است و بدون آن بیخ پیدا نمی کند واللہ اعلم (اردو) لگائی ہوئی شاخ یعنی وہ شاخ جو زمین میں دابدی جای تا اس میں جڑیں نکل آئیں اور درخت بنجائے۔ مؤنث۔

(۳) بزغ۔ بقول سروری بمعنی [illegible] باشند و ہنوز نہ دیده باشند **مؤلف** عرض کند کہ دیگر محققین و زبان دانان فارسی و معاصرین عجم این ہم ساکت و جا دارد کہ مجاز معنی دوم دانیم بہ ہمان توجیہ کہ بر معنی دوم گذشت و ہمزہ آن بمد لی بزرگ گیریم کہ رای ہملہ بدل میشود باغین معجمہ چنانکہ کنار و کناغ واللہ اعلم (اردو) زمین میں بویا ہوا تخم۔ مذکر۔ جو نہ اگا ہو

(۴) بزغ۔ بقول برہان و ناصری و جامع بفتحتین بندی کہ پیش آب بندند و بقول مؤید بمعنی

بند رود آب **مؤلف** عرض کند که قیاس قوی است که مجاز معنی اوّل باشد که بند آب هم بر کنار آب دائماً هم باشد چنانکه غوک که دائماً کنار آب را می پسندد و ما صراحت ماخذ دیگر بر (برغ) هم نکرده ایم که به همین معنی به رای مهمله دوم بجایش گذشت و آنرا مبدّل همین قرار داده ایم و الله اعلم بحقیقته الحال (**اردو**) (دیکھو برغ کے دوسرے معنے)

(۵) برزغ - بقول برهان جامع بالفتح بمعنی گوی که آب دران جمع شود صاحب ناصری این را هم به فتحتین آورده **مؤلف** عرض کند که برزغ به رای مهمله دوم) هم بدین معنی گذشت - خیال ما همین قدر است که همان برزغ را که بر معنی چهارم این گذشت بر سبیل مجاز بدین معنی گرفته اند که بند آب را مجازاً کوآب گفتند و انچه به رای مهمله گذشت مبدّل این باشد و همین لغت سند این قسم تبدیل است که بخلاف قیاس می نماید (**اردو**) (دیکھو برغ کے پہلے معنے)

(۶) برزغ - بقول جامع بالفتح بمعنی رنگ صاحب مؤیّد بحوالهٔ قنیه و لغات خسرو شیرین این را (رنگ آب) گوید و در نسخهٔ دیگر مؤیّد که قلمی است مذکور است که سیمرنگ آب و وسمه و رنگ آب - **مؤلف** عرض کند که اختلاف نسخ مؤیّد که قلمی است اعتباری ندارد و در نسخهٔ مطبوعه رنگ آبی (سیمرنگ آب) نوشته پس ازین همه اختلاف بیانیها قطع نظر کنیم و بر اعتماد صاحب جامع که اهل زبان است معنی رنگ را قائم داریم و رنگ برسی و وسمه معانی می آید و هیچ بحث از ماخذ این نمیتوانیم کرد چنین که اهم جامد است و بس معاصرین عجم از حلّ این قاصر و خیال ما این است که صاحب مؤیّد (برزغ) را بیان کرده پس ازان (برزغ سمه) را نوشته است که می آید و صاحبان مطبع و کاتبین لفظ سمه را ترک کرده این خرابی ها در معنی لفظ برزغ پیدا کرده اند و دلیل این است تکرار لفظ برزغ در مؤیّد

(اردو) دیکھو رنگ کے کُل معنے۔

برغاب اصطلاح۔ بقول سروری بدیل برغاب مرادف آن **مؤلف** عرض کند کہ فلک اضافت (برغ آب) باشد بمعنی چہارم و پنجم و آن مبدّل این (اردو) دیکھو برغاب۔

برغالہ اصطلاح۔ بالضّم بقول بحر (۱) بز کوہی۔ فرماید کہ غال بمعنی شگاف و غار کوہ آمدہ و ہا برای نسبت صاحبان اند و خیاث ہم ذکر این کردہ اند صاحب مؤیّد این را (۲) بمعنی بچہ بز کوہی و مطلق بچہ گوسپند گفتہ صاحب محیط بر (جدی) گوید کہ بفارسی بز غالہ گویند و بر بز غالہ فرماید کہ بچہ بُز است صاحبان ہفت و شمس بر معنی دوم قانع **مؤلف** عرض کند کہ غال مبدّل غار است چنانکہ چنار و چنال و گوسپند ان صحرائی دائما در غارہای کوہ بچہ می دہند پس معنی ترکیبی این بُزی کہ منسوب بہ غار کوہ است۔ و ہمین است معنی حقیقی کہ صاحب بحر ذکرش کردہ و معنی دوم کنایہ و مطلق بچہ گوسپند مجازش (اردو) (۱) پہاڑی بکرا۔ مذکّر۔ (۲) پہاڑی بکرے کا بچّہ۔ مطلق بکرے کا بچّہ۔ مذکّر۔

برغالۂ فلک اصطلاح۔ بقول جہانگیری (در لمعات) کنایہ از برج جدی صاحبان رشیدی و برہان و بحر و سراج ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مرکّب اضافی است و معنی لفظی این بچہ گوسفند فلک و کنایہ باشد از معنی بالا کہ شکل او ہمچون بچہ بز است (اردو) جدی۔ بقول آسٹلے عربی۔ اسم مذکّر۔ اس کے لغوی معنے بکرا۔ برغالۂ فلک اصطلاح میں وہ آسمانی برج جو بز غالہ کی شکل کا ہے جسے ہندی میں مکر کہتے ہیں۔

برغشمہ اصطلاح۔ بقول سروری بفتح با و ژای معجمہ و سین مہملہ و سکون غین معجمہ سبزہ کہ در میان آب روید و برغ کہ غوک باشد دران پنہان شود (فیروز و کاتب ہ) مختفی گشتہ تیز در اندیشش کہ چون

بزغ در برهان بضم اول و فرماید که این را سند سراج الدین راجی متحقق صاحب جهانگیری فرماید که سبزی باشد مانند ابریشم که در میان آب بهم رسد و آنرا شیرازیان (جل بک) گویند صاحب رشیدی گوید که این را (جامهٔ غوک) هم نامند صاحب ناصری فرماید که این را (جل وزغ) هم نام است و صراحت کند که سمه بمعنی پنهان و بزغ بمعنی غوک یعنی جای پنهان شدن وزغ. صاحب جامع هم ذکر این کرده خان آرزو در سراج گوید که بعربی طحلب بضم طا. **مؤلف** عرض کند که صاحب برهان بر (سمه) بکسر اول و فتح ثانی گوید که بمعنی سبزی است که بر روی آبهای ایستاده بهم رسد بمعنی پوشیده و پنهان هم آمده پس بخیال ما معنی ترکیبی این سبزی غوک است که بر جسمش پیدا شود. قلب اضافت (سمهٔ بزغ) و مجازاً بمعنی مطلق سبزی آب مستعمل شد که در دکن آنرا کنجال نام است و بماخذ بیان کردهٔ صاحب ناصری اسم فاعل ترکیبی گیریم یعنی پنهان کنندهٔ غوک و حق آنست که غوک از بن سبزی پنهان نمی شود بلکه رنگش سبزی نماید گویا لباس اوست و تائید همین ماخذ از (جل بک) و (جل وزغ) بمعنی جل غوک و (جامهٔ غوک) هم می شود که از مراد قائلان این بجا بیش می آید پس ماخذ آخر الذکر بهتر از اول است مخفی مباد که حقیقت خواص و طبع این بر معنی دوم برگشت گذشت (اردو) کائی۔ دیکھو برگشت کے دوسرے معنے

بزغش بقول برهان بضم اول و ثالث و سکون ثانی و شین قرشت لقب یکی از اولیاء الله و طائفهٔ ایشان را برغشیه خوانند صاحب ناصری فرماید که نام یکی از فضلا و حکما و آن (ابو النجاش ظهیر الدین عبد الرحمن برغش) بود و او و قاضی ناصر الدین بیضاوی و قطب الدین علامه شیرازی در خدمت شیخ عبد الله بن ابی تراب بن بهرام بن زکی بن عبد الله بی خبر که از فحول فضلا و عدول حکما و مکمل عرفای عهد بود تحصیل و تکمیل کرده اند و آن سلسله علیه در شیراز بفضائل پسندیده و مناقل

گریده معروف و موصوف و آن سلسله را (برغشیه) خوانند **مؤلف** عرض کند که وجه تسمیه برغشی البته باشد که محققین ازان سکوت ورزیده اند و قیاس ما هم نمیرسد جزین که مشتاق شکار باشد که تائید این از کنیت او می شود و پوستین بزرامی پوشید که غشار بکسر اوّل یعنی پوشش لغت عرب است والله اعلم (**اردو**) برغش۔ لقب تھا ابو النجاش ظہیر الدین عبد الرحمن کا جو شیراز میں ایک بزرگ گزرے ہیں۔ مذکر۔

برغنج بقول سروری بضم با و غین معجمه و سکون زای معجمه پستهٔ بی مغز که پوست را آن دباغت کنند و گوید که برغند نیز گویند به رای مهمله و دال مهمله عوض جیم عربی۔ صاحب جهانگیری فرماید که درخت پسته یکسال میوه با مغز آورد و یکسال بی مغز پس آن مغز دار را پسته نام است و بی مغز را برغنج۔ صاحبان رشیدی و سراج هم ذکر این کرده اند صاحبان برهان و ناصری و جامع بذکر کیفیت حالی فرمایند که این چیزی است که بدان پوست را دباغت کنند **مؤلف** عرض کند که بخیال ما این مبدّل (برغند) است که به همین معنی به دال مهمله می آید و آن مرکب از کلمه برز و غند که برز بمعنی اوست یعنی گوسفند و غند بمعنی گرد کرده شده و جمع کرده شده پس چیزی که برای برزان و پوست برزان جمع کنند همین پستهٔ بی مغز است که برای خوراک برزان و برای دباغت پوست شان جمع می کنند دال مهمله به جیم بدل شده (چنانکه زکند و زکنج) برغنج قرار یافت صراحت خواص وغیره بر (برغند) کنیم (**اردو**) بی مغز پسته۔ مذکر

برمغند بقول برهان (۱) همان برغنج که به جیم عربی گذشت و (۲) نام درختی است صاحب	سروری گوید که بضمّ با و ضمّ غین معجمه و سکون زای تازی نام درختی و بحوالهٔ نسخه میرزا گوید که چیزی است که

ازدرخت پسته بهم رسد ومغز ندارد و فرماید که بهای فارسی نیز آمده وبقول جامع وسراج مرادف (بزغنج) صاحب محیط نسبت (بزغنج وبزغند) هردو گوید که اسم فارسی بار درخت پسته است که یکسال ثمرش دانه نمی بندد و آنرا گل پسته گویند. سرد وخشک وبسیار قابض ومفرح ومفید سرفه ومصلح قبض آن شکر وبدل آن فوفل وبذکر مکرر گوید که اسم قرظ است وذکر قرظ بجایش نکرد بلکه (قزغند) به قاف عوض موحده آورده گوید که همان (بزغند وبزغنج) است **مؤلف** عرض کند که غلطی کتابت باشد که (قزغند) را (قرظ) نقل کرد. بای حالی صراحت ماخذ این بر (بزغنج) کرده ایم ونسبت (قزغند) گوئیم که مثال تبدیل موحده به قاف همین است که صاحب برهان (قزغند) را هم لغت فارسی گفته ومرادف بزغند نوشته وانچه به بای فارسی می آید مبدل این که موحده به بای فارسی بدل شود چنانکه تب وتپ ونسبت معنی دوم عرض می شود که محققین بانام ونشان تعریفی مبهم کرده اند که ترکش بر هیچو بیان تفوق داشت. صاحب محیط ازین مستمسک (اردو) (۱) دیکھو بزغنج. (۲) ایک درخت کا نام مذکر

بزغه بقول سروری بزاو غین معجمتین بوزن پنبه (۱) انچو لیکه شاخ درخت انگور را بران اندازند که بزمین نرسد صاحب برهان صراحت کند که بسکون ثانی است صاحبان ناصری و جامع وسراج هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که بزغ بر نشان دومش بمعنی شاخ درخت گذشت. فارسیان در آخر این بزیادت های نسبت اسم جامد وضع کرده اند برای معنی مذکور المصدر (**اردو**) ٹٹی بقول آصفیه. ہندی. اسم مؤنث. وہ چھت جسپر انگور کی بیل چڑھاتے ہیں. اور دکن میں اسکو منڈوا کہتے ہیں (۲) بزغه. بقول جهانگیری با اول وثانی مفتوح. چلپاسه را گویند صاحب برهان گوید که همان چلپاسه که وزغه هم گویندش صاحبان ناصری وجامع هم ذکر این کرده اند. خان آرزو در سراج بذکر قول برهان گوید که

درین صورت ہا برای نسبت خواہد بود **مؤلف** عرض کند کہ مقصودش جزین نباشد کہ بزغ راکہ بمعنی غوک گذشت بزیادت ہای نسبت بزغہ وبمعنی چلپاسہ مخصوص کردند وانچہ بہ واو عوض موحدہ می آید مبدل اینست چنانکہ آب وآو (اردو) چھپکلی۔ دیکھو باشو۔

(۳) بزغہ۔ بقول جہانگیری با اوّل مضموم وبثانی زدہ وغین مفتوح وہای مختفی دست افزاری کہ شاخ درخت را آن ببرند وآنرا دہر نیز نامند صاحب سروری گوید کہ دہرہ باشد صاحب برہان گوید کہ حربہ ایست دستہ دار وسر آن بہ داس ماند کہ بیشتر مردم دارالمرز۔ درخت را بدان اندازند صاحبان ناصری وجامع وسراج ہم ذکر این کردہ اند صاحب مؤید فرماید کہ انچہ بر وشاخ درخت افگنند وبحوالۂ دستور گوید کہ انچہ از شاخ برافگنند وبحوالۂ فرہنگ قواس گوید کہ انچہ از شاخ خرما باشد۔ صاحب انند صراحت مزید کند کہ این را تبر گویند **مؤلف** عرض کند کہ در تبر وبزغہ فرق است تبر سلاحی است برای کارزار وبزغہ آلہ ایست برای بریدن درخت وغیر ذالک بزغہ را از قبیل تبر میتوان گفت۔ مخفی مبادکہ پریشان بیانی مؤید کہ اصل معنی را دور می کند از برای تائید فضلا باشد للہ العجب چہ خوش تائیدی است بالجملہ درین ہم ہای نسبت زیادہ کردہ اند بر کلمۂ بزغ کہ بمعنی اوّل گذشت وسر آہنین این آلہ غوکی را ماند ازینجاست کہ فارسیان این اسم جامد بہ تناسب غوک وضع کردہ اند (اردو) تبر بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ کلہاڑی ایک قسم کا فولادی آلہ جس سے لکڑی چیرتے اور درخت کاٹتے ہین۔ نیز ایک ہتیار۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ ہتیار اور آلہ مذکور کی صورت میں فرق ہے۔ دستہ چوب پر لوہے کا جو آلہ لگاتے ہیں وہ تبر کے لئے پہنا دی ہوتا ہے اور کلہاڑی کے لئے دراز پس اس کا حقیقی

ترجمہ کلہاڑی ہے۔ (مؤنث)۔

برزفند اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل وثالث بمعنی سُست و کاہل و نامرد۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این لفظ در معاصرین عجم بر زبان ندارند اگر سند استعمال پیش شود بہ بینیم کہ وجہ فتح اوّل چہ باشد قیاس متقاضی آنست کہ بالضّم باشد کہ اسم فاعل ترکیبی است کہ فند بقول برہان بالفتح بمعنی سخن ہای بیہودہ می آید پس معنی لفظی این ہمچو بز سخن ہای بیہودہ دارندہ و کنایہ از معنی بالا (اردو) سُست کاہل۔ نامرد۔ جیسے بزدل۔ دیکھو بزدل۔

برزقدم اصطلاح۔ بقول وارستہ وبجر(ا) حقیر و ناتوان بطی الحرکہ (فوقی یزدی ۵)

منم باز واین زاغ طبعان چو عصفور ؛ منم شیر واین بزقدمہا شغالب ؛ بہار فرماید کہ ظاہر آنست کہ کنایہ از مبارک قدم باشد بحکم (النّساۃ برکۃ) لیکن از کلام فوقی یزدی حقیر و ناتوان بطی الحرکۃ مستفاد می شود **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است یعنی کسی کہ قدم او ہمچو بز است۔ یعنی او مثل بز قدم خود را بہ ناتوانی بردارد (اردو) وہ شخص جس کا قدم ناتوانی سے پڑتا ہے۔ بکرے کی چال چلنے والا۔ (ناتوان قدم) کہہ سکتے ہیں۔ ترکیب فارسی۔

برزک بقول رشیدی بضمّ با وفتح زا (ا) مرغ سیاہ رنگ کہ نول دراز دارد و بیشتر بر کنار آب و بر درخت نشیند و آواز بلند کند (حالی سبزواری ۵) ہر شام گردنالۂ او دولۂ شغال ؛ ہر صبح گردخندۂ او نعرۂ برزک ؛ صاحب برہان گوید کہ این پرندہ منقار زرد دارد صاحب ناصری گوید کہ این را بزرہ نیز خوانند (فلکی ۵) ہر شام گود قلعۂ او دولۂ شغال ؛ ہر صبح گردخندق او

نعرهٔ بزک ہو و فرماید که ظنّ غالب است که مبدّل وزغ باشد و با خندق شهر و حصار و آب مناسب تر خواهد بود و الله اعلم۔ صاحب جامع می فرماید که سر این سرخ و منقار این دراز می باشد۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا گوید که (۲) تصغیر بُزک که جانوریست معروف و فرماید که اینکه در مثل۔ سائر است (بزک نمیرد که بهار می آید) اغلب آنست که بمعنی ثانی باشد چه در زمستان بُزو گوسفند بسبب بی علفی و برگ ریز درختان خشک و لاغر می شوند **مؤلّف** عرض کند که ما از معاصرین عجم تحقیق کرده ایم که قدر این پرند کلان تر از زغن و قریب به بچهٔ بُز است پس عجبی نیست که فارسیان کاف تصغیر بر لفظ بزّ زیاده کرده برای این پرند اسم جامد وضع کرده باشند و همین باشد ماخذ این دیگر هیچ و قیاس صاحب ناصری هم درست نیست و جزین نباشد که قائم شده بوجه اختلاف بعض الفاظ مصرع اوّل سند که بعوض نالهٔ۔ قلعه قائم کرده و در مصرع ثانی بعوض خندهٔ خندق نقل ساخت و ازین (قلعه و خندق) غوک را که بزغ هم گویندش درین شعر بهتر از بزک خیال کرد این است شاعری محقّق زباندان که با وجود وجو د لغت خاص که خود آنرا تسلیم کند شبه تبدیل لفظ قائم می کند وای برو

بزکار اصطلاح۔ بقول شمس یعنی کهنه کار **مؤلّف** عرض کند که اصلا بدین معنی در محاورهٔ فارسی زبان نیست معاصرین عجم بر ورشیخندی می کنند و محقّقین فارسی زبان ازین ساکت سند استعمال پیش نه شد اعتبار را نشاید (**اردو**) تجربه کار بقول آصفیه۔ آزموده کار۔ جهاندیده۔ واقف کار

بزکار (**اردو**) (۱) ایک بڑے قد اور بڑے آواز والے پرند کا نام (بزک) جس کی گردن لال اور چونچ زرد اور دراز ہوتی ہے اور اکثر کنارۂ آب پر رہتا ہے۔ مذکّر۔ (۲) دُبلا بکرا۔ مذکّر۔

بزکوہی استعمال۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاجار بمعنی حقیقی است یعنی بزی کہ در کوہ و بیابان باشد **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است بہ یای نسبت آخرہ۔ صاحب محیط بر (بزنرکوہی) گوید کہ اسم وعل است و بر وعل فرماید کہ بفتح واو و کسر عین و لام بقول گیلانی وغیرہ اسم (تیس جبلی) یعنی بزنر کوہی حقیقت بز بجایش گذشت (**اردو**) جنگلی بکرا۔ مذکر۔

بزکہ گرگین شدہ از گلہ بدر باید کرد مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی و محبوب الامثال ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ گرگین در فارسی زبان بقول برہان بمعنی جرب دارندہ پس گرگین بمعنی جرب است معنی حقیقی این ہمین است کہ چون بز بمرض جرب مبتلا شد باید کہ آنرا از گلہ بدر کنند تا بزان گلہ از [illegible] محفوظ مانند۔ پس فارسی [illegible] مثل را بحق کسی زنند کہ بدروش یا مفسد باشد مقصود از استعمال این مثل آن باشد کہ اینچنین کس را باید کہ از محفل خود دور کنند (**اردو**) گندی مچھلی سارے جل کو گندہ کرتی ہے۔" صاحب محبوب الامثال نے اس کا ذکر کیا ہے۔ دکن میں کہتے ہیں "کھجلی پالو تو سنگت سے نکالو۔"

بزگر اصطلاح۔ بقول بحر و غیاث و انند کسی کہ بز جنگلی را بجنگاند **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم و محققین فارسی زبان (بزباز) گویند کہ بر معنی دوش گذشت و (بزگر) در محاورہ فرس نیامدہ۔ مشتاق سند استعمال می باشیم (**اردو**) دیکھو (بزباز) کے دوسرے معنے۔

بزگرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر (۱) مکر و حیلہ کردن و (۲) دزدی نمودن و (۳) تمسخر کردن صاحب انند بحوالۂ غیاث بر معنی سوم قانع **مؤلف** عرض کند کہ (بزگیری) حاصل بالمصدر این است کہ بجایش می آید۔ (کمال اسمٰعیل ۵) آن بزگرفتن تو در روباہ بازیت ۲ روزی

ترا نوالهٔ شیر زیان کند ؛ ما بحث کامل همدرا نجا کنیم و در ینجا همین قدر کافی است که معنی سوم را بدون سند استعمال بر مجرد قول صاحب بحر که از اهل زبان نیست تسلیم نه کنیم که خلاف قیاس است و محققین زباندان و معاصرین اهل زبان هم ازین ساکت (**اردو**) (۱) مکر کرنا۔ بقول آصفیہ۔ فریب کرنا۔ دھوکا دینا۔ (۲) چوری کرنا چرانا۔ دیکھو بردن کے چھٹے معنے (۳) تمسخر کرنا۔ مسخری کرنا۔

بزگله استعمال۔ بقول هفت بضم اوّل و سکون زای هوز و فتح کاف پارسی و لام و های مدوّره زده۔ گلهٔ بزرا گویند **مؤلف** عرض کند که قلب اضافت (گلهٔ بز) بمعنی حقیقی صاحبان اند و ملحقات برهان و مؤید هم ذکر این کرده اند (**اردو**) ریوڑ۔ دیکھو بارہ۔

بزگند اصطلاح۔ بقول سروری به زای معجمه و کاف فارسی بوزن گوسپند ایوان باشد و فرماید که بهای فارسی هم آمده **مؤلف** عرض کند که دیگر همه محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ازین ساکت و از وزن (گوسپند) متحقق است که این (بوزگند) باشد که بجایش به همین معنی می آید تسامح کاتب سروری باشد که تصرف در لفظ کرد و مؤلفش معذور (**اردو**) دیکھو بوزگند۔

(الف) بزگیری اصطلاح۔ (الف)

(ب) بزگیری کردن بقول وارسته (۱) مکر و حیله و (۲) دزدی (میر یمینی کاشی در هجو کول ۱ه) نیست از هیچ گله اش سیری ؛ که کند همچو گرگ بزگیری ؛ (درویش و الهٔ هروی ۲ه) هر چه بزگیری از اشعار عزیزان کردی ؛ خطبهٔ دفتر رنگین تو خواهم کردن ؛ و فرماید که بزعم بعضی (۳) امتحان کردن و (۴) امتیاز کردن است و لیکن از محاوره دانان و اشعار فصحا ثابت نمیشود۔ خان آرزو در چراغ فرماید که بضم و زای معجمه و کاف فارسی بهار سیده عبارت از امتحان و امتیاز۔

زله بردارش بهار بمعنی اوّل و دوم قانع و از تلاش مزید اُستاد خود ساکت و صاحب بحر نقل نگار هر دو محقق اوّل الذکر بر (ب) فرماید که مرادف بزگرفتن بهر سه معنیش ـ صاحب انند نقل بردار بهار **مؤلف** عرض کند که (الف) حاصل بالمصدر (بزگرفتن) باشد که بجایش گذیشت و اسم مصدر (ب) و بهر دو معنی اوّل الذکر تسلیمش کنیم و (ب) را هم بهر دو معنی مصدری بالاولی دانیم ـ انچه صاحب بحر (ب) را مرادف (بزگرفتن) گفته است نسبت آن اینقدر عرض می شود که ما هم در انجا معنی سوم را تسلیم نکرده ایم و بدون سند استعمال در اینجا هم (تمسخر کردن) را تسلیم نه کنیم که خلاف قیاس است و معنی سوم و چهارم بیان کرده خان آرزو را هم خلاف قیاس می دانیم و بدون سند استعمالش ناقابل اعتبار خوانیم (**اردو**) (الف) (۱) مکر و حیله ـ مذکر ـ (۲) چوری ـ مؤنث (۳) امتحان ـ مذکر ـ (۴) امتیاز ـ مذکر ـ (ب) دیکھو بزگرفتن ـ

بزله بقول برهان و جامع و هفت و انند و ناصری بفتح اوّل و لام و سکون ثانی سخنان شیرین و لطیف ـ صاحب ناصری صراحت مزید فرماید که (بزله گوی) از همین است بمعنی خوش صحبت و لطیفه گوی ـ خان آرزو در سراج بذکر قول برهان گوید که این غلط است چه بدینمعنی به ذال معجمه است بلکه خود برهان هم در فصل ذال معجمه آورده و این از عجائب ـ غالب دهلوی در (قاطع برهان) می فرماید که این بیچاره ان می داند که لغت تازی است به ذال معجمه نه به زای هوز اما چون من محقق لغات عربی نیستم درین باب سکوت می ورزم تا دانایان چه می فرمایند ـ صاحب (قاطع القاطع) در جوابش انکار می کند از لغت عرب بذال معجمه بدینمعنی ـ **مؤلف** عرض کند که مابزر (بذله) که بذال معجمه گذشت خوش تعریفی کرده ایم و صراحت ماخذ هم و در اینجا همین قدر کافیست که این مبدّل آنست

که ذال معجمه به زای هوز بدل شد و نظر بر اعتبار صاحبان جامع و ناصری این را غلط ندانیم اگر دعای غالب دهلوی بی دلیل و بذال معجمه بدینمعنی لغت عرب متحقق نه شد و اگر شد در اصالت هم ما این را مقرر بسش می دانستیم. خان آرزو از غالب دهلوی یک درجه کم است که بر لغت عرب بودن (بذله به ذال معجمه. باین معنی) ادعا نکرد و ای برخیالش که این را به زای هوز غلط می داندی پیم ازو که این چه قسم منطق است که نظر بر قول همان محققین (بذله بذال) را در فارسی صحیح می دانی و بلا لحاظ قول شان (بزله به زای هوز) را غلط می خوانی خیال ما همین قدر که اعتبار صاحبان جامع و ناصری که از اهل زبانند نسبت زبان شان بالاتر از محقق هندنژاد است (ارو و) دیکھو بذلہ

بزم بالفتح بقول سروری (ا) مجلس شراب وجشن (مولانا کاتبی ه) درگه کین معرکه آرای رزم ؛ در دم عیش انجمن آسای بزم ؛ صاحب رشیدی گوید که مجلس شراب و مهمانی و شادی و (۲) دهی است از بوانات که می گویند که یکی از امامزادها دران مدفون است صاحبان برهان و جامع و جهانگیری بذکر هر دو معنی می فرمایند که در عربی گزیدن بدندان پیش و دوشیدن شیر باشد صاحبان ناصری و هفت وانند هم ذکر این کرده اند صاحب فدائی که از علمای معاصرین عجم بود گوید که خانه ایست که برای گرفتن جشن و هر گونه خوشی و شادی و پدرام آراسته کنند چنانکه (ه) بزم نگیر د فروغ تا تو نخیزی به رقص ؛ باده نه بخشد نشاط تا تو نریزی بجام ؛ خان آرزو در سراج گوید که تخصیص بمجلس شراب و مهمانی بی جاست. مقابل رزم است یعنی مجلس عیش و ذکر معنی دوم هم کرده. زله بردارش بهار گوید که مجلس است عموماً و مجلس عیش و نشاط خصوصاً و بزم مخفف آن و دلفروز و نامور از صفاتش و بالفظ آراستن و انداختن و برهم خوردن و برهم زدن

وبریکدیگر زدن وچیدن ودرهم شکستن وساختن وکردن ونهادن مستعمل. **مؤلف** عرض کند که بزم درفارسی زبان بالفتح بمعنی آئین برمعنی اولش گذشت فارسیان میم تخصیص درآخرش زیاده کردند چنانکه دهم وپنجم وامثال آن وبزم راکه بمعنی آئین خاص است وضع کردند برای محفل ودراستعمال مخصوص شد برای محفل شادی ونشاط وهیچ تخصیص باشراب ندارد وهمین است خیال معاصرین عجم هم وجادارد که ازلغت عرب مفرس کرده باشند که بزم درعربی بقول (انند بحوالهٔ منتهی الارب) بمعنی عزیمت برکاری. است واستعمال این بامصادر فرس درملحقات می آید انحصار بهار چیزی نیست وفارسیان بترکیب اضافی وتوصیفی استعمال این بسیار می کنند چنانک (۱) بزم تازه (۲) بزم تخیّل (۳) بزم تعرّض (۴) بزم حسن (۵) بزم خیال (۶) بزم زندگی (۷) بزم شب (۸) بزم عشرت (۹) بزم غم (۱۰) بزم قناعت (۱۱) بزم گیتی (۱۲) بزم نشاط (۱۳) بزم وصل (۱۴) بزم هوس (صائب ۵۱) می کشد هرلحظه بزم تازهٔ بر روی ماؤ داغ دارد جام جم راکاسهٔ زانوی ماؤ (ظهوری ۵۲) چو در بزم تخیّل شمع اقبالش شود روشن ؤ طپد پروانه سان خورشید برجای شبستانم ؤ (ولہ ۵۳) مگر عنّاب برخوان مدارانفعل افشاندی که در بزم تعرّض زهرازبادام می روید ؤ (ولہ ۵۴) فی قدرت تغافل وفی زهرهٔ نگاه ؤ در بزم حسن خدمت اظهار نازکست ؤ (ولہ ۵۵) بزم خیال شان بصد آرائش بهشت ؤ اصل وصال فرع تخیّل گرفته اند (ولہ ۵۶) نغمه درقانون بزم زندگی آخر شود ؤ بگسلد گر رشتهٔ آه وفغان عاشقان ؤ (ولہ ۵۷) بود در بزم شب ظهوری فوش ؤ گوچه بر دم برونش آرامش ؤ (ولہ ۵۸) دانه می پاشد فریب ازنقل بزم عشرتی ؤ شوق زیف [illegible] ما خوش کرده دام صحبتی ؤ

(ولہ ۹) چنگ بزم غم ظہوری عالمی را ہوش برد ہ ہر زبان برتار آہم زخمۂ افغان مزن (ولہ ۱۰) گشتی مرید حرص زیاد تو گم نہ گشت ہ بزم قناعتست کم من زیادہ شد ہ (انوری ۱۱) تا ہمی در بزم گیتی باشد از جنس نبات ہ در دماغش از دل وجان جام وساغر یافتہ (ظہوری ۱۲) بزم نشاط از دیگران بہر غمی خوش کردہ ام ہ احیای مردن می کنم عیسی دمی خوش کردہ ام ہ (ولہ ۱۳) بر نتابد عشق بالادست تقدیم ہوس ہ می برم خود را بزم وصل ممنون می برم ہ (ولہ ۱۴) در چیدن بزم ہوس چند انکہ دل زد دست وپا ہ بر سر نکردم این جفا گر فکر سامان بر کنم ہ (اردو) (۱) دیکھو بزکے تیسرے معنے (۲) بزم ایک دیہہ ہے جو شہر بوانات میں واقع ہے جو فارس کا ایک شہر ہے۔ مذکر۔

(الف) **بزم آراستن** | مصدر اصطلاحی۔
(ب) **بزم آرا** | صاحب آصفی ذکر الف کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ قائم کردن صحبت ومجلس باشد (ظہوری ۵) بزم شرح ناتوانیہا چہ آرایم بس است ہ زیر دست نالہ فریادم ببین احوال چیست ہ (حکیم نزاری ۵) اسباب طرب جمع کن وبزم بیارای ہ اطباق سموات چہ گسترده وچہ طی ہ بہار ذکر (ب) کردہ گوید کہ کنایہ از صاحب مجلس **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو)

(الف) بزم آراستہ کرنا۔ مجلس منعقد کرنا۔ (ب) بزم آرا۔ وہ شخص جو محفل قائم کرے۔ محفل کا بانی۔ بانی محفل۔ مذکر۔

بزم افروختن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف بزم آراستن است کہ گذشت واین کنایہ باشد کہ (روشن کردن بزم) آراستن آنست (ایشر ادمانی ۵) خیز و بزم طرب افروز کہ وقت سحر است ہ افق مشرقی از عارض گل تازہ تر است ہ (اردو) دیکھو بزم آراستن۔

بزمان اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان بفتح اوّل وضم اوّل ہر دو بمعنی (۱) مخمور و (۲) غمگین و (۳) آرزو را گویند و فرماید کہ با بمعنی با باوزای فارسی ہم آمدہ۔ صاحب مؤیّد بر ہر دو معنی اوّل الذّکر قانع صاحب ہفت بذکر معنی اوّل و دوم گوید کہ بکسر موحّدہ و بالضّم نیز دیدہ شد و بجای موحّدہ بای فارسی و بجای زای ہوّز زای پارسی ہم بنظر آمدہ صاحب انند بر معنی اوّل قانع (حکیم اثر رقی ؎) کدام زور بستی گذارہ خواہد کرد ؎ کسی کہ او بہار چنین بود بزمان ؎ **مؤلّف** عرض کند کہ الف و نون نسبت بر لفظ بزم زیادہ کردہ اند چنانکہ توران و ایران و معنی لفظی این منسوب بہ بزم و کنایہ از مخمور کہ اکثر اہل بزم نشاط مخمور باشند و (۲) و (۳) ہم بمجاز کہ بعض از اہل بزم غمگین و آرزومند چنانکہ عاشق واز آرزومند مجرّد آرزو گرفتن مجاز مجاز ولیکن برای معنی دوم و سوم مشتاق سند استعمال می باشیم کہ محقّقین اہل زبان و معاصرین عجم ازین ساکت و جا دارد کہ این را مبدّل پزمان گیریم کہ بہ باوزای فارسی بہ ہمین معنی می آید چنانکہ تپ و تب و تزند و زند و آن اسم جامد است مرکّب از پزم کہ بمعنی کوہ می آید و الف و نون نسبت یعنی کسی کہ کوہ دارد یعنی بار غم و اختلاف اعراب تصرّف محاورہ بیش نیست کہ نا دانستہ از ما خذ کردہ اند بالجملہ نتیجہ تحقّق آنست کہ بمعنی اوّل بالفتح صحیح است و این اصل است نظر بہ ترکیب بزم و بمعنی دوم بالفتح و بالکسر ہم کہ این مبدّل پزمان است و آن مرکّب از پزم کہ بالفتح و بالکسر ہر دو آمدہ (**اردو**) (۱) مخمور بقول آصفیہ۔ عربی۔ مست۔ متوالا۔ بدمست۔ نشہ میں چور۔ شراب پیا ہوا۔ مدہوش (مجروح ؎) وہ مخمور آنکھیں ذرا دیکھنا ؎ یہ مستی کہاں بادۂ ناب میں ؎ (۲) غمگین۔ دیکھو بدرختہ۔ (۳) آرزو۔ دیکھو آرزو۔

بزم انداختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلّف**

عرض کند که قائم کردن محفل و طرح بزم انداختن واین کنایه باشد که انداختن بر معنی پیچیدن بمعنی ترتیب دادن گذشت (تنهائی شیرازی ه) شب که از باد لبش بزم شراب انداختم ☆ اهل عالم را در آتش چون کباب انداختم ☆ مرادف (بزم آراستن) (اردو) دیکھو بزم آراستن۔

بزماورو اصطلاح۔ بقول سروری بفتح باو واو وسکون زای معجمه وهمله۔ گوشت وتره وخاگینه باشد که درنان تنک وپهن پیچند که بعرف آن را نوالہ گویند وباز آنرا بکارد پاره کنند وبخورند صاحب برهان فرماید که بجای حرف ثانی رای بی نقطه هم بنظر آمده صاحبان بحر وناصری وانند هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که مخفف وقلب اضافت (آوردهٔ بزم) است های هوز حذف شد که آورد مخفف آورده باشد چنانکه گیاه وگیا ومعدوده به مقصوره بدل شد در ترکیب قلب اضافت چنانکه آزما وبیازما۔ پس معنی لفظی این آوردهٔ بزم وتحفه بزم وکنایه از غذای مرکب که بالا مذکور شد که میخواران با شراب خورند همچون کباب وآنرا گزگ نامند وانچه بارای مهمله باشد مبدل این چنانکه برغ وبرغ (اردو) وہ سموسا جس میں گوشت اور ترکاری اور خاگینہ بھر کر تلتے ہیں اور شراب کے ساتھ بطور گزگ کھاتے ہیں۔ مذکر۔

بزمایون بقول سروری به زای معجمه ومیم ویای حطی بروزن افلاطون نام گاویکه فریدون بشیر او پرورده شد **مؤلف** عرض کند که ماصراحت ماخذ این بر (برمایون۔ به رای مهمله) کرده ایم واین مبدل آنست وبس چنانکه برغ وبزغ (شمس فخری ه) تورستمی وفریدون وبارگیر ترا ☆ زاحترام بخوانند رخش وبزمایون ☆ صاحبان برهان وناصری وجامع هم ذکر این کرده اند (اردو) دیکھو برمایون۔

برم برافروختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مزید علیه ومرادف (برم افروختن) که گذشت وکلمه بر زائد (ملا جامی ؎) برم کرامت زرخش برفروخت ؎ هرکه رخش دید بران چشم دوخت ؎ مخفی مباد که فروختن مخفف افروختن است وبس (**اردو**) دیکھو برم افروختن۔

برم مچ بقول هفت بالفتح وفتح میم وسکون زای هوز وجیم فارسی بمعنی لمس ولامسه **مؤلف** عرض کند که دیگر همه محققین فارسی زبان ومعاصرین عجم ازین ساکت اگر سند استعمال پیش شود معتبر دانیم واسم جامد فارسی قدیم خوانیم (**اردو**) دیکھو ہمسودان۔

برم چیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف برم آراستن است وموافق قیاس که مصدر (چیدن) بمعنی آراستن می آید (مخلص کاشی ؎) بخلوت خوش بود با مجرمان برم طرب چیدن ؎ غزلهای مناسب خواندن وبا یار فهمیدن ؎ (**اردو**) دیکھو برم آراستن۔

برم داشتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند که قائم کردن وموجود داشتن برم است (بیخود دهلوی ؎) برعم توبه ام برم خوشی آن رشک مه دارد ؎ خدا از آفت طاقت دل ما را نگهدارد ؎ (**اردو**) مجلس رکھنا۔

برمرده شاخ رزین دارد مقوله۔ بهار گوید که جائیکه چیزی از دست رفته باشد واعاده آن امکان ندارد وهرقدر که اورا ستایش کنند برتقدیر بر غیر وقوع چون حاضر نیست پیش می رود وگنجایش دارد۔ صاحبان خزینه وامثال فارسی (برمرده وشاخ رزین) قناعت کرده اند واین را مثل قرار داده اند **مؤلف** عرض کند که

معنی لفظی این ہمین قدر کہ بزی کہ مردہ است و را شاخ زرّین بود محقق اوّل الذکر کہ لفظ (دارد) را در آخر این زیادہ کردہ ذوق زبان ندارد و معاصرین عجم مثل پیش کردہ ہر دو محققین آخر الذکر را پسند کنند مقصود آنست کہ بزی کہ مردہ و الآن پیش نظر نیست نسبت آن آسان است کہ گوئیم کہ شاخش زرّین بود زیرا کہ عدم وجودش موقع ادعای لغو ہم می دہد پس فارسیان این مثل را بجائے زنند کہ ذکر چیزی کہ از دست رفتہ است بالفعل کنند مثلاً کسی گوید کہ "پدرم مرحوم اسپ از افلاک می جہاند یا مسافت دو صد کروہ را در یک روز طی می کرد" سامعین می دانند کہ قائل فضولی می کند و در ہیچو محل این مثل را می زنند (اردو) دکن میں کہتے ہیں "میں بچپن میں انگلیوں پر چلتا تھا" یہ ایک سفید جھوٹ اور خلاف قیاس بات ہے لیکن بچپن گزر چکا ہے جس کے متعلق ایک ایسا واقعہ بیان کیا جاتا ہے جب کوئی شخص بعد از وقت کوئی فوقیت کرتا ہو تو اسوقت اس کہاوت کا استعمال کرتے ہیں

(الف) **بزمزہ** (الف) بقول صاحب رشیدی بزبان اصفہان بالضم (۱) سوسمار باشد

(ب) **بزمژہ** چنانکہ او دو زبان دارد چون شیر از بزی مزد بیک زبان می مکد و بزبان دیگر آواز می کند مانند آواز کسی کہ شیر دوشد و بحوالہ نسخہ سروری گوید کہ (۲) چلپاسہ و بحوالہ فرہنگ (۳) آفتاب پرست و فرماید کہ او زای اوّل را فارسی گفتہ و ہمہ خلاف تحقیق (انتہی) صاحب سروری ذکر (ب) کردہ گوید کہ سام ابرص است و کشتن او بغایت ثواب و بعد از کشتن غسل سنت چہ کشندہ از گناہ پاک میشود (شیخ سودان ۵) ازرق دیو چہرہ بر مژہ رنگ (۴) از بدی مشت و زہیر ونگ (۴) و فرماید کہ در فرہنگ زای اوّل نیز فارسی آوردہ صاحب محیط بر (بزمچہ) فرماید کہ ورل است و بر ورل گوید کہ این را بفارسی و ترکی بزمچہ و بیونانی قودوسن و بہندی گوی نامند

وآن حیوانیست برخلقت سوسمار غلیظ سر۔ سریع الحرکۃ و پوست آن خاکستری وخشن و ابلق بخطوط
زرد و بقول شیخ الرئیس بزرگ از اشکال وزغ وسام ابرص ۔ دراز دم۔ کوچک سر۔ وغیر
سوسمار وهم او بر سوسمار فرماید که اسم فارسی وبیوناتی (انوفولانس) وبعربی ضب وبهندی
گوه وگویند شاید که گوه غیر آن باشد وآن حیوانی است کوچک تر از گربه وبقول بعض سوسمار
حیوان مائی است وبعربی ورل وبهندی گوه بالجمله مزاج آن گرم وخشک درسوم و درحدت
وکیفیت میان ورل وحردون وگوشت آن مقوی باه واستعمال آن گرم مزاجان را جائز نیست
(الخ) وبرچلپاسه گوید که اسم فارسی است ونیز بفارسی کربس وبشیرازی ماترنگ وباصفهانی مال
مالی وبهندی چهپکلی نامند و در بنگاله تکنکی وباصطلاح اطبا۔ صحرائی آنرا سام ابرص وبلدی را
وزغه نامند وآن حیوانی است معروف وسمیت آن بحد سمیت چلپاسه نیست وبقول گیلانی
فرماید که وزغ اسم عربی سام ابرص وآن حیوانی است شبیه به ورل وعقرب را لدیغ می کند بالجمله
هردو نوع آن گرم وخشک درسوم ۔ رافع ثآلیل ونمله ومسماریه ۔ مسکن درد ومنافع دارد (الخ)
صاحب برهان ذکر (برژمژه) بهردو زای فارسی کرده گوید که (آفتاب پرست) است از جنس
چلپاسه **مؤلف** عرض کند که ظاهرا این مبدل برژمچه می نماید که زای هوز به جیم فارسی وبرعکس
آن بدل شود چنانکه پزشک وپچشک وحقیقت برژمچه بالا گذشت وحیف است که صاحب محیط
برسوسمار وچلپاسه هردو ذکر (برژمژه) نه کرده است ولیکن (برژمژه) به هردو زای فارسی لغتی
خاص می آید برای (آفتاب پرست ۔ که بجایش گذشت) پس قیاس غالب همین است که الف و
ب هردو را مبدل برژمژه دانیم که زای فارسی به زای هوز بدل میشود چنانکه ژند و زمزمه نتیجه این

همه تحقیق همین قدر است که ما این را (آفتاب پرست) دانیم و بلحاظ اختلاف صاحبان تحقیق حقیقت سوسمار و چلپاسه را هم ذکر کرده ایم و آفتاب پرست در ممدوده گذشت (اردو) (۱) دیکھو سوسمار (۲) دیکھو چلپاسه اور باشو (۳) دیکھو آفتاب پرست۔

برم ساختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند قائم کردن برم و مرادف (برم آراستن) که گذشت (طالب آملی ؎) دردی کشان عشق چو سازند برم خویش ۔ الماس در پیالۂ زهری فرو کنند (اردو) دیکھو برم آراستن۔

برم سنگین اصطلاح۔ بقول وارسته بزمی که مردم کثیر دران جمع باشند (داراب جویا ؎) خوش شد محفل آراشمع را بردار ازین محفل ۔ که باشد چون رگ یاقوت عیب برم سنگینش ۔ بهار بذکر معنی بالا فرماید که برم عالی که همه چیز بمراد توان یافت و فرماید که این از اهل زبان بتحقیق پیوسته صاحب بحر با وارسته متفق **مؤلف** عرض کند که مقصود محاوره جز این نیست که فارسیان برم گرا نقدر را برم سنگین گفته اند محققین بالا در تعریفش پی به نزاکت لفظ و معنی نبرده اند (اردو) معزز مجلس قابل تعظیم مجلس۔ مجلس عالی بھی کہہ سکتے ہین

برم کردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف (برم آراستن) که گذشت (رفیع قزوینی ؎) برزمی نکرد یار که حاضر نگشت غیر ۔ هرگز جدا نگشت ز دوزخ بهشت ما ۔ (اردو) دیکھو برم آراستن۔

برم کشیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف (برم آراستن) است که بجایش گذشت (صائب ؎) می کشد هر لحظه برم تازه ببروی ما ۔ داغ دارد جام جم را

کاسہ زانوی ما ۔ (اردو) دیکھو (برم آراستن)

برم گاہ اصطلاح ۔ بقول برہان وناصری بروزن رزمگاہ (۱) مجلس شراب وجشن وعیش ومہمانی باشد و (۲) نام کتابی ہم در مقامات صوفیہ بہار نسبت معنی اوّل گوید کہ جائیکہ برم واقع شود از عالم منزلگاہ ومجلس گاہ ۔ **مؤلف** عرض کند کہ معنی حقیقی این ہمین است کہ بہار ذکرش کردو لیکن فارسیان بمعنی مطلق برم استعمالش کنند (ابو طالب کلیم) تو شمع مہر فروغی ببزم گاہ وجود ۔ فلک ہمیشہ چو فانوس پاسبان تو باد ۔ (خواجہ نظامی) چو شاہان نشستند در برم شاہ ۔ شد آراستہ حلقۂ برم گاہ ۔ (انوری) جام ساقی برم گاہ ترا ۔ آسمان کردہ امین از زنگار ۔ (ولہ) بباگاہ تو حاجب ہزار چون خاقان ۔ بہ بزمگاہ تو چاکر ہزار چون قیصر ۔ (ولہ) مطرب بزمگاہ اوناہید ۔ حاجب بارگاہ او بہرام ۔ (ظہیری) اگرچہ بستہ در برزمگاہ خاص بردیم ۔ تلمذی شدہ در بارعام کارندارم ۔ (اردو) (۱) دیکھو برم (۲) ایک کتاب کا نام جو سلوک میں ہے ۔ مؤنث

برم گذاشتن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند بحال خودش گذاشتن برم باشد (ثنائی مشہدی) محتسب میکدہ را بادب وطنبور گذارد ۔ برم مارا بہمین شیوہ و دستور گذارد ۔ (اردو) برم کو اسکی حالت پر چھوڑنا ۔

(الف) **برم نشستن** مصدر اصطلاحی ۔ صاحب

(ب) **برم نشین** آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ الف چیزی نیست بدون حروف جار وبہ برم نشستن بمعنی حقیقی اوست ۔ محقق بالا بہ سند (ب) کہ اسم فاعل ترکیبی است الف را قائم وغور نکردو (ب) بمعنی صاحب برم است (ظہوری) طلب شگفتہ جبین انتظار گوشہ نشین ۔ نشاط برم نشین عصہ وشت پیا بود ۔ (ولہ) گفت وگو

بزم نشینان دارند گرچہ کردیم بدرمان چہ نزاع ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف (بزم آراستن) است و قائم کردنش (ظہوری ؎) چون بزم دیت نہند فردا خونم زدر ہدر درآید **(اردو)** (دیکھو بزم آراستن۔

بزم نہادن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی

بزمونہ | بقول جہانگیری و برہان و ناصری و جامع و سراج با اوّل مفتوح نام روز دوم است از ماہ ہای ملکی **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان درین روز بزم طرب می آرایند از ینجاست کہ لفظی از برای آن وضع کردند کہ بمعنی لائق بزم است از قبیل ماہانہ و جرمانہ و بیعانہ پس اصل این بزمانہ بود بہ ترکیب لفظ بزم با کلمہ آنہ الف بدل شد بہ واو چنانکہ تاغ و توغ پس بزمونہ اسم جامد قرار یافت برای روز دوم ماہ ملکی **(اردو)** ہر ماہ ملکی یعنی فارسی مہینے کی دوسری تاریخ کو فارسیوں نے بزمونہ کہا ہے جس میں بزم نشاط آراستہ ہوتی ہے۔ مؤنث۔

بزمہ | بقول سروری و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و سراج و بہار بہ زای معجمہ بروزن برذہ گوشۂ بزمگاہ (خواجوی کرمانی ؎) ارم نقشی از بزمۂ بزم او ز قیامت نمودار از رزم او **مؤلف** عرض کند کہ ہای نسبت بر لفظ بزم زیادہ کردند دیگر ہیچ **(اردو)** گوشۂ بزم۔ بزم کا گوشہ۔ مذکر۔

بزمین بوس درآمدن | مصدر اصطلاحی۔ آمادہ زمین بوسی شدن و زمین بوسی کردن (ظہوری ؎) وقت است کہ فرقم بزمین بوس درآید لب از سخن غیر بافسوس درآید **(اردو)** زمین بوس ہونا۔ زمین کو بوسہ دینا۔ یہ ایک طریقہ ہے مخاطب کی تعظیم کا جو بادشاہان عجم

(۳۴۰۳)

کے روبرو زمین کو بوسہ دیتے ہیں۔

برزمین خط کشیدن مصدر اصطلاحی شرمندہ شدن۔ وخط برزمین کشیدن۔ عادت است کہ انسان درحالت شرمندگی نظر برزمین کند وخط ہا بروی کشد (صائب ؎) ازشرم گنہ بسکہ کشیدم بزمین خط ہمہ مسطر زدہ شد دامن صحرائے قیامت ہمہ (اردو) شرمندہ ہونا۔ حالت شرمندگی میں زمین پر لکیریں کھینچنا جیسا کہ اکثر شرمندے سر نیچے کرتے ہیں اور زمین پر خطوط کھینچتے ہیں۔

برزمین نقش بستن مصدر اصطلاحی۔ نقش زمین شدن ویارای استادن ومشی نداشتن بہ سنگینی باری (ظہوری ؎) بند دبزمین نقش چہ

قاصد چہ کبوتر ہمہ از شرح غم نامہ وطومار گران است ہمہ

(اردو) فرش زمین ہونا۔ دکن میں مستعمل ہے یعنی زمین پر پڑ جانا کسی بوجھ یا بار یا اور کسی وجہ سے۔

برزمین نواختن مصدر اصطلاحی بقول وارستہ وبہار وبحر برزمین زدن حریف (میر نجات ؎) جان من چون بدل دشمن بدائین کن ہمہ بنوازش بزمین یا علمی رنگین کن ہمہ **مؤلف** عرض کند کہ معنی لفظی این سرفراز کردن برزمین وکنایہ از انداختن برزمین (اردو) زمین پر دے مارنا۔ زمین پر گرانا۔ (زمین دکھانا) بقول آصفیہ گرا دینا دے مارنا۔

برزن بقول سروری بحوالۂ تحفہ بہ موحدہ وزای ہوّز (۱) چوبیکہ آبان زمین شیار کردہ ہموار کنند صاحب رشیدی صراحت کند کہ بفتحتین است صاحب برہان فرماید کہ برزن چیزی مالۂ برزگران وآن چوبے یا تختہ باشد کہ زمین شیار کردہ را بدان ہموار کنند و (۲) بکسر اوّل برزن صاحبان جامع وناصری وسراج ہم ذکر معنی اوّل کردہ اند **مؤلف**

عرض کند کہ مرکّب است از کلمہ بزہ کہ بمعنی اوّلش گذشت و نون نسبت چنانکہ جوشن و جوشن و معنی لفظی این منسوب بہ آئین ورزش (حکیم سنائی ۵۲) اشتقاقش زہیست دانی زن ؛ یعنی آن قبضہ را بہ تیر بزن ؛ (اردو) (۱) کاشتکاروں کا وہ آلہ جو بیس جس سے ہل چلانے کے بعد زمین کی ناہمواری کو درست کیا جاتا ہے جو ایک لانبی لکڑی میں چوڑا تختہ لگا ہوا ہوتا ہے اور اسی تختہ عریض سے زمین ہموار ہوتی ہے۔ مذکّر (۲) مارنا۔ مارنا کا امر حاضر۔

بزن بہادر اصطلاح۔ بقول صاحب خدائی کہ از معاصرین علمای عجم بود بمعنی مرد چالاک و بی باک۔ پُر دلی را گویند کہ بیم جان و اندیشہ از چیزی نکند صاحب بول چال فرماید کہ بمعنی بسیار بہادر است **مؤلّف** عرض کند کہ بفتحتین مخفّف (بزون بہادر) کہ دال مہملہ حذف شد بہ کثرت استعمال (اردو) بڑا بہادر۔ نڈر۔ مذکّر۔

بزنجیر کشیدن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی قید و محبوس کردن است (ظہوری) خلق را مژدۂ آسایش خواب آور دم ضعف از آہ بزنجیر کشد افغان را ؛ (اردو) زنجیر ڈالنا بیڑیاں پہنانا۔ قید کرنا۔

بزندار اصطلاح۔ بقول برہان و ناصری و آنند و ہفت بفتح و کسر ثانی و سکون ثالث و دال ابجد بالف کشیدہ و بہ رای قرشت زدہ بلغت زند و پازند پنجرہ و مجرّی باشد کہ در پیش آستان در سازند صاحب جہانگیری در ملحقات فرماید کہ این را (دار زین) نیز گویند **مؤلّف** عرض کند کہ معنی لفظی این آئین دارندہ۔ اسم فاعل ترکیبی کہ کلمہ بز بمعنی اوّلش و نون در آخرش زائد است چنانکہ پاداش و پاداشن و دار امر حاضر داشتن و معنی لفظی این آئین دارندہ و جادار دکہ بزن بمعنی اوست کہ گذشت یعنی تختہ و معنی لفظی این چیزی کہ تختہ بزن دارد و کتا

(۳۳۷۳)

از قطار چوب ہای متعدد، پنجرہ مانندی کہ مردمان آنرا حرکت دادہ داخل خانہ شوند و بہائم از ان معذور مانند۔ حیف است کہ (دار زین) بجایش مذکور نہ شد تا ہیئت این متحقق می شد کہ چہ چیز است و از محجر مقصود محققین بالا جز ین نباشد کہ پیش آستان یا درخانہ ہای قدیم عوض پنجرہ قطار سنگ ہای کلان ہم بنظر آمد کہ انسان از فاصلہ یکدیگرش داخل در تواند رفت و بہائم ازان نتوانند گذشت بای حال ہمین قسم چیزی است کہ مانع بہائم از دخول خانہ می باشد و (دار زین) ہم اسم فاعل ترکیبی است کہ معنی لفظی آن زینت دہندۂ خانہ است و بس

(اردو) وہ لکڑی کا چرخہ جو دروازہ مکان کے روبرو بنایا جاتا ہے جس کو گھما کر انسان داخل ہوتا ہے اور چارپائے داخل نہیں ہوسکتے یا پتھر یا لکڑی کی کڑیاں جو دروازہ مکان کے روبرو اس قدر فاصلہ سے گاڑھی جاتی ہیں کہ اون میں سے انسان تو گزر سکتا ہے لیکن چارپائے نہیں گزر سکتے

بزندان سر کشیدن مصدر اصطلاحی۔ خیال وارادۂ زندان کردن مخفی مباد کہ خصوصیت زندان نباشد (بجای سر کشیدن) مصدر عام این است (ظہوری ؎) رہ عرض ارم آرزو کردۂ ؎ ظہوری سری کش بزندان ما **(اردو)** قید خانہ کا خیال کرنا۔ قصد کرنا۔ ارادہ کرنا۔

بزندان کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر مجوس کردن **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ؎) بر طرف شد سیر باغ و بوستان ؎ باغ و بستان را بزندان کردہ ایم ؎ تا دیگر خیال او نیاید **(اردو)** قید کرنا قید خانہ میں بھیجدینا۔ محبوس کرنا۔

(۳۴۴۴)

برنطیہ بقول ملحقات برہان نام شہر روم است کہ آنرا قسطنطنیہ می گویند **مؤلف** عرض کند کہ ہمہ محققین فارسی زبان از زمن سالکت و محققین لغات ترک و عرب ہم ہیچ متحقق نہ شد

کہ لغت کدام زبان است (اردو) قسطنطنیہ۔ مذکر۔ پای تخت دولت عثمانیہ۔

برزنگ بقول صاحب برہان بروزن پلنگ بمعنی غلق در خانہ و کلید کہ بعربی مفتاح خوانند خان آرزو در سراج گوید کہ این بہ رای مہملہ است صاحب ناصری فرماید کہ بہ میم اوّل مدنگ ہم بہ ہمین معنی می آید۔ صاحب جہانگیری ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ما حقیقت این بر (برنگ بہ رای مہملہ دوم) عرض کردہ ایم (اردو) دیکھو برنگ۔

برزنگاہ اصطلاح۔ بقول وارستہ بکسر اوّل (۱) جائیکہ خوف رہزنان داشتہ باشند (سعید اشرف ۵) لب شکوہ را کی دہد راہ حرف ؛ ہجوم سخن در برزنگاہ حرف ؛ و فرماید کہ (۲) مقعد (شفیع اثر در ہجو ۵) ہر کرا اشوق صحبتت چسپید ؛ بوصالت چو احتلام رسید ؛ نیست دشوار ازین راہی ؛ کس ندیدہ چنین برزنگاہی ؛ خان آرزو در چراغ برذکر معنی اوّل قانع صاحب بحر ذکر ہر دو معنی کردہ و بہار ہم۔ صاحب فدائی کہ از معاصرین علمای عجم است فرماید کہ جای وہنگام درست است برای زدن **مؤلف** عرض کند کہ طرز بیانش خلاف قیاس و پردہ بر حقیقت می اندازد معنی لفظی این جای زدن و کنایہ از ہر دو معنی بالاکہ مذکور شد (اردو) (۱) وہ جگہ جہاں چوروں کا خوف ہو۔ مؤنث (۲) مقعد۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث مبرز۔ کون۔ گانڑ۔

برزوش بقول انند و ناصری بضمّ اوّل و بفتح واو و سکون شین معجمہ (۱) پشم موی و (۲) پشم۔ برزا گویند **مؤلف** عرض کند کہ برز بمعنی اوست و وش بقول برہان با فتح بمعنی انتخاب کردہ شدہ می آید پس معنی لفظی این انتخاب کردہ شدہ از برز و کنایہ از پشم برز و

بمجاز مطلق پشم موی (**اروو**) (۱) پشم - دیکھو برشم (۲) بکرے کے پشم - مذکّر -

برہ وشم اصطلاح - بقول سروری بضمّ با وسکون رای مہملہ وشین معجمہ وفتح واو وپشم بزما شد (کذا فی شرح السّامی) وبحوالہ فرہنگ فرماید کہ (برشم) بحذف واو پشم نرمیکہ در تحت موی برمی باشد صاحب برہان ہم ذکر این کردہ وصاحب جامع گوید پشم نرم بز را گویند خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا گوید کہ این دلالت دارد کہ (برشم) مخفّف این است واین مبدّل (بزپشم) و فرماید کہ ولیکن اکثر بای تازی بہ واو بدل شود نہ بای فارسی **مؤلّف** عرض کند کہ ہیچارہ ندیدہ باشد (چاروا) راکہ مبدّل (چارپا) است و وآم مبدّل پآم - حق ہمین است کہ این مبدّل (پزپشم) است وبس (**اروو**) بکرے کے بال - مذکّر -

برہ وشہ بقول برہان وجامع بضمّ اوّل وفتح ثانی ورابع وسکون ثالث رستنی باشد کہ بعربی (لسان الحمل) گویند وتخم آنرا بارتنگ خوانند صاحب محیط ذکر این نکرد وبر (لسان الحمل) گوید کہ اسم (بارتنگ) است وبر بارتنگ ذکر این نکرد **مؤلّف** عرض کند کہ ما ذکر (بارتنگ) بجایش کردہ ایم ووجہ تسمیۂ این جزین نباشد کہ اصل این (برشہ) بود ومعنی لفظی این چیزی کہ منسوب بہ کراہت بز است کہ کراہت بزان از ین مسلّم بود چون بز دہن بر انداز وسر ازو بکشد وآوازی کند بکراہیت ہمچون عطسہ و (رشہ) بالضّم کلمہ ایست کہ در محلّ کراہت و نفرت گویند وواو در میان دو کلمہ زائد است چنانکہ (تن مند) و (تنومند) یکی از معاصرین عجم گوید کہ معنی لفظی این منسوب بہ پشم بز است کہ ہای نسبت در آخر (برشوش) مرکّب کردہ اند و (برشوش) بمعنی پشم بز گذشت وبارتنگ را بدین اسم بر سبیل کنایہ موسوم کردند کہ رنگ

وکرختی او بچون پشم نرم است برخلاف ابریشم چون دست بروگذارند محسوس شود واز دور ہم پشم نرم را ماند واللہ اعلم (اردو) دیکھو بارتنگ۔

برزون بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بزکوہی راگویند **مؤلف** عرض کند کہ محققین فارسی زبان ازین ساکت جادارد کہ معاصرین عجم از لفظ بز بزیادت کلمہ ون بران مرکب کردہ باشند کہ بمعنی صاف و بی غش آمدہ پس معنی لفظی این بزبی غش و کنایہ از بز کوہی کہ بز اصلی است وحکما دران از علم الحیوانات تصرفی نہ کردہ اند چنانکہ گویند در بز اہلی وشہری تصرف ہا راہ یافتہ است کہ بجفت کردن بز کوہی با آہو کارہا کردہ اند و گویند بزی کہ در ہندی (کوئین چھیلی) نام دارد اکدش است با بز و آہو وبعض اقسام بز را خصی کنند کہ ازان بعض احوالش مخصوص ومتغیری شود از بز کوہی (اردو) جنگلی بکرا۔ مذکر۔

برزونہ بقول برہان وہفت واستد بروزن نمونہ بلغت زند وپازند بمعنی زانو باشد کہ بعربی رکبہ خوانند صاحب جہانگیری در ملحقات ذکراین کردہ **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم دانیم عجبی نیست کہ فارسیان ازہمین اسم جامد بحذف وتبدیل بعض حروف زانو وضع کردہ باشند کہ بجای خودش می آید (اردو) گھٹنا۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ رکبہ۔ زانو پنڈلی اور ران کے بیچ کا جوڑ۔ زانو۔

برزہ بقول سروری بضم باء فتح زای معجمہ (ا) زمین پشتہ دار وبقول برہان زمین پشتہ پشتہ وبقول جامع زمین پشتہ **مؤلف** عرض کند کہ ہای نسبت بر لفظ بز زیادہ کردہ اند یعنی منسوب بہ بز وکنایہ از زمین پشتہ دار کہ ہر یک پشتہ آن بز را ماند یا اینکہ بز ان دائما شائق زمین پشتہ داری باشند چنانکہ

متحقق است ولہذا این را بدین اسم موسوم کردند۔ اسم جامد است وبس و جا دارد کہ این را مبدل اسم جامد (پژہ) گیریم کہ بہمین معنی بہ با وزای فارسی می آید ہر دو بدل شدند بعربی چنانکہ تپ وتب وژند وزند۔ (اردو) وہ زمین جس پر ٹیلے ہوں۔ مذکر۔

(۲) بُزہ۔ بقول سروری بضمّ با و فتح زا میوہ خوشبو وبحوالۂ نسخۂ میرزا وتحفۃ السعادت گوید کہ میوۂ گرد خوشبو وخربزہ از ہمین است بمعنی میوۂ کلان وبزرگ چہ چیزہای کلان را خر گویند چنانکہ خربط وخرسنگ صاحب رشیدی بحوالۂ سروری ذکر این معنی کردہ وبقول برہان وجامع نوعی از میوۂ خوشبو صاحب مؤید بر میوۂ خوشبو قانع خان آرزو در سراج بر نقل قول بعض محققین بالاتفاق مؤلف عرض کند کہ اصل این (بزہ) بہ بای فارسی است بمعنی پختہ کہ بجایش می آید وآن اسم مصدر (پزیدن) است پس چیزی پختہ شدہ کنایہ از میوۂ خوشبو باشد وبعض برانند کہ اسم جامد فارسی زبان است بمعنی میوہ واللہ اعلم بحقیقتہ الحال (اردو) خوشبو میوہ۔

(۳) بزہ۔ بقول سروری ورشیدی وبرہان وجامع وجہانگیری وسراج بفتحتین گناہ وبقول فدائی گناہ وہر کاری کہ سزاوار کیفر باشد صاحب سفرنگ بشرح (بست وپنجمی فقرۂ دساتیر آسمانی بعفر زآباد وخشوران وخشور) ذکر این کردہ گوید کہ (بزہ گر) بمعنی گناہگار ازہمین است (شاعر ؎) ای خون دوستانت بگردن مکن بزہ ۔ کس برنداشت است بدستی دو خربزہ ۔ (مسعود سعد ؎) پسرش را خدای مزدہا داد ۔ پیش ازان کان پلید را بزہ داد ۔ (حکیم سنائی ؎) یک گرہ را خانہا پر غیبت و وزر و بزہ ۔ یک گرہ را کنہا پر طاعت و اعمال نغز

فردوسی ؎ اگرچه دلم بود زان بامزه ؎ ز ہی کاشتم تخم وزر و بزه ؎ **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی زبان دانیم و جا دارد که فارسیان قدیم از لغت عرب (وزر) این را مفرس کرده باشند که واو بدل شد بموحده چنانکه ورنجن و برنجن و رای مهمله به های هوز چنانکه هوبر وهوبه والله اعلم بحقیقة الحال (**اردو**) گناہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ وہ کام جس کے کرنے سے آدمی کیفر کردار کا مستحق ہو۔

(۴) بزہ۔ بقول سروری بفتحتین بمعنی شخص مرحوم و مسکین۔ صاحب رشیدی گوید که بمعنی شخص مرحوم مسکین و فرماید که بدینمعنی به تشدید زا نیز استعمال کنند امّا این معنی در کلام قدما بنظر نرسیده از مستحدثات است خان آرزو در سراج نقل این برداشته۔ صاحبان برہان و جامع گویند که مردم نامراد و مسکین صاحب جہانگیری فرماید که شخص مسکین مرحوم **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم دانیم (**اردو**) مرحوم بقول آصفیہ۔ عربی۔ مجازاً بمعنی مرا ہوا۔ فوت شدہ۔ نامراد۔ بقولہ بے مراد۔ ناکام۔ محروم۔ بے نصیب۔

(۵) بزہ۔ بفتحتین بقول سروری و برہان و جامع بمعنی جور و حیف۔ خان آرزو در سراج گوید که تحقیق بمعنی گناه است و (بزه کار) گنه گار را گویند و اگر بمعنی ستم می بود بمعنی ستم گار مستعمل می شد مگر آنکه بمجاز بر ستم که سر گناهان است اطلاق آن آمده باشد **مؤلف** عرض کند که شک نیست که مجاز معنی سوم است و باعتبار قول سروری و جامع که از اہل زبانست اینمعنی را تسلیم کنیم (**اردو**) جور بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ ظلم۔ ستم۔ جفا۔

برہان بقول ہفت بالفتح بمعنی آرزو **مؤلف** عرض کند که دیگر کسی از محققین اہل زبان

وزباندانان فارسی ذکر این نکرده معاصرین عجم هم بر زبان دارند بدون سند استعمال این را تسلیم نه کنیم (اردو) دیکھو آرزو۔

بزه دادن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی مرتکب گناه کردن است سند این از مسعود سعد بر معنی سوم بزه گذشت (اردو) گناه کرنا۔ مرتکب گناه کرنا۔ گناه کرانا۔ (۳۴۵)

بزه همش بقول سروری بضم باء وسکون زای معجمه وکسر ها (به حوالهٔ تحفه) بمعنی مقابله صاحب برهان وجانع وسراج وهفت وانند هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که بمعنی حاصل بالمصدر است که بزیادت شین معجمه بر لفظ (بزه) که بمعنی پیچش گذشت بمعنی ستم گری است وکنایه باشد از مقابله که مقابله هم غیر از ستمگری نباشد ولیکن نظر برین ماخذ بالفتح خوانیم با ضمه اوّل تصرّف محاوره دانیم وجا دارد که از لفظ بزه بالضم این را اسم جامد دانیم که بزیادت شین معجمه بمعنی مقابله وضع شد واز ینکه بزان رامی جنگانند بزهمش را بمعنی مقابله استعمال کردند اندرین صورت ضمه اوّل هم درست باشد وهای هوز زائد (اردو) مقابله بقول آصفیه۔ عربی۔ اسم مذکر آمنا سامنا۔ مٹھ بھیڑ۔

بزه کار اصطلاح۔ بقول برهان وبحر و سروری ورشیدی وسراج (۱) بمعنی گناهگار **مؤلف** عرض کند که بزه بر معنی سوم بمعنی گناه گذشت واین مرکب است از همان و لفظ گار که افاده معنی فاعلیّت کند چنانکه آموزگار و سازگار۔ صاحب رشیدی صراحت مزیدی کند که (۲) لقب یزدجرد پدر بهرام گور است ولهذا عرب (یزدجرد الاثیم) می گفتندش۔ صاحب برهان بکاف عربی آورده گوید که بکاف فارسی هم آمده وصاحب سروری هم صراحت کاف

نکرد بای حالِ اگر بزه را با (کار - بکاف عربی) مرکب دانیم اسم فاعل ترکیبی است یعنی کسی که کار او گناه است و گناه کننده و اگر با (کار بکاف فارسی) مرکب کنیم همان که بالا مذکور شد یعنی گناه دارنده و صاحب گناه (حکیم نزاری ؎)

از دل چه لاف می زنم آخر کدام دل ؟ آخر چه آید از بزه کار هوا پرست ؟ (اردو) (۱) گنه گار - بقول آصفیه - فارسی - پاپی - عاصی اثیم - فاسق - بدکار - (۲) بزه کار - یزدجرد کا لقب تھا جو بہرام گور کا باپ تھا - مذکر -

بزه گر اصطلاح - بقول سفرنگ بفتح کاف فارسی وسکون رای مهمله گناه گار - **مؤلف** عرض کند که از قبیل بزرگر است که گذشت بزه بمعنی گناه بجایش مذکور و گر بقول برهان بمعنی کننده وسازنده همچون کوزه گر و کاسه گر و امثال آن (اردو) گنه گار

بزه مند اصطلاح - بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ مرادف (بزه کار) **مؤلف** عرض کند که از قبیل برومند که مند بقول برهان بمعنی صاحب و خداوند است چنانکه حاجتمند و بزه بمعنی گناه بجایش مذکور شد (اردو) دیکھو بزه کار -

بزیا بهای بز مثل - صاحب خزینه ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند که غلطی کتابتش در غلط انداخته است در حقیقت این با موحده سوم است عوض تحتانی سوم یعنی (بز با بهای بز) حیف است که ما این را بجای خودش قائم نکردیم و تصحیح این در پنجابی محل است ولیکن بغیر آن علاجی نیست فارسیان چون در بهای چیزی بحث اعتدالش کنند و قیمت بیان کرده بائع را گران دانند و اکثر این مثل لازمند مقصودشان همین قدر می باشد که چیز زیر هیچ را باید که بهای مناسب حالش باشد نه زائد ازان چنانچه

گویند "برنا بہای برنا است چرا قیمت این را گران می گوئی" (اردو) دکن میں کہتے ہیں" گھوڑے کی قیمت گھوڑے کے ساتھ اور چھیلے کی	قیمت چھیلے کے ساتھ" مقصد یہ ہے کہ چھیلے کے لئے گھوڑے کی قیمت کیوں چاہتے ہو یعنی اس قدر بھاری قیمت کیوں بیان کرتے ہو۔

برزیچہ بقول سروری بجیم فارسی بوزن بریدہ (۱) برغالہ باشد (مسعود سعد ۵) ازین برزیچۂ بستہ دہن چرا ترسی کہ ہرگز ش نہ چرا خور بود نہ آبشخور ؎ صاحبان برہان وجامع وناصری وجہانگیری بذکر معنی اوّل گویند کہ (۲) بمعنی برج جدی ہم وبقول جہانگیری (۳) بااوّل مضموم وثانی مکسور ویای مجہول اردۂ کنجد۔ صاحب برہان بذکر معنی اوّل ودوم فرماید کہ (۴) سہ پایہ قصّاب وسلّاخ رانیز گفتہ اند صاحب رشیدی ذکر معنی اوّل ودوم وچہارم کردہ (عمید لویکی ۵۴) مخالفان ترا چون برزیچۂ سلّاخ ؎ سہ پایہ از علمت باد وچار سو مسلخ ؎ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل نسبت معنی چہارم بیان کردۂ برہان گوید کہ غلط است وفرماید کہ غالباً این معنی از شعر عمید لویکی استنباط کردہ واین از قلّت تدبّر است وگوید کہ کلمہ برزیچہ دلالت دارد کہ در تصغیر تحتانی وجیم فارسی نیز آید پس لفظ باژیچہ کہ در عرف عوام برزیادت یا استعمال نمایند نیز وجہ صحّت پیدا می کند واین تحقیق منافاتی باتحقیق سابق دارد کہ در لفظ آتشیزہ نوشتہ آمد صاحب محیط بر (اردہ) گوید کہ در فارسی رہشی وصاحب برہان بر رہشی فرماید کہ اردۂ کنجد است وبہ تحقیق ما کہ گذشت بمعنی آرد کردہ شدہ مخفی مباد کہ اصل این بمعنی اوّل (برزیچہ) بہ موحّدۂ سوم گذشت وموحّدہ بدل شد بہ تحتانی چنانکہ بالبوس وبالیوس ومعنی دوم مجاز آن کہ برج جدی را ہم اہل ہیئت بہ شکل برزیچہ می نویسند وماخذ این

بمعنی سوم ایچ متحقق نمی شود و این معنی را غیر از صاحب جهانگیری دیگر کسی ذکر نکرد و بدون سند استعمال تسلیم نه کنیم که همه محققین ازین ساکت و معاصرین عجم هم بر زبان ندارند و تحقیق کامل این بر (بزیشه) می آید و نسبت معنی چهارم عرض می شود که خیال خان آرزو درست می نماید که صاحب برهان این معنی را از مجرد کلام عمید لوکی پیدا کرده است و او بدینمعنی استعمال نکرده بلکه (بزیچه سلاخ) بمعنی بچه بز است که بدست سلاخ و قصاب باشد اگر (بزیچه سلاخ) را بمعنی سه پایه گیریم ذکر سه پایه در مصرع ثانی معنی شعر را برهم می کند. شاعر مخالفان را (بزیچه) قرار داده که بدست قصاب باشد و سه پایه علم را برای سلخ او تجویز کرده فتامل (اردو) (۱) و (۲) دیکھو بزبچہ۔ (۳) تل کا آلہ سفوف۔ مذکر۔ (۴) دیکھو بزآویز۔

(الف) بزیدن | **(ب) بزیده**

(الف) بقول بحر بروزن و معنی (۱) وزیدن (۲) بمعنی جستن فرماید که کامل التصریف است و مضارع این بزد صاحبان موید و برهان و جامع هم ذکر این کرده اند (میر معزی ؎) باد چو بر زلف او بزید جهان را ؎ داد به پیروزی و سعادت بشری ؎ **مؤلف** عرض کند که ما اشارهٔ این بر معنی دوم بز هم کرده ایم که بجایش گذشت و این مبدل وزیدن است که می آید و او بدل شد به موحده چنانکه آدو آب و صراحت ماخذ و اسم مصدرش همدر انجا کنیم و (ب) بقول سروری مرادف وزیده یعنی باد و نسیم جسته (اثیر الدین اخسیکتی ؎) ای نقش مهر بر همه دلها نشستهٔ ؎ وی باد لطف بر همه تنها بزیدهٔ ؎ **مؤلف** عرض کند که از مشتقات الف است و بس (اردو)

(الف) (۱) چلنا۔ حرکت کرنا جیسے ہوا چلنا (۲) کودنا (ب) چلا ہوا۔ حرکت کیا ہوا۔ کودا ہوا

(الف) **بزیر آمدن** مصادر اصطلاحی - الف لازم و ب متعدی است بمعنی مغلوب شدن و مغلوب کردن و زیر کردن و ذلیل کردن و بذلت رسانیدن

(ب) **بزیر آوردن** کسی را معاصرین عجم بر زبان دارند چنانکه گویند "او بزیر نیامد بلکه دشمن خود را بزیر آورد" یعنی مغلوب کرد (**اردو**) الف مغلوب ہونا (ب) نیچا دکھانا - دیکھو بچاہ آوردن -

بزیر خاک بردن مصدر اصطلاحی - بقول بہار و انند مدفون و خاکپوش کردن (محمد قلی سلیم ؎) زرکشی با خود بزیر خاک جز قارون نبرد / این سخن را گل بگوش اہل دنیا می کشد / **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (**اردو**) دفن کرنا مٹی کے نیچے چھپانا -

بزیر خاک سپردن مصادر اصطلاحی -

بزیر خاک کردن بقول بہار و انند مرادف (بزیر خاک بردن) (ملا نسبتی تھانیسری ؎) چند از ما دل ما را بزیر خاک کنید / با این ستم زده در یک مزار نتوان کرد / **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است و معاصرین عجم بر زبان دارند (**اردو**) دیکھو بزیر خاک بردن -

بزیر زنخ دست ستون کردن مصدر اصطلاحی - بقول جہانگیری در ملحقات کنایه از غمگین بودن است (حکیم فردوسی ؎) مرا خوشتر آید بزندان درون / بزیر زنخ دست کردن ستون / صاحبان رشیدی و ملحقات برہان و بحر ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که عادت است که چون کسی غمگین شود بحالت غم دست خود را زیر زنخدان قائم کند از ہمین عادت این اصطلاح قائم شد (**اردو**) غمگین ہونا

(الف) **بزیر زین آوردن** مصدر اصطلاحی - بقول بہار زین بستن مرکب را (ع) بزیر زین در آوردند بادی را **مؤلف** عرض کند که صراحت نکرد که سند بالا مال کدام است - عیبی ندارد ولیکن

هرچه ازین سند پیدا است۔

(ب) برزیرزین درآوردن باکسی بمعنی سوارشدن برمرکب و مجرّد (برزیرزین آوردن مرکّب) کنایه باشد از زین بستن۔ تسامح بهار است که غور برسند استعمال نکرد و مصدر (الف) که قائم کردن ناقص است و مفیش حاصل نمی شود تا آنکه لفظ مرکّب در آخرش اضافه نه کنند۔ فتامّل (اردو) (الف) زین کسنا (ب) کسی کے ساتھ سوار ہونا۔

برزیرسرداشتن مصدر اصطلاحی۔ خان آرزو در چراغ هدایت فرمایدکه بمعنی منظور داشتن چیزی و در خیال آن بودن است۔ (سالک قزوینی ؎) روشن بود که شمع چه دارد برزیر سر پروانه را که رخصت پرواز میدهد؟ صاحب بحر ذکر این برزیادت لفظ (چیزی) در آخرش کرده مؤلف عرض کند که خصوصیت (چیزی) داشتن و (کسی) را با این قائم نکردن

چرا تعمیم خان آرزو بهتر است ازین تخصیص و معنی صحیح در خیال داشتن چیزی راست (اردو) کسی بات کا خیال رکھنا۔

برزیرقلم داشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و انند کنایه از مطیع و منقاد داشتن و مسخّر و محکوم کردن مرادف (برزیرنگین داشتن (میرمعزی ؎) ز قدر و مرتبه دارد جهان برزیر قلم تر چنانکه داشت سلیمان۔ جهان برزیرنگین تر مؤلف عرض کند که معنی صحیح این در اختیار و قدرت داشتن چیزی است (اردو) اختیار میں رکھنا۔ امیر نے (اختیار میں ہونا) کا ذکر فرمایا ہے جو اسی کا لازم ہے (حکم میں رکھنا) (معتمد ہونا)

(الف) **برزیرنگین آوردن** مصدر

(ب) **برزیرنگین داشتن** اصطلاحی (الف) بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بمعنی مطیع و مسخّر کردن و (ب) بقول بهار و انند مرادف (برزیرقلم داشتن) مؤلف عرض کند

کہ سند (ب) بر (بزیر قلم داشتن) گذشت و ما خیال خود ہمدرانجا ظاہر کردہ ایم اگرچہ سند الف پیش نہ شد ولیکن معاصرین عجم برزبان دارند وموافق

قیاس (اردو) الف۔ قبضہ میں لانا قابض ہونا۔ فتح کرنا (ب) دیکھو بزیر قلم داشتن۔

بزریست بقول ناصری وانند بروزن گریست نامی است پارسی ونام منجمی بودہ پسر پیروز نام بزستانی بعد از مہارت درین علم بہامون خلیفہ رسیدہ منجم مخصوص گردیدہ مامون نام اورا از پارسی بعربی ترجمہ کردہ چون زیستن بمعنی حیات است اورا یحیٰی خواند چون فیروز بمعنی مظفر ومنصور است او بہ یحیٰی بن منصور موسوم کرد **مؤلف** عرض کند کہ وجہ تسمیہ (بزیست) متحقق نہ شد (اردو) بزیست ایک مشہور منجم کا نام ہے۔

بزیشہ بقول سروری بہ زاوشین معجمتین بوزن بریدہ آردکنجد باشد وفرماید کہ در اکثر نسخ چنین آمدہ ودر تحفہ مسطور است کہ کنجد آردکردہ وگویند کنجارہ وبحوالہ فرہنگ فرماید کہ (اردۂ کنجد) صاحب جہانگیری بر (اردۂ کنجد) قانع ورشیدی ہمزبانش صاحبان برہان وجامع باتفاق جہانگیری گویند کہ ثفل کنجد رانیز گویند کہ روغن اورا کشیدہ باشند صاحب ناصری باتفاق برہان فرماید کہ ثفل کنجد روغن کشیدہ را (اردہ) ہم گویند کہ ازان حلوا سازند۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ بخاطر میرسد کہ این لفظ در اصل بزیچہ باشد کہ جیم فارسی بشین بدل شد وتصغیر درین لفظ برای نسبت باشد چنانکہ کاف تصغیر برای نسبت آید وچون آردکنجد غذای بزاست چنین گفتہ اند **مؤلف** عرض کند کہ محقق بانام ونشان کاف تصغیر را برای نسبت از کجا پیدا کرد کاف برای تصغیر ہم می آید وبرای نسبت ہم ولیکن کاف تصغیر افادہ

معنی نسبت نمی کند و اینقدر متحقق که (بزیچه) به جیم فارسی عوض شین معجمه به همین معنی گذشته است و ما همدرانجا اشارهٔ این کرده ایم و این قدر متحقق که این مبدل آن نیست بلکه آن مبدل این است که شین معجمه جیم فارسی بدل می شود چنانکه پاشیدن و پاچیدن - حالا عرض می شود نسبت (بزیشه) که این مرکب است از بز بمعنی تیس و یشه ماخوذ از یشتب که در زند و پازند نسکی را گویند که از کتاب زند و مصدر یشتن بمعنی زمزمه کردن و چیزی خواندن در وقت طعام از تایین اسم مصدر است فارسیان بحذف فوقانی (چنانکه راست وراس) یشت را یش کرده و بزیادت های نسبت یشه شد و بزیشه بمعنی حقیقی نسکی است منسوب به بز که هنگام راتب خوردن می خواند و کنایه از آوازی که او در وقت راتب خوردن یا بتقاضای آن می کند پس فارسیان بر سبیل کنایه این را برای آردکنجد نام نهادند که بران بروقت معینه بطلب این آواز می کنند معاصرین عجم گویند که ما درین روزها هم بزیشه آواز بز را گوئیم که بتقاضای راتب می کند پس ازین هم تائید خیال ما می شود و بزیشه همان است که آنرا به هندی کھل و کھلی و بفارسی کنجار نام است (**ارو**) کھلی - بقول آصفیه - هندی اسم مؤنث - کھل - کسب - کنجار جیسے "جیب نہیں کھلی کی ڈلی چھیلا پھرے گلی گلی"

برزین بقول جهانگیری ورشیدی که بابزان ذکر این کرده (۱) مرادف آن صاحب برهان می فرماید که بمعنی وزنده باشد که از وزیدن است و (۲) نام آتشکدهٔ هم در روستائی نیشاپور و فرماید که بدین معنی بارای قرشت هم آمده و صاحب ناصری و جامع هم ذکر این کرده (سنائی ؎)

زین غلامان مایکی بگزین ای که رودزی نسا
چو باد برزین ای صاحب رشیدی برین سند گوید که

درین تأمل است چراکه (باد برین) به زای مهمله هم آمده که بمعنی باد صبا است خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم گوید که این تصحیف برین است به رای مهمله و فرماید که برین نیز بمعنی آتشکده صحیح نیست بلکه صحیح برزین است و برزین نام بانی آتشکده حقیقةً نه نام آتشکده چنانکه قوسی صراحت کرده پس صاحب این نسخه را غلط در غلط واقع شده (انتهی) **مؤلف** عرض کند (برزیدن) بجایش گذشت و برزان اسم حالش و برزین آلهٔ آن که الف بدل شده به تمتانی چنانکه حساب و حسیب و نسبت معنی دوم همین قدر کافی است که این مبدّل برین است که رای مهمله به میمه بدل می شود چنانکه برغ و برمغ و انچه خان آرزو این را تصحیف نام می نهند غلطی اوست بلکه مبدّل است و انچه او نسبت غیر صحت این لفظ اصرار کند ما اورا بمقابلهٔ صاحب جامع و ناصری که از اهل زبانند نسبت زبان شان معتبر ندانیم اگر برزین نام بانی آتشکده باشد چه عیب است که فارسیان آتشکده را به برزین موسوم کنند خیال نمی کند که هرگاه (برزین) نام بانی آتشکده مسلّم است چه عیب است که آتشکده را هم بدین اسم خوانیم چنانکه برمعنی دوم گذشت و برزین را مخفف آن دانیم (اردو) دیکھو برین۔

(۱۲ ۷ ۱۰)

به زینهار آمدن مصدر (اصطلاحی) پناه گرفتن (انوری ۵) تا حشر منکشف نشود آفتاب اگر کی آید بزیر سایهٔ عدلت بزینهار کی **مؤلف** عرض کند که بخیال ما خصوصیت (زینهار) نباشد (به پناه آمدن) هم استعمال می توانیم کرد (اردو) پناہ لینا۔ بقول آصفیہ۔ سرن لینا۔ کسی کے پاس دشمنوں سے بچنے کے لئے جاکے رہنا۔ امن میں جانا۔

برزیون بقول مؤید (۱) ہمان برمایون کہ گذشت و بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بضم اوّل و ثالث (۲) نوعی از ابریشم نفیس **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اوّل مخفف (برمایون بہ زای ہوز) کہ مبدّل (برمایون بہ رای مہملہ) گذشت و بمعنی دوم مبدّل برزیون کہ بہ رای مہملہ بمعنی سوّمش مذکور شد کہ رای مہملہ بہ زای معجمہ بدل می شود چنانکہ برغ و برزغ ولیکن برای ہر دو معنی طالب سند استعمال می باشیم کہ محققین اہل زبان و معاصرین عجم ازین ساکت صاحب سوار السبیل ذکر این در معربات کردہ گوید کہ (۳) لغت فارسی است بمعنی پشمی کہ رنگ برزدار دیا ہندی کہ از پشم برساختہ باشند چہ یون بفارسی بمعنی رنگ و غاشیہ و نمد زین آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ اگرچہ موافق قیاس می نماید ولیکن ہمہ محققین فارسی زبان ازین معنی ساکت (اردو) (۱) دیکھو برمایون (۲) دیکھو (برمون) کے تیسرے معنے (۳) پشم یا وہ نمدہ جو بکری کے بالوں سے بنایا جاے۔ مذکر۔

بای موحّدہ بازای فارسی

باژ بقول سروری ہمان باج کہ گذشت بسہ معنی کہ برمعنی اوّل و دوم و سوّمش گذشت (فردوسی ۵۱) بہ بیچارگی باژ و ساد گراں ؎ پذیرفت باید ترا بیکران ؎ (خاقانی ۵۲) زان این رصدان مقیم را ہند ؎ کز قافلہ باژ عمر خواہند ؎ (حکیم فردوسی ۵۳) نشستند با باژ ہر سہ بر اسپ ؎ دوان تا سوی خان آذرگشسپ ؎ دیکھو بحوالۂ فرہنگ گوید کہ (۴) نام قریۂ از قری طوس و گویند مولد حکیم فردوسی **مؤلف** عرض کند کہ حقیقت ماخذ این برمعنی اوّل باج نوشتہ ایم و ذکر معنی چہارم این ہم برمعنی ششمش (اردو) دیکھو باج کے پہلے اور دوسرے

اور تیسرے اور چھٹے معنے۔

برژ بقول سروری و رشیدی و ناصری بضم با۔ (۱) برف ریزہ ہا کہ از ہوا ریزد در حین شدت سرما صاحب برہان بفتح اوّل و سکون ثانی آوردہ گوید کہ برف و دمہ و سرما ریزہ۔ صاحب جامع ہم بفتح آوردہ صاحب مؤید فرماید کہ (۲) با لفتح دک بلند و قیل برژ با بای فارسی ہم مؤلف عرض کند کہ انچہ بہ بای فارسی می آید با لفتح بمعنی زمین پست و بلند است و کوہ و کتل و با لضم برف ریزہا و دک بہ دال مہملہ و کاف عربی بمعنی کوہ و زمین سخت می آید خیال ما این است کہ این اسم جامد فارسی قدیم است و انچہ بہ بای فارسی می آید مبدّل این یا این مبدّل آن چنانکہ تب و تپ و اسپ و اسب۔ اختلاف محققین در اعراب معنی اوّل تصرّف محاورۂ زبان است و غلبہ بر ضمّ اوّل واضح باد کہ بمعنی دوم عجمی نیست کہ مبدّل بر باشد کہ بمعنی بستمش گذشت چنانکہ برکم و برژکم مفرّس از برژ عربی کہ صراحتش ہمدرانجا کردہ ایم و انچہ در معنی دک و (برژ بہ بای و ژای فارسی) و (برژ بہ بای عربی) اختلاف است کم التفاتی صاحب مؤید در تعریف و ذکر معنی دوم غیر از مؤید دیگر کسی از محققین نکرد بدون سند استعمال تسلیمش نہ کنیم (اردو) (۱) برف کے ٹکڑے۔ برف مؤنث (۲) دیکھو برکے بیسویں معنے۔ اور دیکھو دک۔

برژبرژم بقول سروری بضمّ ہر دو با ہان (بچ بچ) بمعنی دوش (حکیم سنائی ؎) نشود دل بحرف قرآن بہ کژ نشود برژ بہ برژ برژی فربہ و بحوالۂ فرہنگ گوید کہ با بای فارسی۔ بہ ہر دو معنی (بچ بچ) مؤلف عرض کند کہ حقیقت ماخذ این ہمدرانجا بیان کردہ ایم و برژن نیست کہ این مبدّل آنست۔ چنانکہ آزید و آژبد (اردو) دیکھو بچ بچ کے دوسرے معنے۔

برژکم بقول برہان وناصری وجامع وسراج بفتح اوّل وکاف وسکون ثانی ومیم بمعنی بازداشتن ومنع **مؤلف** عرض کند کہ این مبدّل برکم بمعنی سوم اوست کہ بہ رای مہملہ عوض زای عجمی گذشت وما ہمدرانجا اشارۂ این کردہ ایم (**اردو**) دیکھو برکم کے تیسرے معنے۔

برژکول بقول سروری بذیل بشکول بمعنی قوی ہیکل ورنج کش وجلد وحریص درکار وفرماید کہ تبدیل است صاحبان برہان وجامع وناصری وسراج ہم بذکر این گویند کہ بکسر اوّل ہم آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ برز بمعنی حقیقی اوست کہ برمعنی پنجہش گذشت وگول بکاف فارسی بمعنی ابلہ ونادان ومکر وفریب وغیرہ می آید پس معنی لفظی این برز ابلہ ونادان وکنایہ ازکسی کہ بالا مذکور شد کاف فارسی بدل شد بہ عربی چنانکہ گند وکند انچہ بکسر می آید تصرّف زبان ومحاورۂ مقامی کہ بنا واقفیت از ماخذ باشد دیگر ہیچ۔ وانچہ بہ شین معجمہ عوض زای فارسی می آید ہم مبدّل کہ زای فارسی بہ شین معجمہ تبدیل می یابد چنانکہ باژگونہ وباشگونہ (**اردو**) قوی ہیکل۔ رنج کش جلد باز حریص شخص۔

برژم بقول سروری بحوالہ جہانگیری بہ زای فارسی بوزن چشم۔ شبنم راگویند صاحب رشیدی ہم ذکر این کردہ گوید کہ بخار بامداد است کہ روی زمین را پوشد وفرماید کہ صحیح برزم است بکسر نون وزای تازی نیز گوید کہ بہ ہمین معنی بشک ہم می آید صاحب جہانگیری ہمزبان صاحبان برہان وجامع ہم ذکر این کردہ اند۔ خان آرزو در سراج بذکر قول رشیدی گوید کہ این محض خبط وخطاست چہ برژم بہ بای وزای فارسی بمعنی شبنم زیرہ است کہ چیزہا را سفید می نماید وبژشم بہ شین مبدّل آن وبرزم بہ نون بخار یست کہ صباح روی زمین می پوشد

چنانکه قوسی و برهان تصحیح کرده اند پس رشیدی دو لفظ را یک پنداشته واز تخطیهٔ جهانگیری در خطای فاحش افتاده **مؤلف** عرض کند که بژ بمعنی برف ریزه بجایش گذشت فارسیان بزیادت میم تخصیص در آخرش چنانکه یکم و دوم مخصوصش کردند برای شبنم وانچه بدبمعنی بشک می آید اصل آن بژک است وآن هم تصغیر بژ باشد به کاف آخر صراحت کاملش همدر انجا کنیم (**اردو**) شبنم - دیکھو اپشک -

بژمان بقول سروری به زای فارسی بروزن قربان (ا) غبطه باشد بعربی وآن صفتی است در آدمی که چون چیزی نزد کسی بیند آرزو کند که مثل آن چیز او را باشد بی آنکه از کس ازو محروم شود واین محمود است برخلاف حسد که برعکس این است یعنی خواهد آنکس ازو محروم باشد واورا باشد واین مذموم است وبحوالهٔ ادات گوید که بهای فارسی آمده (استاد بهرامی ؎) برپیچش زلف تست شب را غیرت ؎ برتابش روی تست مه را بژمان ؎ صاحب برهان گوید که بروزن افغان (۲) غمگین و غمخور و افسرده وفرماید که بضم اوّل هم آمده صاحب ناصری باتفاق برهان گوید که ظنّ مؤلف است که تبدیل پشیمان باشد چنین به زای پارسی بدل شد چه بژمان و بژمند و بژمرده و بژمریده هر چهار لغت بالکسر وقیل بالفتح بمعنی افسرده و بی رونق و بی قدر آمده (سیف ع) پژمان تراز چراغ بروزم زمان زمان ؎ گوید که بضم هم گفته اند صاحب جامع برغمناک و افسرده قانع خان آرزو و در سراج بذکر قول برهان می فرماید که صحیح بدبمعنی به بای فارسی است **مؤلف** عرض کند که (بزمان به زای هوّز) هم گذشت وماحقیقت ماخذ این همدرا نجا ذکر کرده ایم و (بژمان) را که به با و زای

فارسی می آید اصل قرار داده ایم و در اینجا همین قدر کافی دانیم که این مبدّل آنست به تبدیل بای فارسی بعربی چنانکه تپ و تب و بحث کامل ماخذ همدرا نجا کنیم. نسبت معنی این عرض می شود که از اسناد پیش شده معنی پژمرده و پژمردگی هرد و پیدا می شود و خیال غالب آنست که معنی پژمرده حقیقی است و معنی پژمردگی مجاز آن و معنی بیان کردهٔ سروری از اسناد پیدا نیست و محقّقین اهل زبان یعنی ناصری و جامع هم با سروری اتّفاق ندارند و ما بر غلبهٔ قول هردو در معنی غبطه تامّل کنیم انچه صاحب ناصری این را از پشیمان خیال می کند ما برعکس آن می گوئیم که پشیمان از پژمان تعلّق دارد چنانکه پشم مبدّل پژم است و ما حقیقت حال را بر پژمان عرض کنیم که چیست و در اینجا همین قدر اشاره کافی است که این اسم حال است و با (پژمردن) که می آید تعلّق دارد (**اردو**) (۱) رشک بقول آصفیه - فارسی - اسم مذکر کسی کی نعمت پر اس کے زوال کے بغیر رشک کرنا دیکھو (ارشک) (۲) دیکھو پژمان -

برشمرشه بقول جهانگیری و برهان و جامع با اوّل مضموم بشانی زده و میم مفتوح و زای عجمی جانور یست شبیه بچلپاسه لیکن از چلپاسه بزرگتر و توجّه به نیّر اعظم دارد و آنرا آفتاب پرست نیز گویند و بتازی حرباء - صاحب ناصری فرماید که همان برزمزه **مؤلف** عرض کند که سندی که برای این از شیخ سودا ن پیش شده همان است که بر (برزمزه) مذکور که به رای هوّز دوم و زای فارسی چهارم گذشت و ای بر محقّقینی که یک سند را بارد و لغت به تبدیل حروف پیش می کنند و ما صراحت کامل همدرا نجا و نیز بر (آفتاب پرست) و همدرا نجا اشارهٔ این کرده ایم که این اصل است و آن مبدّل این جزین نیست که این اسم جامد فارسی قدیم

است و بس (اردو) دیکھو آفتاب پرست۔

بژن | بقول سروری بحوالۂ تحفہ بہ زای فارسی بوزن رسن گل سیاہ تہ حوض باشد کہ آنرا لآسے نیز گویند صاحب جہانگیری فرماید کہ این را لژن و لجن ہم خوانند صاحب رشیدی گوید کہ ظاہراً صحیح لژن است بلام صاحب ناصری گوید کہ این مبدّل لژن است۔ صاحبان برہان و جامع ہم ذکر این کردہ اند۔ خان آرزو در سراج بحوالۂ قوسی می فرماید کہ صحیح لژن است بلام و کسر زای فارسی و لجن و لشن مبدّل آن **مؤلف** عرض کند کہ بی چارہ از حقیقت واقف نیست نمی داند کہ اصل ہمہ لشن است بہ لام و شین معجمہ و نون کہ اسم جامد فارسی زبان است بمعنی چیزی نرم و لغزیدہ و بی خشونت و بی نقش و سادہ و ہموار (رکن ا فی البرہان) پس جزین نباشد کہ فارسیان بقاعدۂ تبدیل شین معجمہ را بہ زای فارسی بدل کردہ (چنانکہ باشگونہ و باژگونہ) اسم جامد قرار دادند برای گل سیاہ تہ حوض ولای کہ آن ہم نرم و لغزیدہ می باشد و لام بموحّدہ بدل شدہ بژن شد و ہمین است سند این تبدیل و زای فارسی بہ جیم تبدیل یافتہ لجن شد چنانکہ کژنگ و کجنگ (اردو) تہ حوض کی جمی ہوئی کالی مٹی مؤنث

بژنند | بقول برہان بروزن سمند (ا) گیاہی است خوشبو و فرماید کہ بقول بعض (۲) ہمان برغست کہ خودروست شبیہ باسفناج کہ در غلّہ زارہا کنارہای جوی آب می روید و در آشہا کنند صاحب ناصری بذکر معنی بالا گوید کہ (۳) بعضی بمعنی چوب بقم دانستہ اند کہ آنرا بپزند و سرخ رنگ کنند و فرماید کہ بہ زای عجمی اصح از عربی است (فردوسی طوسی ؎) نہ کرپاس باشد بسان پرند ؎ ہمہ رنگ گلنار باشد بژند ؎ و ہم او گوید کہ (۴) بمعنی حنظل نیز گفتہ اند (فخری ؎) بوی خلقت

بهر کجا که گذشت ہ نیشکر آورد بجای بژند ہ صاحب جامع برمعنی اوّل و دوم قانع۔ صاحب مؤیّد بر ذکر معنی اوّل قناعت کرده می فرماید که به زای ہوّز هم آمده۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل و دوم فرماید که بعضی به بای فارسی گفته اند **مؤلّف** عرض کند که به زای ہوّز لغتی نگذشت و محقّقین ازان ساکت و به بای فارسی می آید و برغست بجایش گذشت و صاحب محیط بدلیل آن اشارهٔ این کرده پس بدینمعنی اسم جامد فارسی قدیم دانیم و هم او ذکر بقم کرده که معرّب بجم است و ماحقیقتش بر ارباب سیر بیان کرده ایم و بر بقم ہیچ اشاره بژند نکرد و نسبت معنی سوم بیان کردهٔ ناصری عرض می شود که فارسیان این را بجم و به کاف فارسی هم گفته اند که می آید۔ صاحب محیط بر قنابری می فرماید که برغست است که فارسیان آنرا بژند هم گویند وهم او ذکر (بژند) نکرد و بر حنظل گوید که بفارسی کبست و کبستو و هندوانهٔ تلخ و خربزهٔ تلخ و بهندی اندراین نامند و ما ذکر این بر (انجیر بغدادی) کرده ایم و ازینکه نسبت آن خیال بعض است که ورای حنظل است صراحت مزید کنیم که حنظل بقول محیط گرم و رسوم و بقولی در چهارم و خشک در دوم و فرماید که کندری غلط کرده که سرد دانسته و ثمرش که در سایه خشک کنند درمان قوّت مسهله بلغم و سودا است و منافع بسیار دارد (الخ) بالجمله معنی اوّل را اگر غیر از دوم دانیم ترکش بر بیان تفوّق داشت که ہیچ صراحت آن نکرده اند که چه چیز است و نظر برمعنی دوم این را اسم جامد فارسی زبان دانیم و بژند به زای عربی مبدّل آن چنانکه باژ و باژ و نسبت دیگر معانی هم این را اسم جامد فارسی زبان دانیم **(اروو)** (۱) ایک خوشبو گھانس جس کی کامل کیفیت معلوم نه ہوسکی۔ مؤنّث (۲) دیکھو برغست (۳) دیکھو اران پژ (۴) دیکھو انجیر بغدادی۔

برژندی بقول سروری به زای فارسی و نون بمعنی تنگی معیشت و بیچارگی بود و فرماید که حرکتش متحقق نه شد صاحب برهان گوید که بروزن لوندی بمعنی نامرادی و دردمندی و بیچارگی و تنگی معیشت صاحب ناصری بذکر قول برهان می فرماید که (نژندی) را که به نون اوّل است (برژندی) دانسته. صاحب جامع که از اهل زبان است متفق با برهان. خان آرزو در سراج گوید که تصحیف نژندی است که بنون به همین معنی می آید صاحبان اند و موارد هم اتفاق دارند با برهان **مؤلف** عرض کند که شک نیست که نژند به نون بکسر اوّل و فتح ثانی بمعنی اندوهگین و غمناک و فرومانده و افسرده و سرفرود افگنده وغیره می آید و بزیادت تحتانی مصدری در آخرش نژندی را بمعنی مصدری توان گرفت ولیکن نمی توان قیاس کرد که این تصحیف است خصوصاً بلحاظ قول جامع که از اهل زبانست زیرا که موحّده به نون و بالعکس آن بدل می شود چنانکه برسنگ و نرسنگ پس توان گفت که این اصل است و آن مبدّل این وجا دارد که بالعکس این هم خیال کنیم ولیکن قیاس صورت اوّل را می پسندد که ژند در فارسی زبان بمعنی پاره پاره و خرقه کهنه می آید اگر موحّدهٔ اوّل را بمعنی معیّت گیریم و یای آخر را مصدری. اندرین صورت معنی لفظی این برسبیل مجاز موافق قیاس است و صورت ثانی هم نادرست نباشد ولیکن تبدیل را تصحیف گفتن خان آرزو را می زیبد (**اردو**) معیشت کی تنگی۔ نامرادی۔ مؤنث۔

برژنگ بقول برهان و جامع و هفت و انند بروزن فرنگ بمعنی کلید صاحب ناصری گوید که تصحیف است و اصل (مژنگ) باشد **مؤلف** عرض کند که به زای هوّز و رای مهمله هم به همین معنی گذشت و ما صراحت ماخذ به (برژنگ) کرده ایم که بر رای مهمله مذکور شد و ما این را

اصل همه دانیم که اسم جامد فارسی قدیم است (ار و) دیکھو برنگ ۔

پژوال بقول برہان وناصری وجامع بروزن احوال صدای را گویند که برگردد مانند صدای کوه وگنبد وامثال آن خان آرزو در سراج گوید که این تصحیف است صحیح پرواک بپای فارسی وکاف تازی در آخر است وتعجب می کند بر صاحب برہان که (پرواک) را هم بهمین معنی آورده وگوید که این نیست مگر از کمال بی پروائی یا بی تنقیحی **مؤلف** عرض کند که الحق (پژواک) به باوزای فارسی وکاف در آخر عوض لام بهمین معنی می آید وصاحب برہان هم ذکرش کرده ولیکن خان آرزو نمی داند که لغات متعدده مرادف یکدیگر است حالا عرض می شود نسبت ماخذ هر دو کلمه پژ بالفتح بمعنی کوه می آید ووال لغت عرب است که بقول منتخب بمعنی پناه است و بقول انجمن اشتاقتن بسوی مکان وواک در فارسی زبان نام پرنده ایست کبود رنگ ومعربش واق پس قیاس اهل تحقیق متقاضی آنست که اهل زبان لغت را وضع کردند بترکیب لفظ پژ ولفظ وال ومعنی لفظی این کوه پناه وچیزی که بشنود از کوه بسوی مکان وکنایه از آوازی که درگنبد ودره کوه بازگردد از سقف آن بسوی صدا کننده وواک مبدل وال که لام بدل شده به کاف چنانکه الماک والماک پس متحقق شد که (پژوال) به بای فارسی ولام اصل است وپژواک مبدلش وبژوال هم مبدل اصل به تبدیل بای فارسی بموحده چنانکه ایست واسب حالا عرض می شود که محققین اول الذکر که دران دو از اهل زبانند چه خطا کردند که لغت زبان خود را بیان کردند که موافق قیاس وماخذ هم می باشد وصاحب برہان چه خطا کرد که در تحقیق خود هم آنرا درست خیال کرد بس حقیقت جویان تصفیه این کنند که بی پروائی یا بی تنقیحی

خان آرزو ہندنژاد است یا برہان (اردو) گونج۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث آواز کا دیر تک ہوا یا گنبد وغیرہ میں چکر اتا رہنا۔ تصادم آواز۔ آواز کا ٹکرانا۔ آواز گنبد و کوہ وغیرہ جو تصادم باد سے سرزد ہوتی ہے۔ صدا۔ بقول آصفیہ۔ اسم مؤنث۔ گنبد کی آواز وہ آواز جو کنوئیں یا پہاڑ سے ٹکرا کے نکلے۔

پژوج بقول سروری بحوالہ نسخہ میرزا بالفتح با وضم زای فارسی بمعنی ابتدا کردن وبقول برہان وجامع وسراج وہفت بمعنی پیدا کردن وبہم رسانیدن صاحب ناصری بذکر قول برہان گوید کہ ہمانا پژوہ است ومصدر آن پژوہش یعنی پیدا کردن وجویا شدن وپژوہندہ یعنی جوینده وطالب دانش را دانش پژوہ وہمچنین حکمت پژوہ وخرد پژوہ وپژہ بکسر مخفف پژوہ وبراین قیاس می آید صیغہا (انتہی) صاحب انندراج را بہ جیم فارسی نوشتہ در تعریفش نقل قول صاحب ناصری کند کہ بالاگذشت **مؤلف** عرض کند کہ محقق زباندان یعنی صاحب ناصری تسامح می کنند واز تحقیق قواعد زبان خود کار نمی گیرد پژوہش مصدری نیست اصلا بلکہ حاصل بالمصدر است از مصدر پژوہیدن وذکر پژوہندہ وامثلہ اسم فاعل ہای ترکیبی دریں جا ہیچ ضرورت ندارد۔ اکنون دریں جا تحقیق لفظ پژوج مقصود ماست کہ مبدل (پژوہ) بہ ہای فارسی باشد چنانکہ اسپ واسپ و(پژوج) را صاحبان تحقیق ترک کردہ اند وآن مبدل پژوہ است کہ ہای ہوز بدل شدہ بہ جیم عربی چنانکہ ماہ ومآہ وناگاہ وناگاج وپژوہ اسم جامد فارسی زبان است بکسر اول وضم ثانی بمعنی تفحص وتجسس (کذا فی البرہان) و ہمین است اسم مصدر (پژوہیدن) کہ بجایش می آید پس متحقق شد کہ لغت زیر تعریف مبدل

پژوده است و معنی مرادفش بتامه و معانی بیان کرده محققین بالاتتبع بی غوری و تسامح و ناواقفی از حقیقت ماخذ دیگر ابهیچ معاصرین عجم تحقیق مارا پسند کنند اختلاف اعراب تصرف محاوره باشد که ماخذ این تقاضای کسر اول کند (اردو) تجسس بقول آصفیه۔ کھوج۔ تحقیقات جستجو۔ مذکر۔

برژوک بقول مؤید بحوالهٔ دستور بالضم بازای فارسی نارپستان و بحوالهٔ لسان الشعرا گوید که بدینمعنی برژول بلام درباب بای فارسی بازای فارسی می آید۔ صاحب هفت نقل نگارش **مؤلف** عرض کند که اگر سند استعمال پیش می شد عرض می کردیم که مبدل برژول است چنانکه اسپ و اسب و الماک و الماک و بدون سند استعمال تسلیمش نه کنیم که معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فارسی زبان ازین ساکت (اردو) دیکھو برژول۔

برژول بقول جهانگیری با اول مضموم استخوان شتالنگ و آنرا بجول نیز خوانند صاحبان رشیدی و برهان و جامع و سراج این را مرادف بجول گویند که گذشت صاحب ناصری بجول به جیم فارسی را هم مرادف این داند۔ خان آرزو در سراج باتفاق جهانگیری گوید که عوام آنرا قاب گویند و بجول بجیم مبدل این و فرماید که این لغت را به تبدیل بای تازی و فارسی باهم قائل باید شد اگرچه هیچ یکی از ارباب فرهنگها نه نوشته و بحوالهٔ مؤید گوید که بمعنی پستان زنان و گلولهٔ که طفلان بدان بازی کنند و بمعنی فندق نیز آورده و قوسی هم بحوالهٔ بعض نسخ بمعنی فندق و صفت پستان گفته چنانکه برژول پستان گویند و غالباً مراد از فندق پستان است و اغلب که بمعنی فندق به بای پارسی باشد و بمعنی کعب ببای تازی و الله اعلم (انتهی) **مؤلف** عرض کند

که بجول بجایش گذشت وبجل بدون واو هم وماصراحت ماخذ همدرانجا کرده ایم واین بسبب
پژول است که به بای فارسی اوّل می آید ومعانی متعدده دارد ولیکن فارسیان درین
لغت بسبب صرف یک معنی مذکور المصدر را گرفته اند وانچه بعض محققین بژوک را بمعنی
نارپستان. مرادف این گرفته اند چنانکه اشارهٔ آن همدرانجا کرده ایم نسبت آن عرض میشود
که این معنی با دیگر معانی بیان کرده خان آرزو در اصل لغت (پژول) می آید ولیکن محققین بالا در اینجا
ترکش کرده اند وانچه صاحب مؤیّد ذکر این بمعانی متعدده کرده چنانکه خان آرزو گوید بای
فارسی است نه عربی بالجمله این را بمعنی استخوان شتالنگ ومرادف بجول دانیم وبس
(اردو) دیکھو بجل۔

بژولش بقول رشیدی مرادف بشولش بالکسر بمعنی ژولش وشولش مرادف ژولیدن و
ژولیدگی وفرماید که مؤخّره اصل کلمه نیست لیکن چون ببابسیار مستعمل شده گویا از اصل کلمه
شده بنابرین در اینجا مذکور۔ خان آرزو در سراج نقلش کرد وغلطی رشیدی را دور کرد که این را
مرادف بژولیدن نه نوشت زیراکه بژولیدن مصدر است واین حاصل بالمصدر آن
وورست است که مرادف ژولیدگی است ولیکن بای زائد را که در استعمال تسلیم کرده ما این
بدین وجه تسلیم نکنیم که محققین زبان فارسی این را ترک کرده اند بلکه محققین مصادر فارس
هم مصدر (بژولیدن) را نه نوشته اند وبر (ژولیدن) قناعت کرده اند که اصل است
البته (بشولیدن) که می آید ما بتبعیهٔ آن بشولش را موافق قیاس دانیم با بای زائده (اردو)
دیکھو ژولیدگی جو حاصل بالمصدر ہے۔ مصدر ژولیدن کا۔

برژهان بقول رشیدی و برهان و ناصری و جامع و سراج بضمّ با و سکون ژا۔ غبطه باشد یعنی خوبی در دیگری بیند برای خود خواهد بی آنکه از و زائل شود بخلاف حسد (بهرامی ۵) برپیش زلف تست شب را غیرت ۵ برتابش روی تست مه را برژهان ۵ صاحب جامع فرماید که این به بای فارسی هم می آید صاحب مؤیّد فرماید که بمعنی آرزو دست **مؤلّف** عرض کند که صاحب سروری همین لغت را به میم عوض های هوز آورده که بجایش مذکور شد و همین سند بهرامی را در اینجا ذکر کرده در مصرع دومش بجای برژهان۔ برژمان نقل کرده حیف است ازین تحقیق لغات خیال ما همین قدر است که در سروری تصرّف کاتب راه یافت و او برژهان را برژمان نوشت و در نقل سند هم تصرّف کرد و جود لغت برژمان به میم آنرا در غلط انداخت بای حالِ در اینجا همین قدر کافی است که این مبدّل برژهان است که به بای فارسی به همین معنی می آید چنانکه اسب و اسپ و این مرادف رشک است که بجای خودش می آید و فرق رشک و حسد همین است که بالا مذکور شد و انچه بعض محقّقین این را آرزو گفته اند تسامح شان است معلوم می شود که از بعض محقّقین زبان عرب ایشان در تسامح افتاده اند که برمعنی غبطه رشک را گذاشته برآرزو قناعت کرده اند و مابر (ارشک) صراحت کافی کرده ایم که بجایش گذشت (**اردو**) دیکھو ارشک۔

برژیر بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بالفتح و کسر زای فارسی بمعنی (۱) بازو و جناح و (۲) پر (۳) پشم و (۴) صوف **مؤلّف** عرض کند که همه محقّقین زبان فارسی و معاصرین عجم ازین ساکت اگر سند استعمال این بدست آید اسم جامد فارسی قدیم و معنی دوم را حقیقی دانیم و دیگر همه معانی مجاز آن (**اردو**) (۱) پکھ۔ مذگر۔ دیکھو برشی کے دوسرے معنے (۲) پر

مذکّر۔ دیکھو۔ بال کے دوسرے معنے (۳) پشم۔ مذکّر۔ دیکھو برشم (۴) صوف۔ مذکّر۔ دیکھو بتات۔

بای موحّدہ با سین مہملہ

بس بقول سروری و رشیدی و برہان و ناصری و جامع و سراج بضمّ با (۱) سیخی کہ کباب بران کشند و بلسک نیز گویند و بعربی سفّود خوانند **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبانست و بس (**اردو**) سیخ۔ مؤنّث۔ دیکھو باب زن۔

(۲) بس۔ بقول رشیدی و ناصری و جامع و فدائی و سراج بالفتح بمعنی کافی (حکیم سنائی ؎)

اوّل و آخر قرآن زچہ با آمد و سین ؎ یعنی اندر رہ دین رہبر تو قرآن بس ؎ صاحب ناصری گوید بسند و بسندہ بہمین معنی کافی است و صاحب برہان ہم بذیل این ذکر بسندہ کردہ۔ بہار گوید کہ در اصل بمعنی کفایت است و بمجاز کافی **مؤلف** عرض کند کہ بسندہ کہ بمعنی پسند و سزاوار و کافی و تمام می آید مرکّب است از بہ مین و صراحت کاملش بجایش کنیم۔ صاحب منتخب گوید کہ در عربی زبان ہم بہ تشدید سین بہ ہمین معنی آمدہ پس آن معرّب باشد و دیگر صاحبان لغت ہم ذکر تعریب این کردہ اند مخفی مباد کہ ہمین کلمہ در ترکی زبان بقول صاحب کنز بمعنی لاشک آمدہ مخفی مباد کہ بعض محقّقین کہ بس را بمعنی حسب نوشتہ اند مقصودشان از ہمین معنی است کہ وحسب در عربی زبان بمعنی کافی آمدہ۔ دیگر ہیچ (**اردو**) بس۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ کافی۔ مکتفی۔

(۳) بس۔ بقول رشیدی و برہان و ناصری و جامع و فدائی و سراج بالفتح بمعنی بسیار (عسجدی ؎) بس کس کہ زر زشت بگردید و کنون باز ؎ ناچار کند روی سوی قبلۂ زردشت ؎ بہار گوید کہ این معنی بمجاز است **مؤلف** عرض کند کہ بہ تحقیق ما بمعنی کثرت است و بسی و بسا

وبسیار وضع شد از همین چنانکه می آید واز کنز اللغات می کشاید که بمعنی مبالغه لغت ترکی است پس جزین نباشد که فارسیان استعمالش کردند ولغات مرکبه بترکیب خود وضع کردند (اردو) بس بقول آصفیه - فارسی - بہت - بکثرت -

(۴) بس - بقول برہان وناصری وجامع وسراج بالضم مخفف بوس ہم که عرب قبلہ می گویند **مؤلف** عرض کند که نظر برا عتبار قول صاحبان ناصری وجامع که از اہل زبانند بدون سند استعمال ہم این را تسلیم کنیم وموافق قیاس ہم که واو حذف شد (اردو) بوسہ - بقول آصفیہ - فارسی - مذکر - چومبتی -

(۵) بس - بالفتح بقول برہان وناصری وجامع ترجمۂ فقط **مؤلف** عرض کند که صاحب سواء السبیل این را بدینمعنی معرب گفته - پس اسم جامد فارسی زبان ومجاز بمعنی دوم است (اردو) بس - بقول آصفیہ - فارسی - فقط - صرف -

(۶) بس - بقول برہان وجامع بالفتح امر بہ قطع کردن یعنی قطع کن صاحب ناصری گوید که این بمعنی خاموش است یعنی امر - خاموش شو (۷) چون با دل تو نیست وفا در یک پوست دو در پیش تو یکرنگ بود دشمن ودوست دو روروکه شکایت تو ناگفته به است پس که حکایت تو نشنفته نکوست خان آرزو در سراج بحوالۂ قوسی گوید که بمعنی منع ونہی از قول یا فعل وفرماید که این اقرب بتحقیق است **مؤلف** عرض کند که قولش دور از تحقیق که منع و نہی اصلا نیست بلکه این مخفف (بس کن) است یعنی کافی است مارا وزیاده مگو - متعلق باشد بہ معنی دوم که گذشت حیف است که محققین اول الذکر این را امر قرار داده اند ونمی دانند

کہ بسیدن یا وسیدن مصدری نیست و (بس کردن) البتہ می آید ولیکن امر حاضرش (بس کن) است وہمانا این مخفف آنست (اروو) بس۔ بقول آصفیہ۔ ٹھیر۔ دم لو۔ چپ۔ خاموش۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ (بس کرو) کا مخفف۔

(۷) بس۔ بقول صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار یعنی دوبارہ **مؤلف** عرض کند کہ مقام دم زدن نیست کہ معاصرین ہرچہ می خواہند استعمال می کنند ومحققین ہرچہ می فہمند حوالۂ قلم می کنند ومعاصرین ما کہ عجم زا بودہ اند سکوت کنند بر قول صاحب روزنامہ دمی فرمایند کہ در حل معنی سفرنامہ تسامحی راہ یافتہ باشد بخیال مؤلف جزین نیست کہ ہمان معنی ششم است کہ گذشت طرز تعریف صاحب روزنامہ حقیقت جویان را بغلط می اندازد مقصود جزین نباشد کہ معاصرین عجم (بس) را بمعنی بس کن استعمال کنند چنانکہ صراحتش بر معنی ششم کردہ ایم یعنی دوبارہ این کار را لکن محقق کم سواد مقصود لغت را نفہمید وبتعریف آن بر الفاظ (دوبارہ) قناعت کرد۔ معاصرین عجم خیال ما را قبول می کنند ومی فرمایند کہ الحق ہمین است وبس (اروو) دوبارہ۔ بقول آصفیہ۔ دوسرے مرتبہ۔ دوسری دفعہ۔ بار دیگر۔ مکرر۔ پھر۔

(۸) بس۔ خان آرزو در سراج گوید کہ چون کلمۂ از بران داخل شود معنی شرط بہم رساند در بعضی جملۂ دیگر کہ حکم جزا دارد بعد ازان می باید وآن با کاف بیانیہ بود وگاہی نبود وگاہی چنانست کہ حکم قید بہم رساند وشرط وجزا نبود چنانکہ "از بس دیوانگی سر بصحرا زدم" زلہ بردارش بہار نقل ہمین عبارت کردہ **مؤلف** عرض کند کہ صراحت کامل (از بس) و(از بسکہ) بجایش گذشت نمی دانیم کہ محقق نازک خیال چرا این را بر کلمۂ بس قائم کردہ است اگر بیان مرکبات

را در مفردات جا دہیم موضوع لغت بربادی رود (اردو) دیکھو از بس ۔ از بسکہ ۔

بس آمدن باکسی مصدر اصطلاحی بقول بہار (۱) حریف شدن در زور و قوت باکسی صاحب بحر ہمزبانش و صاحب تحقیق الاصطلاحات فرماید کہ (۲) عہدہ برا شدن (میر خسرو ۵) ز دست جور نمی خواہمت کہ بینم روی تو ولیک با دل خود کام بس نمی آیم ؎ (صائب ۵) آرزو خار و خسی نیست کہ آخر گردد ؎ ورنہ با شعلہ خوی تو کہ بس می آید ؎ **مؤلف** عرض کند کہ من وجہ معنی اوّل متعلق بہ معنی سوم بس بسبیل مجاز است و معنی دوم متعلق بمعنی دوش و معنی حقیقی ان (۳) (اکتفا کردن و باز آمدن) (**اردو**) (۱) زور و قوت ہین کسی کے ساتھ مقابل ہونا (۲) عہدہ برا ہونا دیکھو (برآمدن از عہدہ) (۳) اکتفا کرنا ۔ دیکھو اکتفا کردن

بس آمدن بر کسی مصدر اصطلاحی ۔ بقول بہار مرادف (بس آمدن باکسی) بمعنی اوّلش (میر خسرو ۵) خراب گشتم و بر خویش بس نمی آیم ؎ کہ ہیچ با چو تو ئے ہمنفس نمی آیم ؎ **مؤلف** عرض کند کہ از سند بالا معنی سوم مصدر گذشتہ پیدا است کہ حقیقی است یعنی اکتفا کردن و باز آمدن ۔ مقصود شاعر ہمین قدر است کہ اگرچہ خراب گشتم و لیکن اکتفا بر خرابی خود نمی کنم و جا دارد کہ (لیکن بر خود غالب نمی آیم) گیریم مگر بخیال اوّل بہتر از آخر است ۔ فتامّل (**اردو**) دیکھو (بس آمدن باکسی) کے پہلے اور تیسرے معنے ۔

بسما بقول سروری و برہان و ناصری و جامع (۱) ای بس و (۲) نام شہریست از فارس کہ آنرا فسا ہم گویند صاحب فدائی کہ از علمای معاصرین عجم بود می فرماید کہ چہ بسیار و بسیار بسیار ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ بمعنی بسیاری و فرماید کہ غالباً ماخوذ است از بس **مؤلف** عرض کند کہ تحقیق ہمین است کہ مرکب شدہ با بس بمعنی سومش و تحتانی با او و بسی کہ می آید در فارسی

زبان ترجمه آن (بهت سے) در اردو و مرادف (بسیار) اندرینصورت بسا مبدل بسی که تحتانی بدل شد به الف چنانکه تازیانه و تازآنه - صاحب ناصری این را از قبیل خوشا گوید اندرینصورت الف مبالغه باشد که ذکرش بر (الف مبالغه) گذشت اندرینصورت قول فدائی تائید خیالش می کند چنانکه (ع مثل) ای بسا آرزو که خاک شده ۔ مؤلف عرض کند که ما هم ازین اختلاف نداریم بای حالِ این همه اعتبارات است وبس ماخذ اوّل باشد یا دوم ولیکن مرکب است از لفظ بس ونسبت معنی دوم عرض می شود که جا دارد که از کثرت آبادی بدین نام موسوم شده باشد یا دیگر معانی لفظ بس را در وجه تسمیه این دخلی باشد واللہ اعلم (اردو) (۱) بہت سے - بہت زیادہ (۲) فارس کے ایک شہر کا نام بسا ہے - مذکر -

بسا آسیا کو خریدار بود مثل -

چو بنیند مزدور دیوان بود صاحب محبوب الامثال ذکر این کرده از معنی ومحل استعمال ساکت مؤلف عرض کند که این مرادف (بس - قامت خوش که زیر چادر باشد ۔ چون بازکنی مادر مادر باشد) که می آید - مقصود آنست که اعتبار بر صورت ظاهری نباید کرد واز حقیقت حال واقف شدن ضرور است فارسیان این مثل را در محلّے استعمال کنند که مقصود از نصیحت بالا باشد یعنی بر آواز بلند آسیا نباید که خوف کنند زیرا که چون حقیقت را دریابند ظاهر می شود که آله ایست و بس که خود ما - در دیوانش قائم کرده ایم وهمچنین بر قامتی که زیر چادر خوش می نماید اعتبار نباید کرد ممکن است که داخل چادر جدّه فاسده خود تو باشد حاصل اینست که بر ظاهر صورت اعتماد نه کنیم واز حقیقت هر کار واقف شده کار کنیم بعض شارحین سکندرنامه در معنی این شعر کارها کرده اند وماهر چه فهمیده ایم حواله قلم کرده ایم (اردو)

دکن میں کہتے ہیں " اوپر چادر اندر مادر " ظاہر پہ نجاے اندر کو پاے "

بسا بس | اصطلاح ۔ بقول شمس لغت فارسی است بالفتح بمعنی (۱) سخن ہای باطل و (۲) جاہای خالی صاحب انند این را لغت عرب گویند بفتح اوّل وکسر ثانی بمعنی (۳) زمین بی آب وگیاہ و این جمع بسبس صاحب منتخب فرماید کہ بسبس بفتح ہر دو با در عربی بیابان خشک را گویند و بسابس جمع آن و ذکر معنی اوّل ہم کردہ **مؤلف** عرض کند کہ بس بمعنی فقط بجایش گذشت ۔ اگر سند استعمال پیش شود قیاس توان کرد کہ فارسیان الف عطف درمیان (بس بس) آوردہ بسابس کردہ باشند از قبیل پیاپی معنی حقیقی این فقط وفقط ۔ صرف وصرف مبالغہ ایست وبس ومعنی اوّل ودوم موافق قیاس است برسبیل کنایہ واز نیکہ عربان بس را معرّب کردہ بمعنی فقط استعمالش کردہ اند عجبی نیست کہ تکرار این را کنایہ از بیابان خشک گرفتہ باشند کہ متعلق بمعنی سوم است وبسابس بقاعدۂ شان جمع آن واللہ اعلم بحقیقتہ الحال (**اردو**) (۱) بیہودہ باتیں ۔ مؤنث (۲) خالی جگہ ۔ مؤنث (۳) وہ زمین جس میں گھانس بھی نہ ہو اور پانی بھی ۔ مؤنث ۔

(الف) **بساحل بردن** | استعمال

(ب) **بساحل رسیدن** | الف بمعنی رساندن بساحل و (ب) لازمش ولیکن فارسیان ہر دو را کنایۃً بمعنی بمقصد رساندن ورسیدن ہم گیرند و معاصرین عجم برزبان دارند و موافق قیاس است (صائب ۵)

عشق اوّل ناتوانا نرا بمنزل می برد
خار وخس را زود تر دریا بساحل می برد (ولہ ۵)

زچاہ موجہ بساحل نمی رسد صائب
سبکرو یکہ بسر منزل رضا نرسد (ولہ ۵) زبحر اگرچہ

بساحل رسیده ام صائب ؛ ہمان ملاحظه ازموجهٔ خطر دارم ؛ (اردو) الف کنارے پر پہنچانا۔ ساحل پر لیجانا (ب) کنارے پر پہنچنا۔ ساحل پر پہنچنا۔

بسار بقول خان آرزو در سراج بکسر و در آخر رای مہملہ بمعنی دست سودن که بتازیش لمس گویند **مؤلف** عرض کند که دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرده و معاصرین عجم بر زبان ندارند و مصدر (بسار دن) که می آید بمعنی شیار کردن زمین است و صورت لغت مصدری را نمی ماند پس چطور معنی دست سودن را تسلیم کنیم و می پرسیم از محقق ہندنژاد که اگر مقصود تو از لمس بود که حاصل بالمصدر است چرا بر لمس قناعت نکردی و چرا (دست سودن) را در معنی این نوشتی۔ بای حال ما این را تسلیم نه کنیم و غلط دانیم در فارسی زبان و انچه در عربی بقول اند بالکسر جمع (بسر بمعنی نو و تازه از هر چیزی و آب تازه یا آب باران تازه باریده) است از موضوع ما خارج۔ مخفی مباد که بشار به شین معجمه بمعنی لمس می آید و خان آرزو هم ذکرش کرده و حوالهٔ این هم در انجامی دهد اگر سند استعمال این پیش شود این را بمدلل آن توان گرفت بمعنی لمس چنانکه کشتی و کستی (اردو) لمس۔ مذکر۔ دیکھو بسپودان۔

(الف) **بساردن** الف۔ بقول اند
(ب) **بساروه** بحوالهٔ فرہنگ فرنگ بالفتح و بالکسر بمعنی شیار کردن زمین و (ب) بقولش بالفتح زمینی که بکهبت کاشتن چیزی آب داده باشند صاحبان سروری و برہان و ناصری و جامع و سراج ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که اگرچه محققین مصادر فارسی زبان غیر از اند و فرہنگ فرنگ ذکر الف نکرده اند ولیکن وجود (ب) که اسم مفعول آنست تصدیق (الف) می کند و الف مرکب باشد از بسار و علامت مصدر (دن)

وموحّدہ در بسیار زائد وسار بقول برہان بمعنی جا و محل عموماً وجای افشردن انگور خصوصاً گویند پس از معنی خاص فارسیان جای افشردن ہر قسم غلّہ و محلّ ومقام زراعت را بر سبیل مجاز ارادہ کردند

وازان مصدری وضع کردند کہ بمعنی حقیقی درست کردن جای افشردن غلّہ وشیار کردن است (اردو) (الف) کاشت کی زمین کا درست کرنا (ب) وہ زمین جو بغرض کاشت درست کی گئی ہے۔ مؤنّث۔

بسارہ بقول سروری۔ بحوالۂ تحفہ بہ سین ورای مہملتین بوزن کنارہ (۱) صفّہ باشد صاحب جہانگیری صراحت کند کہ با اوّل مکسور است بمعنی (۲) بام صفّہ وبقول بعض صفّہ وصاحب رشیدی متّفق با او وبقول برہان وناصری بالفتح وبالکسر ایوان وصفّہ صاحب جامع بر صفّہ وایوان قانع۔ خان آرزو ہم در سراج ذکر این ہر دو معنی بالا کردہ **مؤلّف** عرض کند کہ ایوان وبام بجای خودش گذشت وصفّہ بقول منتخب لغت عرب است بالضّم وتشدید فا بمعنی ایوان خانہ وفرق ایوان وبام از تعریفاتش ظاہر است کہ گذشت بایّ حالٍ این را بہر دو معنی بالا اسم جامد فارسی زبان دانیم وعجبی نیست کہ فارسیان لغت عرب بسر را کہ تعریفش بدیل بسار گذشت بزیادت الف وہای نسبت در آخر مفرّس کردہ باشند برای این دو معانی واللہ اعلم معاصرین عجم این را بر زبان ندارند وبام وایوان را استعمال کنند (اردو) (۱) دیکھو ایوان (۲) دیکھو بام۔

بساز آمدن مصدر اصطلاحی۔ بسازداری آمدن است یعنی بخوبی وخوش اسلوبی وخوش وضعی وباساز وسامان آمدن (صائب ۵) در بغل شیشہ ودر دست قدح در برچنگ ۱؎ چشم بد دور کہ بسیار بساز آمدۂ (اردو) ساز وسامان کے ساتھ آنا۔ خوبی اور خوش اسلوبی کے ساتھ آنا۔

(۳۴۷۸)

(۳۳۷۹)

بسازماندن مصدر اصطلاحی - بسازد ساماں و بحالت درست ماندن است (ظهوری ؎) اگر ز غمکدهٔ مانخیر داین شیون ☆ چنین بسازنماند طرب سرای کسی ☆ (اردو) اچھی حالت میں رہنا - بسازو بساماں کر ساتھ رہنا -

بساط بقول وارسته (۱) معروف و (۲) نطعی که جوهری جواهر را بران ریخته در نظر مشتری عرض دهد یا برشته کشد (ظهوری ؎) زین نشاء خرد طرح نشاط افگند است ☆ جانرا اثرش در انبساط افگند است ☆ گر دید دل ازادویه اش کیسه نفع ☆ سینه ز جواهرش بساط افگند است ☆ بهار نسبت معنی اوّل گوید که فرش و گستردنی چون بساط قمار و بساط شطرنج و متاع خانه و اثاث البیت و رخت و قماش و سرمایه و دستگاه و (نه بساط) از مایه اندکی باقی مانده (نظامی ؎) فراخ افگند بارگه بر بساط ☆ باندازه خندد چو یابد نشاط ☆ و فرماید که (۳) از بساط آن سفره چرمین هم اراده میتوان کرد که در وقت طعام کشیدن می گسترند و ذکر معنی دوم هم کنند و فرماید که بهر تقدیر با لفظ آراستن و افشاندن و افگندن و انداختن و برچیدن و برهم پیچیدن و بهم پیچیدن و بریک دیگر زدن و چیدن و در نوردیدن و درنوردیدن و طی شدن و طی کردن و کشادن و کشیدن و گستردن مستعمل **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است و بقول منتخب بالفتح زمین فراخ و هموار و بالکسر گستردنی و حصیر و قالین و بستر - فارسیان استعمال این بقاعدهٔ خود بترکیب لغات فارسی می کنند که در ملحقات می آید و انحصار مصادر بالا تخصیص با معانی بالا ضرورت ندارد (صائب ؎) نه زر و سیم نه لعل و نه گهر خواند ماند ☆ در بساط تو همین گرد سفر خواهد ماند ☆ (اردو) بساط - بقول آصفیه - عربی - اسم مذکر - بستر - فرش - بچھونا -

(الف) **بساط آرا** استعمال۔ (الف بقول (ب) **بساط آراستن** بحر صاحب صدر (ج) **بساط آرای** صاحب آصفی ذکر (ب) کردہ از معنی ساکت و (ج) را مرادف (الف) گوید و بہار بر ذکر (ج) قانع (نظامی ؎) بساطی چہ باید برآراستن ؎ کز و ناگریزاست برخاستن ؎ **مؤلف** عرض کند کہ (ب) کنایہ باشد از نشستن بر فرش مسند و (الف) اسم فاعل ترکیبی است یعنی کسی کہ بر فرش مسند نشیند و (ج) بزیادت تحتانی در آخر۔ ہمان چنانکہ پا و پای۔ مخفی مباد کہ سند نظامی برای (بساط برآراستن) است کہ می آید۔ عیبی ندارد کہ کلمۂ برآ دران زائد است **(اردو)** الف۔ مسند نشین (ب) مسند پر بیٹھنا (ج) مسند نشین۔

بساط آسیا استعمال۔ مرکب اضافی باضافت تشبیہی فارسیان۔ آسیا را بہ بساط تشبیہ دادہ اند کہ بساط آسیا آسیا باشد دیگر ہیچ (صائب ؎) یک دل آسودہ نتوان یافت در زیر فلک ؎ در بساط آسیا کیدانۂ نشکستہ نیست **(اردو)** بساط آسیا بترکیب فارسی آسیا کو کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔ (۳۲۸۰)

بساط آفرینش استعمال۔ مرکب اضافی باضافت تشبیہی۔ فارسیان آفرینش را بہ بساط تشبیہ دادہ اند کہ بساط آفرینش۔ آفرینش باشد دیگر ہیچ (صائب ؎) گوہر شہوار عبرت گرنمی آید بدست ؎ از بساط آفرینش من چہ بر میدشتم **(اردو)** بساط آفرینش بترکیب فارسی۔ آفرینش کو کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔ (۳۲۸۱)

بساط آینہ فام استعمال۔ مرکب توصیفی فارسیان آینہ فام را بہ صفت بساط آوردہ اند و بساط استعارہ از لوح و این کنایہ باشد از آسمان (انوری ؎) بی قلم بر بساط آینہ فام ؎ صورت آفتاب بنگارد ؎ **(اردو)** دنیا مونث۔ (۳۲۸۲)

بساط افشاندن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت۔

مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد از گستردن بساط وازسند او (بساط فشاندن) پید است عیبی ندارد کہ فشاندن مخفف افشاندن است (طالب آملی ؎) فشاندی بر دلم پیرایۂ حسن ؎ بساط حسن بر خرمن فشاندی ؎ (**اردو**) فرش کرنا۔ بقول آصفیہ۔ بستر بچھانا۔ بچھونا کرنا۔

(۱) **بساط افگن** اصطلاح۔ (۱) بقول

(۲) **بساط افگندن** بہار و بحر فرّاش را گویند (میر خسرو ؎) فرش کشادند بساط افگنان ؎ پیش ستادند ساطین زنان ؎ صاحب آصفی ذکر (۲) کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فرش کردن باشد و (۱) اسم فاعل ترکیبی است (ظہوری ؎) بہ گلزارش افگندہ عشرت بساط ؎ نگنجید در پوست گل از نشاط ؎ (**اردو**) (۱) فرّاش۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ فرش بچھانے والا۔ جھاڑو۔ بہار و دینے والا۔ وہ شخص جس کے سپرد فرش و فروش کی خدمت ہو (۲) فرش بچھانا۔

بساط انداختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر امین کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ سامان فروخت را در بازار۔ بقرینہ نہادن بر فرش (ثنائی مشہدی ؎) طبع جادو فہم بساط سخن ؎ باز بر طرز دیگر انداز د ؎ (ظہوری ؎) تا ہوس ہر سو نیند از د بساط خیرگی ؎ عشق دکّاندار بازار حیا را گرم کرد ؎ (**اردو**) بازار میں سر راہ دوکان لگا کر بیٹھنا۔ صاحب آصفیہ نے بساطی پر لکھا ہے۔ بازار میں سر راہ دوکان لگا کر بیٹھنے والا۔ خردہ فروش۔ لیکن فارسی میں (دوکان لگانا) کے معنے عام ہیں۔

بساط بارگاہ اصطلاح۔ خیمہ بارگاہ شاہ است و امین استعارہ باشد کہ فارسیان بساط را بمعنی خیمہ بر سبیل مجاز استعمال کردند (انوری ؎) بر بساط بارگاہست جای میخ است آفتاب ؎ چرخ گفتش خویشتن را چند بر جائی بری ؎

(۳۳۸۴)

(اردو) شاہی خیمہ۔ مذکر۔

بساط بحر اصطلاح۔ مرکب اضافی است (۱) فارسیان بحر را بہ بساط تشبیہ داوند و بساط بحر۔ بحر باشد و (۲) کنایہ از (قبضۂ بحر) کہ بساط را استعارۃً بمعنی قبضہ و حیطۂ اقتدار و وسعت استعمال کردہ اند (صائب ؎) نیست صائب در بساط بحر باین دستگاہ ژ آنقدر گوہر کہ دارد دیدۂ مادر صدف ژ **(اردو)** (۱) سمندر کو بہ ترکیب فارسی بساط بحر کہہ سکتے ہین۔ مذکر۔ (۲) سمندر کا قبضہ مذکر۔ سمندر کا حیطۂ اقتدار مذکر۔ سمندر کی وسعت۔ مؤنث۔

(۳۳۸۵)

بساط بر آراستن مصدر اصطلاحی۔ مزید علیہ ہمان (بساط آراستن) است کہ گذشت بزیادت کلمۂ بر بر مصدر آراستن و سند این ہم ہمدر انجا مذکور **(اردو)** دیکھو بساط آراستن۔

بساط برچیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساک معروض عرض کند کہ برداشتن و طی کردن بساط باشد ہمان است کہ بر (برچیدن بساط) گذشت۔ (دانش مشہدی ؎) بذوق آشتی از دوستان رنجیدنی دارد ژ بساط دوست داری چیدن و برچیدنی دارد ژ اسناد ما واضح تر ازین سند است (ظہوری ؎) گو ملال دائمی از سینہ ام برچین بساط ژ بہر دلہا انبساط جاودان آوردہ ام ژ (ولہ ؎) کنجی بنشین بساط برچین ژ ہر چیز جز اد زدل بدر چین ژ **(اردو)** بساط لپیٹنا۔ دیکھو (برچیدن بساط)

(۳۳۸۶)

بساط بر ہم پیچیدن مصدر اصطلاحی مرادف (بساط برچیدن) است سند این بر (بساط پیچیدن) می آید **(اردو)** دیکھو بساط پیچیدن۔

(۳۳۸۷)

بساط بر ہم چیدن مصدر اصطلاحی۔ مرادف (بساط برچیدن) است کہ گذشت (ظہوری ؎) تا بساط آرزوی وصل بر ہم چیدہ ام ژ آن سر و سامان ندارد ولی سر و سامان تو ما

(اردو) دیکھو (بساط برچیدن)

بساط بریکدگر زدن مصدر اصطلاحی (۳۳۸۹)

تعریف این باسندش بر (بساط زدن) می آید

(اردو) دیکھو بساط زدن۔

بساط پیچیدن مصدر اصطلاحی۔ مناسب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی نوردیدن بساط و مرادف ہمان (بساط برچیدن) است (صائب ۵) مکن با خاکساران سرکشی در روزگار رخطؔ کہ می پیچد بساط حسن را برہم غبار رخطؔ مخفی مباد کہ سند صائب برای (بساط برہم پیچیدن) است کہ گذشت محقق ہندنژاد از نزاکت کار نگرفت ولیکن این مصدر خلاف قیاس نیست معاصرین عجم ہر زبان دارند (اردو) دیکھو (بساط برہم پیچیدن و برچیدن)۔

(۱) **بساط جہان** استعمال۔ ہر دو مرکب اضافی (۳۳۸۹)

(۲) **بساط چمن** است کہ از بساط جہان۔ جہان مراد است واز بساط چمن۔ چمن۔ اینہا ہر دو در تشبیہات بساط داخل (صائب ۱۵) صائبؔ چو در بساط جہان برگ عیش نیست ؏ در داغ غوطہ زن کہ گلستان کند ترا ؏ (ولہ ۱۵) تقصیر سادہ لوحی آئینۂ دل است ؏ نقشی گراز بساط جہان دلپذیر تست ؏ (ولہ ۲۵) حسن برشتۂ کہ نگہ را کند کباب ؏ امروز در بساط چمن غیر لالہ نیست ؏ (اردو) (۱) بساط جہان (۲) بساط چمن۔ فارسی ترکیب کے ساتھ جہان اور چمن کو کہہ سکتے ہین

بساط چیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر عرض تحمل وادن و فرماید کہ بساط برچیدن برعکس آن است (صائب ۵) چون غنچہ این بساط کہ بر خوانیل چیدہ ؏ تا میکشی نفس ہمہ را باد بردہ است ؏ (نظیری نیشاپوری ۵) حریف بین چہ براحت بساط می چینند ؏ ز زیر پائی افلاک غافل افتادہ است ؏ (ظہوری ۵) گر یہ خونین بساطی چیدہ در بازار شوق ؏ می چکد یاقوت تر

از پنجۂ مژگان ما ۔ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) دوکان لگانا۔ دوکان سجانا

(الف) بساط خاک اصطلاح۔ بقول (بحر و ملحقات برہان) و مؤید و ہفت و انند ہمن باشد صاحب شمس .....

(ب) بساط خاکی را بہ ہمین معنی آوردہ (صائب ؎) من آن بعل گران قدرم بساط خاک را ماند کہ بوسد دست خود ہر کس مرا از خاک برگیرد ۔ مؤلف عرض کند کہ (الف) مرکب اضافی است بہ اضافت تشبیہی و (ب) مرکب توصیفی است و کنایہ از زمین کہ فرش خاک ہمان است (اردو) بساط خاک بترکیب فارسی زمین کو کہہ سکتے ہیں۔ زمین دیکھو ارتا۔

بساط خانہ اصطلاح۔ بقول (خان آرزو در چراغ) و بقول بحر و انند بمعنی متاع خانہ (رضی دانش ؎) بساط خانہ چند ان در رہ سیلاب انداز م ۔ با حسان می کنم از خود خجل غارتگر خود را ۔ مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است بمعنی فرش خانہ و بر سبیل مجاز بمعنی متاع خانہ مستعمل شد دیگر ہیچ (اردو) متاع خانہ۔ گھر کا اسباب۔ مذکر۔

بساط خوبی استعمال۔ مرکب۔ اضافی باضافت تشبیہی بمعنی خوبی کہ فارسیان خوبی را بہ بساط تشبیہ دادہ اند (انوری ؎) ماہ را بر بساط خوبی تو ۔ عقل بر ہیچ گوشہ ننشاند ۔ (اردو) بساط خوبی۔ فارسی ترکیب کے ساتھ کہہ سکتے ہیں

بساط داشتن استعمال۔ بمعنی حقیقی است یعنی بساط در قبضۂ خود داشتن۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت (ابو البرکات بیہقی ؎) فی مُل نہ مال دارم و نی فرش و نی بساط ۔ نی زر نہ زور دارم و نی رحل و نی عطن ۔ (اردو) بساط رکھنا (حقیقی معنوں میں) فرش رکھنا۔

بساط در نوردیدن استعمال۔ صاحب آصفی

(بساط ۱)

بساط در نوشتن ذکر این کرده از معنی ساکت

مؤلف عرض کند که در هر دو کلمه در زائد است و بمعنی حقیقی نور دیدن فرش و بساط مستعمل (طالب آملی ؎) بساط عیش یاران در نور دید ؛ طرب خانهٔ ما بدشگون است ؛ (نظامی ؎) برشکستند هنوز این رباط ؛ در ننوشتند هنوز این بساط ؛ (اردو) فرش اٹھا دینا۔

بساط دست بریکدگر زدن مصدر اصطلاحی تعریف این باسندش بر (بساط زدن) می آید (اردو) دیکھو بساط زدن۔

بساط روزگار استعمال۔ مرکب اضافی باضافت تشبیهی۔ که روزگار باشد۔ فارسیان روزگار را به بساط تشبیه داده اند (صائب ؎) زور بازوی حوادث در بساط روزگار ؛ آنقدر باشد که صرف پیچ و تاب من شود ؛ (اردو) بساط روزگار فارسی ترکیب کے ساتھ کہہ سکتے ہیں مگر

بساط ریختن مصدر اصطلاحی۔ مرادف بساط چیدن باشد که گذشت صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت و سند (دانش مشهدی) که او برای این مصدر مرکب پیش کرده همان است که بر (بساط خانه) بالا گذشت **مؤلف** عرض کند که درین سند (بساط خانه) بمعنی مال و اسباب خانه باشد و ریختن بمعنی افگندن مقصود ازین صراحت آنست که از سند بالا معنی (دکان چیدن) پیدا نیست (اردو) دیکھو بساط چیدن

بساط زدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که از سند پیش کرده اش (۱) (بساط بریکدگر زدن) پیدا است که بجایش گذشت و آن مرادف (بساط برچیدن) و نور دیدن بساط است (زلالی خوانساری ؎) بساط دست را بریکدگر زد ؛ جگر را بر دم تیغ قدر زد ؛ و از همین سند (۲) (بساط دست بریکدگر زدن) هم پیدا می شود که بجایش ذکر کرده ایم و این

کنایہ باشد از (باز ماندن از تدبیر و دست بر دست نہادہ خاموش ماندن) (اردو) (۱) دیکھو بساط برچیدن (۲) ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنا۔ بقول آصفیہ خالی اور بیکار رہنا (حالی ۵) کماتے تھے دولت جو دن رات بیٹھے ہیں وہ ہیں اب دھرے ہاتھ پر ہاتھ بیٹھے ہیں

(۱) **بساط زلف** استعمال۔ ہر چہار

(۲) **بساط زمانہ** مرکب اضافی است

(۳) **بساط زمین** کہ فارسیان باضافت

(۴) **بساط زندگانی** تشبیہی استعمال این کردہ اند واز (۱) زلف مراد است واز (۲) زمانہ واز (۳) زمین واز (۴) زندگانی۔ ہر چہار را بہ بساط تشبیہ دادند (صائب ۵) خط عیان شد تا بساط زلف او برچیدہ شد ہنہا بیدار گردد چون علم خوابیدہ شد (انوری ۵) بگام کام بساط زمانہ را بسپر کہ پای ہمت تو چون فلک فلک سیر است (ولہ ۵)

روشنم شد کہ در بساط زمین نیک عہدی نیابد خدای (صائب ۵) ہر کہ در مد نظر نازک میانی نیستش در بساط زندگانی نیم جانی نیستش (اردو) فارسی ترکیب ہے (۱) زلف کو (بساط زلف) (۲) زمانے کو (بساط زمانہ) (۳) زمین کو بساط زمین) (۴) زندگانی کو (بساط زندگانی) کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔

بساط ساختن از رخسار مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و ملقات برہان (۱) کنایہ از سر بسجدہ گذاشتن و (۲) ہمراقبہ رفتن۔ صاحب ہفت ذکر (بساط سازی از رخسار) و صاحب مؤید (بساط سازی بسر از رخسار) بمعنی امر حاضر ش کردہ اند و در نسخ قلمی مؤید لفظ (سر) ازین خارج است **مؤلف** عرض کند کہ غلطی کاتب مطبع نولکشور باشد و خلاف قیاس ہم۔ مخفی مباد کہ در سجدہ رخسار متصل می شود با فرش زمین گویا رخسار را فرش زمین قرار دادند

(۳۲۹۴) (۳۲۹۵) (۳۲۹۶) (۳۲۹۷)

و ہمچنین در مراقبہ چون میلان سر بسوی قلب می شود گویا فرش رخسار است از ہمین عادت این مصدر اصطلاحی قائم شد بہر دو معنی بالا۔ (اردو) (۱) سجدہ کرنا (۲) مراقبہ کرنا۔

بساط سپردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ سپردن بمعنی حوالہ کردن آمدہ پس معنی مجازی این گستردن بساط باشد (حسن نیشاپوری ے) مقام غوانی گرفتہ نوائح ز بساط عنادل سپردہ عنا کب ز (اردو) فرش بچھانا۔

بساط سجدہ گستردن مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از سجدہ کردن و سند این از طالب آملی بر (بساط گستردن) می آید موافق قیاس است (اردو) سجدہ کرنا۔

بساط سوختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی سوختن فرش و آتش زدن در بساط (صائب ے) سوخت بساط ہستیم ریخت بنای طاقتم ز چند پر از نفس دہم آہ شکستہ پای را ز (اردو) فرش جلا دینا۔

بساط شطرنج اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی عرصۂ شطرنج **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است مراد از بساطی کہ برای بازی شطرنج درست کنند کہ در آن شصت وچار خانہ باشد یعنی از ہر جانب ہشت اعم از نیکہ از کاغذ سازند یا پارچہ یا چوب و امثال آن۔ نردہای شطرنج را بر ہمین بساط قائم می کنند و می بازند (انوری ے) پیش شطرنجی تدبیر چو بر نطع امور ز از پی نظم جہان کرد بساط شطرنج ز (اردو) بساط۔ بقول آصفیہ مذکر شطرنج کا کپڑا۔ وہ چیز جس پر شطرنج کے مہرے رکھے جاتے ہیں۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ (بساط شطرنج) بترکیب فارسی کہہ سکتے ہیں۔

(۲۳۵۸)

(۱) **بساط عالم** استعمال - هر سه مرکب اضافی است باضافت تشبیهی که فارسیان عالم و عشق و عیش را تشبیه داده اند بابساط (اضافت ۱) سیر تشبیهی در بساط عالم ایجاد نیست ؛ نرشته را گوهر - گهر را رشته اینجا می خورد ؛ (ظهوری ۲) از بردو تا خت کینه نکردند گنج سود ؛ تا بر بساط عشق قماری نکرده اند (ولہ ۳) بساط خورده عیش از بزرگان ؛ دماغ چیدن و برچیدن نم نیست ؛ (اردو) فارسی ترکیب سے عالم کو (بساط عالم) اور عشق کو (بساط عشق) اور عیش کو (بساط عیش) کہہ سکتے ہیں - مذکر

بساط فلک اصطلاح - بقول ضمیمۂ برہان و بحر و ہفت و مؤید کنایہ از کرۂ زمین است مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است و موافق قیاس مخفی مباد کہ انچہ زمین را (بساط زمین) گویند باضافت تشبیہی است کہ بساط زمین - زمین باشد و (بساط خاک) کنایہ از زمین و در اینجا اضافت تشبیہی نیست بلکہ فلک را کہ در اطراف زمین است مکانی قرار داده زمین را بساط و فرش او قرار داده اند و این کنایہ باشد (اردو) زمین - مؤنث -

(المولد)

بساط کردن استعمال - بمعنی حقیقی فرش کردن است (صائب ۵) بر آستان تو نقش مراد فرش شود ؛ بساط خود اگر از بوریا توانی کرد ؛ (اردو) فرش کرنا -

(۱) **بساط کشادن** مصادر اصطلاحی

(۲) **بساط کشیدن** ہر دو بمعنی فرش کردن است موافق قیاس - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت (طالب آملی ۱) لبم چون بساط شکایت کشاید ؛ توان در رفت انا دای کلامم ؛ (خسرو ۲) در ره بساط لعل ز خون جگر کشم ؛ کان نازنین چو سر دخرامان رسیدنی است ؛ (ظهوری ۳) بساط خویش

بصحرا اگر کشد در عشق ؛ هزار سینه فزون لاله زار
می بازد ؛ مخفی مباد که کشادن بمعنی باز کردن
است و کشیدن بمعنی حرکت دادن و این هر دو
آئین فرش کردن است که بساط را برای گستردن
می کشانید و می کشند پس این کنایه باشد۔
(اردو) فرش بچھانا۔ فرش کرنا۔

(۱) **بساط کمال** استعمال۔ فارسیان
(۲) **بساط گداز** کمال و گداز را به بساط
تشبیه داده اند و هر دو مرکب اضافی است
به اضافت تشبیهی (انوری ۵) زمان و زمین
با بساط کمالت ؛ چو خورشید بالا و پنہا گرفته ؛
(ظہوری ۵) غازی آنانکه در بساط گداز ؛
سینهٔ معت در غزا ندہند ؛ (اردو) فارسی
ترکیب ہے (۱) بساط کمال۔ کمال کے لئے اور
(۲) بساط گداز۔ گداز کے لئے کہہ سکتے ہیں۔ مذکر

بساط گستردن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند

که بمعنی حقیقی فرش کردن است (طالب آملی
۵) بساط سجده از بیرون در بر خاک رہ گستردہ ؛
بس است ای جبهه بر تصدیع دادی آستانش
را ؛ مخفی مباد که از همین سند مصدر (بساط سجده
گستردن) بمعنی سجده کردن پیدا می شود و این
کنایه باشد که بجایش گذشت (اردو) فرش
بچھانا۔ فرش کرنا۔

بساط گل فروشان اصطلاح بقول
بہاروبحر و انند پارچه که گل فروشان در دکانہا
بر سر تخته چوبی گسترده و آب بران زده گلہا را
بران می گذارند تازه و پژمرده نشوند (میرزا
رضی دانش ۵) چنین صبح بہار باده نوشان ؛
کفل روی بساط گلفروشان ؛ **مؤلف**
عرض کند که مرکب اضافی است و اصلا تخصیص
پارچه نیست معاصرین عجم باما اتفاق دارند که
ہمان تخته گل فروشان است که گلہا برای بیع
بران کشند و آن را از آب تر دارند (اردو)

گل فروشوں کے دوکان کا وہ تختہ جس پر پھول بغرض فروخت رکھتے ہیں۔ مذکر۔

بساط گیتی استعمال۔ مرکب اضافی است باضافت تشبیہی۔ فارسیان گیتی را بابساط تشبیہ دادہ اند مرادف بساط جہان و بساط عالم کہ بجایش گذشت (انوری ؎) انوری بر بساط گیتی کیست ؟ کہ انا باختہ ہمی ماند ؟ (اردو) فارسی ترکیب ہے بساط گیتی۔ دنیا کو کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔

بساط مقراضی اصطلاح۔ بقول ضمیمہ برہان بساطی باشد کہ آنرا بامقراض بریدہ و بطرح دوختہ باشند بہار بحوالۂ ملحقات گوید و صاحب بحر نقاش کند کہ بساطی منقش را نام است کہ بمقراض تراشیدہ و بطرح دوختہ باشند صاحبان ہفت واند و موید ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است و ما این بساط را دیدہ ایم کہ پارہ ہای پارچہ رنگارنگ را از مقراض بریدہ باہم بآئین نقش و نگاری دوختند و قالین نما فروشی بنظر می آمد کہ خیلی خوشنما بود حالا فروغ صنعت این نقش و نگار را در بافت قائم می کند و بساط مقراضی را الوداع گفتہ اند (اردو) وہ فرش جس میں رنگ برنگ کپڑوں کو قینچی سے کتر کر اس طرح سیا جاتا تھا کہ اس میں مثل قالین کے بیل بوٹے ہوتے تھے اور اب یہ نقش و نگار خود بافت میں ہوا کرتا ہے۔ مذکر

بساط ناز استعمال۔ مرکب اضافی است بہ اضافت تشبیہی۔ فارسیان ناز را بہ بساط تشبیہ دادہ اند کہ بساط ناز۔ ناز باشد و بس۔ (ظہوری ؎) خوش بساط ناز در بازار عجزم چیدہ بود ؟ باز خواہد چید نی تقریب برچیدن نداشت ؟ (اردو) بساط ناز۔ بترکیب فارسی کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔

بساط نوردیدن استعمال۔ بمعنی حقیقی

است یعنی تہ کردن بساط۔ معاصرین عجم این را بر زبان دارند وصاحب جامع اللغات	ہم ذکر این کردہ (اردو) بساط بچھونا۔ فرش اُٹھانا۔

بساک بقول سروری وجہانگیری وناصری وجامع بسین مہملہ بروزن ہلاک تاجیکہ از ریاحین کنند و در روز عشرت و دامادی بر سر نہند (شمس فخری ؎) ہمچو خاک جناب شاہنشاہ خاک پایت مراست تاج بساک (استاد ابوالفرج ؎) ہمہ امیدش آنکہ خدمت او بر سرش بر نہند زبخت بساک۔ صاحب برہان فرماید کہ با بای فارسی ہم می آید صاحب تحقیق الاصطلاحات فرماید کہ در ہندی آنرا مور گویند و در ہند والا رائج است۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا گوید کہ این رسم در ہندوستان بمتخدائی مخصوص کہ روز دامادی از برگ خرما تاج مانندی ساختہ بر سر گذارند وگاہی از کاغذ وغیرہ نیز سازند و فرماید کہ این در ملک شرق رویہ ہند مرسوم **مؤلف** عرض کند کہ بساکہا بقول ساطع در زبان سنسکرت بمسر منزل شانزدہم را گویند از منازل قمر پس عجبی نیست کہ فارسیان از ہمین لغت سنسکرت بحذف دو حرف آخرہ این اسم جامد را بمعنی خاص وضع کردہ باشند واللہ اعلم (اردو) وہ تاج جو ہندوستان میں ہنود دولھا دلہن کے لئے کاغذ وغیرہ سے بناتے ہیں جس کو سبزے اور پھولوں سے آراستہ کرتے ہیں۔ فارس میں جشن کے دن ایسے تاجوں کا استعمال ہوتا تھا صاحب ساطع نے مور پر فرمایا ہے۔ ہندی میں سہرے کو کہتے ہیں۔ صاحب آصفیہ نے (مَور) پر لکھا ہے۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ مکٹ۔ تاج۔ افسر۔ دیہیم۔

بسالت کردن استعمال۔ بقول صاحب مؤید بمعنی سودن۔ دیگر کسی از محققین فارسی

زبان ذکر این نکرد و جیف است که سند استعمال پیش نه شد **مؤلف** عرض کند که بسالة در عربی زبان بقول منتخب بالفتح بمعنی دلیری کردن است نمی دانیم که صاحب مؤید الفضلا برای تائید فضلا این معنی خلاف قیاس را از کجا پیدا کرد مشتاق سندی باشیم که سودن بقول بحر در فارسی زبان بمعنی مساس کردن و سائیدن و ریزه کردن و کهنه ساختن و شدن و بدست و پای مالیدن و آس کردن و صلابه نمودن عطر و گیاه می آید پس ازین مصدر مرکبه معنی سودن اصلا پیدا نمی شود خیال ما قرین بقیاس است که (بسالیدن) که بهمین معنی می آید کاتب مؤید آنرا به تحریف (بسالت کردن) نوشت و در صحت (بسالة) هم گفتگو است که همانجا بحثش کنیم (**اردو**) دیکھو بسالہ کردن -

بسالہ کردن | مصدر اصطلاحی بقول ملخصات برهان و بحر بمعنی سودن و صلابه کردن **مؤلف** عرض کند که (بسالة) در عربی زبان به تای مدوره بمعنی دلیری کردن آمده کذا فی المنتخب و به های هوز در آخرش لغتی نیست و در فارسی زبان هم نیامده و سالہ بدون موحده بقول برهان در فارسی لشکری را گویند که در پس سر قلب نگاه دارد و سال در فارسی بقوله حرکت یک دوره آفتاب از نقطهٔ اول برج حمل تا نقطهٔ آخر برج حوت - پس خیال ما جزین نیست که فارسیان از لفظ سال بزیادت موحده و زائد در اولش و های هوز پنجم در آخرش و ترکیب آن با مصدر کردن مصدری وضع کردند بمعنی سودن مخفی مباد که معنی لفظی این حرکت کردن و سودن مجاز آن باشد و الله اعلم (**اردو**) دیکھو سودن -

بسامان بردن | مصدر اصطلاحی -

بردن کسی با ساز و سامان (انوری ؎) از سر زلف تو سامان رهائی نبود ؎ هیچ دل را که همی سمت به سامان ببرد ؎ (**اردو**) ساز و سامان کے ساتھ لے جانا۔

بسامان پرسیدن | مصدر اصطلاحی بقول بهار و انند بطرز دلخواه پرسیدن (خواجه شیراز ؎) بسامانم نمی پرسی نمیدانم چه سرداری ؎ بدرمانم نمی کوشی نمیدانی مگر دردم ؎ و بحواله سراج المحققین (که مقصودش از صاحب سراج است) می فرماید که غالباً (زسامانم) به زای تازی باشد چرا که صله پرسیدن همی می آید و این ترجمه متن باشد **مؤلف** عرض کند که آفرین بر سراج المحققین خوب صراحتی کرده است تا حقیقت جویان زای هوز را زای فارسی دانسته در غلط نیفتند و ترجمه متن هم ضرور بود تا زای هوز را فارسی دانان ترجمه علی ندانند و ای بر و و بر ما که از بیان بے کار کار گرفت و گرفتیم۔ مخفی مباد که در اینجا چیزی لائق بیان نیست جز این که موحده بمعنی از باشد و معنی این دریافت احوال کردن است و بس (**اردو**) حالت دریافت کرنا۔ دریافت حال کرنا۔

بسامان شدن | مصدر اصطلاحی سامان و سامان کردن است (انوری ؎) روزی ز عشق پشیمان شوم ؎ توبه کنم باز بسامان شوم ؎ (**اردو**) ساز و سامان کرنا۔

بسان | بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ بالفتح بمعنی مانند و مشابه و فرماید که این یکی از حروف تشبیه باشد **مؤلف** عرض کند که حیف است از ترک محققین که همچو کلمه معروف را ترک کرده اند بخیال ما مزید علیه سان است که به همین معنی بجایش می آید و موحده اول زائد فرق استعمال در سان و بسان همین قدر است که سان در آخر کلمه می آید چنانکه (ازین سان)

وبسان در اوّل کلمه مضاف واقع میشود چنانکه (بسان او) (عرفی ۵) گراز باد خلافے آتش قهرش علم گیرد ۵ برانداز فلک هر مو بسان خیزران بینی ۵ (اردو) مثل - مانند -

بسانج بقول جهانگیری با اوّل مفتوح وبقول برهان به نون بروزن ایارج گیاهی است که برهئیات هزار پای باشد و بر پوست آن گرهابود و رنگش بر و نماس ماند و چون او را بشکنند در و نش زرد بود - صاحب جامع هم ذکر این کرده صاحب ناصری بذکر این فرماید که اصح بسانج است وبسفائج معرّب آن اصل اسم او (بس پایه) یعنی بسیار پایه وگوید که این خطای برهان است که بسانج بروزن ایارج - نوشته صاحب محیط ذکر این نکرد و بر بسفائج فرماید که معرّب (بست پایه) فارسی است وگویند که اسم سریانی است وگویند یونانی وبحوالهٔ صاحب صیدنه گوید که بسفائج اسم رومی است وبلغت بربری (بشنان) وبیونانی (بولوخودیون) بمعنی بسیار پای و (بولوذیون) و (فولودین) و (قولوفوذیون) و (قمی) وبسریانی (قولوقندون) و (فولوس) وبلغت مصری (اشبتون) وبعربی (اخراس الکلب) و (کثیر الارجل) و (ثاقب الحجر) و (نشمیز) نیز گویند و در مصر معروف به (اشتران) وبهندی (کهنگالی) وآن بیخی است یا چوبی ذی شعب مثل حیوانی که بفارسی چلپاسه مشهور است بالجمله گرم در دوم وخشک در سوم مقوّی قلب ومفرّح بالعرض بجهت استفراغ مواد سوداوی از قلب و دماغ وجمله بدن ومنافع بسیار دارد (الخ) **مؤلّف** عرض کند که بسفائج به تحتانی عوض نون در برهان بجایش می آید ولیکن در انجا اشاره این نشد صاحب ساطع برکهنگلی گوید که ترجمهٔ هندی

بسفائج است و آن داروی است انچه صاحب ناصری بسانج را تحریف برهان خیال می کند ما آنرا درست ندانیم ازینکه صاحب جهانگیری هم ذکرش کرده و صاحب جامع که از اهل زبان و معتبر تراز صاحب ناصری است این را آورده و انچه صاحب ناصری اصل (بسبایج) (بس پایه) قرار می دهد علیحی نیست که های هوز بجیم بدل شود چنانکه ماه و ماج پس چه عیب است که بسانج را مخفف و مبدل (بسبائج) گیریم که موحده حذف شد و تحتانی بدل شد به نون چنانکه اونج و اونج و چه خطا شد که صاحب برهان ذکر نعتی کرد که صاحبان جهانگیری و جامع هم ذکرش کرده اند۔ اسم جامد فارسی زبان است و بس۔ مخفی مباد که بسپایه بجای خودش می آید و (پست مایه) هم ولیکن قیاس ما اول الذکر را پسند میکند و صراحت ماخذ هریکی بجایش کنیم (اردو) کهنگالی۔ کهنگلی۔ مؤنث۔ ایک دوا کا نام ہے جس کا مشہور نام معلوم نہ ہوسکا سوا اس کے کہ صاحب محیط نے ہندی نام کہنگالی لکھا ہے اور صاحب ساطع نے کہنگلی۔

بسانی بقول سفرنگ در ہفدہمی فقرہ نامۂ شت ساسان نخست۔ بکسر بای ابجد و سین مہملہ با الف و نون با تحتانی معروف بمعنی متکثرہ و بسیار **مؤلف** عرض کند که بس بمعنی بسیار بجایش گذشت و الف و نون زائدتان در آخر اوست پس بسان مزید علیہ بس و تحتانی آخرہ را مجہول دانیم که یای وحدت است چنانکه بسیار و بسیاری۔ فارسیان هریک یارا معروف خوانند ازینجاست که محقق مذکور صراحت تحتانی معروف کرده دیگر هیچ (اردو) دیکھو بس۔

بسانیج بقول شمس همان گیاهی که ذکرش بربسانج گذشت **مؤلف** عرض کند که محقق بی تحقیق حلیهٔ لفظ را بیان نکرد عجبی نیست که کاتبش تحتانی بر لغت بسانج زیاده کرده باشد که گذشت یا بسانج را که به تحتانی عوض نون می آید بزیادت نون نوشت که تحریف کتابت در قلم اوست دیگر کسی از اهل تحقیق ذکر این نکرده وحقیقت این بالمعنی بربسانج گذشت **(اردو)** دیکھو بسانج۔

بسانیدن بقول شمس بفتح باب کردن **مؤلف** عرض کند که این مصدر لیست قائم کردهٔ صاحب شمس بدون حواله وسند که محققین مصادر فرس ازین ساکت ومعنی بیان کردهٔ او غیر صحیح ولغو که باب کردن چیزی نیست وباب هم در السنهٔ فارسی وعربی یافته نمی شود جزین که صاحبان اند برباب گوید که زجری است اسپ را اگر بربنای قیاس این را قائم کنیم بمعنی مشابه کردن با چیزی درست می شود چرا که بسان بمعنی مثل و مانند بجای خودش مذکور شد وتحتانی معروف با علامت مصدر دن موافق قاعدهٔ فارسی است ولیکن بدون سند استعمال این را تسلیم نه کنیم **(اردو)** ناقابل ترجمہ۔

بساوند بقول سروری به سین مهمله وواو بروزن دماوند(ا) بمعنی قافیهٔ شعر باشد (لبیبی ۵) همه باد وهمه خام وهمه سست ؛ معانی بازگونه بابساوندها صاحب برهان بذکر معنی بالا گوید که (۲) هر دو چیز که با یکدیگر مناسبتی داشته باشد صاحب ناصری بر معنی اوّل قناعت کرده گوید که چون در دنبال شعر است پساوند به بای فارسی گفتن بهتر است صاحبان جامع ومؤیّد باتّفاق برهان ذکر هر دو معنی کرده اند وصاحب

فدائی که از علمای معاصر عجم بود بر معنی اوّل قانع وگوید که با بای فارسی هم آمده - خان آرزو در سراج بذکر قول برهان می فرماید که رشیدی به بای فارسی تحقیق کرده و معنی ترکیبی این نسبت بتا آخر دارد چه (اوند) کلمهٔ نسبت است وگوید که بهای فارسی مناسب است و معنی بس کن و کافی نیز درست میشود الّا آنکه معنی اوّل درست تر است لیکن تغلیظ ثانی بی جاست (انتهی) **مؤلّف** عرض کند که (پساوند) که به بای فارسی می آید اصل است و این مبدّل آن به تبدیل بای فارسی بعربی چنانکه اسپ و اسب و معنی حقیقی (پساوند) پس آینده یعنی چیزی که پس ردیف می آید و کنایه از قافیه و معنی دوم مجاز آن که چنانکه قافیه با ردیف تعلّق و مناسبت دارد هر دو چیز با یکدیگر مناسبت دارنده را هم فارسیان بدین اسم خواندند - مخفی مباد که آوند کلمهٔ نسبت نیست چنانکه خان آرزو نوشته بلکه مبدّل و مخفّف (آینده) که اسم فاعل مصدر آمدن است و (آیند) مخفّف آن و (آوند) مبدّلش که تحتانی به واو مبدل شود چنانکه انگیل و انگول - الف ممدوده در ترکیب به مقصوره بدل شد و انچه صاحب ناصری (و بنال شعر) را ذکر کرده نسبت آن عرض میشود که قافیه - دنبال ردیف می آید نه دنبال شعر و انچه خان آرزو معنی (بس کن و کافی) را ذکر کند آن متعلّق بمعنی ششم لفظ بس است که هیچ تعلّق با این ندارد فتأمّل -

(اردو) (۱) قافیہ - بقول آصفیہ - عربی - اسم مذکّر - لغوی معنے پیچھے چلنے والا ردیف سے پہلے کا لفظ (۲) وہ دو چیزیں جن میں باہم مناسبت ہو - مؤنث -

بسایه گرگیختن	استعمال - خود را در سایه آوردن و از تمازت آفتاب محفوظ شدن -

(صائب ۵) در آفتاب قیامت چکار خواهی کرد ۵ اگر بسایه گریزی ز آفتاب این جا ۵

(اردو) سائے میں بھاگنا ۔ جانا ۔ دھوپ سے بچنا ۔

بسباس اصطلاح ۔ بقول مؤید در زبان فارسی بالفتح (۱) سخن های باطل و (۲) جاهای خالی را گویند ما این لغت را غیر از نسخهٔ مطبوعه در دیگر نسخ قلمی نیافتیم خیال ما این است که همان بسباس است که می آید ۔ تصرّف مطبع موحدهٔ سوم را زیاده کرده است دیگر هیچ ولیکن عجب آنست که هم او بسباس را هم بمعنی هرزه و بیمعنی قائم کرده و بسابس هم به همین معنی گذشته است جا دارد که تصرّف دران خیال کنیم (اردو) دیکھو بسباس ۔

(الف) **بسباس** الف ۔ بقول برهان بروزن کرپاس (۱) هرزه

(ب) **بسبا سا** و بیمعنی را گویند و فرماید که

(ج) **بساسه** (۲) در عربی (بزباز) را گویند (حکیم مختاری ۵) بسر من که چون بخوانی شعر ۵ این بدل برنویسی از قرطاس ۵ ای گران جان قلتبان بس بس ۵ زین فضولی و حکمت بسباس ۵ صاحبان جهانگیری و جامع بذکر این می فرمایند که در عربی بزباز را گویند صاحبان ناصری و رشیدی و سروری و مؤید هم ذکر معنی بالا کرده اند خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا گوید که دوای خوشبو و لغت عربست ۔ معرب بزباز و (ب) بقول برهان بسین دوم بالف کشیده بسریانی نوعی از حرمل عربی است و آن دوائی باشد که برگ آن مانند برگ بید بود لیکن کوچک تر از ان و گل آن مانند یاسمن سفید و خوشبو صاحب ناصری گوید که بپارسی صندل دانه و بعربی حرمل نام دارد و اصل این لغت سریانی است و (ج) بقول صاحب سوار استبیل نوعی از حرمل و بفارسی رازیانه و بقول غیاث

معرب بزباز و بهندی جادوتری باشد **مؤلف** عرض کند که (بساس) بمعنی اوّل بجایش گذشت وصراحت ماخذش هم همدر انجا کرده ایم واین قلب بعض است وبس که الف سوم بساس موخر شد وموحدهٔ پهلویش مقدم وصاحب محیط برمعنی دوم (الف) گوید که اسم مغربی بادیان است وهم فنجنگشت رانامند - اعرض می کنیم که بادیان بجایش مذکور شد وبر (اقومار ثون) صراحت کامل گذشت وهمدر انجا اشارهٔ بساس هم کرده ایم که رازیانه هم نام دارد باکی حالٍ این لغت مغربی است نه فرس وذکر فنجنگشت برانطلق وارتد گذشت که ورای بادیان است حالا عرض می شود نسبت (ب) که بقول صاحب محیط لغت عربست که بشامی ورکیه وبیونانی ماقن ولاقن والماقن والاقن - وبردمی عوسیا وفرسیا وبفارسی بزباز وچارگون و بهندی جادوتری گویند وما اشارهٔ این برمعنی اوّل (بزباز) وصراحت کافی برانگدان کرده ایم ومتحقق است که این هم لغت فارسی نیست ونسبت (ج) عرض می شود که همان (ب) باشد کالف آخر بدل شده بهای هوز چنانکه یاسا ویاسه وذکر رازیانه براقومارثون گذشت که مرادف معنی دوم انگدان است دیگر هیچ واینقدر متحقق که اینهم لغت فارسی نیست (**اردو**) (الف) (۱) دیکھو بساس کے پہلے معنے (۲) دیکھو اقومارثون - بادیان اور انطلق و ارتد (ب) اور (ج) دیکھو انگدان کے دوسرے معنے -

بساسج این همان است که ذکر این معه صراحت ماخذ بر بساسج مذکور شد (**اردو**) دیکھو بساسج

بسبجد بقول مؤیّد یعنی قصد وارادہ کند وکارسازی واستعداد نماید **مؤلف** عرض کند که موضوع صاحب مؤیّد الفضلا باکتابت مطبع نولکشور جمع شده متقاضی آنست که محققین دردریافت حقیقت جگر کاوی کنند وشک نیست که فضلا این را در یابند حقیقت

جویان کم سواد در بحر مغالطہ غوطہ ہا خورند ہمانا این نسخۂ ایست مؤیّد الفضلا۔ قیاس می خواہد کہ صاحب مؤیّد بسنجد را بہ نون سوم قائم کرد و کاتب مطبع نون سوم را بموحّدہ بدل کرد و بسنجد بہ نون سوم ہم در نسخ قلمی مؤیّد یافتہ نمی شود پس عجبی نیست کہ این لغت از اضافۂ مطبع باشد و ضرورت نداشت کہ آنرا قائم کنند و بشکل اسم جامدی بیان کنند زیرا کہ اصل این سنجد است و موحّدۂ اوّل زائد و سنجد مضارع مصدر سنجیدن کہ بمایش می آید۔ آری این بہترین تائید فضلاست کہ از مضارع خبر دار شوند و این بدترین کار محققین است کہ مشتقات مصادر را بصورت اسم جامد ذکر کنند (اردو) دیکھو سنجیدن یہ اس کے تمام معنوں کے ساتھ مضارع ہے۔

بسبل بقول شمس در فارسی زبان بقیۂ شراب شب است **مؤلّف** عرض کند کہ غیر از دین محقّق بی تحقیق دیگری ذکر این لغت نکرد و این بدیمعنی لغتی در فارسی و عربی و ترکی یافتہ نمی شود سند استعمال پیش نہ شد معاصرین عجم بر زبان ندارند۔ اعتبار را نشاید (اردو) رات کی بچی ہوی شراب مؤلّف۔

بس بودن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ بمعنی کافی بودن است و سندے کہ پیش شدہ است برای (بس باشیدن) (ذوقی اردستانی ؎) من چرا غم کشتنم را حاجت زنجیر نیست ہر می توان افشاند دامانی کہ بس باشد مرا (اردو) بس ہونا۔ کافی ہونا۔

بسبیل استمرار بقول صاحب روزنامچہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدّین شاہ قاچار بمعنی علی الدّوام **مؤلّف** عرض کند کہ

موافق قیاس و مرکب فارسی زبان است از لغات عربی (اردو) علی الدوام دیکھو بردوام۔

بسپاتج بقول سروری بالفتح مرادف بسپایه که می آید و بسانج که گذشت **مؤلف** عرض کند که مبدل بسپایه که های هوز ش به جیم عربی بدل شد چنانکه ماه و ماج (اردو) دیکھو بسپایه

بسپایه بقول برهان و ناصری و جامع و سراج و رشیدی با بای فارسی بروزن همسایه همان که معرب آن بسفائج است **مؤلف** عرض کند که ما حقیقت این بر بسانج بیان کرده ایم معنی لفظی این چیزی که پای بسیار دارد کنایه از گیاهی و این اصل است و بسانج و بسپاتج و بسپائج و بسفائج همه مبدل این (اردو) دیکھو بسانج۔

بسپوز بقول سروری بسین مهمله و بای فارسی بروزن مهموز امر باشد بفروبردن و بسپوزیدن (سوزنی ۵) ولی را گاه نه برگاه نشان ز عدو را چاه کن در چاه بسپوز **مؤلف** عرض کند که بسپوزیدن مرادف سپوختن مصدر یست که بجایش در ردیف سین مهمله می آید و جزین نیست که بسپوزیدن۔ مزید علیه آنست بزیادت بای موحدهٔ زائد در اولش و همچنین بسپوز مزید علیه سپوز که امر حاضر سپوزیدن است۔ صراحت ماخذش همدرانجا کنیم و درینجا همین قدر کافی است که ترک این بر بیان تفوق داشت (اردو) دیکھو سپوزیدن یہ اس کا امر حاضر ہے بای زائد کے ساتھ۔

بسرت بقول جهانگیری و برهان و ناصری و جامع با اول مضموم (۱) گلزار و (۲) جای را گویند که میوهٔ خوشبو در انجا بسیار باشد مرادف بسد و بستان۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اول و دوم فرماید که معلوم می شود که معنی بور را در کلمهٔ بوستان دخلی است یعنی جائیکه دران

بوی گلها و میوه ها باشد پس این عام تر بود از گلستان و مرادف باغ بود که شامل گل و میوه است و نسبت بسد بدال فرماید که مبدل آنست و دلالت دارد که الف و نون بستان از اصل کلمه نیست درین صورت بست و بستان از عالم شاد و شادان خواهد بود که الف و نون مزیده محض پس لفظ بوستان علیحده است مرکب از بو و ستان از عالم گلستان و سنبلستان و لفظ بستان علیحده و معرب همین است که بساتین جمع آن است و فرماید که هذا نهایة التحقیق بحد لا مزید علیه مؤلف عرض کند که محقق با نام و نشان بی حقیقت نبرده و بر معنی (بحد لا مزید علیه) غور نکرده - ضرورت نداشت که از بیقدر مبالغه کار گیرد حالا عرض می شود از تحقیق مزید که اصل این بوستان است که از کلمه بو و ستان مرکب شد بو بمعنی اوست که شمیم باشد و ستان بقول برهان جای انبوهی و بسیاری چیزها چنانکه سبزستان و گلستان و بوستان و بوستان کنایه ایست از باغ و بستان مخفف آن بحذف واو چنانکه هوشیار و هشیار و الف و نون این اصلا از عالم شادان نیست که در شادان و آبادان الف و نون زائدتان است و در بستان الف و نون اصلی است اگر این هر دو را زائدتان گیریم بعد از انکه آنرا دور کنیم مجرد سین مهمله چیزی نیست و تعریفی که در معنی ستان بالا گذشت - شامل است بر مجموعه لفظ ستان بالجمله چون متحقق شد که بستان مخفف بوستان است پس بست را مخفف بستان گیریم که الف و نون آخر از بستان حذف شده بست باقی ماند و معنی دوم حقیقی است یعنی جائے که در ان خوشبو بکثرت است و کنایه از باغ پس میوه را ازین معنی حقیقی هیچ تعلق نیست محققین بالا بنا واقفیت ماخذ ذکر

میوہ ہم کردہ اند۔ مخفی مباد کہ مجرد بو در اصطلاح فرس بمعنی خوشبو مستعمل است بر سبیل مجاز وہمین است استعمال معاصرین عجم وچون بالفظ خوش یابد استعمالش کنند لفظ بو در انجا تعمیم دارد۔ بای حالِ ہمین است حقیقت این لفظ باعتبار ماخذ موافق قیاس ومحاورہ واستعمال پس حقیقت چو یان بر تحقیق خان آرزو ودعوای آخر نیش کہ در عربی زبان می کند غور کنند واگر بر عکس این ماخذ رویم ومتحقق می شد کہ بُست بالضم اسم جامد فارسی زبان بمعنی باغ است اندر انصورت می گفتیم کہ بستان بزیادت الف ونون زائدتان مزید علیہ آنست وبزیادت واو بوستان مزید علیہ مزید علیہ ولیکن معاصرین عجم می فرمایند کہ بُست بمعنی باغ اسم جامد فارسی زبان نیست جز آن کہ شعرا از بستان مخفّفش استعمال کردہ اند وہمین پسند قیاس است ونسبت بہمین معنی کہ بہ دال مہملہ می آید مبدل این کہ فوقانی بہ دال بدل شود چنانکہ رز تشت ورز دشت وانچہ بستان در عربی مستعمل شد معرّب بستان فارسی است (**اردو**) (۱) باغ۔ مذکر۔ دیکھو باغ (۲) وہ جگہ جہاں خوشبو کثرت سے ہو۔ مؤنث۔

(۳) بُست۔ بقول برہان وناصری وجامع بضمّ اوّل وسکون ثانی وفوقانی نام ولایتست مشہور صاحب ناصری صراحت مزید کند کہ این ولایت در خراسان واقع واز انجاست ابو الفتح بستی وزیر سلطان محمود (انوری ۵) مدہ ار چند شد وگرنی نے ۔ نہ تو در بصرہ نہ من در بست ۔ **مؤلف** عرض کند کہ جا دارد کہ نظر بہ شا وابی این مقام آنرا بہ بست مرسوم کردہ باشند واللہ اعلم (**اردو**) بُست۔ خراسان میں ایک ولایت کا نام ہے۔ مؤنث۔

(۴) بُست۔ بقول برہان وناصری وجامع بالضم نام قلعہ ایست مشہور صاحب ناصری

صراحت مزید کنند که در خراسان است (فرخی - ع) بد و بخشید مال و خطهٔ بست و خان آرزو در سراج گوید که این قلعه در نواح قندهار واقع و فرماید که درین قلعه هم میوه های خوشبو و گلهای خوب باشد **مؤلف** عرض کند که جا دارد که همین باشد وجه تسمیهٔ این مگر قیاس ما تقاضای آن می کند که این را بالفتح دانیم و متعلق قرار دهیم بامعنی ششم که می آید - استعمال این بالضم تصرف محاوره بیش نیست **(اردو)** ایک قلعہ کا نام بُست ہے جو خراسان میں واقع ہی - مذکر

(۵) بست - بقول ناصری بالکسر نام دیهی است بگردستان سنهٔ اربولان **مؤلف** عرض کند که جا دارد که وجه تسمیهٔ این هم همان باشد که ذکرش بمعنی سوم کرده ایم اندرینصورت کسر اوّل تصرف محاوره باشد - **(اردو)** بست - فارسی زبان میں ایک دیہہ کا نام ہے جو گردستان میں واقع ہے - مذکر

(۶) بست - بقول برهان و ناصری بفتح اوّل ماضی بستن خان آرزو در سراج بذکر این یعنی گوید که مصدر آن نیز چنانکه بند و بست **مؤلف** عرض کند که حاشا که مصدر باشد بلکه اسم مصدر است و مصدر بستن وضع شد از همین اسم که علامت مصدر تن در آخرش زیاده کرده اند و معنی حقیقی همان سد است که می آید و انچه بر معنی هفتم این صراحت مزید می شود بر سبیل مجاز است و بس **(اردو)** سد بقول آصفیہ عربی - اسم مذکر - اوٹ - پردہ - دیوار - روک - دو چیزوں میں حائل اور مانع چیز -

(۷) بست - بالفتح بقول برهان بمعنی سد و بقول سروری سد نمودن و فرماید که درین زمان اصطلاح شده که مردی که از بیم با صطبل بادشاه گریزد و یا در مرقد امامزاده پناه برد

بنشینند تا بحقیقت امر او برسند» گویند بست نشسته» صاحب جامع فرماید که سد پیش نهر و راه گوید که بر در مزار حضرات بفاصله یک کرده کما بیش از جهت منع در آمدن دواب چوب بست کنند هر گنهگاری یا داد خواهی که درون بست درآید کسی مزاحم حال نتواند شد و خزنه مزارات حضرات مقدسات بحمایت داد خواه فراهم آمده دادا و را از بیدادگر ستانند و هم او گوید که بجای چوب بست زنجیر هم کنند (شفیع اثر ۵) زبست عشق اگر عاقلی میا بیرون که حصار عافیتی نیست بهتر از زنجیر» صاحب بحر بدیل مصدر بستن ذکر این کرده - خان آرزو در سراج گوید که این معنی متعلق بمعنی ششم است (محسن تاثیر ۵) دزدیدی ای نسیم چو از کوی او غبار خود را بست دیده ما میتوان فگند» **مؤلف** عرض کند که قول خان آرزو درست است معنی حقیقی این همان است که بر نشان ششم بست گذشت فارسیان بر سبیل مجاز استعمال این بمعنی بالا کرده اند که همه متعلق به سد باشد یعنی آن حلقه محدود را که در اصطبل شاهی یا مزار بزرگان کنند سد نام نهادند و انچه صاحب سروری این را بمعنی سد نمودن نوشته تسامح اوست که این اسم مصدر است نه مصدر و نه حاصل بالمصدر (**اردو**) درگاہوں یا طویلۂ شاہی کے حصار محدود اور زمین محصور کو فارسیوں نے بست کہا ہے (چار دیواری) موئنث (۸) بست - بالفتح بقول برہان و ناصری و جامع بمعنی قسمت آبی که بر زیگران در میان خود کرده باشند صاحب ناصری صراحت مزید کند که گویند منشار آن بستن و کشادن آب بوده خان آرزو در سراج ذکر این معنی کرده گوید که ظاهرا بربست بمعنی حصه رسد از همین معنی ماخوذ است **مؤلف** عرض کند که (آب بستن در چیزی) بمعنی آب دادن و سیراب کردنش بجایش

گذشت واز ہمین اصطلاح فارسیان مجرد بست را بمعنی قسمت آبی استعمال کردند و انچہ (بر بست) بجایش گذشت از مصدر (بربستن) است کہ مزید علیہ (بستن) باشد و بر بست را ازین ہیچ تعلق نیست (اردو) پانی کی تقسیم۔ مؤنث۔ جو کاشتکار بقدر ضرورت و بقدر گنجایش باہم کر لیتے ہیں۔

(۹) بست۔ بالفتح بقول برہان وجامع بمعنی کوہ صاحب بحر بذیل مصدر بستن ذکر این کردہ خان آرزو در سراج ہم **مؤلف** عرض کند کہ کوہ ہم مثل سدّ ست پس این مجاز معنی ششم است وبس (اردو) کوہ۔ بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ پہاڑ۔ جبل اچل۔ پربت۔ گر۔ وہ سنگلاخ قلعہ جو سطح زمین سے بلند ہو (ظفر ۵) تمام بادہ کشی خاک میں ملی ساقی ۔ پس اپنے حق میں یہ اک کوہ ہے گراں ٹوٹا ۔

(۱۰) بست۔ بقول جامع و برہان بمعنی گرہ و عقد۔ خان آرزو در چراغ گوید کہ انچہ صاحب برہان بدہ بمعنی نوشتہ تصحیف کوہ باشد **مؤلف** عرض کند کہ صاحب برہان ہمعنی را و را ہی معنی کوہ نوشتہ پس نہ تسامح است نہ تصحیف و صاحب جامع کہ از اہل زبان است تصدیق این معنی می کند پس قول محقق تصحیف گو درست نباشد و گرہ و عقد را سد گفتن بر سبیل مجاز درست است حاصل اینست کہ این مخفف بستہ باشد وبس (اردو) گرہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ گانٹھ۔ بندھن۔ عقدہ (ذوق ۵) ہے بسکہ رکھتا عقدہ کشائی کا ول میں شوق ۔ دیکھا جو نیشکر میں کہ ہیں جا بجا گرہ ۔

(۱۱) بست۔ بقول جامع بفتح سین مشدد مرجان و بیخ مرجان **مؤلف** عرض کند کہ

نظر باعتبار محقق اہل زبان مجاز معنی دہم دانیم کہ از گرہ۔ مرجان و بیخ مرجان را استعارہ کردہ اند۔ صاحب محیط بر بسد بدال مہملہ آخر (کہ مبدل بست است) گوید کہ بقول صاحب جامع بحوالۂ ارسطاطالیس بسد و مرجان مجرد واحد است غیر آنکہ بسد بیخ متکاثل سوراخدار است و مرجان منبسط میشود چنانکہ شاخہای درخت منبسط می گردد و مثل شاخہا متفرع می شود و بر مرجان فرماید کہ لغت عرب است و بفارسی نیز مشہور بداں و کامہ و خردنگ نیز گویند و بہندی مونگھ۔ پروالا۔ پروال نیز نامند۔ و آن جسمی است حجری شبیہ بساق و شاخ درخت و سرخ و سفید و سیاہ می باشد و در بحر یمن در زیر آب از زمین می روید و تا بقدر یک دراع و زیادہ نیز۔ بہتر آن سرخ و رنگین و بعد آن سپید و سیاہ آن زبون و مزاج آن سرد و خشک در دوم و گویند سرد در اول و آشامیدن نیم درم آن قابض و مجفف و حابس سیلانات و مقوی اجفان و تعلیق آن بر معدہ جہت امراض آن بالخاصہ نافع (الخ)

(اردو) مرجان۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ مونگا۔ حجر البحر۔ ایک قسم کا سوراخدار بحری درخت جسے سمندر کے کیڑے بناتے ہیں یہ اکثر سرخ یا سفید رنگ کا ہوتا ہے اور بحر روم۔ ساحل سسلی جنوبی اٹلی میں پایا جاتا ہے یہ درخت نبات اور سنگ میں شامل ہے فارسی میں اسکو خردھک کہتے ہیں۔ آپ ہی نے مونگا بر فرمایا ہے۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ مرجان خردھک۔ حجر البحر۔

(۱۲) بست۔ خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ بفتح طنابیکہ در اصطبل پادشاہ ایران بندند و رسم آنجاست کہ ہر واجب التعزیر یکہ تا سر بست برسد در امان باشد و ہر دادخواہی کہ

در انجا برسد داد خود بیابد (تاثیر ۵) گریزگاه دل خسته زلف چون شست است ؛ ستم رسیده علاجش نشستن بست است ؛ (میر نجات ۵) بسته است بمردم سرره چشم سیاهش ؛ خون کرده و در بست نشست است نگاهش ؛ . وارسته فرماید که بست را بمعنی طناب اصطبل سلاطین ایران گفتن بقول ثقات آنجا غلط است بلکه آن سرکمند است **مؤلف** عرض کند که از هر دو اسناد بالا ظاهر است که مقصود ازین همان معنی هفتم است و بس نمی دانم که خان آرزو معنی طناب را از کجا پیدا کرد شاید در اصطبل شاهی اسپے را در طناب بسته دید و بست را بمعنی طناب دانست (**اردو**) دیکھو بست کے ساتویں معنے۔

(۱۳) بست ۔ بقول بحر (بذیل مصدر بستن) بمعنی منجمد ضد کشاده **مؤلف** عرض کند که دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و بدون سند استعمال این معنی را تسلیم نه کنیم که معاصرین عجم بر زبان ندارند اگرچه موافق قیاس است یعنی مجاز معنی دہم (**اردو**) منجمد بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ سردی سے جما ہوا ۔ بستہ۔

(۱۴) بست ۔ بقول بحر (بذیل مصدر بستن) بمعنی حریر منقش **مؤلف** عرض کند که جیف است که سند استعمال این پیش نه شد ۔ دیگر محققین و معاصرین عجم ازین ساکت و خلاف قیاس هم جزین که حریر نقش بسته را بست گفته اند بدون سند استعمال از تسلیم این قاصریم (**اردو**) وہ حریر جس پر نقش و نگار ہو ۔ مذکر۔

(۱۵) بست ۔ بقول غیاث بالضم وقتی را گویند که منحوس است بمقدار دوازده ساعت که بعد از سه شبانه روز بسبیل دوری آید مبدا آن از هنگام ابتدای اجتماع شمس و قمر است

وہندی آنرا بھدر نامند **مؤلف** عرض کند کہ بدون سند استعمال اینمعنی را تسلیم نہ کنیم کہ معاصرین عجم ومحققین فارسی زبان ازین ساکت۔ طالب سندی باشیم **(اردو)** بھدرا بقول سامع سنسکرت میں نامبارک وقت کو کہتے ہیں۔ نامبارک وقت مذکر۔ بری ساعت مؤنث (۱۶) بست۔ بالکسر بقول غیاث مخفف بیست کہ ترجمہ عشرین است **مؤلف** عرض کند کہ بعض فارسیان بیست را بہ زیادت تحتانی دوم اصل دانند واین را بحذف تحتانی مخفف آن وبعض برانند کہ این اصل است وبیست مزید علیہ این بزیادت تحتانی برای اظہار کسرہ بخیال ما بیست بہ تحتانی دوم اصل است ماخوذ از بیس کہ بقول سامع در سنسکرت ترجمہ عشرین عربی است فارسیان فوقانی زائدہ در آخرش زیادہ کردہ بیست کردند چنانکہ پاداش وفرامش را پاداشت وفرامشت پس مفرس باشد واین مخفف آن بحذف تحتانی۔ ازینجاست کہ تمام محققین بست را ترک کردہ اند وبیست را باتحتانی دوم ذکر کردہ واین دلیل صلیت است **(اردو)** بیس بقول آصفیہ۔ ہندی بست کا ترجمہ آپ ہی نے اس پر فرمایا ہے ممتاز۔ ایک درجہ بڑھا ہوا (معلوم ایسا ہوتا ہے کہ چونکہ بیس کا رتبہ عشرات میں دس سے ایک درجہ بڑھا ہوا ہے اسکو بیس کہا گیا۔ مؤلف)

بستاپیرا اصطلاح۔ بقول شمس باغبان **مؤلف** عرض کند کہ مخفف (بستان پیرا) باشد بضم اول وفتح بای فارسی۔ اسم فاعل ترکیبی از (بستان پیراستن) کہ باغبان بہ قطع برگ و شاخ بیکار پیرایش بستان کند۔ فنون بستان حذف شد چنانکہ ایشان وآیشا واین وای اگرچہ صاحبان تحقیق ازین ساکت ولیکن ما از زبان سخنان عجم شنیدہ ایم **(اردو)** باغبان۔ دیکھو باغبان

بستاخ بقول سروری بروزن ومعنی استاخ که گذشت وبحوالهٔ فرهنگ گوید که بیستاخ بزیادت تحتانی هم می آید صاحب جهانگیری فرماید که مرادف گستاخ واستاخ (امیر خسرو ؎) بزرگی کردن ارچه ناروائیست ☆ نه کبر است این که فرّ پادشاهیست ☆ اگر نبود بچشم خاصگان ناز ☆ زبستاخی که دارد عام را باز ☆ (کلامی اصفهانی ؎) بعهد عدل تو بستاح ننگرد بلبل ☆ بسوی عارض گلبرگ وطرّهٔ شمشاد ☆ صاحب رشیدی فرماید که بالکسر است صاحب برهان این را بروزن گستاخ گوید ومرادفش ـ صاحبان ناصری وجامع وهفت هم ذکر این کرده اند ـ خان آرزو در سراج به نقل قول برهان می فرماید که بروزن گستاخ غلط است که اهل فرهنگها بکسر آورده اند وفرماید که بیستاخی بزیادت تحتانی (که می آید) دلالت صریح دارد که بکسر اوّل است چنانکه نشتر ونیشتر وافتاد واوفتاد **مؤلف** عرض کند که ما بر استاخ عرض کرده ایم که اصل است وگستاخ مبدّل آن وحالا عرض می شود که این مبدّل گستاخ است که کاف فارسی به موحده بدل می شود چنانکه گلغونه وبلغونه صاحب جامع القواعد هم ذکر این تبدیل کرده واز ین سلسلهٔ تبدیل متحقق است که این هر سه لغت بالضّم باشد وکسر اوّل تصرّف محاوره واستعمال فارسیان وانچه خان آرزو بالکسر را صحیح داند وبالضّم را حکم غلط می دهد وبر صاحب برهان اعتراض می فرماید وبر دعوای خود بیستاخ به تحتانی را دلیل گیرد ـ مقتضای عادت اوست هرگاه تسلیم کردیم که فارسیان (لغت بالضّم) را در محاورهٔ خود بالکسر هم خواندند پس چه عیب است که باظهار کسره تحتانی زیاده کردند واین دلیل آن نیست که بستاخ را بالضّم نگیریم واگر بستاخ را بالکسر بنفسه اسم جامد دانیم امر دیگر است ولیکن وجود

گستاخ و استاخ بالضم و وجود قاعدۂ تبدیل کاف فارسی به موحدہ تقاضای آن می کند که این را مبدل گستاخ دانیم چنانکه گستاخ مبدل استاخ است۔ فتامل (اردو) دیکھو استاخ کے دوسرے معنے اور گستاخ۔

بستار بقول سروری و رشیدی و برہان و جامع و سراج و ہفت و انند با اول مکسور و بثانی زدہ (ا) سست۔ و (۲) نا استوار را گویند (حکیم ناصر و خسرو ۵) عروۃ الوثقی حقیقت مہر فرزندان اوست، و شیعہ است آنکس که اندر عہد او بستار نیست، صاحب ناصری گوید که اصل این بی استوار بود **مؤلف** عرض کند که خیال ناصری درست است که از (بی استوار) تحتانی و الف اول و واو حذف شدہ۔ بستار باقی ماند و لفظ سست که در تعریف این داخل شد اگر آنرا قائم داریم و سند استعمال بدست آید مجاز معنی دوم دانیم یا ی حالی معنی اول و دوم را برا عتبار سروری و ناصری و جامع که از اہل زبانند قائم کردہ ایم (اردو) (۱) سست بقول آصفیہ کمزور۔ کم طاقت۔ عاجز (۲) نا استوار۔ غیر مضبوط۔ کہہ سکتے ہیں۔

بستاک بقول شمس با لفتح نام تاجی که از گلہا بافند و اہل ہند سہرہ خوانند **مؤلف** عرض کند که این ہمان (بساک) می نماید که ذکرش بالا گذشت محقق بی تحقیق یا کاتبش در کتابت دو نقطہ زائد کردہ تصحیف کرد۔ دیگر ہیچ۔ محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ اند و معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) دیکھو بساک۔

بستام بقول جہانگیری و برہان و جامع و ہفت و موید و شمس و موارد با اول مکسور بثانی زدہ (ا) بسد باشد که آنرا بتاری مرجان خوانند (امیر خسرو ۵) جہان که نزد خردمند

دفتر ضحک است ۵ به نیم خنده نیرزد از آن لب بستام ۵ صاحب رشیدی گوید که خطای صاحب فرهنگ است که این را بمعنی مرجان نوشت و در شعر خسرو بستام است بمعنی تبسم کننده نه بستام - صاحب ناصری تائید خیال رشیدی می کند و می فرماید که مرزا مهدی خان استرابادی منشی نادرشاه در تالیف خود که درّه نادره نام دارد غلط می نویسد که "اسپ سواری شاه را بستام بستام آراسته بیاوردند" و فرماید که این خطا از اشتباه صاحب جهانگیری بدو دست داده است - خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا و اختلاف رشیدی هیچ تصفیه نکرد و گوید که (۲) نام شهری از ولایت قومس که اوّل خراسان است و فرماید که قوسی این را بطای مطبقه نام خال پرویز و نام شهر مذکور گوید ولیکن بتای منقوطه صحیح است چراکه طا در فارسی اصل نیست و ظاهرا بستام به طای مهمله معرّب آنست نیز فرماید که دور نیست که بانی این شهر خال پرویز باشد که باش مشهور شد مؤلف عرض کند که صاحب جامع که محقق اهل زبانست با جهانگیری و دیگران و غیرهم متفق پس وجهی نباشد که این را بمعنی اوّل صحیح ندانیم سیّما بدین وجه که بست بمعنی هم گذشت و قیاس ما این است که فارسیان بستان را که بمعنی باغ می آید به تبدیل نون با میم (چنانکه کجین و کجیم) بمعنی جای گرفته باشند که دران مرجان بکثرت باشد و بمجاز مرجان را هم گفته باشند و جا دارد که بر بستا که مخفف بستان است میم تخصیص آورند چنانکه نوزده و نوزدهم و استعمال این در تالیف مرزا مهدیخان استرابادی تائید قول جامع کند - صاحب ناصری که با تباع رشیدی سند خان استرآبادی را خطای او قرار می دهد بی جاست اگر تسلیم کنیم که در کلام میر خسرو بستام است اندرین صورت هم تکذیب بستام نمی شود

بلکه سند مذکور برای بستام نباشد پس اعتراض رشیدی مبنی برین است که او تصحیح نقل کلام میر خسرو کرده بر جهانگیری اعتراض می کند اگر جهانگیری سند غیر متعلق را بوجه غلطی کتابت نقل کرده باشد لازم نمی آید که تحقیق لغت را غیر معتبر دانیم خصوصاً بحالتے که خان استرابادی وصاحب جامع تائیدش می کنند که اهل زبانند (اردو) (۱) مرجان دیکھو بست کے گیارھویں معنے (۲) بستام - ولایت فرس کے ایک شہر کا نام - اور خال پرویز کا نام -

بستان بقول جهانگیری وجامع وناصری وبرهان مرادف معنی اوّل ودوم بست بمعنی (۱) گلزار و (۲) جای که میوه های خوشبو در انجا باشد (منوچهری وامغانی ۵) بوستان بانا - حال و خبر بستان چیست ؟ اندرین بستان چندین طرب مستان چیست ؟ صاحب سوار السبیل این را معرّب بوستان گوید - بهار گوید که این فارسی معرّب است وی فرماید که بالفظ خوردن کنایه از رستنی ونباتات باغ خوردن **مؤلّف** عرض کند که (بوستان خوردن) در ملحقات بوستان بجایش می آید و ما از ماخذ این بر اوّلین معنی بست بحث کافی کرده ایم

(اردو) دیکھو بست کے پہلے اور دوسرے معنے -

بستان آرای اصطلاح - بقول انند بحوالۂ فرهنگ فرنگ بمعنی باغبان **مؤلّف** عرض کند که خلاف قیاس نیست که اسم فاعل ترکیبی است وکنایه باشد که کسی که بستان را بیاراید وپیراید همان باغبان است **(اردو)** باغبان - دیکھو بستان پیرا

بستان ابروز اصطلاح - هردو همان

بستان افروز (بستان افروز) که می آید واین هردو مبدّل آن است که فا به موحّده و های فارسی بدل شود چنانکه فروزیدن وبروزیدن وفام وبام **(اردو)** دیکھو بستان افروز -

(۱) بستان افروختن مصدر اصطلاحی - صاحب

(۲) بستان افروز اصطلاح صاحب آصفی مذکر(۱) از معنی سالک و بر (۲) فرماید که گل تاج خروس است صاحب سروری بحوالهٔ نسخهٔ میرزا نسبت معنی دوم گوید که گلی باشد که سرخ مردش نیز گویند و بوی ندارد و بعضے گویند که سرخ مردنوعی از بستان افروز است (سیف اسفرنگی ۵)

گر بخواهی بدم سرد صبا درگیرد
درشبستان چمن شعلهٔ بستان افروز

و بحوالهٔ نسخهٔ حلیمی می فرماید که (بستان ابروز) نیز بنظر رسیده که بجای فا - موحده باشد و گفته اند که آنرا (گل یوسف) نیز گویند صاحبان جهانگیری و رشیدی و برهان و ناصری و جامع و سراج و بحر هم ذکر این کرده اند صاحب برهان اینقدر صراحت مزید کند که بعضے اسپرغم را که ضمیران باشد گفته اند و بجای فا - بای فارسی هم آمده صاحب محیط بر (بستان افروز) فرماید که اسم فارسی است و بعربی (حبق بستانی) و (زینتالورد) و (تاج الامیر) و (حامحم) و بفارسی (تاج خروس) و (گل حلوا) و (گل یوسف) و بهندی (کلغا) و (مهورا) خوشبوئیست و بهترین آن که درسایه خشک شود - جمیع اجزای آن سرد و خشک در اوّل و گویند در دوم - قابض و رادع و برای معده و کبد حار ملتهب نیکو و مسکّن حرارت و منافع بسیار دارد (الخ) **مؤلّف عرض** کند که اسم فاعل ترکیبی است و کنایه از گلی که تعریفش بالا گذشت و انچه صاحب آصفی بر بنیاد (۲) مصدر (۱) را قائم کرده است ضرورت نداشت (سعدی ۵) خطی و خیری و نیلوفر و بستان افروز نقشهای که در و خیره بماند ابصار (**اردو**) کلغا - بقول آصفیه هندی - اسم مذکر - ایک سرخ رنگ کے پھول کا نام جس میں خوشبو مطلق نہیں ہوتی - تاج خروس - بستاں افروز -

بستان بان اصطلاح - بقول بحر

باغبان مؤلف عرض کند که ترکیب باغبان دموافق قیاس است وصراحت ماخذ این همه را انجا کرده ایم ولیکن مشتاق سند استعمال می باشیم که از نظر نگذشت **(اردو)** دیکھو باغبان

(۱) بستان بخت استعمال (۱) مرکب اضافی

(۲) بستان بیان است باضافت تشبیهی که فارسیان بخت را به بستان تشبیه داده اند پس مراد از بخت است وبس (ظهوری ؎)

دمداز شوره زار طالع من خار گلهائے تر کہ رنگا رنگ در بستان بخت دیگران باشد تر و (۲) هم مرکب اضافی باضافت تشبیهی ومراد از بیان (ولہ ؎) رود بر لفظ را خار بلای عاشقی دریا تر گل تعریف حسنت چون ز بستان بیان روید تر **(اردو)** (۱) بستان بخت۔ قسمت کیلئے (۲) بستان بیان۔ بیان کے لئے ... بہ ترکیب فارسی کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔

بستان پیرا اصطلاح۔ بقول جہانگیری (۳۴۱۱) (۳۴۱۱)

ورشیدی وبرہان وجامع وبحر باغبان۔ بہار ذکر (بستان پیرای) بزیادت تحتانی کردہ کہ مزید علیہ ہمین است (انوری ؎) بردہ رضوان بہشت از پی پیوند گری تر از تو ہر فضلہ کہ انداختہ بستان پیرای تر صاحب ناصری درست گوید کہ باغبان پیرایش دہندہ باغ است کہ گیاہ ہا وشاخ ہائے خشک را زدہ از باغ بیرون می ریزد خان آرزو درسراج فرماید کہ مجاز است وبحوالۂ رشیدی گوید کہ حقیقتے کہ از رشیدی معلوم می شود خطاست

مؤلف عرض کند کہ حقیقت طلبان مشتاق علم خطای رشیدی باشند وما تسکین شان می کنیم کہ انچہ رشیدی بامعنی باغبان لفظ مجاز را مثل خان آرزو نہ نوشت ہمین خطای اوست۔ مامی گوئیم کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی پیرایندۂ بستان وکنایہ از باغبان کہ کار او پیراستن باغ است واین کنایہ قریب بمعنی حقیقی است۔ پس باصول خان آرزو خطای اوست کہ صراحت حقیقت

همچو مانکرد وای بر بن طرز تحقیق او (اردو) دیکھو باغبان۔

بستان پیرا ستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت وسندی کہ پیش کرد ہمان است کہ بر (بستان پیرا) گذشت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی صاف و پاک کردن بستان از خس وخاشاک وشاخہاے خشک درختان است وبس (اردو) باغ میں کاٹ چھانٹ کرنا۔ صاحب آصفیہ نے (کاٹ چھانٹ کرنا) پر فرمایا ہے قطع و برید کرنا۔

بستان خوردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ واز سندش (بوستان خوردن) پید است کہ بجایش می آید وآن بقولش کنایہ باشد از خوردن نباتات و رستنی ہای باغ چنانکہ (سعدی ؒ) نہ در کوہ سبزہ نہ در باغ شخ ؒ ملخ بوستان خورد و مردم ملخ ؒ مؤلف عرض کند کہ خوردن درین جا بمعنی چریدن است وبس (اردو) باغ چر جانا۔

بستان زادہ اصطلاح۔ بقول وارستہ وبہار مرادف گلستان زادہ وبقول بحر گل و سبزہ ومحققین اول الذکر ہم بر (گلستان زادہ) بامعنی بحر اتفاق دارند این کنایہ موافق معنی حقیقی است یعنی گل وسبزہ کہ پیدا می شود در باغ گویا زادۂ بستان است ولیکن ہر نبات و درخت را ہم درین تعریف داخل توان کرد وخیال نازک می خواہد کہ این را مخصوص داریم با ثمر درختان ثمرہ دار وگل درختان بی ثمر کہ تولد این در علم نباتات از نر و مادہ درختان ثابت است (میر الٰہی ہمدانی ؒ) در باغ خوش است آسمان گون نہ نبق ؒ کز بوی دہد دماغ را ہم رونق ؒ این طفل کبود پوش بستان زادہ ؒ از صفحۂ دشت باید ش داد سبق ؒ مخفی مباد کہ از ین سند ہم گل ثابت است

و در اسناد (گلستان زاده) هم مقصود از سبزه
بنظر نیامد پس بقیاس عام اگر سبزه را داخل معنی
کنیم لازم می آید که درختان را هم و اگر بقیاس
نازک گل را گیریم باید که میوه را هم (اردو) پھول
سبزہ ۔ میوہ ۔ مذکر۔

بستان سرا اصطلاح ۔ خان آرزو در
سراج می فرماید که باغی که در صحن خانه سازند
و آن قلب سرابستان است زلّه بردارش
(بهار) همزبانش و صاحب بحر هم ذکر امین کرده
(صائب ؎) هست تا دامن کشان سروی
درین بستان سرای ازگریبان دست ما کوتاه
کردن مشکل است ؛ (وله ؎) تا مگر داغی بدست
آرم درین بستان سرای همچو برگ لاله سرتا پا
جگر کردیده ایم ؛ مؤلّف عرض کند موافق
قیاس است (اردو) خانہ باغ ۔ مذکر۔ دیکھو باغ۔

بستان شیرین اصطلاح ۔ بقول سروری
و برهان و جامع و سراج و بحر نام نوائیست که
سطربان نوازند ۔ بهار گوید که این را باغ شیرین
نیز خوانند مؤلّف عرض کند که نظر براعتبار
صاحبان سروری و جامع که از اهل زبانند
این را کنایه دانیم و مرکّب توصیفی است و
(باغ) شیرین بجای خودش گذشت و حقیقت
آن باصراحت ماخذش همدر انجا مذکور (اردو)
دیکھو باغ شیرین ۔ جس کا اردو نام معلوم نہ ہو سکا

بستان غم استعمال ۔ غم باشد که فارسیان
غم را به بستان تشبیه داده اند (ظهوری ؎)
در اقلیم عشق است باد و بهاری ؛ که از بیم
بستان غم برگرفتند ؛ (اردو) غم ۔ مذکر۔
فارسیون نے غم کو (بستان غم) کہا ہے اور
بستاں کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔

بستان کردن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلّف
عرض کند که بمعنی درست کردن و ساختن بستان
است (باقر کاشی ؎) اگر هنگام باغ و راغ

نبود ۔ میان خانہ بستان می توان کرد ۔ (اردو) باغ بنانا ۔ باغ تیار کرنا ۔ باغ لگانا ۔

(الف) **بستان گرد** | اصطلاح ۔ صاحب

(ب) **بستان گردیدن** | بحر ذکر (الف) کرد ۔ گوید کہ (۱) بمعنی نظارگی و تماشای باغ است صاحب آصفی بذکر معنی اوّل فرماید کہ معنی ترکیبی این (۲) گردندہ در بوستان و ہم او (ب) را قائم کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ سیر باغ کردن و گشت کردن در باغ ولیکن (الف) را بمعنی اوّلش بدوان سند استعمال تسلیم نہ کنیم کہ خلاف قیاس است و بمعنی دوّمش اسم فاعل ترکیبی است بموافق قیاس (طغرای مشہدی ۵۷) ایاغی باین بوستان گردد ۔ گل سرخ بستان می زرد دہ ۔ مخفی مبادکہ درین سند پیش کردہ آصفی استعمال (بوستان گرد) است عیبی ندارد کہ بستان مخفف بوستان باشد (اردو) (الف) (۱) باغ کا تماشا ۔ مذکر ۔ باغ کی سیر ۔ مؤنث ۔ (۲) باغ کی سیر کرنے والا (ب) باغ میں سیر کرنا پھرنا ۔

بستانی | استعمال بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالضم و کسر نون (۱) منسوب بہ بستان و (۲) بمعنی باغبان و (۳) بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی بقول **مؤلف** عرض کند کہ معنی اوّل حقیقی است بزیادت یای نسبت بر لفظ بستان و معنی دوم کنایہ باشد کہ کسی کہ بہ باغ منسوب است باغبان باشد معنی سوم ہم از ہمین قبیل است (ظہوری ۵۷) بستانیان گلشن کوی مجتمیم ۔ خاشاک خشک را گل ترنام کردہ ایم ۔ (اردو) (۱) وہ چیز یا شخص جو باغ سے منسوب ہو ۔ مؤنث ۔ مذکر ۔ (۲) مالی ۔ مذکر ۔ دیکھو باغبان

(۳) ترکاری - بقول آصفیه - مؤنث - بھاجی - ترہ - ساگ پات - بقلہ -

بستاوند بقول جہانگیری ورشیدی وجامع باالاوّل مضموم وثانی زدہ زمینی راگویند کہ پشتہ پشتہ باشد صاحب برہان گوید کہ بفتح واو زمین ناہموار را نیز گفتہ اند صاحب ناصری می فرماید کہ اصل امن (پشتہ وند) بود یعنی پشتہ مانند شین معجمہ بہ مہملہ بدل شد و فرماید کہ بضمّ اوّل بہتر از فتح است - خان آرزو در سراج گوید کہ این ظاہرا مرکّب است از بست کہ بمعنی کوہ گذشت و آوند کلمۂ نسبت است پس بفتح اوّل باید **مؤلّف** عرض کند کہ ضمّ اوّل کہ در استعمال و محاورۂ فارسی است تقاضای آن می کند کہ ماخذ بیان کردۂ ناصری را بہتر از خان آرزو دانیم - پشتہ را بستا کردند کہ بای فارسی بدل شد بہ عربی چنانکہ اسپ و اسب وشین معجمہ بہ مہملہ چنانکہ کشتی و کستی وہای ہوز بہ الف چنانکہ خارہ وخارا و مرکّب کردند با وند و وند بقول برہان بمعنی صاحب وقتیکہ در آخر کلمہ در آورند چنانکہ (دولت وند) معنی لفظی این پشتہ دارندہ وکنایہ از زمین ناہموار و پشتہ پشتہ (اردو) ناہموار زمین جس میں ٹیلے ہوں - مؤنث

بستاہ بقول سروری بوزن درگاہ بمعنی ساز سفر مطلقاً **مؤلّف** عرض کند کہ سکوت دیگر محقّقین تعجب خیز است ومعاصرین عجم بر زبان ندارند جز این نیست کہ فارسی قدیم باشد واسم جامد واگر از قیاس کار گیریم وضع شد از بستہ کہ ساز و سامانی کہ برای سفر می بندند والفی زیادہ کردند پیش از ہای ہوز برای سہولت استعمال وتخصیص معنی چنانکہ مہار و مہارو دیگر ہیچ **(اردو)** ہمسفر کا ساز و سامان - مذکّر -

بست پایه اصطلاح - این همانست که ذکر این بر (بسانج) بحوالهٔ صاحب محیط کرده ایم که بر بسفانج نوشته است و او ذکر این - بطور مستقل هم بجایش کرده حوالهٔ بسفانج می کند این همان (بس پایه) است که بجایش گذشت که عربی آن (کثیر الارجل) است از لفظ بست هم کثرت مراد است (اردو) دیکھو بسانج و بس پایه -

بستج بقول برهان بضمّ اوّل وسکون ثانی وفتح فوقانی وجیم ساکن معرّب بستک است که می آید و آن صمغی که کندر گویندش وبقول بعض گوید که صمغ درخت پسته است صاحب ناصری گوید که معنی آخر الذکر درست معلوم می شود زیرا که بستج معرّب پسته باشد امّا بکسر اوّل وصاحب سوار السّبیل گوید که (۲) بالکسر معرّب پسته فارسی است که میوهٔ درخت برغند است وهم صاحب برهان برکندر گوید که بضمّ اوّل وثالث صمغی است که آنرا مصطکی نامند صاحب محیط بر بستج گوید که معرّب پسته فارسی وگویند اسم عربی کندر است و برکندر فرماید که بضمّ کاف وسکون نون وضمّ دال مهمله اسم فارسی بستج عربی است ولبان نامندش که یونانی طیسرون وسیغروس وبسریانی لبانون وبرومی سیغروس. وبهندی کندر وگوند وسالیکا ودر انگلیسی بنجمن خوانند صمغ درختی است خاردار. گرم وخشک در اوّل ودوم وبقول شیخ خشک در اوّل باقوّت مجفّفه وقابضه ومنقّحه وجالیهٔ اندک و منافع بسیار دارد (الخ) مؤلّف عرض کند که حقیقت لوبان برمعنی پنجم بآن نوشته ایم وهم او بر پسته فرماید که اسم فارسی ومعرّب آن فستق وبسریانی بستقی وبیونانی بستاقیا و بفرنگی بسپا وبهندی معروف به پسته وآن ثمر درختی است که بفارسی بسفرنا معدد بقول

شیخ الرئیس گرم در آخر دوم و در ان قبض و تحلیل و جلا و تنقیه و تفتیح است و بوجه خوشبو مقوی (اردو) (۱) دیکھو بان کے پانچویں معنے (۲) پستہ بقول آصفیہ فارسی مذکر ایک میوے کا نام ہے جس کا پوست بادامی اور مغز رنگ میں سبز ہوتا ہے۔ فستق۔

بستر بقول سروری انچہ گسترانند بجہت خوابیدن و بعربی فراش گویند (حکیم فرخی ؎) مست گشت و زبہر خفتن ساخت ٭ خویشتن را کنار من بستر ٭ صاحب ملحقات برہان ہم ذکر این کردہ و بقول فدائی کہ از علمای معاصر عجم است جای درخت خوابہار گوید کہ گاہے مضاف میشود بطرف خواب و بالفظ آرام و آسایش و آسودگی و راحت و با مصادر افگندن و انداختن مستعمل صاحب سخندان فرماید کہ (بسترت) در سنسکرت بمعنی گسترده شده و هم او گوید کہ بستر را بزبان سنسکرت بستار نام است صاحب ساطع بر بستار می فرماید کہ بمعنی گستردن و بسط است و بر بستر فرماید کہ بزبان سنسکرت پارچہ را گویند کہ فرش و بساط باشد و بستر اہم مؤلف عرض کند کہ فارسیان لغت سنسکرت را تقریبا استعمال کردہ اند و استعمال این بالغات فرس در ملحقات می آید (اردو) بستر بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ بچھونا۔ فرش۔

بستر آسودگی استعمال۔ مرکب اضافی

بستر راحت است و بستری را گویند کہ بران راحت نصیب شود مقابل بستر غم (ظہوری ؎) پہلو دلی ریش شد بر بستر آسودگی ٭ خارصحرائے مشقت غیرت سنجاب بود ٭ (ولہ ؎) ظہوری آنزمان بر بستر آسودگی غلطی ٭ کہ دل از شوق مژگان ہر زمان بر نیشتر غلطد ٭ (صائب ؎) شمع را بالین بر بال و پر پروانہ

(۱۳۸۴)

است ؛ بستر آسودگی خاکستر پروانہ است ؛ (اردو) فارسی ترکیب سے بسر راحت۔ بستر آسودگی کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔ یعنے وہ بستر جس پر آرام اور راحت ملے۔

بستر آہنگ اصطلاح۔ بقول جہانگیری (۱) لحاف باشد صاحب رشیدی فرماید کہ (۲) چادری کہ بالای بستر کشند و بگسترند (لبیبی ۵) خوشا حال لحاف و بستر آہنگ ؛ کہ می گیرند ہر شب در برت تنگ ؛ و فرماید کہ بعضی بمعنی چادر شب گفتہ اند کہ برای گرد نشستن بر بستر و لحاف گسترند۔ صاحب برہان گوید کہ لحاف و نہالی بقول بعض چادر شبی۔ صاحب ناصری گوید کہ بہ معنی دوم اصل است چہ آہنگ بمعنی کشیدن است صاحب جامع بر معنی اوّل قانع۔ صاحب بحر ہمزبان برہان۔ خان آرزو در سراج گوید کہ مطلق رخت خواب است کہ بگسترانند و بقول بعض چادری کہ محافظت بستر کند۔ زلہ بر دارش بہار و کرامن بدیل بستر کردہ گوید کہ مثلہ و نیز ذکر معنی دوم کند **مؤلف** عرض کند کہ سحاف در عربی زبان جامہ کہ از پنبہ و قز آگندہ باشد از ہمین است کہ صاحب برہان در معنی این ہنالی را آوردہ انچہ صاحب ناصری اشارۂ ماخذ کردہ است مقصودش ہمین قدر باشد کہ قلب اضافت آہنگ بستر باشد یعنی بستر کش و بستر پوش کہ حفاظت بستر کند پس معنی دوم حقیقی است و سند لبیبی تا معنی اوّل کند و ذکر لحاف کہ در کلام اوست مگر آنکہ باشد و پس حاصل اینست کہ معنی دوم اصل است و معنی اوّل مجاز آن (اردو) (۱) لحاف اسم مذکر۔ دیکھو بالاپوش کے پہلے معنے (۲) پلنگ پوش بقول آصفیہ اسم مذکر۔ بالاپوش۔ وہ بڑا کپڑا جو پلنگ پر بستر کی حفاظت کے واسطے ڈالتے ہیں یہ کپڑا اکثر چھپا ہوا ہوتا ہے۔

بستر افتادن مصدر اصطلاحی۔ گسترده شدن بستر باشد (ظہوری ۵) خوش آنکہ پیش درت بسترم چنان افتد ؛ کہ بالشی بہ سر آستانہ

(الف اول)

بگذارم ۔ (اردو) بچھونا ہونا ۔

بستر افسانہ استعمال ۔ مرکب اضافی است باضافت تشبیہی کہ فارسیان افسانہ را ببستر تشبیہ دادہ اند (ظہوری ؎) گاہی کہ داد نرگس شوخت سری بخواب ۔ ازناز وعشوہ بستر افسانہ پر شد است ۔ (اردو) افسانہ کو فارسی نے بستر افسانہ کہا ہے ۔ مذکر ۔

بستر افگندن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ گستردن بستر باشد وبس (دانش مشہدی ؎) درمیان خلق نتوان بستر راحت فگند ۔ سر نہم بر دامن صحرا چو خواب آید مرا ۔ مؤلف عرض کند کہ از سند بالا (بستر فگندن) پیدا ست عیبی نماند کہ فگندن اصل است وافگندن مزید علیہ آن ۔ (اردو) بستر بچھانا ۔ دکن میں بچھونا کرنا ۔

بستر انداختن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت ۔ **مؤلف** عرض کند کہ مرادف بستر افگندن است کہ گذشت (فطرت مشہدی ؎) بہر وادی کہ شوقم بستر آسایش انداز د ۔ رہ خوابیدہ پہلومی زند بر خواب محملہا ۔ (ظہوری ؎) بستر بیماری انداختیم ۔ آتشی در استخوان تب زدیم ۔ (اردو) دیکھو بستر افگندن ۔

بستر اندازان کردن مصدر اصطلاحی بمعنی بستر انداختن است وبستر اندازی کردن وبظاہر الف ونون (اندازان) زائدی نماید (ظہوری ؎) ناتوانان سنگ کویت بہر بالین چیدہ اند ۔ خارمی چینند شاید بستر اندازان کنند ۔ (اردو) دیکھو بستر انداختن وافگندن ۔

بستر برچیدن مصدر اصطلاحی ۔ بمعنی گستردن بستر باشد (ظہوری ؎) برنچیدم بستر آہ ای در یغ ۔ در دبید ردی بدرمان برنخورد ۔ (اردو) دیکھو بستر افگندن ۔

(۱) **بستر بیتابی** استعمال (۱) مرکب اضافی

(۲) **بستر بیماری** است کہ فارسیان باضافت

تشبیہی بیتابی را بہ بستر تشبیہ دادہ اند و (۲) مرکب اضافی بمعنی خودش (ظہوری ۵) گسترانم بہر طاقت بستر بیتابیے ز بالش بیماری زیر سر صحبت نہیم تا سند (۲) بر (بستر انداختن) از ظہوری گذشت (اردو) (۱) فارسیوں نے بیتابی کو بستر کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔ بستر بیتابی۔ بیتابی کو رکھ سکتے ہیں۔ مذکر۔ (۲) بیماری کا بستر۔ مذکر۔

بستر پرست اصطلاح۔ اسم فاعل ترکیبی کسی کہ دائما بر بستر خود افتادہ باشد و کنایہ از سست و آسودگی (ظہوری ۵) زبیماری چہ راحت پہلو بستر پرستان را ز مبادا زخم مرہم سینۂ خنجر پرستان را (اردو) بستر پرست بہ ترکیب فارسی اُس شخص کو کہہ سکتے ہیں جو سُست اور کاہل ہو اور راتدن اپنی سُستی سے بچھونے پر پڑا رہے۔ کاہل۔ دیکھو آسودگی

بستر خواستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرد از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی طلب و خواہش بستر کردن معاصرین عجم بر زبان دارند۔ (خان آرزو ۵) بہر صورت کہ در کوی بتان اقتادم افتادم نخواہم بستر و بالین بر نگ خون خواہید مگو (اردو) بستر چاہنا

(الف) **بسترد** (الف) بقول شمس دور کرد و حک کردن و محو صاحب موید در

(ب) **بسترون** نسخۂ مطبوعہ بحوالۂ قنیہ گوید کہ بالضم دور کرد و محو ساخت و بحوالۂ شرح مخزن گوید کہ بمعنی سترون و حک و محو کردن و نزدیک سترون بمعنی حلق کردن مدی۔ و در نسخ قلمی دور کردن (کذا فی القنیہ) و بحوالۂ شرح مخزن بمعنی حل کردن و محو ساختن است و فرماید کہ اما مشہور بمعنی حلق کردہ است۔ صاحب ہفت گوید کہ دور کردن و حک کرد و محو ساخت و حلق کرد **مؤلف** عرض کند کہ کم التفاتی و بی تحقیقی صاحب شمس کہ بر الف معنی مصدری و اسم جامد بیان کرد و موید الفضلا از برای تائید فضلا۔ پردہ از حقیقت بر نداشت

(۳۴۲۰)

وهمچون صاحب شمس توجه خود بسوی معنی مصدری گماشت ما حقیقت این بذیل (ب) بیان بیان کنیم و(ب) بقول جهانگیری با اوّل مکسور بمعنی ستردن یعنی (۱) پاک کردن و(۲) محو ساختن صاحب رشیدی گوید که استعمال به با بسیار است صاحبان برهان وجامع وسراج ذکر این کرده اند وصاحب ناصری بذکر معنی اوّل گوید که (۳) تراشیدن صاحب بحر این را کامل التصریف گوید ومضارع این بستر د به فتح رای مهمله وهم او بر ستردن بدون بای زائد بذکر معنی اوّل وسوم قانع وفرماید که بیشتر معنی سوم در ازالهٔ مویها مستعمل وگوید که بضم اوّل نیز آمده صاحب موارد فرماید که مرادف استردن **مؤلف** عرض کند (استردن) که در مقصوره گذشت اصل است وحقیقت ماخذش همدر انجا مذکور وستردن که می آید مخفف آن بحذف الف اوّل وبستردن مزید علیه آن به زیارت موحده وصراحت همه معانی بر (استردن) گذشت و(الف) به سکون رای مهمله ماضی مطلق وبه فتح رای مهمله مضارع (**اردو**) الف ۔ ماضی مطلق اور مضارع ہے (ب) کا اور (ب) دیکھو استردن ۔

بستر ساختن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که قرار دادن وکردن بستر است (ارزقی هروی ۵) زآب روشن سازیم بستر د بالین ما زخاک تیره برآریم لولوی شهوار (**اردو**) بچھونا بنانا

بستر سمندر اصطلاح ۔ بقول رشیدی و برهان وجامع وبحر وسراج (جهانگیری در تحقیق) کنایه از آتش **مؤلف** عرض کند که این کنایه باشد که آتش آرام گاه سمندر است (**اردو**) دیکھو آتش ۔

بستر شب خواب استعمال ۔ بقول انند بحواله غوامض سخن ۔ بستری که شب برد خواب

کنند (شانی تکلو ۵) تا بر سر خاکستر گلخن نه نشینم ۵ خورشید من از بستر شب خواب نخیزد ۵ مؤلف عرض کند که مرکب اضافی است و (شب خواب) قلب اضافت خواب شب (اردو) وہ بستر جس پر رات میں سوئیں۔ مذکر۔

بستر شدن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی قرار یافتن بستر است (امامی ہروی ۵) تا گلش را نافہ مشک ختن بستر شود ۵ سنبلش را تودہ برگ سمن بالین کند ۵ (اردو) بستر ہونا بچھونا قرار پانا۔

بستر شدن ختن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی قرار یافتن بستر است (امامی ہروی ۵) تا گلش را نافہ مشک ختن بستر شود ۵ سنبلش را تودہ برگ سمن بالین کند ۵ (اردو) بستر ہونا بچھونا قرار پانا۔

بستر عدل | استعمال۔ مرکب اضافی است بمعنی عدل۔ فارسیان باضافت تشبیہی عدل را بہ بستر تشبیہ دادند (انوری ۵) پہلوی ملک بستر عدل انگہے نبود ۵ کاقبال کرد بالش عالیت آشکارا ۵ (اردو) فارسیوں نے عدل کو (بستر عدل) کہا ہے عدل بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ برابر ہی۔ نصفت مساوات۔ انصاف معدلت۔ دادگستری۔

بسترغ | بقول مؤید (مطبوعہ مطبع نولکشور) بفتح یکم و ضم سوم بحوالہ لسان الشعرا وادات بر وزن افشرد و فرماید کہ بضم با نیز و بقول بعض بفتح۔ رستنی است کہ آنرا اسپرک گویند و قیل گیاہے است کہ رنگ سبز بدان رزند و آن رنگ را اسپرکی خوانند و بحوالہ دستور گوید کہ (۲) پارہ از خوشۂ انگور و خرما در نسخۂ قلمی ہمین معنی بر بسترغ مرقوم کہ بہ موحدہ و بہ شین معجمہ دوم ورای مہملہ و غین معجمہ می آید و در دیگر نسخ قلمی خلاف حروف این است بالجملہ اسپرک کہ بجای خودش گذشت

بران اشارهٔ این نیست وانچه از اسپرک حوالهٔ (ارحیقنه) بدست می آید در انجا هم هیچ اشارهٔ این حاصل نمی شود۔ صاحب محیط (بسترغ) را بموحده به سین مهمله و فوقانی و را و عین مهملتین در آخر نوشته گوید که همان اسپرک و بذیل همین گوید که به شین معجمه عوض مهمله هم باشد که آنرا در عربی اکلیل الملک گویند و اشارهٔ (اکلیل الملک) بر (ارحیقنه) کرده که گذشت و همدر انجا (استرغ) را بالف اوّل لغت سریانی گفته **مؤلف** عرض کند که (بشترغ) به موحده و شین معجمه و فوقانی و رای مهمله و غین معجمه به همین هر دو معنی بیان کردهٔ موید می آید پس معلوم می شود که این لغت فارسی زبان نیست بلکه سریانی است و اصل این همان بسترغ و بشترغ به سین مهمله و معجمه و عین مهمله در آخر هر دو ست که صاحب محیط ذکرش کرده و تعریف این بر اسپرک و ارحیقنه گذشت اختلاف بعض حروف در تعریف محققین بالا نتیجهٔ تصرف اهل مطابع و کاتبین باشد دیگر هیچ۔ ما قول محیط را که محقق مفردات طب است معتبر دانیم **(اردو)** (۱) دیکھو اسپرک اور ارحیقنہ (۲) انگور اور کھجور کے خوشے کا ایک حصہ۔ مذکر۔

بسترکردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف بستر ساختن است که گذشت (قاسمی گونابادی ۵) کشان ریش ایشان بو تا بناف گهر کرده بستر از ان گه لحاف **(اردو)** دیکھو بستر ساختن۔

بسترگستردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی است (جمالی اصفهانی ۵) از هران جانب که روآری ز پس نقش بدیع ۵ جبرئیل آنجا بگسترد است گوئی بستری ۵ (ظهوری ۵) که بستر گستر دبهر اسیری ۵ که جزء بازوی خود بالین

نمودن (اردو) بستر لگانا یا جمانا۔ بقول آصفیہ کسی جگہ رات بستر کرنے کے واسطے بچھونا کرنا۔ خصوصاً شب میں

بسترم بقول ضمیمۂ برہان بضمّ اوّل وثالث (۱) جوشش و دمیدگی اعضاً باشد و بکسر اوّل (۲) بمعنی بترا شم و پاک سازم و فرماید کہ بمعنی اوّل باشین منقوطہ ہم می آید۔ صاحب مؤیّد نسبت معنی اوّل صراحت مزید کند کہ دمیدگی اندام را باد گویند۔ صاحب ہفت گوید کہ ترجمۂ معنی اوّل در عربی شراست کہ دمیدگی و جوشش اعضا است باخارش **مؤلّف** عرض کند کہ آنچہ بہ شین معجمہ بمعنی اوّل می آید مبدّل ایں باشد چنانکہ کستی و کشتی و ماخذ این جزیں نمی نماید کہ بیمار این مرض صاحب فراش می شود پس فارسیان بزیادت (میم تخصیص) ہمچون (دہم و دوازدہم) این را بمعنی (مخصوص بستر) برای این مرض وضع کردند و بمعنی دوم مضارع متکلّم مصدر (بستردن) کہ گذشت (اردو) (۱) دیکھو انروب (۲) دیکھو مصدر بستردن یہ اسکا مضارع متکلّم ہے

بسترنشین اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ (۱) از قبیل مسند نشین **مؤلّف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و معنی لفظی این کسی کہ نشست او بر بستر است و (۲) کنایہ از بیمار کہ دائما بر بستر می باشد معاصرین عجم تصدیق اینمعنی می کنند و فرق مد بسترنشین و صاحب فراش این است کہ آن بہ معنی مجرد بیمار است و این بمعنی بیماری کہ نشستن نتواند و دائما بر بستر افتادہ و دراز کشیدہ باشد بوجہ ناتوانی (اردو) (۱) بستر یا بچھونے پر بیٹھا ہوا۔ (۲) بیمار۔ مذکر۔

بستر و بالین نہادن استعمال۔ بستر کردن و بالین بر بستر نہادن است (ظہوری ۵) در خور لیلیٰ و مجنون بستر و بالین نہد کوہ ہائے گل ازین رو تودہ ہای خار داشت (اردو) بچھونا کرنا۔ اس میں بستر بچھانا اور اسپر تکیے رکھنا دونوں داخل ہیں۔

بستری بودن اصطلاح۔ بقول رہنما بجوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار کنایہ از صاحب فراش و بیمار بودن است **مؤلف** عرض کند کہ بای نسبت را بر لفظ بستر زیادہ کردہ اند و بس **(اردو)** صاحب فراش ہونا۔ بیمار ہونا۔ دکن میں (فریش ہونا) کہتے ہیں جیسے "وہ دو مہینے سے فریش ہے" یعنی بچھونے پر پڑا ہے اور بیمار ہے۔

بست شکستن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ وبہار و بحر از حد تجاوز کردن (خان خالص ۵) بردہ از دل کہ خیال بت پیمبر است مرا کہ شکست است ندانم دگر این بست مرا **مؤلف** عرض کند کہ بست بمعنی حد پرنشان ہفتش گذشت و این مرکب از ہمانست **(اردو)** حد سے تجاوز کرنا (حد سے بڑھنا دیکھو از جا برآمدن)

بستک بقول رشیدی بالفتح مرتبان کوچک سفالین وچینی۔ فرماید کہ (۱) مرادف بستو است کہ می آید صاحب برہان می فرماید کہ (۲) بروزن اُردک صمغ درخت پستہ وبقول بعض (۳) کندر است وبقول بعض صمغی است کندر نام کہ بعربی لبان خوانندش۔ صاحب ناصری بذکر معنی دوم گوید کہ (۴) نام ولایتی از پارس قریب بہ بحر عمان ولار و خاک کرمان کہ حاکمی خاص دارد در انجا کلا اہل سنت اند و ذکر (بستو و بستک) را ہم کردہ تصدیق معنی اول کند و فرماید کہ بستو معرب آنست وہم او فرماید کہ (۵) چوبی را نیز گویند کہ بدان ماست برہم زنند تا کرہ و دوغ از یکدیگر جدا شود آن را آنین ہم نامند۔ صاحب جامع بر معنی دوم وسوم قانع **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اول مرکب است با بست بمعنی ہفتش و کاف تصغیر بمعنی چیزے کوچک کہ محدود است و کنایہ از مرتبان و بمعنی دوم وسوم اسم جامد است مرکب از ہمان بست کہ بمعنی سیزدہمش گذشت و کاف تصغیر یعنی چیز کوچکے کہ بست شدہ است و منجمد و اشارہ این بر بسیج کردہ ایم کہ معرب

ہمین است نسبت معنی چہارم خیال ما این است کہ ہمان بست باشد کہ بر معنی سومش مذکور بزیادت کاف تعظیم یا زائدہ چنانکہ ماماک وزلوک و وجہ تسمیہ آن ہم ہمہ را انجا گذشت یا ولایتی دیگر باشد کہ تعریفش زائد از بیان بالا معلوم نشد۔ حالا عرض می شود نسبت معنی پنجم کہ این مرکب است با بست کہ بمعنی دہش گذشت و کاف تصغیر یا تخصیص بمعنی گرہی کوچک یا مخصوص و کنایہ از آلہ کہ سرش گرہ مدور دار د کہ بدان ماست را برہم زدہ مسکہ جدا کنند (اردو) (۱) چھوٹا مرتبان مذکر۔ (۲) درخت پستہ کا گوند۔ مذکر (۳) گوند۔ دیکھو بان (۴) ایک ولایت کا نام بستک ہے جو پارس میں بحر عمان کے قریب واقع ہے۔ مونث (۵) مہندی۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مونث۔ بلوفی۔ رئی۔ وہ لکڑی جس سے وہی بلوتے ہیں۔

بستگان اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار با کاف فارسی بمعنی وابستہ **مؤلف** عرض کند کہ مزید علیہ بستہ باشد کہ اسم مفعول بستن است بمعنی بستہ شدہ و کنایہ از وابستہ و متعلق چون خواستند کہ با الف و نون زائد تان مرکب کنند بقاعدہ فارسی ہای ہوز آخرہ را بہ کاف فارسی بدل کردند۔ جا دارد کہ الف و نون را برای جمع گیریم چنانکہ بچگان اندرین صورت معنی این (۲) وابستگان باشد یعنی متعلقان چنانکہ "ما ہم از وابستگان یاریم" خیال ما این است و معاصرین عجم ہا ما اتفاق دارند کہ صاحب رہنما در تعریف این جمع را واحد نوشت (اردو) (۱) وابستہ بقول آصفیہ متعلق۔ دیکھو بازمان (۲) وابستگان (۱) کی جمع۔ بقاعدۂ فارسی۔ اردو میں مستعمل ہے جیسے "ہم وابستگان دردولت سے ہیں"۔

بست گہوارۂ فنا اصطلاح۔ بقول شمس اسیر و گرفتار بست دنیا **مؤلف** عرض کند

اگر بست را مخفف بسته و مراد از بندی و گرفتار گیریم - مرکب اضافی و کنایہ از معنی بالا موافق قیاس می شود ولیکن استعمال این از نظر ما نگذشت و دیگر محققین اصطلاحات هم ساکت - بدون سند استعمال تسلیم نه کنیم - معاصرین عجم هم بر زبان ندارند (اردو) محبت دنیا میں گرفتار - دنیادار

بستگی اصطلاح - بقول فدائی که از علمای معاصرین عجم بود بمعنی (ا) قید و نسبت است - **مؤلف** عرض کند که حاصل بالمصدر بستن بمجاز است و معنی حقیقی این بندش و مجازاً بمعنی تعلق چنانکه (دل بستگی) (صائب ؎) بستگی کفر است در آئین ما اصل گشتگان را ز کمر زنار در بتخانه می باید کشود (۲) بمعنی بندش و مسدودی چنانکه بستگی گوش (ولہ ؎) تا دخل نباشد نتوان خرج نمودن را از بستگی گوش زبان لال برآید (اردو) (ا) باندھنے کا حاصل بالمصدر بندش اور بستگی بھی بولتے ہیں جیسے دل بستگی -

لیکن مجرد بستگی اردو میں مستعمل نہیں ہے اسکی جگہ تعلق کا استعمال ہے (۲) بند ہونا کا حاصل بالمصدر

بستگی داشتن مصدر اصطلاحی - بند ہونا - (صائب ؎) قفل روزی در جوانی بستگی هرگز نداشت را ز بخیت تا دندان کلید رزق را دندانه ریخت را (اردو) بند ہونا -

بستم بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالکسر (ا) ترجمہ عشرین است **مؤلف** عرض کند میم تخصیص بر بست زیادہ کردہ اند کہ بمعنی شانزدہم گذشت و ترجمہ این در سنسکرت بشٹم است چنانکہ صاحب سخندان آوردہ و این اتحاد قاعدہ باشد مخفی مبادکہ انچہ صاحب انند ترجمہ این محض عشرین نوشتہ درست نباشد چرا کہ در عربی زبان از برای دہم عاشر می آید چنانکہ (هذا الیوم العاشر) و از برای دیگر عشرات باید کہ عشرات را مضاف الیہ قرار دہیم کہ (یوم العشرین) بمعنی روز بستمی (اردو) بیسوان - یعنی بیس سے

نسبت رکھنے والا۔

(۲) بسم۔ بقول مؤید بمعنی لذت مؤلف عرض کند کہ این را بجز نسخۂ مطبوعہ مطبع نولکشور در دیگر نسخ قلمی نیافتیم و این دست تصرف مؤلفین مطبع باشد کہ ہمین قسم کارہا در فرہنگ ہا کردہ اند معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فارسی زبان ازین ساکت۔ بدون سند استعمال اعتبار را نشاید

(اردو) لذت۔ مؤنث۔

بستن بقول بحر بالفتح (ا) نقیض کشودن وکشادن و فرماید کہ کامل التصریف است و مضارع این بندد۔ نیز فرماید کہ اسم فاعل این نیامدہ وگوید کہ تبدیل سین بنون واز دیا دوال ابجد در صیغہ ہای غیر سالم این مصدر سماعیست۔ صاحب موارد ہم ذکر این معنی می کند و فرماید کہ حاصل بالمصدر این بست و بند و امر این ہم بند۔ لازم و متعدی ہر دو آمدہ مؤلف عرض کند کہ مقصودش جز ین نیست کہ بمعنی بندیدن وبستہ شدن ہر دو باشد۔ بتحقیق ما اسم مصدر این ہمان بست است کہ بر معنی ششمش گذشت فارسیان آنرا باعلامت مصدر تن مرکب کردہ مصدری وضع کردہ اند از دو فوقانی یکی را حذف کردند و بمعنی (چیزی را بارسن وامثال آن بستن است) مخفی مباد کہ بندیدن ہم بہمین معنی می آید و محققینے کہ ملحقات (بندیدن) را بامصدر بستن متعلق کردہ قواعد تبدیل حروف را بکار بردہ اند سکندری خوردہ اند حاصل این است بند کہ بقول بحر مضارع بستن است و بتحقیق ما مضارع بندیدن باشد کہ می آید وصاحب موارد کہ بند را حاصل بالمصدر بستن قرار می دہد ما آنرا حاصل بالمصدر بندیدن خیال می کنیم وعرض میشود کہ بستن سالم التصریف است نہ کامل التصریف چنانکہ صاحب بحر خیال می کند و آنکہ او را در غلط انداخت ہمان مضارع وانچہ صاحب موارد بند را امر حاضر

بستن خیال می کند تسامح اوست کہ آن امر حاضر بندیدن است نہ بستن وحقیقت ہمان است کہ بستن را بوجہ سالم التصریف امر حاضر نیامدہ وبند و بہ بند امر حاضر بندیدن است کہ در محاورہ مستعمل است بہار ہم ذکر این معنی کردہ (اردو) باندھنا۔ بقول آصفیہ کھولنے کے خلاف۔ بندش کرنا۔ کسنا۔ جکڑنا۔ گرہ لگانا۔ گانٹھ دینا۔

(۲) بستن۔ بقول بحر بمعنی منجمد شدن و گردو فراہم آمدن چنانکہ (بستن شکر در چیزی) صنائع موارد و بہار ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ اسم مصدر این را با معنی سیزدہم لفظ بست تعلق است کہ بمعنی منجمد آمدہ و سند این بر (مصدر مرکب) مذکورۂ بالا می آید (اردو) منجمد ہونا۔ دیکھو بربستن کے پانچویں معنے۔

(۳) بستن۔ بقول بحر نشو و نما کردن و نیفزودن از انجہ ہست حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد و دیگر محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ازین معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است ولیکن بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم اگر سند استعمال بدست آید مجاز معنی اوّل دانیم کہ چون چیزی بستہ شود نشود نمای آن بند شود (اردو) ٹھہرنا۔ بقول آصفیہ درخت یا پودے یا انسان وغیرہ کا بڑھنے سے رہجانا۔ قوت نامیہ کا زوال ہوجانا۔

(۴) بستن۔ بقول بحر صورت خیال و نقش را بستن **مؤلف** عرض کند کہ ما این را متعلق بہ معنی دہم دانیم کہ بستن در (بستن نگار) بمعنی کردن نگار است و بستن بمعنی کردن بر نشان دہش می آید۔ پس ہیچ ضرورت ندارد کہ از مجرّد بستن۔ معنی خیال و نقش را بستن پیدا کنیم معاصرین عجم و محققین زبان فرس ازین معنی ساکت اند معلوم می شود کہ صاحب بحر از مصدر مرکب (بستن خیال) کہ می آید تسامح کردہ است (اردو) نقش کرنا۔ خیال کرنا۔

(۵) بستن ۔ بقول بحر بمعنی پیوند کردن و پیوند گرفتن چون (بستن آئینہ) و (بستن خضاب) ہمہ ہم ذکر این معنی کردہ صاحب موارد ہمین معنی را بستن نوشتہ و بسند آن (بستن سخن بہ کسے) و (بستن مصرع بیکدیگر) را آوردہ ۔ بخیال ما (بستن آئینہ) متعلق بہ معنی ہمجد ہم است کہ مراد از قائم کردن آئینہ باشد و (بستن سخن بہ چیزی) متعلق بہ معنی بست دوم کہ موزون کردن و گفتن باشد و (بستن مصرع بہ یکدیگر) بمعنی متعلق کردنش بہ یکدیگر ۔ تعلق دارد با معنی شانزدہم کہ علاقہ دادن چیزی بچیزے است و برای اینمعنی البتہ (بستن خضاب و حنا) سند است ولیکن طرز بیان محققین خوب نیست بہتر آنست کہ عوض پیوند کردن و پیوند گرفتن (ایشان و چسپاندن) قائم کنیم (اردو) لگانا ۔ ملنا ۔

(۶) بستن ۔ بقول ۔ بحر بمعنی پیدا شدن و کردن چون (بستن شگوفہ) و (بستن آبلہ) و انچہ صاحب موارد (بستن میغ) را بسند این معنی آورد کہ می آید و انچہ صاحب موارد و بہار بمعنی (برآوردن و آوردن) را بوثیقہ (آبلہ بستن) جدا قائم کردہ ضرورت آن ندانیم کہ تعریف بحر حاوی بر ہمہ معانی است (اردو) پیدا ہونا ۔ پیدا کرنا ۔

(۷) بستن ۔ بقول بحر و بہار بمعنی بنا کردن چون (بستن حصار) صاحب موارد این را باستناد بالا ۔ ساختن و ساز کردن نوشتہ **مؤلف** عرض کند کہ تسامح اوست کہ از غور کار نگرفت ما با صاحب بحر اتفاق داریم کہ (بستن حصار) بمعنی بنا کردن حصار است یا قائم کردنش کہ بر معنی ہفدہم ہم می آید (اردو) بنا ڈالنا ۔ بقول المصفیہ ۔ بنیاد کرنا ۔ تعمیر کرنا ۔ عمارت بنانا بھی کہہ سکتے ہیں ۔ دکن میں بمعنی تعمیر مستعمل ہے جیسے "مکان باندھنا"

(۸) بستن ۔ بقول بحر بمعنی بند کردن و بند شدن چون (بستن رخنہ) صاحب موارد بر متعدی قانع **مؤلف** عرض کند کہ (بستن در) و

(بستن دکان) بجای خودش می آید کہ متعلق بہمین است۔ مجاز معنی اوّل باشد (اردو) بند کرنا بند ہونا

(۹) بستن۔ بقول بحر و موارد و بہار بمعنی پوشیدن چون (بستن پیرایہ) و (بستن زنّار) صاحب موارد صراحت مزید کند کہ بمعنی متعدّی ہم آمدہ و سند این بر (بستن پیرایہ و زیور و کلاہ) می آید **مؤلّف** عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) پہننا۔ پہنانا۔

(۱۰) بستن۔ بقول بحر و موارد بمعنی کردن چون (بستن ورم) **مؤلّف** عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) کرنا۔

(۱۱) بستن۔ بقول بحر و موارد و بہار بمعنی بار کردن چون (بستن بارگاہ) و (بستن خم) **مؤلّف** عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) لادنا بقول آصفیہ کسی جانور پر بوجھ رکھنا۔ بہار رکھنا دکن میں بار کرنا بھی مستعمل ہے۔

(۱۲) بستن۔ بقول بحر بمعنی لازم کردن چون (باز بستن) **مؤلّف** عرض کند کہ دیگر کسی از محقّقین فارسی زبان ذکر این نکرد و (باز بستن) ہم نمی آید و سند استعمال پیش نہ شد و معاصرین عجم ہم بزبان ندارند پس طالب سندی باشیم (اردو) لازم کرنا۔

(۱۳) بستن۔ بقول بحر و موارد و بہار بمعنی آراستن و ترتیب دادن چون (بستن تحفہ) **مؤلّف** عرض کند کہ در اینجا اسم مصدر این بست بمعنی اوّل اوست کہ بمعنی باغ گذشت و آراستگی را منوجہ متعلّق بدان توانیم کرد (اردو) دیکھو آراستن۔ (ترتیب دینا کرنا) بقول آصفیہ سلسلہ وار کہنا سجانا۔ ٹھکانے سے چننا۔

(۱۴) بستن بقول بحر بمعنی ریختن چون (بستن آب) صاحب موارد (بستن آب) را بمعنی دادن آب آوردہ **مؤلّف** عرض کند کہ ہر دو صحیح است و مجاز معنی اوّل بستن و بہار بستن ریختن (بستن توپ) را آوردہ و ما این را با معنی بست و یکم

متعلّق کنیم بای حالِ درینجا ہمین قدر کافی است
کہ بستن بمعنی رشتن و دادن برای آب می آید۔
(اردو) دینا جیسے پانی دینا دکن میں انہیں
معنوں میں پانی باندھنا مستعمل ہے جیسے "اس کھیت میں
تو آج پانی نہیں باندھا گیا" یعنی پانی نہیں دیا گیا
(۱۵) بستن۔ بقول بحر و موارد و بہار بمعنی
رسانیدن چون (بستن آب در جوی) مؤلّف
عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است و بس (اردو)
پہنچانا جیسے "کھیت میں پانی پہنچانا"
(۱۶) بستن۔ بقول موارد۔ علاقہ دادن چیزی
را بچیزی چنانکہ (بستن وسمہ و خضاب و حنا) و
(بستن دل) مؤلّف عرض کند کہ تعلّق با
چیزی پیدا کردن و متعلّق کردن چیزی بچیزی و سند
(بستن دل) موافق آنست۔ امّا سند اوّل الذکر
با این تعلّق ندارد بلکہ ما آنرا متعلّق دانیم با
معنی پنجم کہ وسمہ و خضاب و حنا را بر ریش
و سر و دست و پا پیوست می کنند۔ مجاز معنی
اوّل باشد (اردو) ایک چیز کو دوسری کے
ساتھ متعلّق کرنا۔ دکن میں (باندھنا) انہیں معنوں
میں مستعمل ہے جیسے "دل باندھنا" بمعنی دل
لگانا۔ تعلّق خاطر پیدا کرنا۔
(۱۷) بستن۔ بقول موارد و بہار بمعنی مطیع
کردن و رام کردن چنانکہ (بستن مار) مؤلّف
عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو)
مطیع کرنا۔ دکھیو ادب کردن۔
(۱۸) بستن۔ بقول موارد بمعنی ساختن و
ساز کردن مؤلّف عرض کند کہ ہمہ اسنادش
کہ در ملحقات می آید متقاضی آنست کہ بمعنی عائد
و قائم کردن یا وضع کردن یا قرار دادن یا
قرار گرفتن و قائم شدن گیریم نہ ساز کردن و
ساختن و نہادن را ہم داخل ہمین معنی
دانیم چنانکہ (بستن تقصیر) و برای معنی بیان
کردہ اش سندی نیافتیم (اردو) کرنا۔ ساز باز کرنا
بقول آصفیہ۔ سازش کرنا۔ میل جول کرنا۔

(۱۹) بستن۔ بقول موارد بمعنی داشتن چنانکہ (بستن روزہ) مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) رکھنا۔

(۲۰) بستن۔ بقول موارد بمعنی پاشیدن چون (بستن نمک) مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) چھڑکنا۔

(۲۱) بستن۔ بقول موارد بمعنی ریختن بر قالب چنانکہ (بستن توپ) مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) ڈھالنا۔ دیکھو با قالب ریختن۔

(۲۲) بستن۔ بقول موارد بمعنی گفتن و موزون کردن چنانکہ (بستن شعر و مصرع) مؤلف عرض کند کہ نقل سخن کردن ہم داخل ہمین است چنانکہ (بستن خبر از زبان کسی) و گفتہ شدن ہم کہ مجہول گفتن است چنانکہ (بستن حرف) (اردو) کہنا۔ موزون کرنا۔ نقل کرنا۔ کہا جانا۔

(۲۳) بستن۔ بقول موارد بمعنی پنہان کردن چنانکہ (بستن رو) (اردو) چھپانا۔

(۲۴) بستن۔ بقول موارد بمعنی باز داشتن چنانکہ (آب بستن از چیزی) و کسے مؤلف عرض کند کہ مقصودش غیر از دریغ کردن نباشد (اردو) باندھنا۔ بقول آصفیہ پانی باندھنا۔ یعنی پانی روکنا۔ بند لگانا۔

(۲۵) بستن۔ بقول موارد بمعنی ازالہ کردن و دور کردن چنانکہ (بستن تپ) (اردو) زائل کرنا۔ دور کرنا۔ دفع کرنا۔

(۲۶) بستن۔ بقول موارد بمعنی سرودن چنانکہ (بستن ترانہ) (اردو) گانا۔

(۲۷) بستن۔ بقول موارد بمعنی افگندن و انداختن چنانکہ (بستن زنجیر) و (بستن شورش) مؤلف عرض کند این را متعلق بہ معنی ہجدہم ہم توان کرد کہ قائم کردن ہم انداختن و نہادن است (اردو) دیکھو افگندن و انداختن اور بستن کے اٹھارویں معنے۔

(۲۸) بستن - بقول موارد بمعنی شور انیدن چنانکہ (بستن خواب) مؤلف عرض کند کہ بمعنی مانع شدن و حائل شدن است (اردو) روکنا۔

(۲۹) بستن - بقول موارد بمعنی کشیدن چنانکہ (بستن بدار) (اردو) کھینچنا۔

(۳۰) بستن - بقول موارد بمعنی جمع کردن چنانکہ (بستن وخیرہ) (اردو) جمع کرنا۔

(۳۱) بستن - بقول موارد بمعنی روان کردن مؤلف عرض کند کہ مقصودش غیر از جاری کردن نباشد چنانکہ (بستن سیاست) (اردو) جاری کرنا۔

(۳۲) بستن - بقول موارد - خوردن چیزی بر چیزی چنانکہ (بستن سیلی) مؤلف عرض کند مقصودش غیر از واقع شدن و عائد شدن نیست (اردو) کھانا۔ جیسے مار کھانا۔

(۳۳) بستن - بقول موارد بمعنی خوابانیدن یا نشاندن چنانکہ (بستن فرزند در مہد) (اردو) سلانا۔ لٹانا۔ بٹھانا۔

بستن آب مصدر اصطلاحی - بقول موارد (بدیل بستن) بمعنی دادن آب و سیراب کردنش مؤلف عرض کند کہ متعلق بمعنی چہارم دہم (ظہوری ؎) نمیدانم چہ آبست ایں کہ بر کشت جگر بستم ز کزان جز خوشہای دانہ اخگر بر نمی خیزد (ولہ ؎) در چمن از طراوت حسنش ز آب بر روی ارغوان بستم ز (قدسی ؎) آن نہالی کہ نبود آب گہر لایق او ز بست دہقان اجل آب بپا از تبرش ز (ظہوری ؎) کسی گشتہ از نخل جان بہرہ یاب ز کہ از جوی مہرت برو بستہ آب ز مؤلف عرض کند کہ (آب بچیزی بستن) در محدودہ بجایش گذشت (اردو) دیکھیے آب بچیزے بستن۔

بستن آب از چیزی و بر کسی مصدر اصطلاحی - بقول موارد و بہار (بدیل بستن)

بمعنی باز داشتن آب از چیزی و ہر کسی مؤلف عرض کند کہ متعلق بمعنی بست و چہارم بستن است (محتشم کاشی ؎) گر از خمار دہم جان عجب مدار ایدل ہ کہ ساقی از لب من آب زندگانی بست ہ (فغانی ؎) بعمر دادہ راضی باش و ملک جاودان کم خواہ ہ کہ آب زندگانی بر سکندر زین گنہ بستند ہ (شفیع ؎) آب بر روی امام خویش بستند آن سپاہ ہ پس بآب تیغ شستند از جبینش گرد راہ ہ مخفی مباد کہ (آب از چیزی بستن) و (آب بر چیزے بستن) در معدودہ بجایش گذشت (اردو) دیکھو (آب از چیزی بستن)۔

بستن آب درجوی | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد و بحر (بذیل بستن) رساندن آب در جوی باشد مؤلف عرض کند کہ متعلق بمعنی پانزدہم بستن است و خصوصست جوی نباشد بعوض آن حوض یا نہر و امثال آن ہم استعمال توان کرد (صائب ؎) اگر نہ روی تو آئینہ را دہد پرواز ہ دگر کہ آب درین جوئبار می بندد ہ مخفی مباد کہ بخیال ما سند بالا متعلق بہ (بندیدن آب در جوی) باشد۔ واضح باد کہ (آب بستن در جوی) بجایش گذشت (اردو) دیکھو آب بجو بستن

بستن آبلہ | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بر آوردن آبلہ باشد مؤلف عرض کند کہ پیدا کردن آبلہ و متعلق بہ بمعنی ششم بستن است (محمد میرک نظمی ؎) دی وعدہ وصلش چو زبان گلہ بست ہ جانم رصبوری کمر حوصلہ بست ہ چندان رہ انتظار را پیمودم ہ کز اشک پیاپے مژہ ام آبلہ بست ہ (اردو) آبلہ پیدا کرنا۔ اردو محاورے میں اس کے لازم کا استعمال ہے یعنی (چھالا پڑنا) بقول آصفیہ آبلہ کا نمودار ہونا۔

بستن آدمیت را بر کسی | مصدر اصطلاحی بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی قرار دادن آدمیت بر کسی مؤلف عرض کند کہ آموختن آدمیت بہ کسے

باشد و این مجاز است و معنی حقیقی چسپاندن آدمیت بکسی و این متعلق است با معنی پنجم بستن (شفیع اثر ۵) برنگی عاری انداز قابلیت مردم دنیا ۲ که نتوان چون حنا بستن برایشان آدمیت را ۲ (اردو) کسی کو آدمیت سکھانا۔

بستن آئین | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (تبدیل بستن) بمعنی زینت دادن مؤلف عرض کند که بمعنی آئین قائم کردن است متعلق بمعنی ہمجدہم بستن و کنایہ باشد از معنی بیان کردہ موارد (عثمان بخاری ۵) ماہ فروردین دیبای بہشت آوردہ است ۲ تا بہ بندد ہمہ اطراف جہان را آئین ۲ مخفی مباد که آئین بستن بہمین معنی در مدوودہ گذشت (اردو) دیکھو آئین بستن۔

بستن آئینہ | مصدر اصطلاحی۔ بہار ذکر این (تبدیل بستن) بمعنی پنجش کردہ مؤلف عرض کند که متعلق است بہ معنی ہمجدہم (بدر چاچی ۵) ماہ سر بخوق کمانش زرخ خویش ۲ آئینہ زر بست برین طاق مقرنس ۲ مخفی مباد که آئینہ بستن بجایش گذشت و این شامل است بر ہر دو معنیش (اردو) دیکھو آئینہ بستن۔

بستن اثر | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (تبدیل بستن) بمعنی دادن اثر مؤلف عرض کند که اثر قائم کردن است و متعلق بہ معنی ہمجدہم بستن۔ مخفی مباد که (اثر بستن) بجایش گذشت و سند این ہم ہمدر انجا مذکور (اردو) دیکھو اثر بستن

بستن اساس | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (تبدیل بستن) بمعنی قائم کردن اساس و تعمیر کردن مؤلف گوید که متعلق بہ معنی ہمجدہم بستن است (نظامی ۵) زمینی که دارد بر د بوم سست ۲ اساسی بر و بست نتوان درست ۲ مخفی مباد که (اساس بستن) بجایش گذشت (اردو) دیکھو اساس بستن۔

بستن اشعار | مصدر اصطلاحی۔ بقول

موارد (بذیل بستن) بمعنی گفتن اشعار و موزون کردنش **مؤلف** عرض کند که متعلق بمعنی بستن دوم بستن هست (تاثیر) قسمت بنظم روزی ما را حواله کرد؛ سدّ رمق به بستن اشعار بسته ام؛ صاحب بحر و وارسته هر دو این را (بستن شعر) قائم کرده اند (اردو) اشعار موزون کرنا۔ شعر کہنا۔

بستن افسانه مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی ترتیب دادن افسانه باشد **مؤلف** عرض کند که متعلق است بمعنی سیزدهم بستن مخفی مبادکه (افسانه بستن) بجایش درمقصوره گذشت وسند این هم همدر انجا مذکور (اردو) دیکھو افسانه بستن۔

بستن اندازه مصدر اصطلاحی۔ صاحب موارد (بذیل بستن گوید که بمعنی آراستن و ترتیب دادن اندازه باشد متعلق بمعنی سیزدهم بستن۔ **مؤلف** عرض کند که متعلق به معنی دهش یا یازدهش یعنی اندازه کردن یا قیاس قائم کردن مخفی مبادکه (اندازه بستن) درمقصوره بجایش گذشت وسند این از فغانی برمعنی دوم اندازه مذکور (اردو) دیکھو اندازه بستن۔

بستن بار مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی برآوردن بار **مؤلف** عرض کند که پیدا کردن بار متعلق به معنی ششم بستن است و مرادف (بستن ثمر) سند این از صائب بر (بستن غنچه) می آید۔ مخفی مبادکه اگرچه (بار بستن) بجایش گذشت ولیکن در انجا بمعنی تهیه سفر است متعلق به معنی اوّل بار و این متعلق بمعنی دهم بار است (اردو) ثمره پیدا کرنا بار دار ہونا۔ بار ور ہونا۔ دکن میں ثمره دار ہونا۔ (بار لانا) کہتے ہیں۔

بستن بارگاه مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بار کردنش **مؤلف** گوید که بارگاه بمعنی چارمش بمعنی عماری گذشت پس بستن عماری بر پیل یا قائم کردنش بر و باشد

متعلق بمعنی اوّل یا ہیجدہ ش ہمان (بارگاہ برپیل بستن) است کہ بجایش گذشت وسند این ہمہ نجا مذکور (اردو) دیکھو (بارگاہ برپیل بستن) عماری باندھنا۔

بستن بخود و برخود | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی قرار دادن بخود (جویا ۵) سر شک دیدۂ گریان نہ شد نمیدانم ژ کہ بستہ است بخود این قدر چرا گوہر ژ (سالک یزدی ۵) من درین دریا دلی بر خود بستم چون حباب ژ گر شکستی می خورم در بند تا وان نیستم ژ مؤلف عرض کند کہ علاقہ دادن و متعلق کردن چیزی بخود باشد متعلق بہ معنی شانزدہم بستن چنانکہ (بستن دل) کہ می آید۔ مخفی مباد کہ (بخود بستن) بجایش گذشت بہ اختلاف نازک در معنی کہ نتیجہ تقدیم و تاخیر الفاظ است در محاورہ۔ و ہمچنان (برخود بستن) ہم (اردو) اپنی جانب متوجہ کرنا اپنے سے متعلق کرنا۔ کسی چیز کا تعلق اپنے ساتھ پیدا کرنا۔

بستن بدار | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی کشیدن بردار مؤلف عرض کند کہ بمعنی بست و نہم بستن است (لسانی ۵) بی خطا شحنۂ ملک ستم بستہ بدار ژ آنکہ بازم کند از دار کدام است امروز ژ (اردو) کھینچنا۔

بستن برقع | مصدر اصطلاحی۔ صاحب موارد (بذیل بستن) گوید کہ بمعنی برقع افگندن و انداختن است مؤلف عرض کند کہ متعلق بہ بمعنی بست و ہفتم و جا دارد کہ بامعنی ہیجدہم متعلق کنیم (سید حسین خالص ۵) برقع برخ زدیدن ما از خدا بندہ ژ بر روی باغبان در این باغ را بندہ ژ مخفی مباد کہ این سند (بذیل برقع) باشد۔ واضح باد کہ (برقع بستن) بجایش گذشت (اردو) دیکھو برقع بستن۔

بستن بر کار کسی را | مصدر اصطلاحی۔

بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی مقرر کردن کسی را بر کاری **مؤلف** عرض کند کہ متعلق است بمعنی ہمجد ہم بستن (صائب ؒ) موم گرد و سنگ خارا دلکشش چون کوہکن ہ روی گرم کار فرما ہر کرا بر کار بست ہ مخفی مباد کہ (بر کار بستن کسے را) بجای خودش گذشت (اردو) (دیکھو بر کار بستن کسی را)

بستن پارسائی بر خود | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر خود را بہ تکلف پارسا وانمودن **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بہ معنی ہمجد ہم بستن است کہ خود را پارسا قرار دادن و ظاہر کردن باشد حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد (اردو) اپنے آپ کو پارسا ظاہر کرنا۔

بستن پیرایہ | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی پوشاندن پیرایہ **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بہ معنی نہم بستن است (سعدی ؒ) حریف مجلس ما خود ہمیشہ دل می برد ہ علی الخصوص کہ پیرایہ بر و بستند ہ (اردو) لباس اور زیور پہنانا۔ آراستہ کرنا۔

بستن تار و پود | مصدر اصطلاحی۔ قائم کردن تار و پود است متعلق بمعنی ہمجد ہم بستن صاحب موارد بذیل بستن این را بمعنی ساختن و ساز کردن تار و پود نوشتہ برسند خود غور نکرد (صائب ؒ) تار و پود مخمل از خواب پریشان بستہ اند ہ دست و بالین کین شکر خواب پریشان بستہ اند ہ **مؤلف** عرض کند کہ در مصرع دوم۔ بستن بمعنی اول است (اردو) تار و پود قرار دینا۔ تانا بانا قرار دینا۔

بستن تازگی | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی تازگی دادن **مؤلف** عرض کند کہ قائم کردن تازگی است متعلق بہ معنی ہمجد ہم بستن (ظہوری ؒ) بر و تازگی آنچنان بستہ آب ہ کہ لغزید در سایہ اش آفتاب ہ (اردو) تازگی قائم کرنا۔ تازگی بخشنا

بستن تپ | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد

(بندیل بستن) بمعنی ازالهٔ تپ است مؤلف عرض کند که متعلق باشد بمعنی بست و پنجم بستن (صائب ؎) چه می لرزی ز بیم مرگ بر خود باده پیش آور تو که این تپ لرزه را یک ساغر سرشار می بندد (مقیما ؎) نمی آید ز کس این کار جز بادام چشم او تب آزد دل بیمار را از یک نظر بستن (مخفی) مباد که سند اول برای (بندیدن تپ) است نه بستن (اردو) بخار کو دفع کرنا۔ زائل کرنا۔ روکنا۔

بستن تحفه مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بندیل بستن) بمعنی آراستن و ترتیب دادن تحفه باشد متعلق بمعنی سیزدهم بستن مؤلف عرض کند که قرار دادن تحفه متعلق به معنی هجدهم بستن (واله هروی ؎) تحفه ز جان بسته ام نثار هری را تو وزدم روح القدس بهار هری را (اردو) تحفه قرار دینا۔

بستن ترانه مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بندیل بستن بمعنی سرودن ترانه مؤلف عرض کند که متعلق به معنی بست و ششم بستن است (محمد حسن خان حسن ؎) ز گل بسینهٔ بلبل هزار خار شست تو کنون ترانه بوصف بهار می بندد تو هم او گوید که درین شعر بستن را بمعنی سیزدهم توان گرفت مؤلف عرض کند که تعلق معنی بست و ششم بهتر از سیزدهم است۔ مخفی مباد که سند بالا برای (بندیدن ترانه) باشد نه بستن (اردو) گیت گانا۔

بستن تقصیر مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بندیل بستن) بمعنی نهادن تقصیر مؤلف عرض کند که متعلق است بمعنی هجدهم بستن (علی خراسانی ؎) طبع تو جاهل اگر باشد گناه باده چیست تو بر گلوی شیشه نتوان بست تقصیر ترا تو (اردو) قصور قرار دینا الزام رکھنا۔

بستن تمنا مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد

(بذیل بستن) بمعنی تمنا کردن مؤلف عرض کند که متعلق به معنی دهم بستن (فغانی ؎) هر دل که زدار الثمر حسن و فا جست ۔ سودای خطا کرد و تمنای تبه بست ۔ (اردو) تمنا کرنا۔

بستن توپ مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بستن ریختن توپ بر قالب مؤلف عرض کند که متعلق به معنی بست و یکم بستن است (محمد طاهر نصیر آبادی در احوال محمد بیگ فرصت نثر) او تصرفات مرغوب در بستن توپ کرد ۔ (اردو) توپ ڈھالنا۔

بستن تہمت مصدر اصطلاحی۔ بمعنی تہمت کردن است متعلق به معنی دهم بستن وسند این از تاثیر بر (بستن سخن) می آید (اردو) تہمت جوڑنا۔ دھرنا۔ دینا۔ لگانا۔ دیکھو انداختن تہمت (اتہام دینا۔ رکھنا۔ لگانا) بقول آصفیہ تہمت لگانا۔ بہتان لینا۔

بستن ثمر مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی برآوردن ثمر است مؤلف عرض کند که پیدا کردن ثمر متعلق به معنی ششم بستن (صائب ؎) سنگ می بارد از افلاک ندانم دیگر نخل امید که امروز ثمری بندد ۔ مخفی مباد که این سند (بندیدن ثمر) باشد نه بستن (اردو) بار آور ہونا۔ دیکھو بستن بار۔

بستن جاروب مصدر اصطلاحی۔ صاحب موارد بذیل (بستن) گوید که بمعنی جاروب کشیدن است و او بستن را بمعنی کشیدن قائم کرده (ظہوری ؎) در کنج غم ظہوری جاروب آه بستم ۔ از سینه پاک رفتم فکر خیال مردم ۔ مؤلف عرض کند که حقیقة این متعلق بمعنی اول است یعنی درست کردن جاروب از شاخ های باریک درس باشد ولیکن متعلق به معنی دهم هم توان کرد که جاروب کردن بمعنی جاروب کشیدن محاورۂ زبان است وضرورت ندارد که بوثیقۂ این بستن را بمعنی کشیدن قائم کنیم (اردو) جھاڑو دینا دیکھو (برداشتن جاروب)۔

(۳۴۲۴)

بستن جائگہ مصدر اصطلاحی - بقول موارد (بذیل بستن) آراستن جائگہ متعلق بہ معنی سیزدہم بستن مؤلف عرض کند کہ بامعنی ہمجدہم ہم متعلق میتوان کرد (فغانی ؎) بہ تخت جم نمی گنجید ذات قہرمان الحق ز بعزت خانہ عرش مجیدش جائگہ بستند ز (اردو) جاے قائم کرنا۔ جاے آراستہ کرنا۔

بستن جمع مصدر اصطلاحی - بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی مقرر کردن جمع مؤلف عرض کند کہ متعلق بمعنی ہجدہم است کہ قرار دادن و مقرر کردن و یکی است (تاثیر ؎) کسی کہ از دل ... قراری طلبد ز زمال جمع بملک خراب می بندد ز مخفی مباد کہ این سند (بذیل جمع) است نہ بستن (اردو) جمع مقرر کرنا۔ قائم کرنا۔

بستن چاک در چیزی مصدر اصطلاحی - صاحب موارد (بذیل بستن) ذکر این کردہ گوید کہ بمعنی چاک انداختن در چیزی مؤلف عرض کند کہ متعلق بہ معنی بست وہفتم و جا دارد کہ متعلق بمعنی ہجدہم کنیم (ظہوری ؎) اجل را توان چاک در جیب بست ز اگر دامن دل در آید بدست ز (اردو) شگاف ڈالنا۔

بستن حجلہ مصدر اصطلاحی - بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی آراستن حجلہ باشد مؤلف عرض کند کہ متعلق بہ معنی سیزدہم بستن است (عالی ؎) عقد بکر فکر را با عالی امشب بستہ اند ز حجلہ باید از صفای خانۂ دامان بست ز (اردو) حجلہ آراستہ کرنا۔

بستن حرف مصدر اصطلاحی - بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی ساختہ گفتن مؤلف عرض کند کہ نقل حکایت کردن است متعلق بہ معنی بست و دوم بستن و معنی ساختہ گفتن از لفظ تازہ پیدا میشود متعلق بمعنی بست و دوم بستن کہ مجہول گفتن است (قدسی ؎) از زبان من

غرضگو گرنه حرف تازه بست ؛ یا را وراق تفاءل راچرا شیرازه بست ؛ (اردو) کسی کی زبان سے نقل حکایت کرنا۔ یعنی یہ کہنا کہ فلان شخص نے یہ کہا ہے۔

بستن حصار مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی ساختن وساز کردن حصار است متعلق بہ بمعنی ہجدہم بستن مؤلف عرض کند کہ ما ہمدر انجا اختلاف خود ظاہر کردہ ایم وقطع نظر ازان می گوئیم کہ بستن بمعنی بنا کردن برنشان ہفتمش گذشت وبخیال ما این متعلق بآنست (صائب ے) عکس رخ تو آینہ را چون نگار بست ؛ برگرد شہر حسن ز آہن حصار بست ؛ (اردو) حصار قائم کرنا یا تعمیر کرنا۔

بستن حکایت مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد وترتیب دادن حکایت مؤلف عرض کند کہ متعلق بمعنی سیزدہم بستن است (حافظ شیرازے) جملہ وصف عشق من بود و است وحسن روی تو ؛ آن حکایت ہا کہ از فرہاد و شیریں بستہ اند ؛ (اردو) حکایت مرتب کرنا۔ قصہ وحکایت کا ترتیب دینا۔

بستن حنا مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی علاقہ دادن حنا بدست و پا مؤلف عرض کند کہ حنا بر دست و پا مالیدن وچسپاندنش تا دست و پا رنگ گیرد متعلق بمعنی پنجم بستن است (اشرف ے) از دلم بسکہ بگیسوی تو خون می آید ؛ پنجہ شانہ حنا بستہ برون می آید (صائب ے) بہ بیداری نمی آید ز شوخی بر زمین پایش ؛ مگر مشاطہ در خواب آن پر پیکر را حنا بندد ؛ مخفی مباد کہ سند صائب متعلق بہ (بندیدن حنا) است کہ می آید و مصدر بستن را ازان ہیچ تعلق نیست (اردو) مہندی لگانا۔

بستن خارچین مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بستن بمعنی ساختن وساز کردن خارچین است مؤلف عرض کند کہ قائم کردنش متعلق

بہ معنی ہمجد ہم بستن (ملا نیر ؎) نیا بد تا کف گلچین برو دست ہٗ زمرگان باغبانش خار چین بست بکو (اردو) خار بست قائم کرنا۔ کانٹوں کی باڑھ قائم کرنا۔ لگانا۔

(الف) بستن خبر | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی ساختہ گفتن مؤلف عرض کند کہ نقل خبر کردن من وجہ متعلق بمعنی بست و دوم بستن است (ظہوری ؎) مژدۂ وصل ضرور است تو ہم باور کن ہٗ از زبان تو ظہوری خبری خواہم بست ہٗ مخفی مبادکہ

(ب) بستن خبر از زبان دیگری | نقل کردن خبری کہ از زبان دیگری شنیدہ شد و سند این ہم ہمان کہ گذشت پس مجرد (الف) را بمعنی نگیریم (اردو) (الف) نقل کرنا۔ کہنا (ب) کسی خبر کو کسی کی زبان سے نقل کرنا۔

بستن خضاب | مصدر اصطلاحی۔ مرادف (بستن وسمہ) کہ می آید و متعلق با بمعنی پنجم بستن (دوالہ ہروی ؎) بہکشان کہ کہن چرخ راست ریش سفید ہٗ زکون خضم چو رمح تو کس خضاب نہ بست ہٗ مؤلف عرض کند کہ از قبیل (بستن حنا) کہ گذشت (اردو) خضاب لگانا۔ کرنا۔

بستن خم | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بار کردن خم باشد مؤلف عرض کند کہ متعلق است بمعنی یازدہم بستن (فردوسی ؎) بفرمود تا بر درش گاو و دم ہٗ زدند و بہ بستند بر پیل خم ہٗ (اردو) خم لادنا۔

بستن خواب | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی شور انیدن خواب مؤلف عرض کند کہ بمعنی حائل و مانع شدن است متعلق بہ معنی بست و ہشتم بستن (حیاتی گیلانی ؎) زبسکہ بیتو نشینم دو چشم حیرت باز ہٗ گمان برم کہ مگر خواب بستہ اند مرا ہٗ (اردو) نیند کا مانع ہونا۔ نیند آنے نہ دینا۔

بستن خود را | مصدر اصطلاحی۔ بہ لاین را

(۳۲۲۵)

بذیل معنی پنجم بستن آورده یعنی پیوند کردن۔
مؤلف عرض کند که متعلق به معنی ہجدہم اوست یعنی قائم کردن خود را (محسن تاثیر ؎) بعشق خوش قماشان سوزن دوزنده را مانم ؎ که گر صدره کنندم دور خود را بازمی بندم ؎ (اردو) اپنے کو قائم کرنا۔

بستن خوشه دانه را | مصدر اصطلاحی بقول صاحب موارد (بذیل بستن) بمعنی برآوردن خوشه دانه را **مؤلف** عرض کند که پیدا کردن خوشه دانه را متعلق به معنی ششم بستن (مقیم مشهدی ؎) خوشه من دانه گر بندد دل پروانه است ؎ برق را در خرمن من رنگ روکاهی شود ؎ مخفی مباد که سند بالا متعلق بمصدر (بندیدن) است نه بستن (اردو) خوشه کا دانه کو پیدا کرنا۔

بستن خون | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی بسته شدن خون **مؤلف** عرض کند که بمعنی بند شدن خون است متعلق بمعنی ہشتم بستن (کلیم ؎) جز خاک کوی دوست که نتوان ازان گذشت ؎ از چاک سینه بستن خونم دواند اشت ؎ (اردو) خون کو روکنا۔

بستن خویش را | مصدر اصطلاحی۔ بہار این را بذیل معنی ششم بستن آورده که برآوردن است **مؤلف** عرض کند که بخیال ما متعلق به معنی شانزدہم اوست که متعلق کردن باشد (اصیل ہمدانی ؎) چو در یا خشک لب باشد ز بخت شور اگر صدره ؎ چو کشکول گدائی خویش را برنا خدا بندم ؎ مخفی مباد که این سند (بندیدن خویش را) است نه بستن (اردو) اپنے کو متعلق کرنا

بستن خیال | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی خیال کردن **مؤلف** گوید که مقصود همین قدر است که متعلق به معنی دہم بستن است (صائب ؎) خیال بوسه آن گردن بلند مبند ؎ لبے که میرسد اینجا لب گریبانست ؎ مخفی مباد که ما این سند را متعلق به (بندیدن خیال) دانیم

باقی حال از ین سند (خیال بستن بچیزی) پیدا می شود که متعلق با معنی شانزدهم است یعنی خیال را متعلق کردن است بچیزی. انچه صاحب بحر معنی (خیال بستن) بر نشان چهارم بستن قائم کرده است عجبی نیست که از ین سند تسامح کرده حقیقت اینست که مجرد (بستن خیال) را بمعنی (خیال کردن) گرفتن غلط نباشد. ولیکن ترکیب الفاظ شعر در سند بالا تقاضای آن می کند که این را متعلق به معنی شانزدهم کنیم که (خیال بوسه بگردن بلند بستن) مراد از خیال بوسه گردن بلند کردن است پس معنی بیان کرده سوارد حاصل آن است (اردو) خیال کرنا خیال کو کسی چیز سے متعلق کرنا۔

بستن داغ مصدر اصطلاحی بقول سوارد نهادن داغ مؤلف عرض کند که قائم کردن داغ و داغدار کردن متعلق بمعنی ششم یا هجدهم بستن است (مفید بلخی ۵)

بدل صد داغم از هر تار کاکل می توان بستن ز

ابن تار محبت و سته گل میتوان بستن ز

مخفی مباد. جا دارد که در هر دو مصرع بستن را بنظر معنی لفظی با معنی اولش متعلق کنیم که وجود لفظ تار تقاضای آن می کند فتامل (اردو) داغ قائم کرنا۔

بستن دانه خوشه را مصدر اصطلاحی بقول صاحب سوارد بر اوردن دانه خوشه را (صائب ۵) زبان شکوه بود حاصل برومندی ز خوشه بستن هر دانه می توان دریافت ز (ولہ ۵) فیض مادیوانگان کم نیست از ابر بهار ز خوشه بندد دانه زنجیر در زندان ما ز مؤلف عرض کند که پیدا یا قائم کردن دانه خوشه را باشد متعلق به معانی ششم یا هجدهم بستن (اردو) دانہ کا خوشہ پیدا کرنا۔

بستن در مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بستن بمعنی مسدود و بند کردن در باشد **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بہ معنی ہشتم بستن است (صائب ؎) بجز چشمش کہ چشم از دیدن من از حیا بندد کدامی آشنا دیدی کہ در بر آشنا بندد؟ مخفی مباد کہ این سند (بندیدن در) باشد نہ بستن (اردو) دروازہ بند کرنا۔

بستن دروغ مصدر اصطلاحی بقول موارد (بذیل بستن) دروغ نہادن بر کسی **مؤلف** عرض کند کہ کنایہ باشد از قائم کردن الزام دروغ بذمہ کسی و فہم کردن آنرا متعلق بہ معنی ہجدہم بستن۔ (شیخ اوحدی ؎) دل چون بدید موی میان تو در کمر؟ گفتا دروغ بین کہ برین راست بستہ اند؟ (اردو) جھوٹ قرار دینا

بستن دستہ گل مصدر اصطلاحی۔ دستہ گل درست کردن و این متعلق است با معنی اول کہ حقیقی است و سند این از مفید بلخی بر (بستن داغ) گذشت (اردو) گلدستہ باندھنا۔ بنانا۔

بستن دکان مصدر اصطلاحی بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی بند و مسدود کردن دکان باشد **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بہ معنی ہشتم بستن است از قبیل (بستن در) (تاثیر ؎) کمر بناز تو آن پرحجاب می بندد؟ دکان جلوہ گری آفتاب می بندد؟ مخفی مباد کہ این سند (بندیدن دکان) است نہ بستن۔ (اردو) دوکان بند کرنا

بستن دل مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد تعلق دل باکسی و چیزی پیدا کردن و شدن **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بمعنی شانزدہم بستن است (سعدی ؎) نباید بستن اندر چیز و کس دل؟ کہ دل برداشتن کار ہست

(۴۴۲)

مشکل (فردوسی) دل رزم جویش بدست اندران ۔ کہ لشکر کشد سوی مازندران ۔ (صائب) منم از دل بستگی آزار دنیا می کشد ۔ تا گہر دارد صدف تلخی ز دریا می کشد ۔ (وحید) جمعے کہ دل بطرہ طرار بستہ اند ۔ اول کمر بشتن زنار بستہ اند (اردو) لفظی معنی ۔ دل باندھنا دکن میں مستعمل ہے اور محاورہ اردو میں دل لگانا ۔ بقول آصفیہ متعلق خاطر پیدا کرنا ۔ دل بستن کا ترجمہ ۔ دل جمانا ۔ دل مشغول کرنا ۔

بستن دم مصدر اصطلاحی ۔ بقول مؤلف (بدیل بستن) بمعنی بند کردن دم باشد ۔ مؤلف عرض کند کہ متعلق است بمعنی ہشتم بستن یعنی حبس دم کردن (والہ ہروی) دیدہ را مژگان زبانست و نگہ عرض نیاز ۔ نیستم از گفتگو خاموش اگر دم بستہ ام (حکیم شفائی) دم بستہ اند گر بکنم شان نوازشی ۔ بی زخمہ ام سرود نغیز و ترانہ شان

(اردو) دم بند کرنا ۔ دیکھو برانداختن دم ۔ (حبس دم کرنا) سانس روکنا ۔

بستن دیوار مصدر اصطلاحی ۔ بنا کردن و قائم کردن دیوار باشد متعلق بہ معنی ہفتم یا ہجدہم بستن ۔ صاحب موارد (بدیل بستن) این را بمعنی ساختن و ساز کردن دیوار آوردہ (ناصر خسرو) ریزم ز عشقت آبرو تا خاک راہت گل شود ۔ در پیش چشم دلبران دیوار بندم عاقبت ۔ پس مؤلف گوید کہ بندنا صر خسرو برای (بندیدن دیوار) است نہ بستن (اردو) دیوار اٹھانا دیکھو (برداشتن دیوار)

بستن ذخیرہ مصدر اصطلاحی بقول موارد (بدیل بستن) بمعنی جمع کردن ذخیرہ باشد مؤلف عرض کند کہ متعلق بہ معنی سی ام بستن (سنجری کاشی) تا سال دگر ذخیرہ بندم ۔ ہر سال زار مغان تنہ تا

جادارد که این را متعلق بمعنی درهم کنیم که ذخیره کردن هم محاورهٔ زبان است ـ مخفی مباد که سند بالا متعلق به (بندیدن ذخیره) باشد نه بستن (اردو) ذخیره جمع کرنا ـ

بستن راه مصدر اصطلاحی ـ بقول موارد (بدیل بستن) بمعنی بند و مسدود کردن راه باشد مؤلف عرض کند که متعلق به معنی هشتم بستن (حافظ شیراز ؎)

فریاد که از شش جهتم راه ببستند ☆ آن خال و خط و زلف و رخ و عارض و قامت ☆

(اردو) راستہ بند کرنا ـ

بستن رو مصدر اصطلاحی ـ بقول موارد (بدیل بستن) بمعنی پنهان کردن روی باشد مؤلف عرض کند که متعلق به معنی بست و سوم بستن است (حافظ شیراز ؎)

شیدا ازان شدم که نگارم چو ماه نو ☆ ابرو نمود و جلوه گری کرد و رو ببست ☆ (اردو) نہ چھپانا ـ

بستن روزه مصدر اصطلاحی بقول موارد بدیل بستن بمعنی روزه داشتن است مؤلف عرض کند که متعلق بمعنی نوزدهم بستن (میر خسرو ؎)

من بیقرار ماندہ و او برقرار خویش ☆ درویش روزه بسته و حلوا هنوز خام ☆ (اردو) روزہ رکھنا ـ

بستن زبان مصدر اصطلاحی ـ بند کردن زبان است متعلق به معنی هشتم بستن و سند این از (محمد میرک نظمی) بر (بستن آبله گذشت (ظهوری ؎)

زعرض حال بکارم چه عقدها افتاد ☆ به برکشادن آن بستن زبان نداراست ☆ (اردو) زبان بند کرنا ـ

بستن زنار مصدر اصطلاحی ـ بقول موارد (بدیل بستن) به معنی پوشیدن زنار در گلو یا کمر (ظهوری ؎)

نهوری دگر راه زن زلف کیست ☆ که زنار می بندد ایمان ما ☆ مؤلف گوید که این سند (بندیدن زنار) است نه بستن

و متعلق بہ معنی نہم بستن (اردو) زنار پہننا دکن میں زنار باندھنا مستعمل ہے۔

بستن زنجیر مصدر اصطلاحی۔ بقول موالف (بذیل بستن) بمعنی انداختن زنجیر مؤلف عرض کند کہ متعلق بہ معنی بست و ہفتم بستن است (بدر چاچی ؎) بروین زچہ پنہان شد در لعل شکر بارش ہ زنجیر کہ بست از شب گردہ رخسارش ہ بخیال ما این متعلق بمعنی اول ہم توان کرد (اردو) زنجیر ڈالنا۔

بستن زیور مصدر اصطلاحی۔ بقول موالف (بذیل بستن) پوشاندن زیور مؤلف عرض کند کہ متعلق بمعنی نہم بستن است (غزنوی ؎) کشاد صورت دولت بشکر شاہ دہان ہ چہ بست زیور اقبال بر عروس جہان ہ (اردو) زیور پہنانا۔

بستن سخن مصدر اصطلاحی۔ بقول مولد و (بذیل بستن) بمعنی ساختہ گفتن مؤلف عرض کند کہ نقل سخن کردن و سخن را بہ دیگری متعلق کردن متعلق بمعنی شانزدہم و بست و دوم بستن است (تاثیر ؎) بیجا سخن از زبان جانان بستن ہ باشد تہمت بسر پنہان بستن ہ با آن دولب از سخن نگوید چہ عجب ہ مابین دو عید عقد نتوان بستن ہ (اردو) نقل سخن کرنا۔

بستن سخن بچیزی مصدر اصطلاحی۔ بقول موالف (بذیل بستن) بمعنی پیوستن سخن بچیزی مؤلف عرض کند کہ این متعلق است بہ معنی بست و دوم یعنی گفتن و موزون کردن سخن (فیضی ؎) دانا کہ سخن بکنہ او بست ہ بر کنگر شعلہ تار مو بست ہ (اردو) شعر کہنا۔ شعر لکھنا۔ مضمون باندھنا۔ سخن موزون کرنا (شعر باندھنا) صاحب آصفیہ نے (باندھنا) کے ذیل میں اس کا ذکر کیا ہے۔

بستن سد مصدر اصطلاحی۔ بنا کردن و قائم ساختن سد باشد متعلق بمعنی ہفتم یا ہجدہم

بستن صاحب موارد بذیل بستن این را بمعنی ساختن وساز کردن سد نوشتہ **مؤلف** عرض کند کہ ما ہا او اتفاق نداریم (صائب ؎) خاکیانی کہ بہ بیماری تن کوشیدند ؏ در رہ آب بقا سد سکندر بستند ؏ (ولہ ؎) بہر خامشی سد کردم رخنۂ دل را ؏ کہ این سد ہر کہ می بندد سکندر می تواند شد ؏ بخیال ما سد دوم برآر (بندیدن سد) باشد نہ بستن (امیر خسرو ؎) رفت و با وزنگ سکندر نشست ؏ از صف پیلان سد با جوج بست ؏ (اردو) سد قائم کرنا۔ بند باندھنا۔ صاحب آصفیہ نے (باندھنا) کے ذیل میں اس کا ذکر کیا ہے۔

بستن سر بر دار | مصدر اصطلاحی۔ قائم کردنش بر دار است متعلق بہ معنی ہجدہم بستن سد امن بر (بستن گل بر سر دستار) می آید (اردو) دار پر لٹکانا۔ دار پر چڑھانا۔

بستن سیاست | مصدر اصطلاحی بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی روان کردن سیاست یعنی جاری کردنش **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بہ معنی سی و یکم بستن است جا دارد کہ متعلق کنیم بہ معنی ہجدہم ش (ابو الفرج رونی ؎) فلک سیاست او بستہ بر شہور و سنین ؏ زمانہ طاعت او بستہ بر قلوب در قاب ؏ (اردو) سیاست جاری کرنا۔ سیاست قائم کرنا۔

بستن سیلی | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد خوردن سیلی بر رخ **مؤلف** عرض کند کہ واقع شدن و عائد شدن سیلی متعلق بہ معنی سی و دوم بستن (ظہوری ؎) سیلی باد بر رخ او بست ؏ کہ چراغ از چراغ چشمش جست ؏ (اردو) طمانچہ۔ تھپڑ۔ لگنا۔ صاحب آصفیہ نے اس کے متعدی کا ذکر کیا ہے۔

بست نشستن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب خدائی کہ از علمای معاصر عجم بود می فرماید کہ گناہ گاری در پرستش گاہ یا در خانہ بزرگی

(۲۴۱۴)

بہ پناہ می رود و ہمانجا می ماند تا کسی را بر او دستی نرسد و کارش درست شود **مؤلف** عرض کند کہ حقیقت این را بمعنی ہفتم بست عرض کردہ ایم۔ پس معنی لفظی این در پناہ آمدن است پس (اردو) پناہ میں آنا۔

بستن شعر | مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ و بحر از عالم (معنی بستن) **مؤلف** عرض کند کہ این ہمانست کہ بر (بستن اشعار) مذکور شد (اردو) دیکھو بستن اشعار۔

بستن شکر در چیزی | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر منجمد شدن شکر است **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بمعنی دوم بستن و جا دارد کہ بمعنی پیدا شدن شکر گیریم متعلق بہ معنی ششم ش (صائب ؎ زاندم کہ لعل او بشکر خندہ باز شد ؎ در نیشکر زرعشۂ غیرت شکر نہ بست ؎ (اردو) شکر جمنا شکر پیدا ہونا۔

بستن شگوفہ | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی برآوردن شگوفہ بہار این را بمعنی ایجاد کردن گفتہ **مؤلف** عرض کند کہ پیدا کردن شگوفہ باشد متعلق بہ معنی ششم بستن (فیضی ؎) فیض تو بر دو با دشگیر ؎ بست از گل خون شگوفہ شیراز ؎ (اردو) شگوفہ پیدا کرنا۔

بستن شورش | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی شورش انگیختن **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بمعنی بست و ہفتم بستن است و جا دارد کہ با معنی ہجدہم متعلق کنیم (ظہوری ؎) در بہار حسن دور خوبی از سر گرفت ؎ شوق بر انجام عالم شورش آغاز بست ؎ (اردو) شورش قائم کرنا۔ پیدا کرنا۔

بستن شیرازہ | مصدر اصطلاحی۔ درست کردن شیرازہ و جمع کردن اوراق متعلق بہ معنی اول است و سند این از قدسی بر (بستن

(۱۲ ۱۲ ۱۹)

حرف) گذشت (اردو) شیرازہ باندھنا۔

بستن طاعت مصدر اصطلاحی۔ بمعنی قائم کردن طاعت متعلق بمعنی دوازدہم بستن وسند این بر (بستن سیاست) گذشت (اردو) طاعت لازم کرنا۔

بستن طاق مصدر اصطلاحی۔ بنای طاق کردن یا قائم کردن طاق متعلق بمعنی ہفتم یا ہجدہم بستن است صاحب موارد تبدیل بستن این را بمعنی ساختن وساز کردن طاق نوشتہ۔ سندش تائید مامی کند (صائب ؎) طاق ابروی ترا تا بست معمار قضا ۔ روی من از قبلۂ اسلام برگردیدہ ماند ۔ (اردو) طاق بنانا۔ تعمیر کرنا۔ قائم کرنا۔

بستن طراز مصدر اصطلاحی۔ مرادف (بستن نگار) است کہ می آید متعلق بہ معنی دہم بستن انچہ صاحب موارد تبدیل بستن این را بمعنی طراز ساختن وساز کردن آوردہ قابل نظر است (جامی ؎) یکی گفتا ہمانا سحر سازی تو ۔ زسحرش بستہ بر دامان طرازی ۔ (نظامی ؎) طراز آفرین بستم قلم را ۔ زدم بر نام شاہ خشہ رقم را ۔ (اردو) نقش قائم کرنا۔ نقش کرنا۔

(۳۴۳۰)

بستن طلسم مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد تبدیل بستن بمعنی ساختن وساز کردن طلسم است مؤلف عرض کند کہ قائم کردن ووضع کردن آن است (سلیم ؎) ہیکلیس معرکہ شہرت بمنون شکست ۔ این طلسمی است کہ بر نام سلیمان بستند ۔ (اردو) طلسم قائم کرنا۔ (طلسم باندھنا) دکن میں کہتے ہیں۔

بستن طمع مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (تبدیل بستن) بمعنی طمع کردن مؤلف عرض کند کہ متعلق بہ بمعنی دہم بستن است (رشتاہی ؎) مادل بچین زلف دل آرام بستہ ایم ۔ در بادۂ لبش طمع خام بستہ ایم (اردو) طمع کرنا۔

بستن عقد مصدر اصطلاحی۔ بمعنی لفظی

عقد کردن متعلق به معنی دهم بستن و کنایه از متصل کردن و وصل کردن دو چیز باشد سند این از تاثیر (بستن سخن) گذشت (اردو) عقد باندھنا۔

بستن علم مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (تبدیل بستن) بمعنی نصب کردن علم **مؤلف** عرض کند که قائم کردن علم است متعلق به معنی هجدهم بستن (میر خسرو ؎) وزیر چتر سیاه آید آفتاب برون ☆ علم بکنگریلی حصار بر بندد ☆ مخفی مباد که سند بالا متعلق به (بندیدن علم) است نه بستن (اردو) علم قائم کرنا۔ کھڑا کرنا۔

بستن غنچه مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (تبدیل بستن) بمعنی برآوردن غنچه **مؤلف** عرض کند که پیدا کردن غنچه متعلق به معنی ششم بستن (صائب ؎) به تکلیف بهاران شاخ خام غنچه می بندد ☆ اگر در دست من می بود اول بار می بستم ☆ (حافظ شیرازی ؎) جان فدای دهنت باد که در باغ وجود ☆ چمن آرای جهان خوشتر از این غنچه نه بست ☆ مخفی مباد که سند اول برای (بندیدن غنچه) باشد نه بستن۔ (اردو) غنچه پیدا کرنا۔

بستن فال مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (تبدیل بستن) بمعنی قرار دادن فال است **مؤلف** عرض کند که متعلق است بمعنی هجدهم بستن (نظامی ؎) یکی را نشان کرد بر نام خویش ☆ بر و بست فال سرانجام خویش ☆ (اردو) فال قرار دینا۔

بستن فرزند در مهد مصدر اصطلاحی بقول موارد (تبدیل بستن) و بقول وارسته بمعنی خوابانیدن یا نشاندن فرزند در مهد **مؤلف** عرض کند که متعلق به معنی سی و سوم بستن است (تاثیر ؎) از و در مهد این گردون اخضر ☆ نه بسته عشق فرزندی خلف تر ☆ صاحب نگر بر مجرد (بستن فرزند) معنی بالا را ذکر کرده ما می گوئیم که الفاظ (در مهد) را داخل مصدر

اصطلاحی کردن لازم است و مجرد (بستن فرزند) چیزی نیست۔ فتاؔل (اردو) فرزند کو گھوارے میں بٹھانا یا سلانا۔

بستن فرہنگ مصدر اصطلاحی بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی فرہنگ ساختن است **مؤلف** عرض کند کہ قائم و وضع کردن و قرار دادن فرہنگ است متعلق بمعنی ہجدہم بستن (علی خراسانی ؎) از کتاب عشق و رسم فقر و دیوانگی است ؎ من نمی دانم کدامین عاقل این فرہنگ بست ؎ عرض می شود کہ مقصود علی درین شعر از وضع فرہنگ است کہ بر سبیل مجاز از معنی ہجدہم حاصل می شود (اردو) فرہنگ وضع کرنا۔

بستن فریاد مصدر اصطلاحی بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی فریاد کردن **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بہ معنی دہم بستن است (ظہوری ؎) رازداری ہای دل چون صبر من بیہودہ باد ؎ اقتضای شوق صد فریاد بر ہر نازبست ؎ (اردو) فریاد کرنا۔

بستن قرار مصدر اصطلاحی۔ بقول صاحب موارد (بذیل بستن) بمعنی پیمان کردن **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بہ معنی دہم بستن است (خواجہ شیراز ؎) قراری بستہ ام با میفروشان ؎ کہ روز غم بجز ساغر نگیرم ؎ (ولہ ؎) خدارا چون دل ریشیم قراری بست با زلفت ؎ بفرما لعل نوشین را کہ جان را با قرار آرد ؎ (اردو) اقرار کرنا۔

بستن قلم مصدر اصطلاحی۔ صاحب موارد (بذیل بستن) بمعنی ساختن و ساز کردن قلم آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ قرار دادن و وضع کردن قلم باشد (ظہوری ؎) کمر چون در فن صورت گری بست ؎ قلم از طرہ حور و پری بست (اردو) قلم بنانا۔ قلم قرار دینا۔

بستن قیمت مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد

(ذیل بستن) مقرر کردن قیمت است مؤلف عرض کند کہ متعلق بہ معنی ہجدہم بستن باشد (ظہوری ؎) چین مویش قیمتی بر بوی بست ۔ نرخ خاک و قدر مشک چین شکست ۔ (اردو) قیمت قائم کرنا۔

بستن کلاہ | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی پوشاندن کلاہ مؤلف عرض کند کہ متعلق است بمعنی نہم بستن (غنی ؎) تا دید بر ہنگی طفل اشک ما ۔ در یا بدست موج کلاہ حباب بست ۔ (اردو) ٹوپی پہنانا۔

بستن کمر | مصدر اصطلاحی۔ بمعنی (۱) پر تلہ بر کمر بستن و (۲) آمادہ شدن بکاری معنی اوّل این متعلق است باسمعنی اوّل بستن و معنی دوم کنایہ باشد۔ سند این بر (بستن قلم) از ظہوری گذشت و سند دیگر از (محمد میرک نظمی) بر (بستن آبلہ) و سندی از صائب بر (بستن دل) ہم (اردو) (۱) کمر باندھنا۔ بقول آصفیہ کمر سے دوپٹہ یا پٹکا کسنا۔ پیٹی باندھنا (۲) مستعد ہونا۔ آمادہ ہونا۔ دیکھو بر بستن میان۔

بستن گل بر سر دستار | مصدر اصطلاحی بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی استوار کردن گل بر سر دستار مؤلف عرض کند کہ قائم کردنش بر سر دستار باشد متعلق بہ معنی ہجدہم بستن (صائب ؎) ز شور عشق اگر گل بر سر دستار می بستم ۔ سر شوریدۂ منصور را بر دار می بستم ۔ (اردو) پھول پگڑی میں لگانا۔ قائم کرنا۔

بستن گمان | مصدر اصطلاحی بقول موارد (ذیل بستن) گمان کردن مؤلف عرض کند کہ متعلق بمعنی دہم بستن است (امیر خسرو ؎) گمان بر اعتمادش بستہ بیمار ۔ کبوتر نازک و شاہین ستمگار ۔ (اردو) گمان کرنا۔ شبہ کرنا۔

بستن لب | مصدر اصطلاحی۔ بند کردن

لب وکنایہ از خاموش شدن متعلق بہ معنی ہشتم بستن (صائب ؎) آہ کز نازک مزاجی پیش این بیداد گر ہ بستن لب مشکل و فریاد کردن مشکل است ہ (اردو) زبان بند کرنا دیکھو (از زبان افتادن) صاحب آصفیہ نے (لب بند ہونا) بمعنی خاموش ہونا لکھا ہے جو اسی کا لازم ہے۔

بستن مار | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (تبدیل بستن) بمعنی رام کردن مار است **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بہ معنی ہفدہم بستن است (مخلص کاشی ؎) زبان خصم نتوان کرد کوتہ جز بخاموشی ہ با فسونی دگر این مار را کی می توان بستن ہ (اردو) مطیع کرنا دیکھو (ادب کردن) صاحب آصفیہ نے (باندھنا) پر لکھا ہے۔ اثر روکنا جیسے "جادو کے زور سے وار وغیرہ کو بیکار کرنا" پس (سانپ کو باندھنا۔ مطیع کرنا۔ اسکا ترجمہ ہے۔

بستن مصرع بیکدیگر | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (تبدیل بستن) بمعنی پیوستن یک دو مصرعہ بیکدیگر۔ **مؤلف** عرض کند کہ نہ چنین باشد بلکہ متعلق کردن مصرع بہ یکدیگر متعلق بہ معنی شانزدہم بستن است (حزین ع) نہ ہر کہ یک دو سہ مصرع بہ یکدگر بند دہ ہ مخفی مباد کہ این سند (بندیدن مصرع بیکدیگر) است نہ بستن۔ (اردو) ایک مصرع کو دوسرے سے متعلق کرنا۔

بستن مغز در استخوان | مصدر اصطلاحی بقول موارد و بہار (تبدیل بستن) بمعنی گرد فراہم آمدنش **مؤلف** عرض کند کہ پیدا شدن مغز در استخوان متعلق بمعنی ششم بستن (صائب ؎) شود رزق ہما گر استخوان من زبیتابی ہ عجب دارم دگر در استخوان مغز ہما بندد ہ (خواجہ شیراز ؎) بی طلعت تو جان نگراید بکالبد ہ بی نعمت تو مغز نہ بندد در استخوان ہ

مخفی مباد کہ ماہر دو سند بالا متعلق بہ (بندیدن مغز در استخوان) دانیم نہ بستن (اردو) ہڈیوں میں مغز پیدا ہونا۔

بستن می مصدر اصطلاحی۔ بہار بذیل معنی پانزدہم بستن این را آوردہ کہ رسانیدن است **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی ریختن می باشد متعلق بمعنی چہاردہم ش (علی خراسانی ؎) می بہ پیمانہ ما از خم دیگر بندید ؛ بادہ کز ہر ساز خون کہ تر بندید ؛ مخفی مباد کہ این سند (بندیدن می) با شد نہ بستن (اردو) شراب ڈالنا۔ (ساغر یا قدح میں)۔

بستن میغ مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی پیدا شدن ابر است **مؤلف** عرض کند کہ متعلق است بہ معنی ششم بستن (نظامی ؎) زتاب نفس بر ہوا بستہ میغ ؛ جہان سوخت از آتش برق تیغ ؛ (اردو) ابر آنا۔

بستن نسق مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی جاری کردن نسق متعلق بہ معنی سی و یکم بستن **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی قائم کردن نسق گیریم کہ متعلق است بمعنی ہجدہم (طغرا ؎) کہ بر رنگ گلنار بند نسق ؛ کہ گردید مجموعہ دار شفق ؛ (اردو) انتظام قائم کرنا۔

بستن نطفہ مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی قرار گرفتن آن **مؤلف** عرض کند کہ قائم شدن حمل است متعلق بمعنی ہجدہم بستن (والہ ہروی ؎) بغیر خطبہ تزویج عقد بندگست ؛ درون بطن صدف نطفہ سحاب بہ بست ؛ (اردو) نطفہ قرار پانا۔ حمل قائم ہونا۔

بستن نقص مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن م) بمعنی نقصان نہادن **مؤلف** عرض کند کہ متعلق است بہ معنی

اهجد هم بستن (مجد همگر ص) هزار نقص که بر سر و بست لائق بست ؛ هزار طعنه که بر باد کرد و در خور کرد ؛ (اردو) نقصان عائد کرنا۔

بستن نکاح | مصدر اصطلاحی بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی نکاح کردن مؤلف عرض کند کہ متعلق بہ معنی دہم بستن است۔ (سلیم ص) دختر تاک حلال آمدہ در خانۂ ما ؛ ایں نکاحیست کہ در عالم بالا بستند ؛ (اردو) نکاح باندھنا۔

بستن نگار | مصدر اصطلاحی۔ صاحب موارد (بذیل بستن) ذکر ایں بمعنی ساز کردن و ساختن نقش نوشتہ مؤلف عرض کند کہ بستن بمعنی کردن بر نشان دہش گذشت پس ہیچ ضرورت ندارد کہ ایں را بدان متعلق نگنیم سند ایں از صائب بر (بستن حصار) گذشت (اردو) نقش کرنا۔

بستن نمک | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی پاشیدن نمک مؤلف عرض کند کہ متعلق بمعنی بستم بستن (ظہوری ص) در دکن بخت بر خراش دلم ؛ نمک لولیان کابل بست ؛ (اردو) نمک چھڑکنا۔

بستن ورم | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی ورم کردن مؤلف عرض کند کہ متعلق بہ معنی دہم بستن است (زلالی ص) گردید در ین بحر گہر چشم حسودان ؛ مانند حبابی کہ بنظارہ ورم بست ؛ (اردو) ورم کرنا۔ متورم ہونا۔ پھولنا۔

بستن وسمہ | مصدر اصطلاحی مالیدن و چسپاندن وسمہ بریش یا موی سر تا رنگ گیرد متعلق بمعنی پنجم بستن مرادف (بستن خضاب) (سنجر کاشی ص) در پس پردہ زہرہ را دیدم ؛ چون سر زلف خویش بی آرام ؛ وسمہ نازہ بست بر ابرو ؛ سرمہ نازہ شستہ ادبادام ؛ (صائب ص) می توان صد رنگ گل را در نگاہی دیدہ

بست ؛ بسکه رنگ چهرهٔ آن ماه سیما نازک است ؛ (اردو) خضاب لگانا۔

بستن وطن | مصدر اصطلاحی ۔ بمعنی قرار دادن وطن است متعلق به معنی هجدهم بستن صاحب موارد بدیل بستن این را بمعنی وطن ساختن وساز کردن آورده قابل نظر است (سلمان ؏) ز گوشهای سریر تو بخت بسته وطن ؛ بخانهای کمانت ظفر گرفته وثاق ؛ (اردو) وطن قرار دینا۔

بستنی | بقول رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار (۱) بمعنی چیزی که آنرا در برف منجمد کرده باشند صاحب روزنامه (۲) بر مجرد برف قانع وصاحب بول چال فرماید که (۳) معاصرین عجم بقول را گویند صاحب سخندان بامعنی بیان کرده رهنما متفق مؤلف عرض کند که بست به معنی منجمد بجایش گذشت پس یای نسبت در آخرش زیاده کردند معنی لفظی این منسوب به منجمد وکنایه از معنی اول ودوم واین بالفتح باشد وبمعنی سوم به همین ترکیب متعلق باشد بالفظ بُست بالضم که بمعنی باغ است ومنسوب به باغ کنایه باشد از بقول اندرین صورت باید که بالضم خوانیم (اردو) (۱) برف کی قفلی وقلفی مؤنث (۲) برف مؤنث (۳) ترکاری ۔ مؤنث ۔

بستو | بقول سروری (۱) خمچه کوچک که روغن ودوشاب وغیرهما دران کنند و بستوقه معربش (نظامی ؏) چو گردون بادلم تا کی کنی حرب ؛ به بستوی تهی می کن سرم چرب ؛ (۲) چوبی باشد که بدان ماست را بشورانند تا مسکه از دوغ جدا شود صاحب جهانگیری بهر دو معنی همزبانش صاحب رشیدی این را بمعنی اول مرادف بستک گوید ودیگر معنی دوم هم صاحب برهان مذکر هر دو معنی گوید که معرب معنی اول بستوق باشد صاحبان

جامع و ناصری بذکر هر دو معنی می نمایند که بمعنی دوم مرادف آنین. خان آرزو در سراج. بذکر هر دو معنی بحوالهٔ قوسی گوید که (۳) چمچه که روغن و دوشاب بدان کشند و فرماید که انچه رشیدی سند نظامی را متعلق به معنی اوّل کرده محل تامل است چراکه درین صورت (زبستوی تهی) می باید نه (به بستوی تهی) **مؤلف** عرض کند که بمعنی اوّل مبدّل بستک دانیم که کاف بدل شد به واو چنانکه پوپک و پوپو وجادارد که بر کلمهٔ بست که بمعنی هفتمش گذشت و او نسبت زیاده کرده اند چنانکه هند و هندو پس معنی لفظی این منسوب به هیط یا نظر به معنی سیزدهم بست منسوب به پنجه و کنایه از مرتبانیکه دران روغن یا دوشاب مقید و جمع است یا ظرفی است که روغن یا دوشاب دران منجمد مرادف آنین که در ممدوده گذشت و بمعنی دوم هم بهمان قاعدهٔ تبدیل که ذکرش بالاگذشت مبدّل بستک دانیم که بمعنی پنجمش گذشت و ماخذش همدر انجا مذکور. نسبت معنی سوم عرض می شود که ماخذش هم همان باشد که برای معنی دوم مذکور شد صاحب انند معرب معنی اوّل را بستوغه بغین معجمه گفته. ما سند نظامی را متعلق به معنی اوّل کنیم که صفت تهی برای بستو تقاضای آن می کند خان آرزو و سکندری خورده که بر صاحب رشیدی اعتراض کرده اگر در سند نظامی تحریف کنیم و موحده معیت (بستوی) را به زای هوز بدل کرده (زبستوی) خوانیم اندرین صورت سند نظامی به معنی سوم متعلق خواهد شد پس هیچ ضرورت تحریف و اشکال نیست (اردو) (۱) دیکھو بستک کے پہلے معنے (۲) دیکھو بستک کے پانچویں معنے اور آنین (۳) چمچہ بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ شوربہ یا شربت یا اور کوئی رقیق چیز پینے کا ظرف۔

بست و بند اصطلاح - بقول جہانگیری ورشیدی و برہان و بہار و بحر (ا) کنایہ از استحکام وضبط و ربط است (ظہوری ؎) درنگاہ بفضل تنافلش بست است ؎ ولی زیادہ ازین بست وبندی خواہد ؎ صاحب ناصری فرماید کہ (۲) بمعنی بستن جلو آب وسیل (مظفر کرمانی ؎) سیل ازکہسار آمد باشتاب ؎ بست وبند پشتہ وپل شد خراب ؎ خان آرزو در سراج بصراحت معنی اوّل گوید کہ استحکام وضبط وبند وبست قلب آن **مؤلف** عرض کند کہ تکرار حاصل بالمصدر بستن وبندیدن است وبس ومعنی اوّل درست ومعنی دوم ہیچ کہ سندش ہم متعلق بمعنی اوّل است - کم التفاتی صاحب ناصری این را قائم کرد فتأمل (اردو) بند وبست بقول آصفیہ - فارسی - اسم مذکر نظم ونسق - انتظام - انضباط - اہتمام - ضابطہ -

بست وکشاد اصطلاح - بقول بہار وبحر ترجمہ حلّ وعقد صاحب فدائی کہ از علمای متاخرین عجم بود می نویسد کہ بمعنی نظم وانتظام کارہای لشکری وکشوری است از انچہ بستہ بہ شہریار است ہم او فرماید کہ کشاد وبست ہم ہمانست - (صائب ؎) نیست در بست وکشاد خویش ؎ مارا اختیار ؎ بہلہ دست قضا سرپنجۂ تدبیر بست ؎ **مؤلف** عرض کند کہ صاحبان بہار وبحر خوش تعریفی کردہ اند (اردو) حلّ وعقد بقاعدہ فارسی کہ سکتے ہیں (نظم ونسق) بقول آصفیہ - اسم مذکر - ترتیب وانتظام - بند وبست -

بستوہ بقول جہانگیری وجامع مرادف بستہ باتوں مکسور (ا) بمعنی ستوہ وستہ صاحب رشیدی ہم این را بمعنی ستوہ گوید صاحب برہان گوید کہ بمعنی ستوہ وملول وتنگ - صاحب ناصری فرماید کہ این را بحذف واو بستہ وستہ نیز گفتہ اند - خان آرزو در سراج فرماید کہ اصل این

ستوه است بقیاس بستردن مؤلف عرض کند که قیاس بستردن مثال زیادت موحده باشد وبس - (استوه) به همین معنی در مقصوره گذشت وما هدر انجا حقیقت ماخذ این بیان کرده ایم اگر آنرا اصل دانیم ستوه مخفف آن بحذف الف وبستوه مزید علیه ستوه بزیادت موحده زائد واگر بقول خان آرزو ستوه را که اسم جامد باشد اصل دانیم استوه بزیادت الف وصلی وبستوه هم مزید علیه آن باشد (اردو) عاجز - بتنگ - ملول -

بست ویک پیکر نور در ایوان شمال صاحب انند بحوالهٔ غیاث گوید که اهل هیئت از کواکب مرصوده هنگی چهل وهشت صور بر فلک قرار داده اند - از انجمله دوازده صور بر نفس منطقة البروج واقع اند که دوازده بروج مشهور عبارت از آنست وازان جمله بست ویک صور بجانب شمال از منطقة البروج اند - یکی ازان (دب اصغر) بصورت خرس استاده وکواکب آن هفت ودوم (دب اکبر) وآن نیز بصورت خرس کلان است وکواکب آن بست وهفت وسوم تنین بصورت اژدهای بزرگ باشکنهای بسیار وکواکب سی وهفت وچهارم کیفاوس بر شکل مثلثی بزرگ وکواکبش یازده وپنجم عوا بصورت مرد ایستاده ودستهای کشیده وبدست راست عصا گرفته واین را (حارس السما) نیز نامند وکواکبش بست ودو وششم فکه وآنرا کاسهٔ درویشان نیز گویند چراکه در استدارت آن خرده افتاده است گویا که کاسهٔ لب شکسته است وستارهٔ آن هشت وهفتم (جاثی علی رکبتیه) بصورت مردی برزانو درآمده ای برزانو نشسته ستارهٔ آن بست وهشت وهشتم شلیاق وآن بصورت سلحفاة است یعنی باخه وکواکبش ده واز انجمله کوکبی است از قدر اول - آنرا (نسر واقع) گویند ونهم دجاجه وآن بصورت الکیان

است وکواکبش هفده ودهم (ذات الکرسی) بصورت
زنی است برکرسی نشسته وپاها فروگذاشته وکواکبش
سیزده ویکی ازکواکب آن (کف الخضیب) است
ازقدر ثالث ویازدهم (حامل راس الغول) برمثال
مردی است بر پای چپ خود استاده وپای راست
برداشته ودست راست برسر نهاده ودست
چپ سر دیو خونچکان بموی سرگرفته وکواکبش
بست وشش ودوازدهم (ممسک العنان)
بصورت مردی ایستاده به یکدست تازیانه ودست
دیگر عنانی وکواکبش چهارده - ازانجمله عیوق
ازقدر اول وسیزدهم عقاب آنرا (نسر طائر)
نیز گویند وکواکبش نهه و چهاردهم - دلفین
بصورت حیوان بحری است که بمشک بریاد
کرده مشابهت داردوکواکبش ده و پانزدهم
سهم بصورت تیر وکواکبش پنج وشانزدهم خود دوتا
بصورت مردمارافساست (یعنی جادوگر) و
کواکبش بست وچهار وهفدهم حیّة بصورت

مارکه بدست همان مارافساست وکواکبش هجده
وهجدهم قطعة الفرس وکواکبش چهار وبجوالهٔ (نفائس
الفنون) گوید که بجای (قطعة الفرس) فرس تام
که بصورت اسپ خوش شکل است وکواکبش
سی ونوزدهم (فرس اکبر) بصورت اسپی که اورا
سر ودو دست باشد وکفل ودو پای نبود و
کواکبش لبست وبستم (مرأة مسلسلة) بصورت
زنی استاده دستها کشیده وزنجیری بردو پای او
نهاده وبجوالهٔ بعض گوید که زنجیری بردست او
وکواکبش بیست وبستم مثلث وآن شکلی
است که دروی طول باشد وکواکبش چهار وی
فرماید که پانزده صورکه بجانب جنوب ازمنطقة
البروج واقع شده اوّل آن قنطس وآن بر
شکل حیوان بحری است که اورا دو دست بود
دبال ودُم چون مرغ وکواکبش بست ودو و
دوم جبّار برشکل مرد قائم بدوکرسی ودردست
عصا گرفته وکمربسته وشمشیری حمائل کرده واین را

جوزا نیز گویند و کواکبش سی و هشت و سوم نهر بر شکل جوی باریک با گردش های بسیار و کواکبش سی و چهار و چارم ارنب بصورت خرگوش و کواکبش دوازده و پنجم کلب اکبر بصورت سگ و کواکبش هجده و منجمله آن شعری یمانی از قدر اوّل و ششم کلب اصغر از کواکب او یکی شعری شامی و دیگر مرزم و هفتم سفینه بشکل کشتی و کواکبش چهل و پنج و منجمله آن سهیل است از قدر اوّل و هشتم شجاع بصورت مار بزرگ و دراز با شکنهای بسیار بر برج اسد پیوسته و کواکبش بیست و نهم باطیه و آنرا کاس نیز گویند. شکلی است مستدیر و کواکبش هفت و دهم غراب بصورت زاغ و کواکبش هفت و یازدهم قنطورس بصورت حیوانی مرکب از اسپ و آدمی از سر تا پشت چون مقدم آدمی از کمر تا پا مثل اسپ و کواکبش سی و هفت دوازدهم. سبع بصورت حیوانی درنده و کواکبش نوزده و سیزدهم مجره بصورت منتل و کواکبش هفت و چهاردهم (اکلیل جنوبی) بشکل صنوبری و کواکبش سیزده و پانزدهم حوت جنوبی بشکل ماهی بزرگ و کواکبش یازده (اردو) اکیس ستارے جو شمال میں واقع ہیں۔ مذکر۔

بست ویکشاق اصطلاح۔ بقول شمس بست ویک پیکر از جمله سی و شش پیکر دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند که (بست ویک وشاق) بجایش می آید و بقول اند و غیاث کنایه ایست از همان (بست ویک صورت شمالی) که تعریفش بر (بست و یک پیکر نور در ایوان شمال) گذشت۔ مخفی مباد که (وشاق) بقول غیاث بضم بمعنی خدمتگار و غلام پیاده رو و فرماید که این ترکیست صاحب کنز که محقق ترکی است این را بمعنی حیوان نوشته صاحب اند گوید که بروزن سحاب لغت عرب است بمعنی رونده و صاحب برهان هم ذکر (وشاق) بمعنی غلام مقبول و پسر ساده و

خدمتگار فقیران و کنیزک گرده و اشتاق که در مقصوره گذشت مبدل این باشد اگر سند استعمال (بست ویک شاق) پیش شود توانیم قیاس کرد که شاق مخفف آن باشد و در نصوبت این اصطلاح را مخفف (بست ویک شاق) دانیم که می آید والا تصحیف کاتب شمس پیش نیست (اردو) دیکھو بست ویک پیکر نور در ایوان شمال۔

بست ویک قران اصطلاح منجمان انند و غیاث گویند که ترتیبش آنست که زحل را با شش کوکب که زیر اوست و مشتری را با پنج کوکب که زیر اوست و مریخ را با چهار کوکب که زیر اوست و شمس را با سه کوکب که زیر اوست و زهره را با دو کوکب و عطارد را با قمر قران شود **مؤلف** عرض کند که مجموعه این همه قران ها بست ویک است و فارسیان همین مجموعه را (بست ویک قران) نام کردند (اردو) اکیس قران۔ یہ مجموعہ ہے اون کل قرانوں کا جو زحل کو چھ ستاروں کے ساتھ اور مشتری کو پانچ اور مریخ کو چار اور آفتاب کو تین اور زہرہ کو دو اور عطارد کو صرف قمر کے ساتھ واقع ہوتے ہیں۔ مذکر۔

بست ویک وشاق اصطلاح همان که تعریفش بر بست ویک شاق گذشت (اردو) دیکھو بست ویک شاق)

بسته بقول سروری و جهانگیری و رشیدی و برهان و ناصری و جامع و سراج بروزن دسته (ا) حریر منقش که در تختهای مشبک بندند و رنگ در نقشها زنند چنانکه (رنگ برادر) که در استرآباد گرگان سازند بهارند گراین از ملا قاسم مشهدی سندی آورده (ه) عشق مفلس از کجا جاه و جلالش از کجا؟ هر دو عالم از متاع حسن او یک بسته است؟

(ملا مفید بلخی ؎) برنگ غنچہ زکوی تو رخصت می بندم ہ زداغ بستہ برپشت بخت می بندم ہ **مؤلف** عرض کند کہ مخفف (رنگ بستہ) باشد وبس یا بمعنی حقیقی آویختہ وکنایہ از پردہ کہ درستختہ ہای مشبک آویزند دیگر ہیچ (اردو) وہ ریشمی پردہ جس پر رنگ برنگ نقش ونگار ہوتا ہے اور مشبک دریچوں میں لٹکاتے ہیں۔ ناگر۔

(۲) بستہ۔ بقول جہانگیری ورشیدی وبرہان وجامع وسراج بااول مکسور وثالث مضموم مرادف بستوہ بمعنی ستوہ کہ ستہ ہم آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ بستوہ مزید علیہ ستوہ است بزیادت موحدہ وبستہ مخفف آن بحذف واو چنانکہ ہوشیار وہشیار وخاموش وخامش (اردو) دیکھو بستوہ۔

(۳) بستہ۔ بقول رشیدی بمعنی معروف بہار گوید کہ مقابل کشادہ چنانکہ دربستہ وکاربستہ وامید بستہ ونظربستہ (صائب ع) خانۂ دل بصفا از نظر بستہ بود ہ (سعدی ؎) امید بستہ برامد ولی چہ فائدہ زانکہ ہ امید نیست کہ عمر گذشتہ باز آید ہ (ولہ ؎) زکار بستہ میندیش دل شکستہ مدار ہ کہ آب چشمۂ حیواں درون تاریکی است ہ (انوری ؎) می کنم تدبیر گوناگون ولی ہ بستۂ تقدیر نکشایم ہمی ہ **مؤلف** عرض کند کہ مقصود رشیدی از معروف معنی حقیقی اسم مفعول بستن است کہ برمعنی آویزش مذکور شد۔ مخفی مباد کہ بر ہمہ معانی مجازی بستن شامل باشد کہ بجائش گذشت (اردو) باندھا ہوا۔

(۴) بستہ۔ بقول رشیدی وبرہان وناصری وجامع وسراج بمعنی آہنگی است از موسیقی کہ آنرا (بستہ نگار) نام است وآن مرکب است از حصار وحجاز وسہ گاہ **مؤلف** عرض کند کہ بستن بجار بمعنی سرودن برمعنی بست وششمش گذشت وبہمین معنی اسم مفعولش بستہ بمعنی سرود

شدہ و کنایہ از آہنگے است وبس (اردو) راگنی مؤنث۔

(۵) بستہ۔ بقول برہان وناصری وجامع وسراج شخصے راگویند کہ آنرا بسحر بستہ باشند و داماد نتواند شد۔ بہار بصراحت مزید گوید کہ کسی کہ بسحر بر عروس قادر نہ شود و فرماید کہ ظاہرا فارسی ہندوستان است واللہ اعلم بحقیقۃ الحال **مؤلف** عرض کند کہ مخفف (سحربستہ) و نظر بر قول ناصری وجامع کہ از محققین اہل زبانند ایں را فارسی ہندوستان نتوان گفت (اردو) وہ شخص جو جادو کے اثر سے اپنی عورت پر قادر نہو سکے۔ مذکر۔

(۶) بستہ۔ بقول برہان وجامع وسراج بضم اوّل وفتح فوقانی فندق راگویند وآں مغزے باشد کہ خورند۔ صاحب محیط ذکر بستہ نکردہ بر فندق گوید کہ ہماں بندق است وصاحب منتخب ہم بر فندق بضم دال فرماید کہ میوۂ معروف کہ انرا بندق نیز گویند وصاحب محیط بر بندق می فرماید کہ بالضم معرب از فندق فارسی وبعربی طبوز نامند وگویند بندق بکسر اوّل اسم فارسی جلوز است کہ بادام کشمیری وسہ گوشۂ بادام کوہی نیز وبیونانی فیطیفیا و (قرودماثا) نامند وآن ثمر درختی است۔ گرم در آخر اوّل وخشک در آوائل آن۔ ازاں صفرا پیدا شود و قابض و مزید جوہر دماغ ومقوی آن ومنافع بسیار دارد **مؤلف** عرض کند کہ اشارہ فندق بر (بادام کوہی) گذشت واین متعلق بمعنی دہم بست است ہای نسبت بر وزیادہ کردہ اند وبس (اردو) فندق بقول آصفیہ اسم مؤنث۔ ولایت کے ایک مشہور میوے کا نام جو نہایت سرخ اور جھاڑی کے بیر کے برابر ہوتا ہے۔ دیکھو (بادام کوہی)

(۷) بستہ۔ بقول ناصری بمعنی ستودہ است (ستہیدن بمعنی مصدر آنست **مؤلف** عرض

کند که نظر بر اعتبار ناصری که از اهل زبانست تسلیم کنیم و به مجاز متعلق دانیم با معنی بست دوم بستن و اسم مفعول آنست و معنی ستایش بمجاز است و جا دارد که متعلق بمعنی سپرده همش کنیم و انهم مجاز باشد و بستن بمعنی ستودن نیامده و جا دارد که (سته) را مخفف (ستائیده) گیریم و موحده اول از زائد و لیکن اول بهتر از آخر است (اردو) تعریف کیا ہوا۔

(۸) بسته ۔ بقول ناصری بمعنی ستیزه کردن هم و فرماید که در منع از ستیزه بفتح میم و کسر تا درست است (مولوی معنوی ع) مسته صنما چند ازین مے وه بطرب با من زار **مؤلف** عرض کند که ستهیدن بمعنی ستیزه کردن می آید و اسم مصدر آن ستهه بمعنی ستیزه و این بزیادت موحده باشد و بس ۔ پس باید بالفتح خوانیم ۔ تسامح صاحب ناصری است که معنی مصدری بیان کرد مخفی مباد که استه در مقصوره به همین معنی بر نشان چارمش گذشت و فروگذاشت ماست که در انجا بر حاصل بالمصدر اکتفا کرده ایم و اسم مصدر را ذکر نکرده ایم و ما از ماخذش هم همدر انجا بحث کرده ایم (اردو) دیکھو استه کے چوتھے معنے ۔

(۹) بسته ۔ بقول سوار السبیل بند آب نهر را گویند که آنرا کشاده آب بهر جا که خواهند می برند و جمع آن بستان است **مؤلف** عرض کند که معنی مفعولی این بسته شده و تعمیر کرده شده متعلق به معنی هفتم یا هجدهم بستن و کنایه از بند آب ۔ تسامح محقق بالاست که بستان جمع این نوشته ۔ جمع این بسته هاست و خصوصیت یا نهر هم نباشد (اردو) بند ۔ دیکھو برغ

بسته چیزی بودن مصدر اصطلاحی بقول	**مؤلف** عرض کند که حیف است که سند استعمال
۱ بحیرت دل نهادن (۲) اعتماد کردن بر وے	پیش نکرد اگرچه خلاف قیاس نیست بلحاظ معانی

بستن ولیکن بنظر سکوت معاصرین عجم ومحققین فارسی مشتاق سند می باشیم **(اردو)** (۱) دل لگانا (۲) اعتماد کرنا۔

بستہ رحم اصطلاح بقول سروری ورشیدی وبرہان وجامع وسراج وبہار زن عقیم را گویند (رکن الدین عمرانی ؎) ای در نظر جود تو بیقدر درم ہژ وزر ادن شبہ تو جہان بستہ رحم ہژ صاحب جہانگیری در ملحقات گوید کہ مرادف استرون۔ صاحب بحر بذکر معنی بالا گوید کہ زنی کہ از زادن باز مانده باشد آنرا ہم بدیں اسم موسوم کنند **مؤلف** عرض کند کہ معنی لفظی این زنی کہ رحم او بند است وحاملہ نشود وتعمیم معنی اجازت آن می دہد کہ معنی بیان کردۂ صاحب بحر را ہم درین داخل کنیم ولیکن محاورۂ زبان چیز دیگر است صاحبان سروری وجامع کہ اہل زبانند ذکر این معنی نکرده اند ولہذا بر عقیم اکتفا کنیم **(اردو)** دیکھو استرون۔

بستہ زبان اصطلاح۔ بقول بہار وبحر آنکہ بر سخن گفتن قادر نباشد (صائب ؎) زبان شکوۂ من چشم خون فشان من است ہژ چو طفل بستہ زبان گریہ ترجمان من است ہژ **(اردو)** وہ شخص جو بات نہ کرسکے جیسے کم سن بچہ یا گونگا۔

بستہ گہوارہ فنا اصطلاح۔ بقول بحر و موید اسیر محبت دنیا وگرفتار دنیا **مؤلف** عرض کند کہ بستہ درین اصطلاح اسم مفعول بستن است بمعنی سی وسوم آن ومرکب توصیفی است وگہوارۂ فنا بترکیب اضافی کنایہ از دنیا صاحبان اند وہفت تعریف این درجمع کردہ اند تسامح شان است **(اردو)** اسیر محبت دنیا اس شخص کو کہہ سکتے ہیں جو دنیا دار ہو۔

(الف) **بستہ لب** اصطلاح (الف) کسی کہ

(ب) **بستہ لبی** خاموش وساکت باشد اسم فاعل ترکیبی است و(ب) بزیادت یای

(۱۲ م ۱۲)

مصدری خاموشی وسکوت (ظهوری ب) فتاده ورقفس ازگفتگوی خود طوطی ؛ کشود کار سخنور رهین بسته لبی است ؛ (اردو) (الف) خاموش ۔ ساکت ۔ بستہ لب ۔ بھی کہ سکتے ہیں (ب) خاموشی ۔ مؤنث ۔ سکوت ۔ مذکر ۔

بسته میان اصطلاح ۔ بقول بہار و انند مستعد و آمادۂ خدمت **مؤلف** عرض کند کہ اسم مفعول ترکیبی است (میر معزی ۵) ثنا و خدمت او واجب است ازینمعنی ؛ قضا کشاده زبان است و بخت بسته میان ؛ چنانچه بسته میانست بخت در خدمت ؛ ہمیشه ہست قضا بر ثنا کشاده زبان (اردو) کمر باندھا ہوا مستعد ۔ آمادہ ۔ تیّار ۔

بسته نگار اصطلاح ۔ بقول رشیدی وبحر و بہار آہنگی است در موسیقی کہ ذکرش بر بسته گذشت ۔ خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ نوعی از سرود (طغرا ۵) ازین رہ حور بر صوتش نثار است ؛ کہ نقش چینیش بسته نگار است ؛ **مؤلف** عرض کند کہ اسم مفعول ترکیبی است و معنی لفظی این نقش بسته و کنایه از آہنگی کہ سامعین از حیرانی نقش دیوار شوند ہمین است وجہ تسمیۂ این (اردو) بسته نگار فارسی میں ایک راگنی کا نام ہے جس کا اصطلاحی نام اردو میں معلوم نہ ہوسکا ۔

بسته نیشکر اصطلاح ۔ بقول (خان آرزو در چراغ ہدایت) وبحر و بہار نیشکر ہای بسیار بہم بسته کہ آنرا بہندی بہاندی و بولی گویند (کلیم ۵) قلم می شدی ترکش اندر کمر ؛ بیک ضرب چون بستۂ نیشکر **مؤلف** عرض کند کہ اگرچہ بمعنی لفظی مرکب اضافی است ولیکن در محاورۂ فرس بستۂ را گویند کہ شرط بازان نیشکر را بہ تعدادی مخصوص می بندند و بران شمشیری زنند ہر کہ بستہ را در یک ضرب شمشیر قطع کرد بازی برد (اردو) بہاندی بقول آنجمن

ہندی - اسم مؤنث - گنّوں کا بنڈل - پونڈ و نکا بوجھا - پشتارۂ نیشکر - سو پچاس گنّوں کا بوجھ مؤلف عرض کرتا ہے کہ دکن میں (بولی) اسی بستۂ نیشکر کے لئے مستعمل ہے جس پر شرط باندھکر تلوار چلاتے ہیں

بستی بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالضّم باغبان و منسوب بباغ **مؤلف** عرض کند کہ بزیادت تحتانی نسبت بر لغت بُست کہ بر معنی اوّلش گذشت موافق قیاس است ولیکن طالب سند استعمال می باشیم کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فارسی زبان ازین ساکت (اردو) دیکھو باغبان -

بستیباج بقول برہان و ہفت بفتح اوّل و سکون ثانی و فوقانی بہ تحتانی رسیدہ و بای ابجد بالف کشیدہ و بجیم زدہ بلغت رومی خسک را گویند و بلغت اہل مغرب (حمص الامیر) خوانند طبیعت وی سرد است باعتدال و ضماد کردن آن بر ورمہای گرم نافع صاحب محیط تبرک موحدہ ذکر بستیاج کردہ گوید کہ بفارسی در منہ ترکی و (خلال مکہ) و بعربی سندی و (حشیشۃ الحراش) و بزبان مصری اخلہ و خسکہ نامند و آن نباتی است خار دار گویند گیاہ آن گرم و خشک در اوّل دوم و باندک عطریت خلال کردن آن جہت تقویت دندان و طلای آن جہت تحلیل اورام نافع و منافع دارد و تخم آن گرم و خشک در آخر دوم - جہت سُرفہ و فواق و ریاح و سنگ و تفتیح سدد جگر و ادرار بول نافع **مؤلف** عرض کند کہ اگرچہ اسم فارسی این بالا مذکور شد ولیکن فارسیان ہمین لغت رومی را بر زبان دارند ازینجاست کہ صاحب برہان در لغات مستعملۂ فرس ذکر این کردہ مخفی مباد کہ بخیال ما این ہمان درخت پیلو باشد کہ مسواک آن از مکہ معظمہ می آرند صاحب محیط بر (پیلو) گوید کہ بہندی اسم راک است و بہ سنسکرت

کرپھل ۔ درخت صحرائی است و نزد ہندیان گرم و سبک و ملین و مشہی طعام و دافع قی و مضمضہ آب جوشیدۂ آن دافع درد دندان و مقوی باہ حیف است کہ از اسمای السنہ غیر مطابقت خیال مانمی شود و اللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) ایک نبات کا نام ہے خوخار دار ہوتا ہے جس کو فارسیوں نے (خلال مکہ) کہا ہے ہمارے خیال میں وہی درخت ہے جسکو دکن میں پیلو کہتے ہیں اور حجاج بطور تحفہ مکۂ معظمہ سے جو مسواکین لاتے ہیں وہ اسی درخت کی ہوتی ہیں صاحب آصفیہ نے پیلو پر کہا ہے اسم مذکر وہ درخت جس کی جڑ اور شاخوں کی اکثر مسواک بناتے ہیں۔ صاحب محیط نے (درمنہ) کا ترجمہ اجوائن لکھا ہے۔

بسجستہ بقول ناصری وانند بفتح باو ضم جیم بمعنی (۱) محبوب و معشوق است و آنرا بس خواستہ نیز گفتہ اند و (۲) بمعنی مطلوب و تمنا نیز آمدہ و فرماید کہ این لغت از دساتیر نقل شد **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان قدیم این را مرکب کردہ باشند بالفظ بس بمعنی بسیار و جستہ کہ اسم مفعول جستن است یعنی چیزے کہ تلاش او بسیار کردہ شد کنایہ از معشوق و تمنا ہم۔ نظر باعتبار ناصری این را لغت مرکب نمی دانیم۔

معاصرین عجم بر زبان ندارند و سکوت دیگر محققین بے توجہی و سرد مہری شان است با فارسی قدیم دیگر ہیچ (اردو) (۱) محبوب معشوق۔ مذکر۔ (۲) تمنا۔ دیکھو آرزو۔

بسخن درشدن مصدر اصطلاحی۔ متفق الرائے و متفق الکلام شدن۔ (انوری ؎) بسخن درشدیم ہر سہ بہم ۔۔۔ چون سہ یار موافق و مشتاق ۔۔۔ (اردو) متفق الکلام۔ متفق الرائے ہونا۔

(باقی ۱۲)

بسخندن بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بالفتح و فتح خاے معجمه وسکون نون بمعنی خمیر ساختن

مؤلف عرض کند که محققین مصادر و معاصرین عجم ازین ساکت اگر سند استعمال بدست آید توانیم عرض کرد که این مصدر مرکب است از لفظ بس و خنده . بس بمعنی بسیار و خنده بمعنی شگفتگی که اسم مصدر (خندیدن) است که بجایش مذکور شود - فارسیان بحذف های هوز بزیادت علامت مصدر دن و حذف یک دال مهمله مصدری ساختند که معنی لفظی این بسیار شگفته کردن و کنایه از خمیر ساختن (اردو) خمیر کرنا -

بس خواسته اصطلاح - بقول برهان و جامع و بحر و هفت کنایه از مطلوب و معشوق

مؤلف عرض کند که از قبیل (بس خسته) که بالاگذشت یعنی چیزی که خواهش آن بسیار است مطلوب و معشوق است و بس (اردو) دیکھو بس جسته -

بسد بقول سروری بحوالهٔ عجائب البلدان بضم با و فتح سین مهمله مشدده و بتخفیف سین (۱) مرجان و فرماید که آنرا کامه نیز خوانند و منبت آن قعر دریاست - رسنی افگنند و برکشند چون باد برو وزد و آفتاب تابد سرخ گردد (انوری ۵) فرو گسست بعناب عنبرین سنبل ز فرو شکست بخوشاب بسد ین شکر ز صاحب جهانگیری این را (۲) مرادف بست بمعنی اول و دوم نوشته و ذکر بستان هم با او کرده صاحب برهان بذکر معنی اول و دوم و گوید که بمعنی اول بکسر اول هم آمده صاحبان ناصری و جامع هم ذکر این کرده اند - صاحب سوا السبیل فرماید که به تشدید و ذال معجمه آخر معرب بسند فارسی است که مرجان باشد **مؤلف** عرض کند که اشارهٔ این بر معنی یازدهم بست کرده ایم و آن مبدل این است و قول صاحب محیط را نسبت مزاج و خواص این همدرانجا

نقل کردہ ایم صاحب سروری این لغت فارسی را بہ ذیل لغاتی آوردہ کہ آخرش ذال معجمہ است تسامح او بیش نباشد کہ محققین فارسی زبان بالاتفاق این را بہ دال مہملہ آخر آوردہ وانچہ صاحب سوار السبیل گوید درست کہ بہ تشدید سین وذال معجمہ معرب است ولیکن تسامح او می نماید کہ در فارسی بستد بہ فوقانی سوم گفتہ کہ لغتی بدینمعنی در فارسی نیست غلطی کتابت او می نماید کہ بسد فارسی را بزیادت فوقانی بستد فارسی نوشت (اردو) دیکھو بست کے پہلے اور گیارھویں معنے ۔

بسدک بقول سروری بحوالۂ نسخۂ میرزا وبقول رشیدی ۔ بفتح باو سین مہملہ وسکون دال مہملہ (۱) بمعنی بستۂ جو وگندم دروده باشد صاحب برہان بذکر معنی اوّل فرمایدکہ (۲) بسکون ثانی بروزن زردک دارویست کہ آنرا (اکلیل الملک) خوانند صاحب ناصری بذکر معنی اوّل بروان اختلاف اعراب ذکر معنی دوم کردہ وصاحب جامع ہمزبان برہان ۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل قانع وفرمایدکہ بسک مخفف این باشد **مؤلف** عرض کند کہ قیاس می خواہد کہ اصل این بستک بودہ بمعنی چیزی خوردکہ بستہ شدہ وکنایہ از دستۂ جو وگندم تا قرشت بدل شدہ بہ دال مہملہ چنانکہ زرنشت وزردشت پس تصرف در اعراب تصرف محاورہ باشد ونسبت معنی دوم عرض می شود کہ حقیقت این بر (ارحیقنہ) گذشت واخذ این جزین نباشد اصل ایرانیہم بہ فوقانی عوض دال مہملہ بود ومعنی لفظی این بستان خرد وکنایہ از (اکلیل الملک) فوقانی بدل شدہ بہ دال مہملہ ۔ دیگر ہیچ تصرف محاورہ باشد کہ ضمّ اوّل را بہ فتح بدل کردند (اردو) (۱) درخت جوار گندم کا پولا ۔ دستہ ۔ مذکر (۲) دیکھو ارحیقنہ

بسدہ تن بقول انند وضیاث منسوب بہ بُسد کہ مرجان است مراد از سرخ **مؤلف**

عرض کند کہ یاقوت نسبت موافق قیاس و بمعنی سرخ ہم کنایہ ایست موافق قیاس ولیکن طالب سند استعمال می باشیم (اردو) سرخ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ لال۔ احمر۔

بسر آمدن مصدر اصطلاحی (۱) بمعنی حقیقی واقع شدن و آمدن بسر است چنانکہ (بسر آمدن سنگ) (صائب ؎) آمد کار من ورشتہ تسبیح یکی است ؎ کز صدر بگزم سنگ بسری آید ؎ و (۲) بمعنی پیش آمدن و این کنایہ باشد چنانکہ (بسر آمدن بخت) (انوری ؎) ای شاہ جہانی کہ ز عدل تو جہان را ؎ در وصف نیاید کہ چہ بختی بسر آمد ؎ وارستہ گوید کہ (۳) از حیز برامدن و جوش کردن **مولف** عرض کند کہ بسر بردن ہم داخل ہمین معنی است صاحب بحر این را مخصوص کند بہ دیگ بخیال ما با جام و ساغر ہم میتوان (صائب ؎) چرخ رہ آہ شرر بار من از جا برداشت ؎ دیگ کم حوصلگان زود بسر می آید ؎ و بقول بحر و بہار (۴) آخر شدن چنانکہ (بسر آمدن گیتی و روز) (انوری ؎) بر دل نفسی آمدہ گیتی بسر آید ؎ گیر ید کہ گیتی ہمہ یکسر بسر آمد ؎ (ولہ ؎) ہیچ روزی سر ما بسر نامد ؎ تا دلم عشق او ز سر نگرفت ؎ و (بسر آمدن کان) (ولہ ؎) آصف کہ ز زیر قلمش تیغ سکون یافت ؎ حاتم کہ ز دست کرمش کان بسر آمد ؎ و (بسر آمدن درد) (ولہ ؎) در دسر دل بسر نمی آید ؎ پا ز گل عشق بر نمی آید ؎ و بقول بحر و بہار (۵) بمعنی بر باد رفتن **مولف** عرض کند کہ این مجاز معنی چہارم است کہ از سند (بسر آمدن کان) من وجہ این معنی ہم پیدا می شود کہ آخر شدن کان بر باد شدن آنست (اردو) (۱) سر پر واقع ہونا (۲) پیش آنا (۳) اُبلنا۔ جوش کرنا۔ (۴) آخر ہونا۔ ختم ہونا (۵) برباد ہونا۔

بسر آوردن مصدر اصطلاحی۔ متعدی بسر آمدن

است سندی از انوری بر معنی چهارمش گذشت (ولہ ؎) ای بجر تو گفتہ بریزم خونت ؛ وقت آمد خون بریز و عمرم بسر آر ؛ (اردو) بسر آمدن کے	تمام معنوں میں اس کا مستعدی جیسے (۱) سر پر لانا (۲) واقع کرنا (۳) ابالنا۔ جوش دلانا (۴) ختم کرنا (۵) برباد کرنا۔

بسراق بقول وارسته بضم اول و رای مهمله یاقوت زردی که در هندش پکهراج گویند (باقر کاظمی)

؎ زرد گوشست آنکه از بن گوش ؛ کرده بسراق زار پیکو را ؛ هم او گوید که پیکو بهای عجمی و یای حطی مجهول۔ ملکی است بجانب زیرباد۔ بهار گوید که این ظاهرا (هندی معرب) است و اصلش پکهراج یا پکهراگ۔ صاحب انند این را لغت عرب گوید ولیکن صاحب سواء السبیل که محقق معربات است ازین ساکت و صاحب منتخب هم نیاورده و صاحب محیط بر پکهراج گوید که یاقوت زرد است و پکهراگ را نه نوشت و بر یاقوت ذکر همه اقسامش باعتبار رنگ آن کرده و همانجا گفته که زرد آن را بعربی بسراق و بهندی پکهراج و بانگریزی وتوپس گویند۔ بقول گیلانی خشک است و مائل بسردی اندک و بقول شیخ الرئیس معتدل۔ مفرح و مسکن۔ قاطع خون۔ نافع اورام و رافع صرع و ام الصبیان و منافع بیشمار دارد۔ صاحب ساطع بر پکهراج گوید که زبرجد باشد و آن جوهریست سبز رنگ **مؤلف** عرض کند که سکندری خورده است که زرد را سبز نوشت و انچه در ترجمهٔ آن زبرجد را قائم کرده نسبت آن عرض می شود که زبرجد سبز و زرد هر دو می باشد ولیکن دیگر لغات زبان هندی پکهراج را زرد رنگ گفته اند نه سبز بالجمله بتحقیق ما (پسراگ) لغت فارسی است به بای فارسی و سین مهمله و رای مهمله و الف و کاف فارسی۔ حالا دارد که این را مقرر دانیم از پکهراج که کاف را حذف کردند و های هوز بدل شد به سین مهمله چنانکه راه و راس و جیم

به کاف فارسی چنانکه اخشیج و اخشیگ و پس ازان عربان فارس به تبدیل بای فارسی بعربی و کاف فارسی به قاف بسراق کردند و شعرای فرس استعمال همین کردند چنانکه سند باقر کاشی تصدیق آن می کند ولیکن این تعریب از محققین معربات تصدیق نیافت و انچه مفترس از فرهنگ ها ترک شد و به آن جزین نمیست که صاحبان تحقیق از تحقیق ماخذ سروکاری نداشتند و عجب آنست که همه محققین اهل زبان (بسراق) را هم گذاشته اند (اردو) بچھراج بقول آصفیه۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ زبرجد کی ایک قسم جس کا رنگ عموماً زرد اور نہایت روشن ہوتا ہے۔

بسراک بقول سروری۔ مخفف بیسراک که می آید بحذف یا بروزن امساک بمعنی شتر بچه یک و دو ساله (پور بهای جامی ۵) شافی زبهر کون تو ترتیب کرده ام ؎ خرطوم پیل و گردن بسراک و دست لک ؎ **مؤلف** عرض کند که صراحت ماخذ بر بیسراک می آید (اردو) اونٹ کا بچہ ایک دو سال کی عمر کا۔ مذکر۔

بسراگ این همان است که ذکرش بر (بسراق) گذشت و صراحت ماخذ هم همدرانجا مذکور (اردو) دیکھو (بسراق)۔ (۴۲۳۸)

بسباری اصطلاح۔ بقول مؤید بحوالهٔ قنیه باری بر سر آن و فرماید که باری که بر سر بود صاحب هفت گوید که باری که بر سر هوا علاوه بود **مؤلف** عرض کند که سبحان الله چه خوش اصطلاحی برای تائید فضلا قائم شده است تا فضلا این مرکب را که بمعنی لفظی اوست اسم جامد نفهمند و صراحت صاحب هفت شایان اوست (اردو) سر پر بوجھ۔ مذکر۔

بسربر اصطلاح۔ بقول مؤید ای بر سر **مؤلف** عرض کند کلمه بر زائد است

چنانکہ (ہ) بسر بر بند کافوری عمامہ ہ بتن در پوش عنبر بوی جامہ ہ چہ خوش تائیدی است برای فضلا تا کلمہ بر را جز و اہم جامد ندانند (اردو) سر پر

بسر بردن | مصدر اصطلاحی۔ بقول سروری در ملحقات (۱) کنایہ از گذراندن و باتمام رسانیدن و وفا کردن و (۲) سازگاری نمودن (سعدی ہ) در اقصای عالم بگشتم بسی ہ بسر بردم ایام با ہر کسی ہ (مخلص کاشی ہ) زلف مشکین را کمند گردن عشاق کن ہ می بری تا کی بسر تنہا شب دیجور را ہ (سنجر کاشی ہ) سنجر بسخت جانی یک ہفتہ میتوز یست ہ مارا گمان نبود کہ یک شب بسر برد ہ (سعدی ہ) وان دگر بخت ہمچنان ہوسی ہ دین عمارت بسر نبرد کسی ہ صاحب جہانگیری ہم در ملحقات ذکر ہر دو معنی کردہ۔ صاحبان رشیدی و ناصری و بہار ذکر این کنند۔ بہار بر معنی دوم موافقت کردن می گوید۔ عیبی نیست ہر دو یکیست صاحب برہان بذکر معنی اول و دوم گوید کہ (۳) غمخواری کردن ہم۔ صاحبان جامع و بحر و مرید ہمہ تا نفش خان آرزو در سراج بذکر ہر دو معنی اول گوید کہ (۴) بسر برداشتہ بردن ہم (ظہوری ہ) عشق لیلیٰ برد مجنون را بسر ہ داغ دل از لالہ بر صحرا گریست ہ **مؤلف** عرض کند کہ معنی چہارم حقیقی است و شک نیست کہ کلام سعدی کہ بسند اولین گذشت سند معنی چہارم است و دیگر معانی بمجاز (اردو) بسر کرنا۔ بقول آصفیہ (۱) گزارنا اوقات گزاری کرنا۔ انجام کو پہونچانا۔ پورا کرنا (۲) نباہنا۔ دوسرے معنے کا ترجمہ (موافقت کرنا) بھی ہو سکتا ہے (۳) غمخواری کرنا۔ بقولہ ہمدردی کرنا۔ شریک رنج و راحت ہونا (دیکھو بدرد دیگران رسیدن (۴) سر پر اٹھا لیجانا۔

بسر بردن | مصدر اصطلاحی۔ بمعنی بسر کردن و موافقت کردن (انوری ہ) از عشقت ای شیرین پسر گرچہ بسر بریزم نم ہ نہ یار دیگری می کنم نی رای دیگری زنم (اردو) بسر کرنا

(۴۸۴۳)

موافقت کرنا۔ گزارنا۔

بسر برزدن بار مصدر اصطلاحی بآ

برسر نهادن است (انوری ۵) درد هجرت

گرم اشکے می دهد ۔ عشق صد بارم بسر بر می زند ۔

(اردو) بوجھ سر پر رکھنا۔ زیر بار کرنا۔

(الف) **بسر پا آمدن** مصدر اصطلاحی۔

بقول وارسته وبهار و بحر از مرض شفا یافتن۔

(مفید بلخی ۵) عمرها بود که ضعف از شکن زلف

تو داشت ۔ زین شکست آمده اکنون بسر پا زنجیر ۔

مؤلف عرض کند که (بر سر پا آمدن) بجایش

گذشت واین بهمه معانیش مرادف آن است

و در اینجا همین قدر کافیست که از سند مفید بلخی.....

(ب) **بسر پا آمدن زنجیر** بمعنی وقت

آن رسیدن که زنجیر از پا برآید و رستگاری نصیب

شود یعنی زنجیری که در پا افتاده بود بسر پا رسیده

و قریب است که از پای بیرون شود پس معنی این

مصدر مرکب (آثار نجات پیدا شدن) است

و ضرور است که برای این معنی زنجیر را داخل

اصطلاح کنیم و بدون آن جزو این نیست که مرادف

(بر سر پا آمدن) باشد و بس ۔ پس محققین

بالا سکندری خورده اند که این را بمعنی (از مرض

شفا یافتن) نوشته اند و این معنی از سند بالا

اصلا حاصل نمی شود فتأمل ۔ شاعر گوید که عاشق از

مدت دراز بوجه شکن زلف تو ضعف می داشت

و بمبتلای قید بش بود ولیکن بوجه آنکه زلف تو

شکست داشت اکنون آثار نجات پیدا شد

(اردو) (الف) مرض سے شفا پانا اور ہمارے

خیال کے لحاظ سے دیکھو (بر سر پا آمدن) (ب)

آثار نجات پیدا ہونا۔

بسر پا نشستن مصدر اصطلاحی۔ بقول

خان آرزو در چراغ نهیا بودن برای رفتن صاحب

بحر همزبانش (سلیم ۵) تیر هوائیم که زبس بی

تعلقی ۔ هر جا نشسته ام بسر پا نشسته ام ۔ مؤلف

عرض کند که مرادف معنی اول و سوم (بر سر پا نشستن)

است وبس (اردو) دیکھو (برسر پانشستن) کے پہلے اور تیسرے معنے۔

بسر پر دازیدن مصدر (اصطلاحی) (۱) بمعنی گرفتن سر و آویختن بسر سند این از نہوری ۔ ر (برسر پانہادن) گذشت معاصرین عجم گویند کہ (۲) مرادف معنی دوم (بسر پیچیدن) ہم کہ می آید (اردو) (۱) سر سے لپٹ جانا (۲) دیکھو (بسر پیچیدن) کے دوسرے معنے۔

بسر پیچیدن مصدر (اصطلاحی) بقول بہار و بحر (۱) پیچیدن دستار و مانند آن بمعنی حقیقی و (۲) مسموع است کہ باصطلاح لوطیان فعل بد کردن باشد (میر نجات ؎) پر مکر شدہ دستار زری ؎ سادہ باشد بسرش می پیچم ؎ (میرزا امان اللہ امانی ؎) غیر پندارد بسر دستار زر پیچیدہ ام ؎ این نہ دستار است در دسر بسر پیچیدہ ام ؎ **مؤلف** عرض کند کہ (بسر پیچیدن در دسر) بمعنی در دسر پیدا شدن لبسر

و در دسر را بمنزلہ سر کردن و (بسر پیچیدن دستار) بمعنی نہادن ۔ درست کردن دستار بسر پس معنی اوّل خصوصیتے دارد و آن را پسند نکنیم ۔ بخیال ما معنی اوّل پیچیدن چیزی بسر و متعلق شدن چیزے بسر باشد و معنی دوم بیان کردۂ بہار برای لواطت مخصوص است کہ لوطیان عجم سر اختش می کنند کہ فاعل در لواطت دست ہا را بر سر مفعول می پیچد چنانکہ در جماع بازن دست ہای فاعل در بغلش (اردو) (۱) سر پر لپٹنا ۔ جیسے دستار سر پر لپٹنا ۔ باندھنا ۔ اور سر مارنا (دیکھو انگندن بر کسی) اور سر ہونا ۔ (۲) اغلام کرنا۔

بسر تازیانہ بخشیدن مصدر (اصطلاحی) بقول بہار و انند چیزی را سہل و فرومایہ دانستہ باشارہ سر تازیانہ عطا فرمودن مرادف (بسر تازیانہ دادن) (انوری ؎) خسرو بسر تازیانہ بخشد ؎ چون ملک عراق ارہزار باشد ؎ **مؤلف** عرض کند کہ کنایہ ایست لطیف کہ تازیانہ در دست

شاہان می باشد و بی پروائی بدان اشارہ کنند
برای دادن چیزی بکسی (اردو) اشارہ سے عطا کرنا
بسر تازیانہ بستانم منقولہ۔ بقول مؤیدای
بغیر تیغ بید رنگ بزخم تازیانہ فتح کنم صاحب ہفت
ہم ذکر ایں کردہ **مؤلف** عرض کند (بسر تازیانہ
ستاندن) مصدر است اصطلاحی بمعنی گرفتن بآسانی
یعنی بدون استعمال شمشیر حاصل کردن چیزی نمی دانیم
کہ ہر دو محققین بالا چرا ایں را منقولہ قرار دادہ اند
و چرا ذکر مصدر ترک کردہ اند (اردو) آسانی
سے لینا۔ بغیر جنگ کے حاصل کرنا۔
بسر تازیانہ دادن مصدر اصطلاحی۔
بقول بہار و انند مرادف (بسر تازیانہ بخشیدن)
کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس
است (نظامی ۵) آوریدی جہان بہ تیغ فراز
بسر تازیانہ دادی باز (اردو) دیکھو بسر تازیانہ بخشیدن
بسر تازیانہ ستاندن مصدر اصطلاحی
بقول بحر بی تیغ و شمشیر بسر سواری گرفتن (مرادف
بسر تازیانہ گرفتن) **مؤلف** عرض کند کہ ما صراحت
ایں بدیل (بسر تازیانہ بستانم) کردہ ایم کہ گذشت
(اردو) آسانی سے بغیر جنگ و جدل کے لینا۔
بسر تازیانہ گرفتن مصدر اصطلاحی۔
بقول بحر و بہار و ملحقات برہان مرادف (بسر
تازیانہ ستاندن) **مؤلف** عرض کند کہ ہمانجا
صراحت کردہ ایم (اردو) دیکھو بسر تازیانہ ستاندن
(الف) **بسر چنگ آمدن** مصدر اصطلاحی
بقول بحر قریب بقبض و تصرف آمدن بہار گوید
کہ کنایہ از کمال قرب یا ورقبض و تصرف خود آمدن
(خواجہ آصفی ۵) دست در زلف سیاہت
من بدروز زدم ۵ آمدم سوی تو چوں شب بسر
چنگ آمد ۵ و فرماید کہ میتوان گفت کہ.....
(ب) **بسر چنگ آمدن شب** کنایہ از
قریب بآخر رسیدن شب گیریم چنانکہ از سند بالا معلوم
می شود صاحب بحر ذکر (ب) بوثیقہ سند خواجہ
آصفی بجای خودش کردہ با معنی بیان کردہ بہار متعلق

مؤلف عرض کند کہ از سند بالا تصدیق (ب) می شود و ایں کنایہ باشد و الف بمعنی حقیقی است وبس ولیکن ضرورت ندارد کہ قرب قبض و تصرف گیریم بلکہ معنی بچنگ آمدن است مطلقاً کہ چنگ و سر چنگ ہر دو یکی است۔ مخفی مباد کہ آنچہ بہار لفظ خود را در معنی الف داخل کردہ سکندری خوردہ ہیچ ضرورت تخصیص بہ خود نیست فتامل (اردو) (الف) قبضہ میں آنا (ب) رات کا قریب الختم ہونا۔

بسر چیزی نہادن مصدر اصطلاحی بقول بحر و بہار بمعنی صرف چیزی کردن (محمد قلی سلیم ؎) از طبع خسیس خویش چون ناف ہ کون را بسر شکم نہادی ہ (ولہ ؎) از سر تا پاتن تو چوں آیینہ صاف ہ چون تیغ مژہ برامدی خوش زغلاف ہ رفتی بضیافت حریفان آخر ہ کون را بسر شکم نہادی چون ناف ہ **مؤلف** عرض کند کہ (چیزی را بسر چیزی نہادن) بمعنی حقیقی است یعنی چیزی را بالای چیزی نہادن و سلیم در ہر دو سند (کون بر شکم نہادن) آوردہ و معاصرین عجم گویند کہ بہ بمعنی آمادہ شدن مفعول است برای مفعولی کہ کونش سر شکم فاعل می رسد و ایں مصدر عام را کہ بالا مذکور شد بحذف لفظ چیزی کہ در اول او ست تخصیص کردن و بسندی کارگر نہ شمردن کہ بدون اختصار است کار بہار باشد۔ حیف است کہ صاحبان بحر و اند نقلش کردہ اند معلوم می شود کہ نظر بر کاکت معنای ایں اصل مقصود را گذاشتند و ایں از شعار تحقیق دور است (اردو) کسی چیز کے لئے صرف کرنا ہمہ تحقیق کے لحاظ سے کسی چیز کو کسی چیز پر رکھنا۔

بسر چیزی یا کسی رسیدن مصدر اصطلاحی حملہ کردن بران و تاخت آوردن بر و (انوری ؎) گفتم جانی بسر آمد مرا ہ عشق تو آخر بسر آن رسید ہ (اردو) سر پر آ چڑھنا۔ بقول آصفیہ۔ چھاتی پر آ موجود ہونا (عارف ؎) شامت ہے کسکی منہ جو ترے ناصحا چڑھے ہ جو شخص یوں بلا کیطرح سر پہ آ چڑھے ہ

بسر خامہ سخن گفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند سخن شائستہ گفتن و فرماید کہ از عالم بزبان قلم حرف زدن است (فرہنگ ے) با عطارد بسر خامہ سخن باید گفت ہر دبیری کہ بدیوان کند آنرا تقریر **مؤلف** عرض کند کہ با تعریف صاحب انند اتفاق نداریم سنبش تقاضای آن می کند کہ این کنایہ باشد از مراسلت و خط و کتابت کردن (**اردو**) شائستہ گفتگو کرنا اور ہمارے معنوں کے لحاظ سے مراسلت کرنا خط و کتابت کرنا۔

(الف) بسر خود اصطلاح۔ بقول وارستہ وبہار مرادف بر سر خود و آن بجایش گذشت (شمسی بدخشی ے) کاکلت چند بگرد مہ تابان گردد ہ بسر خود مگذارش کہ پریشان گردد ہ **مؤلف** عرض کند کہ بای موحدہ بمعنی بر می آید و از ینوجہ میتوانیم کہ این را مرادف (بر سر خود) گیریم و خیال خود نسبت معنیش ہمدرا نجا بیان کردہ ایم ولیکن در ینجا ہمین قدر کافی است کہ از سند بالا مصدر.....

(ب) بسر خود گذاشتن کسی را بمعنی بحال خود گذاشتن کسی را پیدا میشود پس اگر مجرد (الف) را از ہمین سند گیریم (بسر خود) بمعنی بحال خود باشد و پس (**اردو**) الف۔ اپنے حال پر (ب) اپنے حال پر چھوڑنا۔

بسر خویش اصطلاح۔ بقول شمس بفتحتین و کسر سوم یعنی استقلال خود و در نسخہ مؤید مطبوعہ مطبع نولکشور ہم ہمین لفظ است و ہمین معنی و لیکن در دیگر نسخ قلمی مؤید (بسر خویش) بہ تحتانی ششم نوشتہ و ہمین است موافق قیاس نظر بر معنی۔ **مؤلف** عرض کند کہ معنی لفظی این بالای سر خود است و برای معنی بیان کردہ مؤید طالب سند استعمال می باشیم۔ سند استعمال این از نظر ما نگذشت و معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فارسی زبان ازین ساکت بہار این را مرادف (بر سر خویش) نوشتہ کہ بجایش گذشت (**اردو**) اپنا استقلال۔ اور ہمارے معنوں کے

لحاظ سے اپنے سر پر (دیکھو بر سر خویش)

بسر در آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و اند پیش پا خوردن است (ظہوری ۵) از غاشیہ داری تو خورشید نہ از گرم روی بسر در آید۔ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) سر کے بل گرنا۔

بسر دست آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر مرادف (بسر چنگ آمدن) بہار گوید کہ کنایہ از کمال تقرب یا در قبض و تصرف خود آمدن مؤلف عرض کند کہ ہمین معنی بقول بہار بر (بسر چنگ آمدن) مذکور شد و ما با او اختلاف کردہ ایم و در بنا ہم ہمان (فخر الدین علی ۵) کو بخت کہ بگیرہ من مست در آید نہ ز لعنش کشم و شب بسر دست در آید (اردو) دیکھو بسر چنگ آمدن۔

بسر دستی اصطلاح۔ بقول مؤید معنی بسر پنجگی و اندک سی صاحب شمس گوید کہ معنی سر سری و اندک دستی۔ صاحب ہفت اتفاق مؤید گوید کہ بسر رای مہملہ باشد مؤلف عرض کند کہ مقصودش غیر از اضافت بسوے دستی نباشد و محققین فرس ازین ساکت و سند استعمال پیش نہ شد و لیکن موافق قیاس است و ذوق زبان می می خواہد کہ بدون اضافت خوانیم و می توانیم گفت کہ "ما در ین کار بسر دستی کامیاب شدیم" بای حال مشتاق سند استعمال می باشیم کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) تھوڑی سی کوشش سے۔ سرسری طور پر۔

بسر دویدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار (۱) دویدن بکمال سرعت و مبالغہ کردن در ان (بوستان سعدی شیرازی ۵) پیادہ بسر بر در بارگاہ نہ دویدند و بر تخت دیدند شاہ نہ و ہم او بقول بعض محققین فرمایدکہ (۲) در محل تعظیم مستعمل صاحبان اند و بحر نقل نگارش مؤلف عرض کند کہ بہر دو معنی کنایہ باشد و بہ تحقیق ما معنی اول متحقق کہ بہ طوع و رغبت و مسرت و با امتثال حکم حاکم و معشوق دویدن است سند سعدی ہم برای ہمین

معنی است و استعمال این معنی دوم از نظر ما نگذشت بدون سند استعمال تسلیمش نکنیم (اردو) (۱) سرعت کے ساتھ دوڑنا (۲) رغبت اور خوشی کے ساتھ دوڑے جانا جیسے (سر سے چلنا) یعنی سر کو پاؤں بنا کر راستہ طے کرنا۔ دیکھو (از سر قدم ساختن) مگر اردو میں (سر سے دوڑنا) مستعمل نہیں ہے۔ مخاطب کی تعظیم یا امتثال حکم میں دوڑے جانا۔

(الف) **بسر رسانیدن** مصدر اصطلاحی بقول صاحب تحقیق الاصطلاحات بمعنی بسر آوردن (محمد مسیح فسائی ؎) بسر نتواں رساندن با حیات تن رہ دل را بچشم نقش پا در خواب نتواں دید منزل را۔ **مؤلف** عرض کند کہ لازم این...

(ب) **بسر رسیدن** بقول بہار بمعنی (۱) آخر شدن و (۲) بر باد رفتن (قاضی احمد ؎) خنجر بدست بر سرم آن سیمبر رسید ۔ گفتم کہ چیست گفت کہ عمرت بسر رسید ۔ صاحب بحر بر معنی (آخر شدن) قانع۔ بخیال ما معنی اول موافق قیاس و کنایہ است

و معنی دوم ہیچ۔ کہ بدون سند استعمال تسلیمش نکنیم (اردو) (الف) آخر تک پہنچانا۔ ختم کرنا (ب) (۱) آخر ہونا۔ ختم ہونا۔ (۲) برباد ہونا۔

(الف) **بسر رشتہ رفتن** مصدر اصطلاحی بقول جہانگیری در اصطلاحات کنایہ از آمدن بسر سخنی باشد کہ در اثنای گفتن سر رشتہ را از دست داد و گم کردہ باشد (مولوی معنوی ؎) دلا دلا بسر رشتہ مثل بشنو ۔ کہ آسمان ز کجا ایست و ریسمان ز کجا ۔ صاحب رشیدی نقل نگارش۔ صاحب برہان گوید کنایہ از آمدن بسر سخنی بود کہ در اثنای گفتگو جملہ معترضہ بیان کنند تا فاصلہ واقع نہ شود و بقول صاحب بحر بر سر مطلب آمدن بعد ذکر جملہ معترضہ بقول جامع کنایہ از آمدن بسر سخن و مطلب اول بعد از جملہ معترضہ۔ بہار ہم ذکر این کردہ و سند بالا را با اختلاف خفیف بذیل (آسمان از کجا و ریسمان از کجا) نقل کردہ و ما ہم بجای خودش نقل کردہ ایم کہ لفظ شنو بعد لفظ رشتہ می باشد یعنی (دلا دلا بسر رشتہ شنو مثل بشنو) پس از این سند مصدر .....

(ب) بسر رشته شدن باضافت رای مهمله اوّل بمعنی سلسلهٔ سخن را نگاه داشتن پید امیشود تا از جملهٔ معترضه سلسله بیان قطع نه شود دیگر هیچ و مولوی معنوی استعمال همین مصدر کرده است نمی دانیم که محققین بالا این را بسند (الف) چطور آوردند و اگر عوض (شو) (رو) باشد همین سند البته (الف) را بکار می خورد بای حال حقیقت معنی این مصدر اصطلاحی۔ (الف باشد یا ب) همین قدر است که ذکرش کرده ایم طرز بیان محققین بالا و سیما صاحب جهانگیری کشف حقیقت نمی کند۔ (اردو) (الف و ب) سلسلهٔ کلام کو باقی رکھنا اور کسی جملهٔ معترضہ کی وجہ سے سلسلہ قطع نہ ہونے دینا۔

بسر رفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بمعنی (۱) بسر افتادن (نظیری ؎) دل نزارم تن بر دبار خواهد عشق ؎ که از نسیم بجوش آید و بسر نرود و (ولہ ؎) ظرفی بهم رسان که مباد بسر رود ؎ منصور را کمند بلا در گلو کند (ظهوری ؎) مشکل اگر بد جامه و جیحون بسر رود ؎ تشنه است قطره قلزم و عمّان چه بر کشم ؎ **مؤلف** عرض کند که بسر افتادن بمعنی واقع شدن بر سر است اگر این را بمعنی اوّل بیان کرده محقق بنگلوری گیریم مشتاق سند دیگر باشیم که این معنی از سند نظیری پید انیست بلکه از کلامش (۲) بمعنی لبریز شدن است و مراد از جامهٔ خود بیرون شدن کسی و تحمّل چیزی نه کردن و دیگر هر دو اسناد هم بهمین معنی آمده فتأمّل (اردو) (۱) سر پر واقع ہونا (۲) اُبل پڑنا۔ بقول اسیر کمر ظرف کہاں سے کہہ اُٹھنا (اسیر ؎) منصور کا یہ ظرف کہاں تھا اُبل پڑا ہے مشکل ہے شرب بادهٔ مرد آزمای عشق

بسر رفتن صحبت مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر موافق شدن صحبت **مؤلف** عرض کند که زبان معاصرین عجم نیست و محققین فارسی زبان ازین معنی ساکت مشتاق سند استعمال می باشیم خلاف قیاس نباشد (اردو) صحبت بننا۔

بقول آصفیہ۔ صحبت برار ہونا (ممنون ؎) دیکھئے
یارب کہ اس سے صحبتیں کیونکر بنیں ہے وہ ہے اک
مرزا نش چاہیں سو اہم اختلاط ہے صحبت موافق
ہونا بھی کہ سکتے ہیں۔

بسر زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند (۱) باخر رسانیدن چیزی را و (۲) موافقت کردن باچیزی دیگر متحققین فارسی زبان و معاصرین عجم ساکت بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم کہ از نظر ما نگذشت (بسر بردن) البتہ بمعنی دوم گذشت (اردو) (۱) دیکھو بسر رسانیدن۔ (۲) موافقت کرنا۔

بسر زدن گل مصدر اصطلاحی۔ قائم کردن کلاہ دستار (ظہوری ؎) کسیکہ پای دلش را بہ سفت خار غمی ہے گلی بسر نزد از باغ زندگانی خویش ہے (اردو) سر پر پھول قائم کرنا۔ پگڑی میں پھول لگانا۔

بسر زلف اصطلاح۔ بقول بہار نبا زو تبختر و فرماید کہ در اقوال و افعال ہر دو مستعمل چون (بہ سر زلف می بجام کردن) مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی این باشارۂ زلف است و باہر مصدر ولفظ کہ استعمال این می شود حرکت بناز پیدا می شود (اردو) اشارۂ زلف سے۔ زلف کے اشارے سے

(الف) **بسر زلف حرف زدن** مصادر

(ب) **بسر زلف سخن کردن** اصطلاحی

(ج) **بسر زلف سخن گفتن** بہار نسبت

(د) **بسر زلف سخن می گوید** (الف) گوید کہ باستغنا و بی پروائی و کنایہ و بناز و تبختر حرف زدن است (الف صائب ؎) از قرب حسن گرنہ دماغش منوش است ہے چون حرف می زند بسر زلف شانہ اش ہے (الف رفیع ؎) بسر زلف اگر حرف زنی مشکل نیست ہے مشکل اینست کہ باچین جبین می گوئی ہے ہم او نسبت (ب) فرماید کہ مرادف (الف) است (ب ملا مفید بلخی ؎) ناخن چو شانہ در جگر زلف می کنم ہے با نو خطان سخن بسر زلف می کنم ہے خان آرزو در چراغ ہدایت نسبت الف گوید کہ بمعنی ناز کردن

شهرت دارد - صاحب بحر ذکر (الف و ب و ج) کرده متفق با بهار - صاحبان خزینة الامثال و امثال فارسی ذکر (د) کرده از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند که حال مصدر (ج) است و مثل شد بر زبان - فارسیان چون کسی را بینند که با شاره و کنایه و به ناز و ادا حرف می زند بحق ادا این مثل را می زنند (اردو) (الف و ب و ج) کنایه اور اشارے اور ناز و ادا سے بات کرنا (د) اشاروں سے بات کرنا اور ناز و ادا اور زلف کے اشارے سے طلب ادا کرنا ہے -

بسر زلف صحبت داشتن مصدر اصطلاحی بقول غیاث و بحر و اند پریشان و تیره و زبون گشتن و اظهار رنجش نمودن - دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرده و سند استعمال پیش نه شد مشتاق سندی باشیم اگرچه موافق قیاس است ولیکن محققین اهل زبان ازین ساکت معاصرین عجم بر زبان ندارند ولیکن این کنایه را پسند می کنند (اردو) پریشان ہونا - اظہار رنج کرنا

بسر زلف گفتن مصدر اصطلاحی - مرادف (بسر زلف حرف زدن) است (ابراہیم شوستری) ؎ کردم چو سراغ دل گم گشته ز چشمش ؎ گفتا بسر زلف که در زیر سر اوست ؎ (اردو) دیکھو بسر زلف حرف زدن -

بسر زلف می بجام کردن مصدر اصطلاحی بقول بحر بناز می بجام کردن - خان آرزو در چراغ هدایت بدیل (بسر زلف حرف زدن) اشاره این کرده است و بهار بدیل (بسر زلف) (ملا طغرا) ؎ چون بسر زلف کرد ساقی مامی بجام ؎ سرنه کش ناز شد دیده پیمانه را ؎ مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (اردو) ناز و ادا سے شراب پیالہ میں ڈالنا -

(الف) بسر سنگ نشاندن مصدر اصطلاحی بقول خان آرزو در چراغ متعدی (سر سنگ نشستن)

بمعنی بے اعتبار و زبون ساختن است (تاثیر ؎) گرچنین دست دهد همت من احسان را ۔ همچو سنگک بسر سنگ نشانم نان را ۔ بهار بذکر این ذکر ..... (ب) **بسر سنگ نشستن** هم کرده گوید که کنایه از خوار و بی اعتبار شدن است صاحب بحر هم ذکر این کرده گوید که مراد از (بر سر سنگ نشستن) است که بجایش گذشت **مؤلف** عرض کند که حقیقت این هر دو مصدر را اینجا ذکر کرده ایم **(اردو)** دیکھو بر سنگ نشاندن و نشستن۔

بسر شدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بهار بمعنی بسر رسیدن (خواجه شیراز ؎) بپای شوق گر این ره بسر شدی حافظ ۔ بدست هجر ندادی کسی عنان

فراق ۔ صاحب بحر گوید که (۱) آخر شدن و (۲) بریده شدن است صاحب شمس ذکر ماضی مطلق این کرده می فرماید که یعنی آخر شد **مؤلف** عرض کند که با خیال خود در نسبت معنی دوم همدرا نجا ظاهر کرده ایم معاصرین عجم بر زبان دارند و بحقیقت ما از مجرد (بسر شدن) معنی بسر شدن زندگی هم پیدا می شود چنانکه (انوری ؎) بی عشق تو ام بسر نخواهد شد ۔ با خوی تو خوی در نخواهد شد ۔ جز وصل ترا نمی شود در سر ۔ وین کار چنین بسر نخواهد شد ۔ **(اردو)** دیکھو بسر رسیدن اور ہمارے محاورے کے لحاظ سے بسر ہونا۔

بسر شند استعمال۔ بقول مؤید و هفت بحوالهٔ شرفنامه بسکون دوم سرشته کنند یعنی خمیر و فرماید که قیاس بکسرات آید **مؤلف** عرض کند که موحده اول زائد است و مکسور و سین مهمله هم مکسور۔ مزید علیه سرشند صیغه جمع مضارع از مصدر سرشتن که بجایش می آید و واحد این سرشد۔ بیچاره صاحب مؤید الفضلا از تعریف بلیغ مشتق را اسم جامد کرد و علما را خوش تائیدی داد **(اردو)** خمیر کرنا

بسر غلطیدن مصدر اصطلاحی۔ سر بر زمین انگندن و در خاک غلطیدن (ظهوری ؎) نگ

کز چشم من رو بدید زتاریکی بسر غلطد ؛ زتلخی پوست
اندازد سخن کز کام من باشد ؛ (ولہ ے) بنیم
جرعه فلک اینچنین بسر غلطید ؛ خوش آن
حریف که خم خانها تمام کشید ؛ (ولہ ے) خوشا
صیدی که از خم غمی بریکدگر غلطد ؛ اگر سازد بزور
شوق پا محکم بسر غلطد ؛ (اردو) سر کے بل خاک
میں لوٹنا۔

بسر فکندن | مصدر اصطلاحی۔ افکندن
بر زمین ذریعۂ سر (انوری ے) عمری کمان صبر
بزه کرده داشتم ؛ واخر به تیر غمزه فکندی بسر
مرا ؛ (اردو) سر کے بل زمین پر گرانا۔

بسر کردن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار
مرادف بسر بردن (زکی ہمدانی ے) نه یار را
زغم خود خبر تواغم کرد ؛ نه با جفای غم او بسر
تواغم کرد ؛ **مؤلف** عرض کند مرادف معنی
اوّل بسر بردن است که بمایش گذشت مخفی
مباد که اصل این بسر کردن زندگی بود بمعنی لفظی
باخر رسانیدن و بمجاز بمعنی گذاردن زمانۂ زندگی مستعمل
شد و بحذف زندگی مجرد (بسر کردن) هم به همان
معنی اصطلاح قرار یافت **(اردو)** بسر کرنا۔ دیکھو بسر
بردن کے پہلے معنے۔

بسر کسی آمدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار
دوارسته و بحر بخیال او وارسیدن (محمد کاظم قمی ے)
رودم زتن برون جان چو زور تو خواهی آمد ؛ چه
بمدعا بسیرم چو بسر تو خواهی آمد ؛ **مؤلف** عرض
کند که بمعنی حقیقی رسیدن به بالین است و بس
(اردو) بیمار پرسی کرنا۔ عیادت کو آنا۔

بسر کسی پیچیدن | مصدر اصطلاحی۔ مرادف
(بر سر کسی پیچیدن) که بمایش گذشت (میر نجات
ے) بهتر است از همه فن گرد سرت گردیدن ؛
دست بر داشتن از پا بسرت پیچیدن ؛ **مؤلف**
عرض کند که صراحت کامل بر (بر سر پیچیدن) گذشت
(اردو) دیکھو بر سر کسی پیچیدن و بر سر پیچیدن۔

بسر کسی رسیدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار

(۳۴۴)

دوارسته و بجر مرادف (بسر کسی آمدن) **موئلف** عرض کند که ما همدرانجا خیال خود ظاهر کرده ایم (لالا اودی ؎) بچه ناز رفته باشد ز جهان نیاز مندی ؟ که بوقت جان سپردن بسرش رسیده باشی ؟ سند دیگر برای سرشدن) گذشت (اردو) دیکھو (بسر کسی آمدن)

(الف) بسر کسی گردیدن | **(ب) بسر کسی گشتن**

مصادر اصطلاحی (الف) بقول دارسته و بهار مرادف گرد سر گردیدن - صاحب بحر گوید که طواف آن کردن و قربان آن شدن - (محسن تاثیر ؎) با آنکه می کشم ستمی را هزار بار ؟ گردم همان بسر صنمی را هزار بار ؟ (ب) مراد فش (نظیری ؎) گرد سر تو گشتن و مردن گناه من ؟ دیدن هلاک و رحم نکردن گناه کیست ؟ (اردو) صدقے ہونا - قربان ہونا - طواف کرنا -

بسر کشیدن مصدر اصطلاحی - بقول دارسته و بجر و اند بیکدفعه بلا جرعه کشیدن (عالی ؎) جام و اغی از جنون عالی بسر خواهم کشید ؟ در خمارم ساغر سرشاری باید مرا ؟ **مؤلف** عرض کند که تخصیص این با پیاله و جام و ساغر و امثال آنها است - مخفی مباد که چون خواهند که جام و ساغر را بیکدفعه بلا جرعه کشند سر را بجانب پس میل دهند از اینجهت عادت این محاوره قائم شد که در فعل کشیدن سر هم داخل است (اردو) ایک گھونٹ میں پی لینا -

بسر منزل رسیدن مصدر اصطلاحی - یعنی رسیدن بمنزل است (صائب ؎) زچاره موجه بساحل نمیرسد صائب ؟ بسکر و یکه بسر منزل رضا نرسد ؟ (اردو) منزل پر پہنچنا -

(الف) بسر و چشم | **(ب) بسر و دیده**

اصطلاح - بقول بهار بجهت تعظیم امر در وقت قبول کردن کاری گویند و در بن مبالغه زیاده ازان است که تنها گویند (بچشم) (شاعر ؎) قدمی نه بسر و دیده غمدیده ما ؟ گلهی داشته باشی بسر و دیده ما (خواجه سلمان ؎) بسر و دیده

(اردو)

آمدی پیشت ۵ دیده بر پای خواجه مالیدی ۵ مؤلف عرض کند که حاشا که چنین باشد. محقق هندزاد ذوق زبان ندارد و نمی داند که در هر دو سند مالاب بمعنی بیان کرده او نیست و حق آنست که فارسیان باستقبال حکم کسی نظر به تعظیمش گویند چشم ۵ و بچشم هم و ما از معاصرین عجم اصلا نشنیدیم که درین موقع عوض (چشم) بسر و دیده گفته باشند فارسی دانان هندوستان استعمال الف البته کنند لیکن (ب) را اصلا بر زبان ندارند و انچه محقق بیچاره تخصیص این با مبالغه کرده است هیچ مدعی چست است و گواهش سست. سندی باید و بدون آن اعتبار را نشاید. اردو دیکھو بچشم.

بسر وقت آمدن مصدر اصطلاحی. بر عین وقت آمدن و بر وقت آمدن فک اضافت است در (سر وقت) دیگر هیچ (صائب ۵) چرا هرگز بسر وقت من بیدل نمی آئی ۵ چنین کز دیده غافل میروی غافل نمی آئی ۵ (ولہ ۵) در سر ظلم نگهی باز پسینی مانداست ۵ گر بسر وقت من ای سست وفا می آئی ۵ (اردو) وقت پر آنا۔

(الف)	**بسر وقت افتادن**
(ب)	**بسر وقت رسیدن**
(ج)	**بسر وقت کسی آمدن**
(د)	**بسر وقت کسی افتادن**
(ہ)	**بسر وقت کسی رسیدن**

مصادر اصطلاحی خان آرزو در چراغ هدایت ذکر الف و ب کرده بزعم قانع بهاز ذکر ج و د و ہ کرده گوید که کنایه از رسیدن در وقت سختی و مصیبت بر کسی و بقول صاحب بحر پرسش حال کردن در وقت مصیبت (سید اشرف ۵) درین غربت شوم غمگین و غمخواری نمی آید ۵ بسر وقتم ز یاران وطن کاری نمی آید ۵ (صائب ۵) بسر وقت دل من گر چنین مستانه می آئی ۵ نخواهد ماند ای بیرحم دودی از کباب من (محسن تاثیر ۵) افتادی اگر دیر بسر وقت هلاکش ۵ تاثیر ولی گشت فدای تو بزودی ۵ مؤلف عرض کند که ذکر (الف و ب) ضرورت نداشت که مقصود ما اندرج (د) و (ہ) حاصل می شود و حق

آنست که هر سه مصدر آخر الذکر را بالفظ کسی آوردن درست است و بحذف آن درست نیست و این هر مرادف یکدیگر کنایه باشد از رسیدن و خبر گرفتن کسی

در عین وقت احتیاج و بروقت رسیدن (اردو) وقت پر پہنچنا۔ بقول آصفیہ ضرورت پر پہنچنا اور (وقت پر کام آنا) بقولہ ضرورت پر کام نکالنا جیسے "جو وقت پر کام آئے وہی یار"

بسره بقول ناصری بمعنی (۱) بسیار راه یعنی کثیر الطرق و آن شهری بوده که از اطراف عرب و عجم در آن جمع می شده اند و آخر اعراب غلبه کردند و نام آن را معرب کرده بصره کردند و الآن بتعریب مشهور و منسوب بدانجا را بصری خوانند۔ صاحب شمس گوید که بکسر لغت فارسی است بمعنی (۲) ازین سو صاحب اند نقل نکرده ناصری **مؤلف** عرض کند که بمعنی اول مخفف بس راه است و نام حقیقی شهر بصره که حالا بر زبان عجم متروک و معربش مستعمل و معنی دوم را بدون سند استعمال تسلیم نه کنیم که خلاف قیاس است و معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فارسی زبان ساکت (اردو) (۱) بصره ملک شام کا ایک مشہور شہر مذکر۔ (۲) اس طرح سے

بسرپا بقول برهان و ناصری و هفت بکسر اول و ثالث و تحتانی بالف کشیده بلغت زند و پازند گو راگویند که بعربی لحم خوانند صاحب ناصری هم در ملحقات ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که ماخذ این هیچ متحقق نمی شود اسم جامد فارسی قدیم گوئیم و بس و باشد که فارسیان از لغت بسر که بالضم بزبان عرب بمعنی خرمای خام و تازه از هر چیز است این لغت را بزیادت تحتانی و الف و اختلاف اعراب اول تفریساً وضع کرده باشند و این قیاس بعید است صاحب محیط بر گوشت فرماید که اسم فارسی است و بروی کریاس و بعربی لحم و بهندی ماس گویند منعقد است از خون۔ افضل از سائر اغذیه و کثیر التغذیه۔ قریب الاستحدار و بهترین آن در مواشی بز دگوسفند که عمرش کمتر از شش ماه و زیاده از یک سال نباشد و بعد ازان گوساله و یک ساله گاو و گاومیش و شتر جوان و افضل لحوم طائر تدرج و ماکیان الطف ازان و فرماید که برای

صاحبان محنت شاقه و ریاضت قوی المزاج حار۔ گوشتهای قوی غلیظ بهتر از گوشت های لطیف و جمیع گوشت گرم و تر۔ و مولد خون متین الا گوشت ماهی و منافع بیشمار دارد (اردو) گوشت بقول آصفیه فارسی۔ اسم مذکر۔ لحم۔ ماس۔

بسر پیچہ بقول شمس بالکسر و با با و جیم فارسی (۱) بدکار و سفله و (۲) هزله گوکه عرب آنرا فحش گویند و بالفتح (۳) کشادگی و (۴) دست آس و (۵) فراخی و (۶) سازواری و بالضم و رائے مکسور و یای مجهول (۷) پسران بدکار۔ هم او به بای فارسی و فوقانی سوم (پستر پچہ) را بمعنی اول نوشته **مؤلف** عرض کند که همین لغت بهای فارسی اول بمعنی اول و هفتم در بای فارسی می آید۔ تحریف صاحب شمس است که بای فارسی را موحده کرد و معنی متعدد بدون سند پیدا کرد و اعتبار را نشاید در اینجا همین قدر کافی است که اگر سند استعمال با موحده بدست آید بمعنی اول و هفتم فقط۔ این را مبدل (پسر پچہ) توانیم گفت که موحده به بای فارسی بدل می شود چنانکه تب و تپ و اسپ و اسب و ماخذ (پسر پچہ) به بای فارسی به جایش مذکور شود (اردو) دیکھو پسر پچہ۔

بس سرو روان که زیر چادر باشد
بهتر ز بگو بازنی مادر باشد صاحب

مثل۔ مخفی مبادکه اکثر محققین امثال را بطور موعظت برای تحقیق و تدقیق استعمال کنند مقصود آنست که اعتبار بر ظاهر هر چیز نجوب الامثال ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند که فارسیان این مثل را بطور موعظت برای تحقیق و تدقیق استعمال کنند مقصود آنست که اعتبار بر ظاهر هر چیز پرده دار نباید کرد بلکه حقیقت را دریافت باید کرد تا غلطی واقع نه شود۔ مخفی مبادکه اکثر محققین امثال را درین مثل بجای (سرو روان) (قامت خوش) نقل کرده اند و معاصرین عجم هم همین بر زبان دارند (اردو) دکن میں کہتے ہیں "پردہ ہٹا حقیقت کو پا" مقصد یہ ہے کہ کوئی غلطی نہ ہونے پائے۔

بسط بقول منتخب لغت عرب است بالفتح بمعنی فراخی و بالکسر دست کشادہ و در اصطلاح جُمل۔ نام علمی است کہ از یک حرف حرف دیگر پیدا کنند۔ صاحبان مطلع العلوم و مجمع الفنون و معدن الجواہر و ملخص تسلیم ذکر این کردہ اند و گفتہ اند کہ اقسام صنعت بسط در جمل سہ صد و شصت است و از بیان تفصیلی ہر یک صنعت کنارہ کشیدہ اند **مؤلف** عرض کند کہ بہ تحقیق ما چنانکہ در تالیف خود (عرائب الجمل) ذکرش کردہ ایم از اقسام این (۱) بسط عددی حرفی و (۲) بسط عددی ترکیبی و (۳) بسط المرتبی و (۴) بسط عزیزی و (۵) بسط ترفع عددی و (۶) بسط ترفع حرفی و (۷) بسط ترفع طبعی و (۸) بسط ترفع بالطبع و (۹) بسط ترفع اوتار و (۱۰) بسط ترفع ازواج و (۱۱) بسط تنزل و (۱۲) بسط تنزل حرفی و (۱۳) بسط تنزل طبعی و (۱۴) بسط تنزل بالطبع و (۱۵) بسط تنزل اوتار و (۱۶) بسط تنزل ازواج و (۱۷) بسط تواخی و (۱۸) بسط تجمع و (۱۹) بسط تضاعف و (۲۰) بسط تناصف و (۲۱) بسط تنصیف و (۲۲) بسط تضارب و (۲۳) بسط تکسر و (۲۴) بسط تضارب باطن و (۲۵) بسط تضارب ظاہر در ظاہر و (۲۶) بسط تضارب باطن در ظاہر و این ہر سہ را بسط مقوی نام است و (۲۷) بسط تماذج و (۲۸) بسط مداخل اربعہ (انتہی) تعریف ہر یکی در عرائب الجمل مذکور است و در اینجا ہمین قدر کافی است کہ این را در فارسی زبان اسمی خاص نیست و اسامی ہمہ اقسام متذکرۂ بالا بترکیب فارسی است از اینجاست کہ ما ذکر این را داخل موضوع خود دانستیم و بیانش بر ترک تفوق داشت۔ شک نیست کہ لفظ بسط لغت عرب است و لیکن در ہیچ کتاب صنائع و بدائع و جمل این را نیافتیم (اردو) بسط ایک صنعت ہے فن جمل کی جس کی اٹھائیس اقسام ہیں اور ہر ایک قسم کی تعریف مع تمثیل ہماری تالیف غرائب الجمل کے باب دوم اور صنائع و بدائع تاریخ کے چوتھے بیان میں نشان ۲۶ پر ہے۔

بسط دادن استعمال۔ بقول انند و بحر و بهار بمعنی گشاد دادن است و صاحب منتخب گوید که بسط بالفتح لغت عرب باشد بمعنی فراخی و کشادگی (خواجه جمال الدین سلمان ؎) در شرح فراق تم سخن را چه دهم بسط ؎ شرط ادب آنست که این نامه کنم طی ؎

مؤلف عرض کند که معنی بسط بجایش گذشت فارسیان لغت عرب را بتر کیبش با مصدر فارسی استعمال کرده اند **(اردو)** کشادہ کرنا وسیع کرنا۔

بسغده بقول سروری بسین مهمله و غین معجمه بروزن نسفه (۱) بمعنی بسنجیده و آماده ساخته شده بجهت کاری و شغلی (حکیم عنصری ؎) که من مقدمه خویش را فرستادم ؎ بدانکه آمدنم را بسغده باشد کار ؎ (ابوشکور ؎) تن و جان چو هر دو فرود آمدند ؎ به یک جای هر دو بسغده شدند ؎ صاحب رشیدی گوید که بسغدیدن مصدر این است و معنی لفظی این ساخته و آماده و گوید که آسغده هم گویند۔ صاحب برهان بذکر معنی بالا می فرماید که (۲) شخصی که کارها را سامان کند و بسازد و فرماید که با بای فارسی هم درست است و صاحب جامع نسبت هر دو معنی همزبانش صاحب ناصری بحوالهٔ رشیدی و جهانگیری ذکر این کرده گوید که برای اینمعنی اشعار فرخی را شاهد دانسته اند (وهو هذا ؎) بدانکه چون بکند مهرگان بفرخ روز ؎ بجنگ دشمن داژون کشد بسغده سپاه (وله ؎) خجسته بادت فرخنده جشن و فرخ باد ؎ بسغده رفتن و بیرون شدن زخانه براه ؎ و بتحقیق خودش گوید که سغد سمرقند شهریست معروف و آنرا یکی از جنات اربعه شمارند و (بربط سغدی) منسوب بآن شهر است چنانکه (انوری ع) بکفی بربط سغدی بکفی جام عقار ؎ و همچنان منوچهری دامغانی گفته (؎) صلصل باغی بباغ اندر همی نالد بدرد ؎ بلبل راغی براغ اندر همی نالد بزار ؎ این زند بر چنگ های سغدیان پالیزبان ؎ وان زند برنایهای رومیان آزادوار ؎ و بالآخر می فرماید که در قدیم الایام رسم کتاب بود

که چنانکه بر شین سه نقطه به بالا می نهادند برای رفع شبهه فیما بین شین و سین سه نقطه در زیر سین می گذاشته اند و هنوز این قاعده در کتب سابقه بر قرار است - میر جمال الدین انجوی شیرازی - صاحب جهانگیری سه نقطهٔ زیر سین (سغده) را بای پارسی تصور کرده (پسغده و بسغده) خوانده و از معنی سغد غافل مانده و بسغده را صفت سیاه خوانده و آراسته و ساخته معنی نوشته دیگر باره تکرار کرده این بیت را که در دعا گفته مؤید معنی دانسته و بر ختم کلام گوید که اگرچه بسغده (۳) بمعنی آراسته باشد و (سندیدن) مصدر آنست ولی درین مقام مقصود سغد سمرقند است (انتهی کلامه) مؤلف عرض کند که (سندیدن) بر وزن چسپیدن بمعنی ساخته و آماده شدن برای کاری می آید که سالم التصریف است (کذا فی البحر) و (اسندیدن) در مقصوره گذشت مزید علیه آن بزیادت الف اول و (بسندیدن) که بزیادت موحده اول می آید هم مزید علیهش و صراحت ماخذ بر (اسغده) کرده ایم و این مخفف (بسغدیده) باشد که اسم مفعول بسغدیدن است و همین تخفیف در (اسغده) هم راه یافته که همدر انجا ذکرش کرده ایم - پس بے توجهی صاحبان تحقیق است که پی بحقیقت نبرند و (بسغده) را اسم جامد دانستند و صاحب ناصری در بحثی که سطرها سیاه کرده است بیکار محض است و هیچ تعلق از تحقیق این لفظ ندارد و خود هم (بسغده) را تسلیم کرده ولیکن معنی بیان کرده اش را که آراسته باشد نیافتیم و صاحبان سروری و جامع که از اهل زبانند از همین معنی ساکت و در مصادر سغدیدن و اسغدیدن و بسغدیدن هم اینمعنی یافته نمی شود بالجمله او بی خبر است از حقیقت و این مرادف (اسغده) باشد که گذشت و اسم مفعول مخفف (بسغدیدن) که می آید و معنی دوم مجاز آن نظر بر اتفاق صاحب جامع که از اهل زبانست و معنی سوم را نظر بر قول ناصری هم مجاز توان گرفت و آنچه به بای فارسی می آید مبدل این است که موحده به بای فارسی بدل می شود چنانکه

اسب و اسپ (اردو) دیکھو اسغدہ جس پر اس کا تفصیلی بیان ہے۔

بسغدیدن بقول سروری بسین مہملہ و غین معجمہ و دال مہملتین بوزن بلرزیدن (۱) ساختہ شدن و (۲) مہیا گشتن صاحب بحر بذکر ہر دو معنی بالا گوید کہ بکسر اوّل و فتح ثانی و ضمّ ثانی ہم آمدہ۔ سالم التصریف است و ہم او ذکر سغدیدن ہم بجایش کردہ صاحبان موارد و نوادر بذکر این گویند کہ لغتی است کہ در (اسغدیدن) گذشت۔ صاحب برہان ہمزبان بحر و خان آرزو در سراج ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ سغدیدن کہ بہمین معنی می آید اصل است و اسغدیدن و بسغدیدن ہر دو بزیادت الف موحدہ مزید علیہ آن و اسم مصدر این (سغد) کہ تعریفش بر اسغدہ کردہ ایم و بسغدہ کہ گذشت مخفف مفعول ہمین است و سند این مصدر ہمدر انجا گذشت (اردو) دیکھو اسغدیدن۔

بسغانج بقول برہان بفتح اوّل و یائے حطی بفظیست معرّب بسپایک و آن دارویست کہ بعربی اضراس الکلب و کشیر الارجل خوانند اگر قدری ازان در شیر اندازند شیر را بہ بندد و شیر بستہ را حل کند **مؤلف** عرض کند کہ ما بر بسانج حقیقت این بیان کردہ ایم (اردو) دیکھو بسانج۔

بسک بقول سروری و جہانگیری و جامع بفتح اوّل و دوم (۱) گیاہی است کہ بعربی آنرا اکلیل الملک گویند۔ صاحب رشیدی این را مرادف بسنہ گوید بہمین معنی۔ صاحب ناصری بذکر این فرماید کہ گویند زمینی کہ دران اکلیل الملک کشتہ برداشتہ باشند پس ازان ہر چہ دران بکارند نیکوتر باشد (خاقانی ۵) شعرت درین دیار وحش بہتر است ازانکہ ؎ کشت ازمیان بسک برآید بوستان ؎ خان آرزو در سراج ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ما حقیقت اکلیل الملک را بر ارحیقنہ نوشتہ ایم و در انجا ہمین قدر کافی است این مخفف بسدک است کہ بہمین معنی گذشت مخفی مباد کہ در سند بالا

بفتح اوّل وسکون ثانی مستعمل است (اردو) دیکھو بسدک کے دوسرے معنے۔

(۲) بسک بالفتح بقول (سروری بحوالۂ ادات) وجہانگیری ورشیدی وجامع وبرہان دستہ جو وگندم درودہ خان آرزو درسراج ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ مخفف بسدک کہ بہ ہمین معنی گذشت (اردو) دیکھو بسدک کے پہلے معنے۔

(۳) بسک۔ بقول سروری وبرہان وجامع بضمتین فتیلہ کہ زنان از پنبہ پیچند برای ریسیدن صاحب ناصری بحوالۂ برہان ذکر این کردہ گوید کہ واللہ اعلم۔ خان آرزو درسراج ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ عجبی نیست کہ این مخفف بستک باشد کہ بحذف فوقانی بسک شد وبستک بمعنی بستۂ خورد وکنایہ از فتیلۂ مذکور (اردو) بونی۔ دیکھو باغندہ۔

(۴) بسک۔ بقول جہانگیری وبرہان وجامع بفتح اوّل وثانی زدہ بمعنی خائزہ وآنرا باسک نیز خوانند۔ صاحب رشیدی این را مرادف (باسک) بمعنی خمیازہ آوردہ۔ صاحب ناصری بحوالۂ برہان گوید واللہ اعلم۔ خان آرزو درسراج ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ مخفف باسک است بحذف الف کہ بہ ہمین معنی گذشت وصراحت ماخذش ہمدرانجا کردہ ایم۔ (اردو) دیکھو باسک۔

بس کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و انند (۱) بمعنی کم کردن صاحب آصفی بذیل لفظ بس ذکر این کردہ گوید کہ بمعنی کم کردن ودر (۲) باز ماندن است (باقر کاشی لہ) پریشان چند گوئی

بس کن این دیوانگی باقرؔ چو بوی گل شنیدی
باز آغاز جنون کردی (ظہوری لہ) اعجاز شوق دانکہ رگ وریشۂ جگرؔ گردید خشک گرؔ تر۔ گریہ بس کرد (ولہ لہ) بچشم دعوی ابرت

بیجا ؛ کہ دیدم چشمہ بیشش گریہ بس کردہ ؛ (ولہ ۵) سبوکشان اگرش بس کنند وای بر و ؛ خدا بہ شیخ دہ زو دازدو اسیری ؛ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است و بس بہمہ معانیش کہ گذشت و این متعلق بہ معنی دوش کہ کافی است و معنی لفظی این (۳) اکتفا کردن است و مجازا بہرد و معنی اول الذکر (**اردو**) (۱) کم کرنا۔ (۲) باز رہنا۔ (۳) اکتفا کرنا۔ صاحب آصفیہ نے (بس کرو) پر فرمایا ہے ختم کرو۔ قانع ہو۔

بسکلہ بقول برہان و ناصری و انند بفتح اوّل بروزن مشغلہ چوب بس در خانہ و سرا صاحب جامع فرماید کہ چوبی کہ در پس در نہند۔ صاحب انند صراحت کردہ کہ لغت فارسی زبان است **مؤلف** عرض کند کہ اصل این (پسکلہ) بہ بای فارسی باشد۔ پس بمعنی او وکلہ بالکسر و تشدید لام در عربی زبان بقول منتخب بمعنی پردہ باریک آمدہ۔ عجبی نیست کہ فارسیان این را بہ تخفیف مرکب کردند باکلمہ پس و (پس کلہ) نام نہادند چوب پس در خانہ و سرا را۔ بای فارسی بدل شد بمیم چنانکہ تپ و تب واللہ اعلم۔ اسم جامد فارسی است (**اردو**) دروازے کے پیچھے کی لکڑی جو مؤنث مسکو وکن میں اڑ ڈنڈا کہتے ہیں۔ دروازے کے دونوں پٹوں کے بند کرنے کے بعد اندر سے لگا دیتے ہیں تاکہ دونوں پٹ کھلنے نہ پائیں۔ محاورۂ اردو میں اسی کو بلی کہتے ہیں۔

بسکلیدن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر اوّل و ثالث و لام (۱) مدغدغ ساختن (۲) و بچنگال نواختن و (۳) در آغوش گرفتن **مؤلف** عرض کند کہ این مصدر یست عجیب کہ ہمہ محققین مصادر اعنی صاحبان بحر و موارد و نوادر و دیگر محققین اہل زبان و صاحبان اصطلاحات ازین ساکت و بعد دور کردن علامت مصدر چنانکہ از اسم مصدر

تلاش کردیم بشکل را نیافتیم وسند استعمال هم پیش نه شد و معاصرین عجم هم برزبان ندارند. اعتبار را نشاید

(اردو) (۱) کسی کے نسب میں عیب لگانا (۲) انگلیوں سے بجانا (۳) آغوش میں لینا۔

بسکه بمعنی از بسکه و چونکه - مرکب است از کلمهٔ بس و کاف بیان و صراحتی بر (از بس) گذشت (صائب) بسکه در لقمهٔ من سنگ نهفت است فلک بی تامل نگذارم بجگر دندان را (**اردو**) از بسکه بقول امیر چونکه (گلزار نسیم) از بسکه وه شاه تھا بد اختر بگڑتا تھا حسد سے قتل دختر (مومن) سبب اعتبار ہوگئے ہم ترک عشق سے از بسکه پاس وعده و پیماں نہیں رہا

بسکیدن بقول مؤید بمعنی بستن از رسن و مانند آن مؤلف عرض کند که این تحریف مطبع نولکشور باشد در دیگر همه نسخ قلمی (بشکلیدن) است که می آید - دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد معاصرین عجم برزبان ندارند اعتبار را نشاید (**اردو**) دیکھو بشکلیدن۔

(الف) بس گرفتن مصدر اصطلاحی - بقول خان آرزو در چراغ هدایت بازماندن و بس کردن (وحید) مگو کام دل خود ساز حیرت کس نمی گیرد چه می گوئی ترا دیدم زبانم بس نمی گیرد صاحبان بحر و آصفی هم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که ازین سند مصدر .....

(ب) بس گرفتن زبان پیدا است بمعنی بند شدن زبان و شک نیست که این مصدر خاص

پیدا می شود از (الف) و معنی آن (**اردو**) (الف) دیکھو بس کردن (ب) زبان کا بند ہونا۔

بس گوی اصطلاح - بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بمعنی (۱) بسیار گو و (۲) پرگو مؤلف عرض کند که محاوره زبان نیست معاصرین عجم برزبان ندارند و محققین فارسی زبان ساکت اگرچه معنی لفظی دارد (**اردو**) (۱) بہت کہنے والا (۲) مفصل کہنے والا - دکن میں پرگو اس

شخص کو کہتے ہیں جو قوت طلاقت زیادہ	رکھتا ہو اور ہر بات کو تفصیل کے ساتھ بیان کرے

بسل بقول سروری بحوالہ تحفہ و بقول جہانگیری و سروری بروزن عمل (۱) کاورس باشد صاحب برہان صراحت مزید کند کہ نام غلہ ایست کہ کاورس نام دارد و (۲) بمعنی پاشنہ ہم کہ بزبان عربی عقب خوانند و (۳) امر از بدرآویختن یعنی درآویز۔ صاحب ناصری بمعنی اوّل قانع صاحب جامع ہمزبان برہان خان آرزو در سراج بہ نقل قول برہان ی فرماید کہ بمعنی سوم مخفف کمبل باشد صاحب محیط برگاورس گوید کہ ہمان جاورس و بر جاورس فرماید کہ اسم عربی است یا معرب گاورس فارسی و بفارسی شو نیز گویند و تبرکی توناق و بروی کیمرس و بقول شمس الدری فرماید کہ بیونانی کنجورس و بہ ہندی باجرہ و بفارسی شیرازی ارزن و انچہ در ہندی کنگنی نام دارد نوعی ازان است بالجملہ جاورس سرد در اوّل و خشک در آخر دوم۔ مولد خون روی و غذا کمتر۔ دیر ہضم و بطی الانحدار مگر آنکہ پوست آن جدا کنند و با شیر و با آب سبوس گندم بپزند غذای آن جید گردد **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اوّل اسم جامد فارسی زبان است و انچہ برارزن گذشت ہمان کنگنی ہندی کہ نوعی ازین گفتہ اند و حقیقت آنست کہ ارزن یا کنگنی ورای این است و بمعنی دوم ہم اسم جامد فارسی است حالا عرض می شود نسبت معنی سوم کہ (بسلیدن) بمعنی درآویختن بجانبش می آید و این امر حاضر آنست صاحب برہان خوب نگر کہ اشارہ امر کرد و از معنی مصدری خبر داد و مصدر اصلی را گذاشت خان آرزو سکندری خورد کہ بسودی مصدر (بگسلانیدن) رفت و این را مخفف امرش کمبسل خیال کرد (**اردو**) (۱) باجرا بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کا غلہ جو خریف میں پیدا ہوتا ہے (۲) پاشنہ بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر ایڑی۔ کھڑی۔ عقب۔ (۳) بسلیدن کا امر حاضر۔ لپٹ جا۔

بسلامت بردن مصدر اصطلاحی۔ گذاشتن وطی کردن بخیریت وسلامتی وبخیر وعافیت (انوری ؎) ہمچنان جملہ را ہم بسلامت می برد کہ نہ دربان طمع ملامت نہ دربان طوع اکراہ (اردو) خیریت سے گزارنا۔ خیریت سے طے کرنا۔ خیر وعافیت سے گزارنا۔

بسلامت گذشتن مصدر اصطلاحی یعنی گذشتن بخیر وعافیت جواین لازم مصدر گذشتہ باشد (انوری ؎) آخر الامر چو کشتی بسلامت بگذشت جسم از کشتی در آمد بلب کشتی گاہ (اردو) خیریت سے گزرنا۔

بسلاندن بقول شمس بکسر مخفف بگسلاند و فرماید کہ برین قیاس است بسلانیدن **مؤلف عرض** کند کہ از مصدر (بسلانیدن) کہ می آید امر حاضر است وبس وضرورت نداشت کہ مثل اسم جامد ذکر کنند واین غلطی محقق بی تحقیق است کہ این را مخفف بگسلاند گفتہ نمی داند کہ بگسلانیدن مصدر است ومضارع آن بگسلاند پس بگسلاند را ازین ہیچ تعلق نیست (اردو) دیکھو بسلانیدن یہ سب کا امر حاضر ہے۔

(الف) بسلاند بقول سروری بکسر با وفتح نون مخفف بگسلاند (مولوی معنوی ؎) ہر کس فریباند مرا کز عشق بسلاند مرا و آنکس کہ فہماند مرا گوید کہ پیش من بیا و صاحب رشیدی ہم ہمرہانش **مؤلف** عرض کند کہ مضارع مصدر بسلانیدن است کہ می آید نیز انیم کہ محققین بالا چرا در بیان این وقت عزیز را ضائع کردند و.....

مرادف گسلانیدن واز ہم جدا کردن وہم او گوید کہ لغتی است در گسلانیدن بر قیاس گستاخ وبستاخ وگریون وبریون وکنجشک وبنجشک وکرنج و برنج صاحب بحر گوید کہ این مخفف بگسلانیدن است کہ می آید و فرماید کہ متروک التصریف۔ صاحب نوادر ہمزبان موارد صاحب جہانگیری این را بمعنی بگسلانیدن گفتہ وذکر تخفیف نکردہ وصاحب رشیدی

(ب) بسلانیدن بقول موارد مصدر یست بکسر (الف) گوید کہ برین قیاس است بسلانیدن۔

صاحبان ناصری وجامع وبرهان وسراج همزبان بحر خان آرزو در سراج فرماید که بر قیاس (بسلاندن) و دیگر افعال مشتقه مؤلف عرض کند که گسس بضم اول وکسر ثانی بمعنی جدائی است وگسست هم به همین معنی وگسیل بزیادت تحتانی بمعنی وداع پس مصدر گسلیدن وضع شد از گسل بزیادت تحتانی وعلامت مصدر دن ومصدر گسستن وضع شد از گسست بزیادت علامت مصدر تن بحذف یک فوقانی از هر دو ومصدر گسیختن وضع شد از اسم مصدر گسیل به تبدیل لام به خای معجمه وهمین است سند اول این تبدیل وهر سه مصدر بالا یعنی گسلیدن وگسستن وگسیختن مرادف یکدیگر است وگسلان مزید علیه گسل است وگسلاندن وگسلانیدن که مرادف همین هر سه مصدر است وضع شد از همین گسلان وگسلاندن وبگسلانیدن مزید علیه آن بزیادت موحده در اولش وبسلانیدن به حذف کاف فارسی مخفف آن پس محققینیکه بسلانیدن را مرادف گسلانیدن بر قیاس بستاخ وگستاخ وامثال آن گفته اند مقصودشان همین قدر است که مبدل گسلانیدن است به تبدیل کاف فارسی به موحده چنانکه گلغونه وبلغونه وگستاخ وبستاخ ولیکن بخیال ما تخفیف بهتر از تبدیل یافته می شود (اردو) (الف) مضارع ہے (ب) بگسلانیدن کا۔ دیکھو بگسلانیدن۔ جسکا بیان اسی ردیف میں آئیگا۔

بسله بقول سروری بحوالهٔ اختیارات بسین ولام بوزن بسته دانه ایست مانند ماش که در میان باقلا باشد در حوالی لرستان مانند عدس وباقلا پزند وخورند وش وآنرا پاک خوانند وبعربی خلّر صاحب رشیدی هم ذکر این کرده صاحب برهان همزبان سروری وصاحب جامع هم این را آورده وصاحب سواد السبیل گوید که این معرّب است از لغت ایطالیانی (پسلّی) قسمی از حبوب خوردنی که ترجمهٔ آن در هندی مٹر است۔ صاحب محیط ذکر این نکرده وبر خلّر می فرماید که بعضی به زای معجمه نوشته اند وآنرا

جلبان هم گویند و بفارسی مشو و مشنگ و دیوانه و بهندی متر کابلی و بتیانه و بشیرازی طومشو و خلر و خرقی نام است طبیعت همه اقسامش سرد در اول سوم و خشک در آخر دوم و دیر هضم تر و در تجفیف قوی تر و منافع بسیار دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند که خلر هم لغت فارسی است که می آید و همان است که ذکرش بر برجاف گذشت و جلبان هم که می آید همان برجاف است و خرقی هم همان برجاف و ذکر طومشو هم بر برجاف گذشت و اشاره مشو و مشنگ هم همدر انجا مذکور پس خیال مانسبت این لغت همین قدر است که فارسیان معرب را استعمال کرده اند و تعریب این از سوا السبیل متحقق (**اردو**) دیکھو برجاف۔

بسلیدن بفتح اول و ثانی و سکون ثالث و فتح رابع و سکون خامس و دال مهمله بفعل بر بفتحتین در آویختن۔ کامل التصریف و مضارع این بسلد **مؤلف** عرض کند که محققین مصادر اعنی صاحبان موارد و نوادر این ساکت و محققین زبان فارسی هم ذکر این نکرده اند حیف است که سند استعمال پیش نه شد ظاهرا قیاس متقاضی آنست که این را مخفف بگسلیدن گیریم چنانکه بسلانیدن مخفف بگسلانیدن گذشت و ماخذش بر بسلانیدن مذکور اندرین صورت معنی مرادف بسلانیدن باشد ولیکن صاحب بحر این را بمعنی در آویختن آورده پس جزین نباشد که فارسیان از لغت عرب بسل این را وضع کرده اند که بقول منتخب بمعنی تعجیل کردن آمده۔ پس بزیادت تحتانی معروف و علامت مصدر دن بسلیدن کردند و مجازا بمعنی در آویختن مستعمل شد ولیکن بدون سند استعمال تسلیمش نه کنیم۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند (**اردو**) دیکھو آویختن۔

بسم بقول بهار بالکسر مخفف بسم الله (حیاتی گیلانی ۵) ورق چوکار فروبسته بازکشاده

بہر کتاب کہ نامش چو بسم عنوان نیست ؎ **مؤلف** عرض کند کہ تصرف فارسیان است و بزبان عرب استعمال این مخفف یافتہ نمی شود (**اردو**) بسم۔ بسم اللہ کا مخفف فارسی میں مستعمل ہے۔ مؤنث

بسم اللہ اصطلاح۔ بقول بہار تیمناً و تبرکاً بجای بہار کباد گویند چنانکہ (لالا وری ۵) تراکشتن من گر رضا است بسم اللہ ؎ بیا بیا کہ قضا تابع رضای تو باد (میرزا عبد الغنی قبول ۵) بسم اللہ ای کہ منکر شعری بگو جواب ؎ موزون چرا ست آنچہ بقرآن مقدم است ؎ **مؤلف** عرض کند کہ تعریفی خوش نکرد فارسیان استعمال این در جا ہا کنند (۱) چون کسی در وقت طعام وارد می شود صاحب سفرہ گوید بسم اللہ آغا یعنی شریک طعام شو و (۲) چون اشارت برای آغاز کاری کنند استعمال این کنند سند اوّل و دوم متعلق بہ ہمین معنی است و (۳) بادی کار در آغاز ہر کار تیمناً و تبرکاً بسم اللہ می گوید و ظاہر است کہ مرکب عربی زبان است معنی لفظی این آغاز می کنم بنام خدا نمید انیم بہار چگونہ این را برای بہار کباد قرار داد سندش بکار او نمی خورد (**اردو**) بسم اللہ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث مخفف ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم کا جس کے معنے ہیں۔ میں خدائے مہربان اور بخشنے والے کے نام کے ساتھ یہ کام شروع کرتا ہوں (کن میں (۱) جب کوئی کھانے کے وقت آجاتا ہے تو صاحب دسترخوان کہتا ہے بسم اللہ یعنی آیئے اور شریک ہو جایئے (۲) جب کسی کام کے لئے اجازت دیجاتی تو کہتے ہیں بسم اللہ کیجئے یعنی کام شروع کیجئے اور صرف بسم اللہ بھی اس موقع پر مستعمل ہے۔ (۳) ہر شخص کسی کام کے شروع کرتے وقت تیمناً تبرکاً بسم اللہ کہتا ہے

بسمل بقول سروری بمعنی (۱) مذبوح و فرمایدکہ بہ تیغ کشتہ شدہ ہم (مولانا قطب الدین عقیقی ۵) بسمل خنجر اخلاص شوار میخواہی کہ کہ بہ تیغ ملک الموت نہ گردی مردار ؎ صاحب

بربان بکسر اوّل ومیم وسکون ثانی ولام ہمزبان سروری ونسبت وجہ تسمیہ گوید کہ در وقت ذبح کردن بسم اللہ می گویند و فرماید کہ (۲) مردم صاحب حلم و بردبار را ہم گفتہ اند صاحب جامع مؤیدش در ہر دو معنی صاحب تحقیق الاصطلاحات گوید کہ بسم اللہ محلل ذبح است ازان مذبوح یا ذبح ارادہ کردن نوعی از مجاز است (مائلی تبریزی ؎) لرزد ز جفای تو دل و دست جہانی ہ چون مرغ ستم دیدۂ عاجز دم بسمل ہ بہار بذکر معنی اوّل گوید کہ لفظ مستحدثست فارسی الاصل نیست و فرماید کہ چراغ بسمل استعارہ ایست (باقر کاشی ؎) دامن او گر بدست آید دم بسمل مرا ہ آنچنان میرم کہ نبود حسرتی در دل مرا ہ (خواجہ آصفی ؎) قاتل من چشم می بندد دم بسمل مرا ہ تا بماند حسرت دیدار او در دل مرا ہ **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان بسملہ را کہ مخفف (بسم اللہ) است استعمال کردہ اند کہ می آید و بسمل بہ تخفیف ہای ہوز مخفف بسملہ و مغرس است برای جانوری کہ ہر وقت بسم اللہ اللہ اکبر خواندہ ذبحش کردہ باشند و این لفظ مخصوص است برای نیجانی کہ بعد ذبح بہ طپد و چون بمیرد آنرا بسمل نہ گویند و در استعمال فارسیان استعمال این بدو معنی دیدہ شد یکی مذبوح کہ ذکرش بالا گذشت و دیگرے (۳) بمعنی ذبح چنانکہ در کلام باقر کاشی و خواجہ آصفی (دم بسمل) بترکیب اضافی گذشت ۔ صاحب تحقیق الاصطلاحات ہم ذکر این کردہ بمعنی دوم ۔ نظر بر قول جامع کہ صاحب زبانست اعتبار را شاید و ہمین نیست کہ مجاز معنی اوّل باشد کہ در بیان حلم و بردباری شان بحدی مبالغہ کردہ اند کہ مماثل مذبوح قرار دادہ اند کہ از حلم و بردباری دم نمی زنند (اردو) (۱) بسمل ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ وہ جانور جسے بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کیا ہو (۲) حلیم بردبار (۳) ذبح ۔ مذکر بقول آصفیہ حلال کرنا ۔ (حاصل بالمصدر)

بسمل گاہ اصطلاح۔ بقول بہار دانند بمعنی جای ذبح کردن حیوانات **مؤلف** عرض کند کہ بسمل درین اصطلاح بمعنی سوم اوست کہ ذکر آن بر لفظ بسمل گذشت (میرزا رضی دانش ؎)

برون از حلقہ بزم طرب غمناک می آیم ز بسملگاہ
بینا باول صد چاک می آیم (اردو) کیلا۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ مذبح۔ گھاٹ استھان۔ مسلخ۔ بکریوں وغیرہ کے ذبح کرنیکی جگہ (نکہت ؎)

تڑپتا خاک وخوں میں طائر بسمل نمط دل ہے
رواں ہے جوے موج خوں کیلا کوے قاتل ہے

بسملہ بقول بہار مخفف بسم اللہ الرحمن الرحیم وفرماید کہ برین قیاس سجلہ و حمدلہ (علی نحراسانی ؎)

از مصحف روی تو بہ پیشانی پر خون
بسمل شدۂ تیغ تو صد بسملہ دارد

مؤلف عرض کند کہ مفرس است وبس (اردو) بسملہ۔ فارسی میں مخفف ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم کا۔ مؤنث۔

(الف) بسمہ

(ب) بسمہ چی (الف) بقول خان آرزو در چراغ ہدایت وبقول بہار بفتح۔ مخفف باسمہ کہ گذشت بہار نسبت (ب) فرماید کہ آنکہ ہر جا ہا بسمہ کند۔ صاحب بحر ہم ذکر (ب) کردہ **مؤلف** عرض کند کہ حقیقت ما ثبت این بر (باسمہ) بیان کردہ ایم وسند این ہم ہما نجا گذشت وبہ تحقیق ناہین اصل است وباسمہ چیزی نیست وصراحتش ہمدرانجا مذکور (اردو) (الف) دیکھو باسمہ۔ (ب) وہ شخص جو طلائی اور نقرئی ورق سے ٹھپہ کے ذریعہ سے کپڑوں پر نقش ونگار چھاپے۔ دکن میں اسکو تکٹ گر کہتے ہیں۔

بسناس بقول سروری ورشیدی وبرہان وناصری وجامع بوزن نسناس نام استاد دہرمان صاحب برہان گوید کہ او بوجود واجب قائل نیست گوید طب ونجوم وہیئات وطلسمات وعلوم غریبہ را خوب میدانست **مؤلف** عرض کند کہ وجہ تسمیہ متحقق نشد ومتحقق نشد کہ لغت کدام

زبان است بعض محققین فارسی زبان این را لغت فارسی دانند اندرین صورت بس بمعنی بسیار و ناس در فارسی زبان ہیچ معنی نیامدہ قیاس ما این است کہ مرکب فارسی است بالغت دیگر زبان و ناس در عربی بقول اند انچہ بآسمان خانہ آویزان باشد و اسم جنس یعنی یک آدم و بمعنی آدمیان بالجملہ ما این را علم دانیم و بہ تحقیق وجہ تسمیہ وقت رایگان نکنیم (اردو) دہریوں کے ایک پیشوا کا نام بسناس تھا۔

بسنت بقول تحقیق الاصطلاحات بفتحتین و سین مہملہ بزبان ہند عبارت از تحویل آفتاب در برج دلو باشد و در ہندوستان درین موسم ہوا بکمال اعتدال می شود و گل سرخ برمی آید و اصناف درختان ثمرہ دار مثل انبہ وغیرہ گل می کند میرزا صائب قصیدۂ در مدح ظفر خان گفتہ کہ ردیفش بسنت است (ے) تدرو بال فشان گرد و از غبار بسنت ۔ رود بہار بگرد از گل بہار بسنت ۔ **مؤلف** عرض کند کہ بزبان سنسکرت بقول سا طع بفتح اوّل و دوم و سکون نون بہار کہ بعربی ربیع باشد فارسیان استعمال این در فارسی زبان کردہ اند یعنی مفرّس است (اردو) بسنت بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مؤنث۔ سنسکرت میں وسنت ۔ موسم بہار وسط مارچ سے آخر مئی تک کا موسم۔ آپ فرماتے ہیں کہ چھ رتوں میں سے پہلی رت کا نام ہے جو چیت سے بیساکھ تک رہتی ہے اور اس میلے کو بھی کہتے ہیں جو موسم بہار میں بزرگوں کے مزار اور دیبی اور دیوتاؤں کے استھانوں پر سرسوں کے پھول چڑھا کر کرتے ہیں۔ اگرچہ اصل رت بیساکھ کے مہینے میں آتی ہے مگر اس کا میلہ بہار میں سرسوں کے پھولتے ہی ماگھ کے مہینے سے شروع ہو جاتا ہے چونکہ موسم سرما میں سردی کے باعث طبیعت کو انقباض ہوتا ہے اور آمد بہار میں سیلان خون کے باعث طبیعت میں شگفتگی۔ امنگ۔ ولولہ۔ اور ایک قسم کی خاص خوشی اور صفرا کی پیدایش پائی جاتی ہے۔ اس سبب سے اہل ہند اس موسم کو مبارک اور اچھا سمجھ کر نیک شگون

کے واسطے اپنے اپنے دیوی اور دیوتاؤں اور اوتاروں کے استھانوں میں مندروں پر ان کے رجھانے
کیلئے بمقتضائے موسم سرسون کے پھولوں کے گڑوے بنا کر گاتے بجاتے لیجاتے اور اس میلے کو بسنت کہتے
ہیں بلکہ یہی وجہ ہے کہ زرد رنگ کو اس سے مناسبت دینے لگے چنانچہ اکثر شعرانے بھی اس معنے میں اس
لفظ کا استعمال کیا ہے (ظفر) جو دیکھے تیرے عرق چین زعفرانی کو ہے عرق عرق بھی رہے روے شرمسا
بسنت ہے فرماتے ہیں کہ جسوقت اس میلے میں سیلانی زرد زرد پوشاکیں پہنکر جاتے ہیں تو عجب بہار
اور کیفیت نظر آتی ہے۔ پادشاہی زمانے میں تو ملازموں اور سواری کی رتوں گھوڑوں اور پالکیوں
تک کا بھی عالم ہوتا تھا۔ پہلے اس مسئلہ کا مسلمانوں میں دستور تھا حضرت امیر خسرو دہلوی نے اس
میلہ کا رواج دیا جسکی وجہ یہ ہوی تھی کہ آپکے پیر و مرشد سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیا
قدس سرہ العزیز کو اپنے پیارے اور خوبصورت بھانجے مولانا تقی الدین نوح سے جو درحقیقت حسن
صورت میں یکتاے زمانہ وخلق وسیرت میں بی ہمتا ویگانہ تھے کمال الفت اور نہایت ہی محبت
تھی ساتھ ہی آپکے بھانجے کو بھی آپسے اس قدر انس تھا کہ پانچوں وقت کی نماز پڑھکر یہ دعا مانگتے
تھے کہ الٰہی میری عمر بھی محبوب الٰہی کو دیدے تاکہ اون کا روحانی فیض عرصۂ دراز تک جاری رہے
ادھر حضرت کی یہ کیفیت تھی کہ دم بھران کے بغیر چین نہیں پڑتا تھا یہاں تک کہ آپ نماز میں اپنی
دائیں جانب کھڑا کرتے تاکہ اول ان کے چہرۂ مبارک پر نظر پڑے اور بعد میں دوسرا سلام پھیرا جاے
قضاے کار بھانجے صاحب کی دعا قبول ہوئی اور وہ اٹھتی جوانی ہی میں اس جہان سے اٹھ گئے
اس دفعۃً کی دائمی مفارقت نے حضرت کو عجب عالم اور غضب کے ماتم سے پالا ڈالا غرض آپ کو
یہاں تک صدمہ اور رنج والم ہوا کہ آپنے یک لخت حبس راگ کے بغیر دم بھر نہیں رہتے تھے اسے

بھی ترک کر دیا جب اس بات کو چار پانچ مہینے کا عرصہ گزر گیا تو آپ تالاب کی سیر کو جہاں اب باولی بنی ہوئی ہے مع یاران جلسہ تشریف لائے ان دنوں میں بہی بسنت کا موقع اور بسنت پنچمی کا میلہ تھا۔ امیر خسرو کسی سبب سے ان سب کے پیچھے رہ گئے۔ دیکھا کہ کھیتوں میں سرسوں پھول رہی ہے ہندو اپنے بزرگوں کے استھان پر گڑوے بنا بنا کر لئے چلے جاتے ہیں۔ انہیں بھی یہ خیال آیا کہ میں بھی اپنے پیر کو خوش کروں۔ چنانچہ اوسوقت ایک خوشی وانبساط کی کیفیت پیدا ہوئی اسی وقت دستار مبارک کو کھول کر کچھ پیچ ادھر اور کچھ اُدھر لٹکا لئے ان میں سرسوں کے پھول اُلجھا کر یہ مصرع الاپتے ہوئے اسی تالاب کی طرف چلے جدھر آپ کے پیر و مرشد تشریف لے گئے تھے (ع) اشک ریز آمد است ابر بہار ۔ جہاں تک اس الاپ کی آواز پہنچتی تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک زمانہ گونج رہا ہے ایک تو حضرت فن موسیقی کے نائک اور عدیم المثل سرود خوان تھے دوسرے اس ذوق شوق نے اور بھی آگ بھڑکا دی کچھ زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ محبوب الٰہی کو خیال آیا کہ آج ہمارا ترک یعنی خسرو کہاں رہ گیا عجب نہیں جو کچھ سریلی بھنک بھی کان میں پہنچی ہو آپنے پے در پے دو چار جلیسوں کو ان کے لینے کو بھیجا وہ جو تلاش کرتے ہوئے آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ عجب رنگ سے آپ گاتے ہوئے مستانہ چال و معشوقانہ انداز سے خراماں خراماں جھومتے ہوئے چلے آتے ہیں وہ بھی کچھ ایسے مدہوش ہو گئے کہ اسی رنگ میں مل گئے ہر چیز کہ در کان نمک رفت نمک شد۔ غرض ایک شخص واپس آیا (ع) قاصد ما دویدہ می آید ۔ دویدہ باید چہ دیدہ می آید ۔ اور آتے ہی کہا کہ حضرت خسرو کے پاس جا کر آنا کٹھن ہے رنگ میں رنگ ملجاتا ہے (ع) یاران رفتگان کا کسی سے کھلا نہ حال ۔ وہ بھی ہوا وہیں کا جو لینے خبر گیا ۔ آپ اُن کی کیفیت سُنتے ہی کھڑے ہو گئے اور اپنے مونس و غمگسار ترک کو لینے چلے خسرو نے دور سے

دیکھتے ہی اشکوں کے موتی نثار کرنے شروع کر دئے جسوقت حضرت قریب آئے بیتاب ہوکر یہ شعر پڑھا (۵) اشک ریز آمد است ابر بہار ۔ ساقیا گل بریز بادہ بیار ۔ دوسرے مصرع کا سننا تھا کہ حضرت بیتاب ہوکر اپنے دامان و گریبان کا چاک کر ڈالنا اور گلے میں باہیں ڈالے ہوے چلا آنا کہتے ہیں کہ ایک عرصہ تک رقت کا بازار گرم رہا اور اہل ذوق بسمل کی طرح تڑپتے اور پھڑکتے رہے (۵) مصحف بود آن سر کہ بسودای تو باشد ۔ کعبہ بود آں دل کہ در و جای تو باشد ۔ غرض اوسوقت سے مسلمانوں میں بھی یہی میلا شروع ہوگیا اور حضرت سلطان المشائخ نے بھی راگ پھر شروع کر دیا رفتہ رفتہ ہر ایک بزرگ کے مزار پر بسنت چڑھنے لگی۔ اوّل پہاڑوں پر امیر میاں کی بسنت چاندرات کو چڑھتی ہے پھر پہلی تاریخ کو قدم شریف میں غرض اسی طرح خواجہ صاحب چراغ دہلی حضرت نظام الدین وغیرہ وغیرہ بزرگوں کے مزاروں پر باری باری سے چڑھتی ہے۔ کہتے ہیں حضرت محبوب الٰہی کو اس قدر رنج ہوا تھا کہ چھ مہینے تک ہنسا تو درکنار تبسم تک نہیں فرمایا تھا بسنت کی اسی رعایت سے اب بسنت کے روز قوال اوّل حضرت کی قدیم خانقاہ میں جاکر پھول چڑھاتے ہیں۔ اسکے بعد مولانا تقی الدین نوح کے مزار پر اور اخیر میں حضور کے روضۂ اقدس پر چڑھاتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

بسنج بقول برہان و ناصری و جامع و انند بکسر اوّل بروزن شکنج (۱) خشکی و داغی باشد کہ بر روی و اندام مردم پدید آید و آنرا بعربی کلف خوانند و (۲) امر بر سنجیدن ہم صاحب موارد این را بمعنی (۳) کلفت مرادف بشنج بہ شین معجمہ گفتہ مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است و بس و موحدۂ اوّل بمعنی اوّل زائد نباشد کہ سنج بدون موحدہ بہ ہیچ معنی نیامدہ و آنچہ بہ شین معجمہ عوض سین مہملہ می آید مبدل این یا این مبدل آن کہ تبدیل این ہر دو با ہم موافق قیاس است

چنانکه کشتی و کشتی و جاموش و جاموس و بمعنی دوم بای زائد برسنج باشد که امر حاضر بسنجیدن است نسبت معنی سوم عرض میشود که معاصرین عجم برزبان ندارند و محققین فارسی زبان از بن ساکت اگر سند استعمال پیش شود توانیم گفت که مجاز معنی اول است و بتحقیق ما (۴) اسم مصدر بسنجیدن هم به بای زائد که سنج بالفتح بمعنی وزن و کیل می آید (کذا فی البرهان) (اردو) (۱) چھائیاں - ہندی اسم مؤنث - کلف وہ سیاہ داغ جو آدمی کے چہرے پر پڑ جاتے اور جن کو (چھائیاں) بھی کہتے ہیں (۲) تول - وزن کر (امر حاضر) (۳) کلفت مؤنث - (۴) وزن - ندکر -

(الف) **بسند** بقول سروری بروزن کمند بمعنی (۱) کافی و (۲) تمام (امیر خسرو ؒ) بسند است آنکه زلف اندر بنا گوشت علم گیرد ؒ مفرما غمزهٔ خونریز را کز خط حشم گیرد ؒ صاحب رشیدی بر بسند گوید که مرادف بسنده بمعنی کافی است صاحبان برهان وجامع می فرمایند که (۳) سزاوار و کافی وکفاف وکفایت وتمام صاحب ناصری هم ذکر این کرده - خان آرزو بذکر بسند و بسنده گوید که بمعنی کافی وسزاوار وتمام است ولیکن صحیح اول است بهار گوید که هر دو مزید علیه بس باشد وبس صاحب سفرنگ (بشرح صد وسی ونهی فقرهٔ دساتیر آسمانی بفرزآباد وخشوران وخشور) گوید که بسند بمعنی کافی است و .....

(ب) **بسند کردن** بمعنی کفایت کردن **مؤلف** عرض کند که ما بر معنی دوم بس اشارهٔ این کرده ایم (نظامی ؒ) چو دیدم ترا زیرک و هوشمند ؒ بیک ساله دخل از تو کردم بسند ؒ حق آنست که اصل این همان بس است که بمعنی کافی بر معنی دوم گذشت در فارسی زبان در آخر کلمات نون زائد می آید چنانکه گذارش وگذارشن ودال مهله هم چنانکه شفتالو وشفتالود ودر (الف) هر دو

زائد است وجاوار دکه فارسیان پسند را به تبدیل بای فارسی به موحده بسند کردند و برای معنی کافی استعمال کردند و توانیم قیاس کرد که درهمین بسند تبدیل موحده به بای فارسی راه یافته پسند بمعنی او مستعمل شده که بجایش می آید اندرینصورت (بسندیدن علیه بس) اصل است وپسند به بای فارسی مبدل این - بای حال از هر دو اسناد بالا معنی اول متحقق که موافق اصل است و برای معنی دوم وسوم قول متقدمین صاحب زبان یعنی سروری وجامع بدون سند هم اعتماد را شاید وانچه .....

(ن) **بسنده** | بزیادت های هوز در آخرش آمده چنانکه خونخوار و خونخواره مزید علیه بسند است که صاحبان سروری و برهان ورشیدی وفدائی وسراج وبهار عجم هم ذکر این کرده اند و.....

(د) **بسنده کردن** | بمعنی کفایت کردن هم آمده (حکیم فردوسی ؎) بسنده کنم زین جهان مرز خویش بداند مگر پایه وارز خویش ؛ با بحثه انچه خان آرزو در سراج الف را بمعنی اول صحیح داند خیال مجرد اوست حق همین قدر است که معنی اول اصل است و دیگر معانی مجاز آن (**اردو**) (الف) (۱) کافی (۲) تمام (۳) سزاوار (ب) کافی ہونا۔ کفایت کرنا (ج) کافی۔ کفایت (د) کفایت کرنا۔

بسنگ | بقول برهان بروزن خدنگ دارو کیست که اورا کلیل الملک وانچه خرما بر و باشد صاحب جهانگیری فرماید که با اول وثانی مفتوح همان بسک است که گذشت صاحب جامع اینقدر صراحت مزید کند که تخمیست شبیه بناخن گربه صاحب ناصری همزبان جهانگیری **مؤلف عرض** کند که ما بر بسک عرض کرده ایم که آن مخفف بسدک است و در اینجا عرض کنیم که بمبدل بسدک باشد که دال مهمله بدل شد به نون چنانکه نمودن و نمونه و تعریف کامل این بر ارجیقنه مرقوم (**اردو**) دیکھو ارجیقنه۔

بسنگ آمدن پا | مصدر اصطلاحی۔ بقول

خان آرزو در چراغ هدایت رسیدن پا به سنگ آواز شکستن ۵) دوشنیه بکوی دوست از رشک گشت پا نالیدن پای دل بسنگ آمد ۶) هم او فرماید که بحذف متحتانی (سنگ آمدن پا) هم بجایش می آید به همین معنی نزله برداشتن (بهار) بذکر این از معنی ساکت دخل سند بالا کرده صاحب بحر فرماید که واقع شدن محنت و سختی در کاری مؤلف عرض کند که (آمدن پا بر سنگ) در ممدوده گذشت و (بر سنگ آمدن پا) هم بجایش مذکور این مرادف آنست وبس (اردو) دیکھو (آمدن پا بر سنگ)۔

بسنگ آمدن تیر | **بسنگ آمدن ناخن** مصادر اصطلاحی۔ هر دو مرادف (بر سنگ آمدن تیر و ناخن) است که گذشت وسند این همدر اینجا مذکور (اردو) دیکھو بر سنگ آمدن تیر و بر سنگ آمدن ناخن۔

(۱) **بسنگ تیز ساختن شمشیر** | (۲) **بسنگ تیز کردن** مصادر اصطلاحی بهار و انند ذکر (۲) کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که از اسنادش .....

(۳) **بسنگ تیز کردن خنجر و شمشیر** | بمعنی حقیقی اوست یعنی مرادف (بر فسان زدن تیغ و مانند آن) (محمد اسحق شوکت ۵۱) بسنگ سر مژه شمشیر نگه را تیز می سازد ۶ حذر کن از سیه چشمی که گرم سرمه سائی شد ۶ (حاجی صادق صامت ۵۲) در کشتنم که آن مژه بر هیزی کند ۶ خنجر بسنگ سر چرا تیز می کند ۶ ما می گوئیم که بدون اضافت بسوی شمشیر یا خنجر و امثال آن بی معنی است همین وجه سکوت محققین باشد که نتوانستند که طریق پیدا کردن معنی پیدا کنند (اردو) (۱) پتھر پر تلوار تیز کرنا (۲) پتھر پر تیز کرنا (۳) دیکھو بر فسان زدن تیغ۔

بسنگاب خوردن مینا | مصدر اصطلاحی کنایه باشد از شکستن مینا۔ مؤلف عرض کند که چیزی نازک که بسنگ می خورد و شکسته می شود از

(۱۵۵)

همین عادت این اصطلاح قائم شد (صائب ه)
شکستگی دل از دیدهٔ ترم پیداست ☆ بسنگ خوردن
مینا ز ساغرم پیداست ☆ (اردو) شیشه کا ٹوٹنا۔

بسنگ دادن شیشه و امثال آن مصدر اصطلاحی۔ کنایه باشد از شکستن آن متعدی مصدر گذشته (صائب ه) چند من هزار شیشهٔ دل را بسنگ زد ☆ افسانه ایست اینکه دل یار نازکست ☆ (اردو) شیشه کو پتھر پر مارنا۔ توڑنا۔

(الف) **بسنگ فسان خوردن تیغ** مصادر اصطلاحی صاحب بحر ذکر الف

(ب) **بسنگ فسان نشستن**

(ج) **بسنگ فسان نشستن تیغ و مانند آن**

(د) **بسنگ کشیدن**۔

(ه) **بسنگ کشیدن خنجر و مانند آن**

(۳۴۵۲)

دج کرده می فرماید که تیز شدن شمشیر و مانند آن
و نسبت ☆ گوید که تیز کردن آن بهار ذکر (ب)
و ☆ کرده (حسین سنائی ه) با این سپهر مصلحتی
داشت زانکه تیغ ☆ برنده تر شود چو به سنگ فسان
نشست ☆ (خان عالی ه) بسنگ سرمه
خنجرهای مژگان را کشید امشب ☆ ازین
جان سختی من بس نداند تیغ ابرو را ☆ صاحب
انند ذکر (د) کرده گوید که تیغ و
مانند آن را تیز کردن **مؤلف** عرض کند
که تسامح محققین ب و د است که بدون اضافت
بسوی تیغ و امثال آن قائم کردند الف و ب و ج لازم
و د و ه متعدی آن (اردو) الف۔ ب۔ ج تیز
ہونا۔ تلوار یا اوسکی مماثل کا۔ ه تیز کرنا تلوار یا خنجر وغیرہ کو

بسوته بقول سروری بسین مهمله و تای قرشت بر وزن کبوده (۱) بمعنی زلف و بقول جهانگیری
با اول مفتوح و ثانی مضموم و واو مجهول و تای فوقانی مفتوح و های مختفی بمعنی زلف باشد صاحبان
جامع و موارد و برهان هم ذکر این کرده اند صاحب ناصری بذکر معنی اول گوید که بپارسی دری (۲)
بمعنی بسوخته که آنرا سوخته نیز گویند و فرماید که سوته هم مخفف سوخته (شاعر ه) بنوشت برات

بسوتہ پُر آنچنانکہ برات ہا بسوتہ پُر و بقولش (۳) نام دیہی است در ماژندران صاحب برہان صحت مزید کند کہ بکسر اوّل ہم آمدہ و خان آرزو در سراج ہمزبانش مؤلف عرض کند کہ بمعنی اوّل ظاہرا اسم جامد فارسی زبان است ولیکن خیال ما اینست کہ فارسیان از لغت سنسکرت سوت کہ بقول سائط بروزن حوت بمعنی رشتہ و تار است بزیادت ہای نسبت در آخرش وضع کردند برای زلف واللہ اعلم بحقیقتہ الحال و موحدہ در اوّل زائد باشد (اردو) (۱) زلف بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث دیکھو بارہ کے آٹھویں معنے (۲) سوختہ۔ جلا ہوا (۳) ماژندران کے ایک موضع کا نام بسوتہ ہے۔

بسودن بقول بجر بکسر اوّل (۱) دست زدن (۲) و دست مالیدن و (۳) لمس و لامسہ کردن و (۴) سودہ و ریزہ کردن و (۵) سوراخ کردن (کامل التصریف) و مضارع امین بساید۔ صاحب موارد معنی چہارم را ترک کردہ و صاحب ملحقات برہان بر ذکر معنی اوّل و دوم و چہارم قانع صاحب نوادر می فرماید کہ ظاہرا مخفف (بر سودن) است و مزید علیہ (سودن) و بہای فارسی ہم آمدہ و بپسودن بہ بای فارسی نیز گذشت مؤلف عرض کند کہ صاحب بحر معانئے کہ بر سودن نوشتہ با معانی بالا اختلاف خفیفی دارد و ہمچنین بر مصدر ببسودن کہ گذشت محققین فرس معنی چہارم امین را ترک کردہ اند حقیقت امین مصدر بر ببسودن عرض کردہ ایم و از ماخذہم در انجا بحثی و خیال ما اینست کہ معانی بالا محتاج سند استعمال است و خود این مصدر ہم بر زبان معاصرین عجم متروک و در اینجا ہمین قدر کافی است کہ مزید علیہ سودن است و بس کہ بجای خودش می آید و موحدہ اوّل زائد مخفی مباد کہ انچہ صاحب بحر مضارع

این سائد نوشتہ است خلاف قیاس است کہ سائد مضارع سائیدن است و مضارع سودن سُود بہ ضمّ اوّل و فتح واو و مضارع بسودن بسود۔ فتاتل۔ اگر سند استعمال سائید پیش شود توانیم قیاس کرد کہ واو بدل شد بالف چنانکہ در ج وارج (اردو) دیکھو بسودن و سودن۔ اور بلغہ معنی چہارم گھسنا اور ریزہ ریزہ کرنا۔ ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔

بسودہ بقول سروری بحوالہ تحفہ بفتح باد دال و ضمّ سین بمعنی (۱) دست زدہ و (۲) لمس کردہ و (۳) سوراخ کردہ و (۴) مالیدہ۔ (خلّاق المعانی ج ۲) لمس تراشیدہ بہ بسودم من و ہنوز می لیسم از حلاوت آن گربہ وار دست و گوید کہ در نسخۂ وفائی بہای فارسی آمدہ صاحبان برہان و ناصری و جامع و مؤیّد ہم ذکر این کردہ اند بچند معانی مؤلّف عرض کند کہ وای بر نیان کہ طرز بیان ہمہ مثل اسم جامد است نمی دانند کہ مصدر (بسودن) گذشت و کامل التصریف است پس جزمان نیست کہ این مفعول آنست و بس و شامل بر ہمہ معانی مفعولی بسودن چنانکہ از مصدر سودن مفعولش سودہ ہمین سودہ را بہ موحدۂ زائد بسودہ کردہ اند دیگر ہیچ۔ مخفی مباد کہ صاحب سروری سندی کہ برای این پیش کردہ است خلاف اوست باید کہ این سند را متعلق بہ مصدر (بسودن) دانیم کہ بجایش گذشت (اردو) بسودن کا اسم مفعول اسکے تمام معنوں پر شامل۔

بسور بقول سروری بسین مہملہ بوزن سمور (۱) دعای بد و (۲) نفرین باشد صاحب جہانگیری بسور و بسول را مرادف یکدیگر نوشتہ ذکر ہر دو معنی کند و فرماید کہ با اوّل و ثانی مضموم است و صاحب رشیدی و برہان و ناصری و جامع ذکر این کردہ اند مؤلّف عرض کند کہ بسور بالضّم لغت

عرب است بقول منتخب بمعنی ردی ترش کردن صاحب انند فرماید که بسور بضمتین است بمعنی ترشرو گردیدن (الخ) پس فارسیان استعمال این بهر دو معانی بالاکردند و این مفرس باشد و اسم مصدر بسوریدن است که می آید و انچه به لام عوض رای مهمله می آید مبدل این چنانکه چنار و چنال (اردو) (۱) بد دعا - مؤنث (۲) نفرین بقول آصفیه فارسی اسم مؤنث - ملامت پھٹکار - لعنت - دعاے بد -

بسور بران بقول شمس بضم با و سین مهمله و واو فارسی - نفرین کردن و کنانیدن و قصد آهنگ کردن و آراستن و فرماید که لغت فارسی است **مؤلف** عرض کند که خدایش بیامرزد که خون زبان فارسی می کند و بر [illegible] جویان را گمراه کند شعور امتیاز مصدر ندارد تا این را مصدر می نگارد - اگر صراحت واو فارسی نمی نوشت غلطی کتابت خیال می کردیم - همان بسوریدن است که می آید (اردو) دیکھو بسوریدن -

(الف) **بسوریدن** صاحب سروری بر الف گوید که بروزن نمودن یعنی دعای بد و نفرین کردن هم او بحوالهٔ ادات بر (ب) گوید که نفرین کردن است و نسبت (ج) می فرماید که بمعنی نفرین کرده صاحب بحر بر (ب) فرماید که (۱) نفرین و دعای بد کردن و (۲) کنانیدن (سالم التصریف) که غیر از ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید صاحب موارد این را بهر دو معنی بالاکامل (التصریف) داند و فرماید که مضارع این بسورد و صراحت مزید کند که به بای فارسی اول و نیز بشین معجمه عوض سین مهمله یعنی بشوریدن و لام عوض رای مهمله بسولیدن هم آمده و معنی دوم را ترک می کند صاحب نوادر همزبانش و صاحب برهان فرماید که بروزن فروشیدن است بمعنی

(ب) **بسوریدن**

(ج) **بسوریده**

اوّل **مؤلّف** عرض کند که اسم مصدر این بسور بجایش گذشت که مفرّس است فارسیان بزیادت تحتانی معروف وعلامت مصدر دن مصدری وضع کرده اند که جعلی است وازینکه اسم مصدر را مفرّس کرده اند مصدر اصلی هم توانیم گفت وتعریف اصلی وجعلی برلغت (اسم مصدر) گذشت بالجمله معنی اوّل موافق قیاس است وبرای معنی دوم بروے قواعد فارسی بسوراندن درست بود ولیکن محقّقین مصادر ترکش کرده اند پس برای این معنی طالب سندی باشیم که محقّقین اهل زبان ذکرش نکرده اند وانچه به بای فارسی وبه شین معجمه ولام می آید مبدّل این است که صراحت تبدیل بجایش کنیم. بالجمله (الف) با معنی مطلق این است و (ج) اسم مفعولش و با همه باتّفاق صاحب موارد این را (کامل التّصریف) دانیم. صاحب سروری که با وجود ذکر (ب) (الف وج) را مثل اسم جامد نوشت واشارهٔ از ماضی واسم مفعول نکرد تسامح او بیش نیست. فتأمّل. **(اردو)** (ب)(۱) بددعا دینا نفرین کرنا (۲) بددعا دلانا۔ نفرین کرانا (الف) اس کا ماضی اور ج اس کا اسم مفعول۔

(الف)	**بسول**	(الف) بقول برهان و
(ب)	**بسولید**	سروری ورشیدی وجامع
(ج)	**بسولیدن**	وجهانگیری وسراج ومرادف
(د)	**بسولیده**	بسور و(ب) بقول سروری

مرادف بسوریدن و(ج) بقولش وبقول بحر وبرهان وموارد مرادف بسوریدن و(د) بقول (سروری بذیل بسوریده) ورشیدی مرادف بسوریده صاحب بحر (ج) را (سالم التصریف) گوید وبقول صاحب موارد کامل التّصریف **مؤلّف** عرض کند که (الف) اسم مصدر است مبدّل بسور و(ب) ماضی مطلق ج و(ج) مصدر کامل التّصریف که مضارع این بسولد باشد و(د) اسم مفعولش ما اشارهٔ این تبدیل بر بسوریدن کرده ایم و به همه

معائنش مبدّل آنست که راے مهمله به لام بدل شود چنانکه چنار و چنال وصراحت ماخذ اسم مصدر بر بسور مذکور (اردو) (الف) دیکھو بسور و (ب) دیکھو بسورید و (ج) دیکھو بسوریدن و (د) دیکھو بسودہ

بسوی خودزدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ حرص وطمع نمودن بچیزے مؤلف عرض کند کہ محققین فارسی زبان ومعاصرین عجم ساکت وخلاف قیاس ہم پس بدون سند استعمال قول مجرّد فرہنگ فرنگ اعتبار را نشاید (اردو) حرص وطمع کرنا۔

بسـ | بقول سروری بسین مہملہ بوزن بشبہ (۱) گیاہی است کہ آنرا بسک خوانند وبعربی اکلیل الملک صاحب رشیدی بذکر معنی بالای فرماید کہ (۲) دستہ جو وگندم درو کردہ و (۳) بمعنی خمیازہ صاحب برہان بر معنی اوّل قانع صاحب جامع گوید کہ ہمان بسنگ مؤلف عرض کند کہ حقیقت این بمعنی اوّل برا حقیقہ گذشت واین مبدّل بسک بمعنی اوّل است کہ کاف بہ ہای ہوز بدل میشود چنانکہ تارک وتاره ونسبت معنی دوم عرض می شود کہ مبدّل ہماں بسک بمعنی دوش وبمعنی سوم مبدّل بسک بمعنی چارمش ولیکن برای معنی دوم وسوم مشتاق سندی باشیم کہ غیر از رشیدی دیگر کسے از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد (اردو) دیکھو بسک کے پہلے اور دوسرے اور چوتھے معنے۔

بسی | بقول برہان بروزن وصی (۱) بمعنی بسیاری وزیادتی صاحب ناصری فرماید کہ (۲) مرادف بسا بمعنی بسیاری (منہ ۵) بسی تیرو دیاه و اردی بہشت ۵ بیاید کہ ماخاک باشیم وخشت ۵ صاحب فدائی کہ از معاصرین علمای عجم بود در فرہنگ خود می فرماید کہ بسیاری از ہر چیز۔ بہار گوید کہ مرادف بسیار وفرماید کہ از شان اوست کہ چنانچہ در اوّل کلام آید در آخر واوسط کلام نیز در آید (شیخ شیراز ۵۲) بسی بر نیاید کہ بنیاد خود ۵ بکند آنکہ بنہاد بنیاد بد ۵ (ولہ ۵۲) در اقصای عالم بگشتم بسی ۵ بسر بردم ایام با ہر

کسے کہ (ولہ ۵) دیدیم بسے کتاب زسر چشمہ خوردہ
چون بیشتر آمد شتر و بار ببرد ۔ مؤلف عرض
کند کہ بمعنی اول بای مصدری معروف است
و بمعنی دوم بای وحدت مجہول اگرچہ فارسیان
آنرا ہم معروف خوانند و انچہ بسا بہین معنے
گذشت مبدل اینست و اشارہ این در انجا
ہم کردہ ایم ۔ بہار سکندری خورد و بہ بیان شان
این وقت خود را ضائع کرد کہ ہیچ ضرورت نداشت
(اردو) (۱) زیادتی مؤنث (۲) بہت سے ۔

بسی آب رخیت مقولہ ۔ بقول شمس بسیا
گرمی کرد مؤلف عرض کند کہ دماغ محقق بے
تحقیق بسیار گرمی کردہ است باید کہ او بسی آب ریزد
وای بر محققینے کہ فارسی زبان را برباد کردہ اند
و حقیقت جویان را گمراہ مخفی مباد کہ (آب رختین) در
ممدودہ گذشت بمعنی متعدد و یکی ازان منفعل
شدن ہم پس محقق بالا در تحقیق این (بسی آب
ریزد) کہ معنی بیان کردہ او غلط محض است و
ضرورت نداشت کہ این را بشکل مصدر ترکیب
درین ردیف با کلمہ بسی قائم کند و بمعنی غلط بدہ
سند ورق کتاب را سیاہ فرماید (اردو) دیکھو اوپر کا حاشیہ

بسیا بقول جہانگیری در ملحقاتش با ذال مفتوح
شراب انگوری صاحب برہان گوید کہ لغت ترند و بازند
است صاحب ناصری ہم ذکر این کردہ می فرماید کہ بروزن دریا است مؤلف
عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم است مخفف بسیار کہ بمعنی صاحب
بود بمعنی بسیار ضائع و بی حاصل ۔ کنند یعنی انکور
می دیاب بقول برہان بمعنی نابود و ہرزہ و بیہودہ
و بکار نیامدنی می آید پس قول شان قرین قیاس
است موحدہ آخرہ حذف شدہ بسیا باقی ماند (اردو)
انگوری شراب ۔ مؤنث ۔

(الف) **بسیار** بقول انند بحوالہ فرہنگ
فرنگ بالکسر مرادف بسی است و مقابل کم و
اندک و ہم او گوید و بہار ہم کہ .....

(ب) **بسیاران** بالکسر جماعہ مرادم (خواجہ
جمال الدین سلمان ۵) دارم آں سر کہ سرے

در قدمت اندازم ؛ دین خیالیست کہ اندر سر بسیاران
است ؛ **مؤلف** عرض کند کہ شک نیست کہ
فارسیان در (ب) الف و نون جمع ہر لفظ بسیار
آورده بمعنی (بسی از کسان) استعمال کرده اند و
این محاوره شان است ولیکن (الف) بمعنی بسیاری
نیست و استعمالش بہ ہمچو معنی از نظر ما نگذشت و معاصرین
عجم ہم بزبان ندارند اصل این (بسیار) منسوب بہ بس
یا اسم مفعول ترکیبی است بمعنی زیادتی آورده و کثرت
دارنده و مراد از زیاده و کلمه بسی در (بسیار) بمعنی
اول اوست پس در بس و لیکن عجم فتح اول بدل شد
بہ کسره و ممدوده بہ مقصوره و بسیار مستعمل شد بمعنی
زیاده و بس و فرق در بس و بسی از ملاحظه تعریف
و استعمال ہر دو ظاہر کہ بس بمعنی بسیار است و بسی
بمعنی بسیاری پس بسیار را بمعنی بسیاری گرفتن خطاست
(اردو) الف ۔ بہت (ب) بہت سے لوگ مذکر

بسیار بہر اصطلاح ۔ بقول بحر آنکہ نصیب
کامل داشته باشد بہار مذکر این گوید کہ بموحده
مفتوح مرادف (شادبہر) (خواجہ نظامی ؎)
انوشہ منش باد و دارای دہر ؛ زنوش جہان باد بسیار
بہر ؛ **مؤلف** عرض کند کہ بہر بالفتح بمعنی حصہ
و نصیب می آید (کذا فی البرہان) پس معنی
لفظی این قسمت وطالع وافر دارنده و مراد از کامل
نصیب کہ اسم فاعل ترکیبی است (**اردو**) وہ شخص
جسکی قسمت یاور ہو۔

بسیار پردو شدن اصطلاح ۔ مبالغه
است در دویدن اگرچہ پردو کسی را توان گفت
کہ بسیار دود ولیکن معاصرین عجم استعمال (بسیار
پردو) کرده اند صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ
قاچار ذکر این کرده (بسیار پردو می شود) را بسند
این آورده پس این مصدر است بمعنی عادت
بسیار دویدن داشتن و بسیار دویدن (**اردو**)
بہت دوڑنے کا عادی ہونا ۔ بہت ڈرنا ۔

بسیار خسپ اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ
فرہنگ فرنگ (۱) آنکہ بسیار خسپد و (۲) سست و

مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است ومعنی اوّل حقیقی ومعنی دوم کنایہ کہ بسیار خواب کردن علامت سستی است (**اردو**) (۱) بہت سونیوالا (۲) سست - کاہل -

بسیار خوار اصطلاح - بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ (۱) بمعنی پرخوار - سفرہ پرداز وفرماید کہ شکم پرور - شکم بندہ - کاسہ پرداز - گرانخوار - لتنبار - لتنبان - معدہ انبار - از مترادفات آنست وبعربی اکال گویند وبفارسی (۲) بسیار ذلیل وخوار (شیخ شیراز ع) کہ بسیار خوار است بسیار خوار - **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اوّل اسم فاعل ترکیبی است ومعنی دوم حقیقی دیگر بہیچ وتحقیق مرادفات بجایش شود - (**اردو**) (۱) بہت کھانے والا - (۲) بہت ذلیل -

بسیار دان اصطلاح - بقول بہار (۱) آنکہ بسیار چیزہا بداند (شیخ شیراز ۵) زبان درکش ای مرد بسیار دان کہ فردا قلم نیست بر بی زبان کہ صاحب شمس بذکر معنی اوّل گوید کہ (۲) جنسی است از انار دشتی - صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ نسبت معنی دوم می فرماید کہ دانہ مخفف دانہ باشد **مؤلف** عرض کند کہ دانہ مخفف دانہ بجای خودش می آید پس بمعنی اوّل اسم فاعل ترکیبی است وبمعنی دوم خلاف قیاس نیست ولیکن صاحب محیط ذکر این نکرد وندیدم انار ہم این را نیاورد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ما در انار دشتی این قسم را دیدہ ایم کہ بہ نسبت انار شیرین دانہ ہایش بکثرت وترش می باشد وحقیقت انار در مقصورہ گذشت - مخفی مباد کہ بمعنی اوّل استعمال این اکثر طنزاً می شود (**اردو**) (۱) بہت جاننے والا - دکن میں (بڑا جاننے والا) بطور طنز کہتے ہیں (۲) جنگلی انار کی ایک قسم جس میں بیج بکثرت ہوتے ہیں - مذکر -

بسیار دانہ اصطلاح - صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ گوید کہ معرب این (بسیار دانج) (۱) ہمان (بسیار دان) بمعنی دوم صاحب شمس گوید کہ (۲) جنسی است از ماش وشتی **مؤلف** عرض کند کہ دیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد وما صراحت

این بر معنی دوم بسیار دان کردہ ایم انچہ صاحب شمس معنی دوم را قائم کردہ است بدون سند استعمال اعتبار را نشاید کہ صاحب محیط بر ماشش ہم ذکر این نکرد وحقیقت ماش برنبو سیاہ در ہمین ردیف می آید **(اردو)** (۱) دیکھو بسیار داں کے دوسرے معنے (۲) ماش بقول آصفیہ۔ سنسکرت۔ اسم مؤنث۔ اڑد حب القلت ایک قسم کا غلہ جو نہایت لیسدار اور مونگ سے بڑا ہوتا ہے۔ اسکی دو قسمیں ہوتی ہیں ایک سیاہ اور ایک سبز۔ فارسی میں اسکو بنو ماش اور بنو سیاہ کہتے ہیں۔

بسیار دور افتادن مصدر اصطلاحی یقول بحر و بہار و انند فکر دور از کار و طلب متعذر نمودن (سلطان ابراہیم ؎) کردہ ام روے چو خورشید ترا نسبت بماہ ۔ مہ کجا رویت کجا بسیار دور افتادہ ام ۔ (غنیمت رازی ؎) فکر سامان دارم و از یار دور افتادہ ام ۔ من کجا سامان کجا بسیار دور افتادہ ام ۔ (فارغی استرابادی ؎) ماندہ ام از یار دور و ناصبور افتادہ ام ۔ من کجا و از کجا بسیار دور افتادہ ام ۔ **مؤلف** عرض کند کہ طرز بیان محققین را نمی پسندیم معنی این بسیار بعید است و قریب بہ محال و بس فارسیان استعمال این بجائی کنند کہ در دو چیز فرق بیّن باشد گویند کہ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا ۔ این مثلی است کہ بجایش گذشت ۔ الحاصل معنی این فرق بیّن داشتن و خیلی بعید و محال بودن **(اردو)** بہت بعید ہونا بہت دور ہونا ۔ محال ہونا ۔

بسیار دوست اصطلاح ۔ بقول بہار و انند آنکہ او را بسیار دوست دارند یا آنکہ دوستان بسیار داشتہ باشد فرماید کہ این لفظ در دفتر دوم مکاتبات علامی جاہا مذکور **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و اسم مفعول ترکیبی ہم دیگر ہیچ معاصرین عجم ہم برزبان دارند **(اردو)** بہتوں کا دوست بہت دوست رکھنے والا۔

بسیار سرد بود مقولہ ۔ صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این

کردہ گوید کہ معاصرین عجم بمعنی (موسم بردبسیار بود) استعمال کنند **مؤلف** عرض کند کہ در ترکیب (بسیار سرد) بمعنی موسم برد مستعمل دیگر ہیچ ولیکن استعمال مجرد (بسیار سرد) بمعنی سرما۔ نیست (اردو) جاڑا۔ بقول آصفیہ۔ ہندی اسم مذکر۔ سردی سیرکا موسم۔ سرما۔ زمستان پس اس کا ترجمہ سردی کا موسم تھا۔ سرما تھا۔

بسیار سفر باید تا پختہ شود خامی مثل۔ صاحب امثال فارسی بذکر این از محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان این مثل را بحق کسی استعمال کنند کہ بہ ناتجربہ کاری کار کند (اردو) دکن میں اسی فارسی مثل کا استعمال ناتجربہ کاروں کے حق میں ہوتا ہے۔ نیز کہتے ہیں "کل کے بچے ہوا بھی تو تجربہ چاہیے" "ناتجربہ کاری"

بسیار ظریف اصطلاح۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار گوید کہ معاصرین عجم (ا) بمعنی بسیار نازک استعمال کنند صاحب بول چال بذکر معنی اوّل گوید کہ (۲) بمعنی خوش مزاج ہم **مؤلف** عرض کند کہ معنی دوم حقیقی است ولیکن معنی اوّل خلاف قیاس و محاورۂ زبان است کہ محل دم زدن نیست ولیکن اینقدر توانیم گفت کہ زبان متاخرین و متقدمین نیست و معاصرین برعکس متقدمین و متاخرین در بعض محاورات برخلاف قیاس رفتہ اند و این دلیل کساد بازاری علم است مخفی مباد کہ ظریف لغت عرب است بفتح اوّل و کسر دوم بقول منتخب بمعنی زیرک و خوش مزاج (اردو) (ا) بہت نازک (۲) بڑا ظریف۔ بڑا خوش مزاج

بسیار فقیر اصطلاح۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار گوید کہ (ا) بمعنی بسیار مفلوک و صاحب روزنامہ بحوالۂ ہمان سفرنامہ فرماید کہ (۲) بمعنی بسیار مانوس **مؤلف** عرض کند کہ فقیر بقول منتخب لغت عرب است بمعنی درویش کہ قوت یک روزہ ندارد و مسکینے کہ ہیچ نداشتہ باشد یا آنکہ فی الجملہ محتاج باشد (الخ) پس معنی اوّل

موافق قیاس وحقیقی است ومعنی دوم را مجازدانیم

(اردو) (۱) بڑا ممتاز (۲) بہت مانوس - بہت ہلا ہوا۔

بسیارفن اصطلاح - بقول بہار بمعنی ذوفنون (میر طاہر وحید ۵) چگویم من از حسن تغلب فروش ۔ کہ چون دیگ دارد مرا گر مجوش ۔ زبیداد آن شوخ بسیارفن ۔ بود عقدہا در دلم جوش زن ۔ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است یعنی مکار (اردو) بڑا فنی یعنی بڑا مکار۔

بسیارگو اصطلاح - بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی (۱) پرگو و (۲) آنکہ بسیار گوید مؤلف عرض کند کہ در معنی اوّل کلام است ومشتاق سند استعمال می باشیم معاصرین عجم معنی دوم را برزبان دارند برای کسی کہ سلسلۂ سخنش قطع نشود محققین فارسی زبان از ہر دو ساکت - اسم فاعل ترکیبی است ومعنی دوم موافق قیاس وحقیقی امّا پرگو چیز دیگر است کہ بجایش می آید وکنایہ از مقرری کہ تقریر بدلائل کند وبسیارگو برعکس آن کہ عادت بسیار گفتن دارد وبس کہ از معقولیت تقریر سروکاری ندارد۔

(اردو) (۱) پرگو دکن میں اس مقرر کو کہتے ہیں جسکی تقریر جامع ہو (۲) بکو اسی بقول آصفیہ۔ ہندی - اسم مذکر - بکی - نہایت بکنے والا - اسی کو دکن میں بکو کہتے ہیں - صاحب آصفیہ نے باتونی پر فرمایا ہے - ہندی - اسم مذکر - بہت باتیں بنانے والا - بسیارگو - یاوہ گو۔

بسیارنیست مقولہ - این ہمان است کہ حقیقت این بر (از وتا این بسیارنیست) بیان کردہ ایم وسند این ہم ہمدر انجا مذکور واز ہمین قبیل است (بسی نیست) کہ ہمدر انجا مذکور (اردو) دیکھو (از وتا این بسیارنیست)

بسیاری بقول بہار (۱) حاصل بالمصدر بسیار (۲) بمعنی درازی مجاز است (نظامی ۵۲) ز بسیاری راہ وگنج چنان ۔ سخن راندہا کار سنج چنان ۔ مؤلف عرض کند کہ بسیار یدن مصدری نیست کہ این را بمعنی اوّل حاصل بالمصدر

دایم - یای مصدری معروف بر لفظ بسیار زیاده شده معنی مصدری پیدا کرد یعنی زیادتی و اگر بیای مجهول گیریم (۳) مرادف بسی است که گذشت (صائب ؎) دل من تیره ز بسیاری گفتار شد است ؎ زین پریشان نفس آئینه من تار شده است ؎ مخفی مباد که استعمال این بمعنی سوم بدون کلمهٔ از نمی شود که بعد این می آید برخلاف بسی که محتاج آن نیست چنانکه بسیاری از مردم خبر ندارند ؎ (اردو) (۱) زیادتی مؤنث (۲) درازی - طوالت - مؤنث (۳) بہت سے

بسیار ریخ بکار خواهد رفت مقولهٔ صاحب بحر گوید که بمعنی بسیار سعی مشقت بجا باید آورد - بهار بند کرهین معنی گوید که - چه ریخ بکار رفتن) صرف شدن آنست و ریخ جائی صرف شود که گرمی و حرارت بسیار حادث شود چون حرکت و سعی موجب احداث حرارت است ازین جهت این تمثیل کنایهٔ استعمال می شود صاحب انند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند که هر سه پی به حقیقت نبرده اند و سکندری خورده اند ریخ را بکار آوردن دقت طلب است یعنی همچو آب ازو کار گرفتن آسان نیست بعد ازانکه آنرا بسعی بشکنند و زیره هایش آب شود بکار آب می آید پس فارسیان ازهمین دقت این مقوله را قائم کردند معنی لفظی این (بسیار ریخ صرف خواهد شد) و کنایه از (بسیار زحمت و دقت پیش خواهد شد) و (بسیار سعی صرف خواهد شد) فارسیان چون کاری را دقت طلب می بینند گویند که ؎ آغا درین کار بسیار ریخ بکار خواهد رفت ؎ یعنی سعی ما بسیار صرف خواهد شد - نمی دانیم که هر سه محققین نازک خیال معنی متعدی چطور پیدا کردند و غور نکردند که لازم است مثل (اردو) بہت کوشش صرف ہوگی یہ بہت دقت پیش ہوگی -

(الف) **بسیج** بقول جهانگیری با اوّل وثانی مکسور ویای مجهول بمعنی (۱) ساختگی و (۲) آماده شدن وقصد حکیم فردوسی گوید نباید درنگ اندرین کار هیچ ؛ کجا آمد آسانی اندر بسیج ؛ (شرف شفروه گوید) گرگند عزم جهانگیرش بسیج تاختن ؛ هفتمین چرخ بلندش اوّلین منزل بود ؛ صاحب برهان نسبت معنی اوّل گوید که کارسازیها و فرماید که ساخته شدن وخصوصاً کارسازی سفر و ذکر معنی دوم هم کرده گوید که (۳) کارسازی کننده را گویند و(۴) امر بدمعنی هم یعنی کارسازی کن وآماده شو وگوید که بمعنی قصد وارادہ هم و فرماید که بفتح اوّل و ثانی نیز آمده ـ صاحب جامع همزبانش صاحب ناصری هم ذکر معنی اوّل ودوم وچارم کرد ومعنی سوم را گذاشت (نظامی گوید) راه رو را بسیج ره شرط است ؛ ناقه راندن زبیگه شرط است ؛ (انوری گوید) نماز شام چو کردم بسیج راه سفر ؛ زور در آمدم آن ماه روی سیمین بر ؛ (مسعود سعد گوید) بکشاد خون زچشم من آن یار سیمبر ؛ چون بر بسیج رفتن بستم همین کمر ؛ بهار گوید که بمعنی قصد وآهنگ مزید علیه بسیج است یا بسیج مخفف این و فرماید که بالفظ آوردن وکردن مستعمل (شیخ شیراز گوید) بسیج سخن گفتن انگاه کن ؛ که دانی که در کارگیر وسخن ؛ استادوش (خان آرزو) این سالفت را گذاشت واز دوسری تحقیق محفوظ ماند صاحب فرهنگ خدائی که از علمای معاصر عجم است می فرماید که رخت بربستن و فراهمی سامان است برای کوچ **مؤلف** عرض کند که بیچارگان قاصر انمارا عرض حقیقت حقیقت جویان بدانند که بسیج ومزید علیه آن بسیج اسم جامد فارسی زبان است بمعنی (۱) ساز وسامان و(۲) قصد ـ مخفی مباد که ساختگی حاصل بالمصدر است و ساز وسامان اسم مصدر حیف است که محققین نازک خیال برنزاکت معانی هرد وغور نکرده اند مصدر سیمیدن ومسیمیدن که می آید از همین اسم جامد وضع شده ومعنی سوم بیان کرده برهان بدون سند معوّل در خود اعتبار نیست اوالکنر سکندری می خورد درین وغور نمی فرماید که بسیج که امر حاضر است بدون ترکیب

با اسمی افاده معنی فاعل چگونه میکند - باشد که او از سند انوری این معنی پیدا کرده تسامح اوست - انوری بسیج را با بای معیت آورده است یعنی بمعنی (بقصد) و مدعی معنی سوم او را بمعنی قصد کننده گرفته - حالا معلوم میشود نسبت معنی چهارم ضرورت بیانش نداشت که از مشتقات بسیجیدن است که می آید همین قدر است تصحیف این لغت و بیان مزید ماخذ بسیج می آید که با جیم فارسی است مخفی مباد که سند فردوسی باعتبار قافیه متعلق به (بسیج با جیم فارسی) است و .....

(ب) **بسیج آوردن** بمعنی (۱) ساز و سامان کردن مستعمل است و از کلام شیخ شیراز (۲) بمعنی قصد کردن و از کلام شفرده (بسیج کردن) (۱) بمعنی ساز و سامان کردن و (۲) قصد کردن هم - دیگر بسیج (ا ر و) الف (۱) ساز و سامان مذکر (۲) قصد - مذکر (ب) (۱) ساز و سامان کرنا (۲) قصد کرنا -

(الف) **بسیجد** (الف) بقول برهان و هفت بروزن شکیبد یعنی کارسازی کند و استعداد نماید

(ب) **بسیجنده** و قصد و اراده کند (ب) بقول برهان بروزن نویسنده شخصی را گویند که استعداد

(ج) **بسیجیدن** و سامان کاری کند و آماده و مهیا سازد و قصد و اراده کننده هم و (ج) بقوله بروزن

(د) **بسیجیده** شکیبدن یعنی سامان کردن و ساز سفر نمودن و کارها را آراسته و مهیا و آماده کردن و بمعنی قصد و اراده و آهنگ نمودن هم صاحب سروری گوید که ساز گار کردن است (حکیم لبیبی ؎) باید بسیجیدن این کار را که جبیره شدن رزم و پیکار را و صاحب بحر همزبان برهان فرماید که کامل التصریف است و مضارع این بسیجد و (د) بقول برهان و هفت بروزن شکیبده بمعنی سامان و کارسازی کرده شده و ساخته و آماده گردیده و قصد و اراده نموده **مؤلف** عرض کند که (ج) مصدریست مرکب از بسیج که گذشت و بای معروف و علامت مصدر دن و بقول متقنین هند

مصدر جعلی و با صول ما که بر لغت (اسم مصدر) بیان کرده ایم مصدر اصلی است که اسم مصدرش مال فارسی زبان است و معنی حقیقی این (۱) ساز و سامان کردن و (۲) قصد و اراده نمودن که همین معنی اسمی در اسم مصدر هم گذشت پس (الف) مضارع و (ب) اسم فاعل و (د) اسم مفعول این است صاحب برهان اگر از مشتقات (ج) خبر دارد می بود ذکرش نمی کرد و معنی الف و ب و د اشاره مصدری نمود و در [illegible] ضرورت داشت که با وجود بیان مصدر ذکر مشتقات هم کند و اگر ضرورت نیست چرا ماضی و مستقبل وغیره را گذاشت - صراحت ماخذ این بر بسیج می آید (از د و) (ج) (۱) ساز و سامان کرنا (۲) قصد و ارادہ کرنا (الف) اسی کا مضارع اور (ب) اسی کا اسم فاعل اور (د) اسم مفعول ہے

بسیج بقول سروری بوزن پیچ یعنی ساز کار و ہا (سعدی ه) بسیج سفر کردم اندر نفس ز بیابان گرفتم چو مرغ قفس ز و یعنی امر از ساز گار (فردوسی ه) بدو گفت روز و میندیش بیچ ز اگر هوشیاری تو رفتن بسیج ز و فرماید که بمعنی فاعل نیز یعنی ساز کننده (نظامی ه) ترا زوی گردون گردش بسیج ز نماند و نماند بسیجید و بیچ ز صاحب رشیدی برساختگی و آمادگی قانع - خان آرزو در سراج معنی بار رشیدی متفق و بقول قرسی گوید که [illegible] جزو کلمه ظاهری شود ولیکن بمخالفت آن هم مستعمل و تحقیق خود را پیش می کند که بای زائد است و عجب می کند از رشیدی که در باب با و سین هر دو جا آورد و می فرماید که شاید دو لغت پنداشت والا اشعاری بدان می کرد (انتهی) **مؤلف** عرض کند (بسیج) به جیم عربی در آخرش گذشت و ما همدر اسنجا خان آرزو را تلاش کردیم تا می دیدیم که تلاش طبیعتش چه می فرماید حالا می پرسیم از وکه اگر بیچاره [illegible] بسیج و بیچ هر دو را بجای خودش نوشت چه خطا کرد و محققین زبانشان هم ذکر هر دو کرده اند و تحقیق کرد که اکثر تحقیقش را معتبر می دانی بسیج را اصل دانند

اندرینصورت بیسیج مخففش باشد و بعض محققین بیسیج را اصل دانند و بسیج را مزید علیهش و ماهم با اینها اتفاق داریم اندرینصورت اگر رشیدی ذکر هردو در ردیف با وسین کرد چه خطا کرد تو خود نمی دانی که این مبدل بسیج است که به جیم عربی گذشت چنانکه چوچه و جوجه و آن مزید علیه بسیج به جیم عربی که بمایش می آید و اینهم ندانی که بسیج در اصل بیسز بود به زای هوّز در آخر که برسبیل تبدیل بسیج شد چنانکه سوز و سوج و خبرداری ازین که اصل بیسز ساز بود بمعنی سامان - الفش بدل شد به تحتانی چنانکه اگدش و یگدش و ارمغان و یرمغان و فرق نمی کنی در اسم مصدر و حاصل بالمصدر ازینجا که در معنی این سکندی خورده که ساختگی و آمادگی نوشته بدانکه این اسم مصدر است بمعنی (۱) مطلق ساز و سامان موافق ماخذ و بمجاز (۲) بمعنی قصد و اراده هم مستعمل و مصدر بسیجیدن که می آید وضع شد از همین و امر حاضر آن هم بر وزن اسم مصدر است بقاعده فارسی زبان و همین را صاحب سروری معنی (۲) قرار داده است تسامح صاحب سروری است که بمعنی فاعل نوشت و خبر ندارد از قواعد زبان خود که اینمعنی بدون ترکیب امر حاضر با اسمی حاصل نمی شود که اسم فاعل ترکیبی نام دارد و در سند نظامی (گردش بسیج) همان اسم فاعل ترکیبی است و از سند مذکور در مجرّد بسیج معنی فاعلی اصلا نیست این است حقیقت - و تحقیق محققین زباندان و هندیان (اردو) (دیکھو بسیج)

بسیج آوردن استعمال بمعنی (۱) ساز و سامان کردن و (۲) قصد و آهنگ نمودن - آصفی بذیل بسیج سند این از کلام نظامی نقل کرد (۵) سو مخرمن آوردم اول بسیج ۵ که سستی نکردم در انکار هیچ ۵ **مؤلف** عرض کند که همین مصدر با جیم عربی هم گذشت (اردو) (دیکھو بسیج کردن -

(الف) بسیجان بفتح سروری بجیم فارسی بوزن خطیبان یعنی سازکاران (حکیم فردوسی ۵)

ز شرم گنه پاک بیجان شدند ز سبک بر بهانه بسیچان شدند ز **مؤلف** عرض کند که آغا این اسم جامد نیست بلکه اسم حال است از بسیچیدن که می آید و ذکر اسم حال ضرورت نداشت که مشتقات مصادر را بیان کردن تحصیل حاصل و آنچه قابل بیان است بوشیقه همین یک سند .....

(ب) **بسیچان شدن** است و این مصدر ست مرکب که فارسیان اسم حال مصدر بسیچیدن را با مصدر شدن مرکب کرده اند و بمعنی آماده شدن استعمال کرده اند - همین مقصدشان از مصدر بسیچیدن حاصل می شد ولیکن محاورهٔ زبان متقاضی آنست که (ب) را ذکر کنیم **(اردو)** (الف) ساز و سامان کرنے والا (ب) دیکھو بسیچیدن -

بسیچ بقول سروری (بسیج فارسی) بوزن شکیب یعنی ساز کاری کند (استاد دقیقی ؎) کنون رزم گردان بسیچد همی ز سر رزای و تدبیر پیچد همی ز **مؤلف** عرض کند که چرا نمی فرمائی که مضارع بسیچیدن است بهمه معانی او **(اردو)** دیکھو بسیچیدن یہ اسکا مضارع ہے

بسیچ کردن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت و سندش می گوید که بمعنی (۱) سامان سامان کردن و (۲) قصد کردن هم سند این از کلام شیخ شیراز بر (بسیج کردن) به جیم عربی) گذشت اگر بعض محققین در کلام سعدی این را به جیم فارسی ملاحظه کرده باشند عیبی ندارد که هر دو یکی است چنانچه بر (بسیج) نوشته ایم ز **(اردو)** دیکھو بسیچ کردن

بسیچنده بقول سروری - اسم فاعل است **مؤلف** عرض کند که مقصود آغا جزء بن نباشد که اسم فاعل مصدر بسیچیدن که می آید پس می پرسیم از وکه ضرورت بیان مشتقات چه بود **(اردو)** دیکھو بسیچیدن یہ اسکا اسم فاعل ہے جملہ معانی کے ساتھ

بسیچیدن بقول بحر همان بسجیدن که به جیم عربی گذشت (سالم التصریف) صاحب موارد هم ذکر این کرده و به شش معانی آورده (۱) میل کردن (نظامی ؎) نظامی بخاموشکاری بسیچ ز بگفتار

ناگفتی در پیچ ۵ و (۲) بمعنی سگالیدن یعنی
غور کردن (استاد لبیبی ۵) بباید پیچیدن
این کار را ۵ جبیره شدن رزم و بیکار را ۵ و (۳)
آراسته کردن وساز و ترتیب دادن و (۴)
قصد کردن واراده نمودن (سعدی ۵) بپیچ
سفر کردن اندر نفس ۵ بیابان گرفتم چو مرغ قفس ۵
و (۵) سفر کردن (سعدی ۵) ای طبل بلند
بانگ در باطن، هیچ ۵ بی تو شد چه تدبیر کنی وقت
بپیچ ۵ و (۶) آماده شدن برای کار (فردوسی
۵) نباید درنگ اندرین کار هیچ ۵ کجا آمد آسانی
اندر پیچ ۵ **مؤلف** عرض کند که مبدل پیچیدن
است که بجیم عربی گذشت وحقیقت ماخذ بر اسم
مصدر این (پیچ) مذکور وشامل است بر دو معنی
که ذکرش همانجا کرده ایم یعنی (الف) ساز وسامان
کردن و (ب) قصد واراده نمودن که همین دو
معنی ساز وسامان و قصد واراده از اسم مصدر
پیدا است. محققین فارسی زبان بعض اشعار
استادان را بدیل هر دو نقل کرده اند یعنی در اینجا
به جیم عربی و در اینجا بجیم فارسی. غلطی کتابت کاتبین
دو اوین اینها را در غلط انداخته بای حالی در
کلام نظامی معنی (ب) پیدا است. پس میل
کردن باقی نماند و در کلام استاد لبیبی معنی الف
پس معنی سگالیدن بیکار است و برای معنی سوم
سندی پیش نه شد اگر پیش می شد می گفتیم که داخل
معنی الف است و در سند سعدی مصدر مرکب
(بپیچ کردن) مستعمل پس سند این مصدر نیست
و معنی قصد واراده کردن درست است که ذکرش
بر معنی (ب) کرده ایم که معنی (ب) بیان کرده ایم
و در کلام دوم سعدی لفظ بپیچ بمعنی قصد است
و مراد از قصد سفر پس اینهم برای سند این مصدر
کافی نیست و ضرورت ندارد که اینمعنی ازین مصدر
پیدا کنیم و در کلام فردوسی هم استعمال لفظ بپیچ
است بمعنی اراده و قصد پس این را برای معنی
مصدر سند نگیریم و لطف آنست که معنی ششم

بیان کردهٔ صاحب موارد با معنی چهارمش اتحاد دارد
پس ضرورت نبود که علحده قائمش کند این است
حقیقت این مصدر و تحقیق محققین (اردو) وتکمیل بیدند

بسپیده بقول سروری بجیم فارسی بوزن
شکیبده یعنی ساز کار کرده (شاعر) بسپیده بوم
که آیم دمان ژ بدنبال تومن بهندوستان **مؤلف**
عرض کند که آغاچه می فرمائی بسپیده اسم مفعول
بسپیدن است بمعنی ساز وسامان و قصد کرده
شده و(بسپیده بود) ماضی بعید هین مصدر
واین سند آنست معلوم می شود که بسپیده را اسم
جامد دانسته ورنه چرا اشارهٔ اسم مفعول نه کردی
وچرا سند ماضی بعید را برای اسم مفعول آوردی
این ست طرز تحقیق محققین با نام ونشان واهل زبان
که از مشتقات مصادر مثل اسم جامد بحث می فرمایند
بسند غیر متعلق استناد (اردو) بسپیدن کا اسم
مفعول اور سے شامل دونوں معنوں پر۔

بسیر آمدن از چیزی مصدر اصطلاحی۔
بقول بحر (۱) بمعنی ملول شدن و (۲) بتنگ
آمدن و (۳) بی نیاز شدن و آسوده شدن از
چیزی **مؤلف** عرض کند که خلاف قیاس
نیست ولیکن نظر بسکوت دیگر محققین ومعاصرین
عجم از معنی دوم وسوم طالب سند استعمال
می باشیم وبمعنی دوم از زبان معاصرین عجم شنیده
ایم (اردو) (۱) ملول ہونا (۲) بتنگ ہونا بیزار
ہونا (۳) بے نیاز ہونا۔ سیر ہونا۔ کسی چیز سے۔

(الف) **بسیط** بقول اندبا بالفتح وکسر ثانی وطای
حطی لغت عرب است بمعنی گسترده وزمین فراخ
ومرد فراخ زبان وبحر سوم از عروض که وزن
آن مستفعلن فاعلن است بهشت مرتبه
ودر اصطلاح حکما هر شی که غیر مرکب است وبقول
بعض هر چیز که جزدان مشابه کل باشد چنانکه
آب وخاک وآتش وباد علحده علحده **مؤلف**
عرض کند که فارسیان بترکیب فارسی استعمال
این (ا) بمعنی مطلق فراخ وفراخی کرده اند چنانکه بسیط

باغ وبسیط خاک وبسیط زمین (انوری ؎)
آن بربسیط باغ گذاران خوش خرام ؛ چون
برزمین آینه گون ناقه وجمل ؛ (وله ؎) آندم
رحم دیو کنی بربسیط خاک ؛ از ترکش گهرکش خود
یک شهاب خواه ؛ (وله ؎) براستقامت حال
تو بربسیط زمین ؛ برآسمان کف کف الخضیب
کرده دعا ؛ (۲) برای بحرعروض که تعریفش
بالاگذشت در فارسی زبان ہین اسم عربی مستعمل است
ازینجاست که ما این را داخل موضوع خود دانیم
وعروضیان این بحررا نظر به وسعت او بدین اسم
موسوم کرده اند وفارسیان .....

(ب) بسیط شدن بمعنی وسیع شدن
استعمال کرده اند (انوری ؎) توئی که سایهٔ عدلت
چنان بسیط شده ؛ که رخنه کردن آن مشکلست
برخورشید ؛ (اردو) (الف) (۱) فراخ -
کشادہ - (فراخی - کشادگی - مؤنث (۲) بسیط
بقول آصفیہ عروض کی تیسری بحر جسکے وزن
مفعولن مفتاعلن فاعلن - آٹھ بار کہتے ہیں
(ب) وسیع ہونا -

بسیط مسبّع اصطلاح - بقول بحرزمین
باعتبار ہفت اقلیم واین کنایہ باشد وبس صاحب
غیاث ہم ذکر این کرده همزبان بحر **مؤلف**
عرض کند که طرز بیان ہرد و محققین خوش نمی نماید
این کنایہ ایست از برای ہفت اقلیم دنیا وضرورت
ذکر زمین ندارد - اگرچه در این مرکب ہر دو لغت
عرب است ولیکن ہر ترکیب توصیفی فارسی واقع
شده (اردو) ہفت اقلیم - مؤنث - دیکھو (این ہفت جزیره)

بسیلاب دادن مصدر اصطلاحی - بقول
بحر در آب فرو بردن بہار گوید که یعنی غرق کردن
(میرزا صائب ؎) گر دبری آرد از رنگین لباسان
چشم شور ؛ داد شبنم دفتر گل را بسیلاب نظر ؛
مؤلف عرض کند که موافق قیاس است
وتعریف بہار بہتر از بحر (اردو) غرق کرنا
بہا دینا -

بسیل خوردن مصدر اصطلاحی - بمعنی سرکلّه زدن به سیل (ظهوری ؎) سزد که پردهٔ دیدن بسیل گرچه خورد ۔ چراکه ناله دیدهای سرتنگست (اردو) سیل سے ٹکرانا - ٹکر کھانا - لڑ جانا -

بسیله بقول برهان بفتح اوّل بروزن وسیله نوعی از باقلای صحرائی که کوچک تر از باقلای خوردنی باشد اگر زنان بپزند و بخورند شیر ایشان زیاده شود صاحبان ناصری وجامع هم ذکر این کرده اند صاحب محیط بر بسیلا گوید که لغت مصری است نوعی از جلبان بزرگ دانه - سبز رنگ و نزد اهل مصر افضل از جلبان و گویند که آن ترمس است و گویند که خلّر بری است و برترمس می فرماید که بفارسی باقلای مصری یا شامی یا رومی نامند و بیونانی اماریس و به هندی جهالر و بقول شیخ گرم در اوّل و خشک در دوم - جالی و محلّل بلا لذع - عسر الهضم - مولد خلط خام در عروق و منافع دارد - (الخ) و برخلّر گوید که همان مترکابلی و جلبان **مؤلّف** عرض کند که همان بسله که بجایش گذشت ولفظاً لغت مصری است و عجبی نیست که آن مخفّف این باشد بای حال صراحت کامل بر بسله مذکور شد (اردو) دیکھو بسله -

بسیم بقول برهان بروزن نسیم بزبان زند و پازند خوش مزه و خوش لذّت را گویند صاحب جهانگیری هم در ملحقات ذکر این کرده وصاحب ناصری هم این را آورده **مؤلّف** عرض کند که عجبی نیست که فارسیان قدیم از لغت عرب بس که طعامی را نام است بزیادت میم تخصیص بمعنی مفروس کرده باشند والله اعلم صاحبان انند وغیاث وهفت هم ذکر این کرده اند (اردو) خوش مزه - خوش ذائقه -

بسینه زدن مصدر اصطلاحی - بقول رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدّین شاه قاچار قائم کردن

برسینہ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است از قبیل گل بدستار زدن (اردو سینہ پر گلنا) بسی نیست	بسیار نیست یعنی راہ بسیار نیست مؤلف عرض کند کہ این معنی را خلاف محاورہ وخلاف قیاس دانیم (اردو) راہ بہت نہین ہے۔

بائے موحدہ باشین معجمہ

بش بالفتح بقول وارستہ ورشیدی وناصری وجامع وسراج (۱) بند ہر چیز مطلقاً وبند ہائے آہن ونقرہ وبرنج کہ بر مفاصل صندوق وامثال آن نصب کنند خصوصاً (طغرا در حقیقت پالکی ممدوح گوید فقرہ) بش سیمین ہلال اگر قابل میخ آن بودی مہر بہ برمہ شعاع طرفینش را سوراخ نمودی ؎ (فردوسی لہ) مرا گفت بگرفتمش زیر کش ؎ ہمی بر کمر ساختم پنجہ بش ؎ (فخری ع) نہ منع دیدو نہ رد دید قفل دید و نہ بش ؎ مؤلف عرض کند کہ اصل این ہ بای فارسی پش است وآن مخفف پشم بمعنی مطلق موے وکاکل مستعمل کہ بر معنی سوم می آید وبند مطلق وبند آہن وغیرہ خمو۔ اُ مجارش بالای صندوق یا پشت در برای استواری می زنند۔ مشابہ کاکل است (اردو) بندھن بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ بند مطلقا (پیٹی۔ لوہے یا پیتل وغیرہ کی) اسم مؤنث جو صندوق یا دروازوں کے جوڑ پر استواری اور مضبوطی کیلئے لگاتے ہیں۔

(۲) بش۔ بفتح اوّل وسکون ثانی بقول رشیدی وبرہان وناصری وجامع وسراج زراعتی کہ بآب باران حاصل دہد وفرماید کہ آنرا بخس ہم گویند۔ صاحب ناصری می فرماید کہ بخس لغت عرب است بہمین معنی مؤلف عرض کند کہ بد بمعنی اسم جامد فارسی زبان دانیم کہ آنرا در اصطلاح دکن خریف نامند کہ مخفف (کاشت خریف) است وقیاس می خواہد کہ این مخفف کاشت بارش باشد

کہ بہ تخفیف لفظ کاکل کاشت و بہ تخفیف الف ورای مہملہ از بارش اسم جامد قرار دادند (اردو) وہ زراعت جو صرف بارش کے پانی سے ہو، اُونش جسکو دکن میں خریف کہتے ہیں اور یہ (کاشت خریف) کا مخفف ہے

(۳) بش۔ بقول برہان وجامع بضمّ اوّل کاکل آدمی خان آرزو در سراج بحوالۂ قوسی در لغت ذکر این کردہ گوید کہ تحقیق بدینمعنی بفتح بای فارسی پش است کہ فش مبدّل آنست **مؤلف** عرض کند کہ ما صاحب جامع راکہ از اہل زبانست معتبر تر از خان آرزو دانیم و تصدیقش برای اینمعنی نکند تا ما۔ و بہ تحقیق ما مبدّل پش است چنانکہ تپ وتب وپش کہ بجایش می آید مخفف پشم و استعمالش بمجاز برای کاکل است وبس و انچہ بچ بہ ہمین معنی بر معنی دوم گذشت مبدّل این باشد اگرچہ فکر این ماخذ در انجا نکردہ ایم کہ شین معجمہ باجیم فارسی بدل میشود چنانکہ کاشی وکاچی (اردو) کاکل دیکھو بچ کے دوسرے معنے۔

(۴) بش۔ بقول برہان وجامع بضمّ اوّل موی گردن دیال اسپ و فرماید کہ بااینمعنی بفتح بای فارسی ہم آمدہ۔ خان آرزو در سراج با بای فارسی صحیح داند و گوید کہ مبدّل آن فش است **مؤلف** عرض کند ما حقیقت ماخذ این بر معنی سوم بیان کردہ ایم و این مجاز آن است (اردو) ایال بقول امیر۔ اردو (یال فارسی) گھوڑے کی گردن کے بڑے بڑے بال۔

(۵) بش۔ بقول برہان وجامع بالضم بمعنی ناقص و ناتمام **مؤلف** عرض کند کہ باعتبار صاحب جامع کہ از اہل زبانست اسم جامد فارسی قدیم دانیم۔ حالا بر زبان معاصرین بمعنی متروک است۔ (اردو) ناقص۔ ناتمام۔

(۶) بش۔ بقول برہان بکسر اوّل امر بر دادن یعنی بدہش **مؤلف** عرض کند کہ وای برین طرز

تحقیق حاشا کہ امر مصدر دادن باشد اگر سند استعمال انیمعنی پیش شود تو انیم گفت کہ مخفف بدہش بہ حذف دال مہملہ و ہای ہوز باشد۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فارسی زبان گفتہ اند (اردو) اسکو دے (۷) بش۔ بقول جامع بکسر اوّل بمعنی باد مثلاً "بش بگو" یعنی باد بگو **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس و صاحب جامع از صاحبان زبانست معاصرین عجم اگرچہ استعمال این نمی کنند و بر زبان ندارند ولیکن موافق قیاس است کہ مرادف باد و مخفف (بہ اش) باشد (اردو) اُسکو۔

بشاخ چادر افگندن اصطلاح بقول بہار۔ کیسو کردن زنان رعنای خود نما چادر را تا عرض حسن ترکیب و تناسب اعضا و تقطیع خود دہند (میر صیدی ۵) از شگوفہ ہر طرف گشتہ نہالی جلوہ گر ۵ چون پریزادان چادر ہا بشاخ انداختہ **مؤلف** عرض کند کہ مقصود بہار ہمین قدر می نماید کہ زبان رعنا چادر خود را بر شاخ درخت انداختہ بی برقعہ می شوند تا عرض حسن کنند ولیکن فارسیان این مصدر اصطلاحی را بدین معنی استعمال نکردہ اند مقصود شان از عرض عادت پریزادان است کہ چون بسیر باغ روند چادر ہا بر شاخ ہای درختان آویزند و داخل آن مخلی بالطبع و بی نقاب می شوند و چادر از ہوا حرکت کند و جلوۂ حسن۔ زیر چادر از ہر سو ظاہر می شود۔ پس این مصدر کنایہ ایست از عرض حسن کردن دیگر ہیچ (اردو) عرض حسن کرنا۔ کسی آڑ سے اپنا حسن دکھانا۔ دکن میں (پردے کی آڑ سے جھانکا جھونکی کرنا) کہتے ہیں۔ پردے سے چشمک بازی"

بشار بقول سروری و جامع بوزن بہار (ا) بمعنی نیم کوفت و صاحب جہانگیری بمعنی رز کوب و سیم کوب گفتہ و صاحب رشیدی ہمزبانش۔ صاحب برہان گوید کہ ہر چیز طلا کوب و نقرہ کوب

د فرماید که بکل معانی بکسر و فتح اوّل آمده و صاحب جامع هم تائید هر دو اعراب می کند. صاحب ناصری
بذکر اینمعنی گوید که مبدّل فشار باشد چه سیم و زر را در آهن یا پولاد می افشرد و چیز زرکوب و سیم کوب بلحاظ
مفعولیت است نه فاعلیت یعنی زرکوب شده. آن نیز با افشردن مناسب است که بر ورد قوت سیم و
زر را در آهن فرو می کنند و فشردن بمعنی فرو کردن است و باز گوید که گاهے زرکوب بمعنی فاعل یعنی کوبنده
زر اطلاق می شود. خان آرزو در سراج می فرماید که انچه صاحبان رشیدی و جهانگیری و برهان بمعنی زرکوب
و سیمکوب نوشته اند که صاحب صنعت باشد در هیچ فرهنگ معتبره دیده نشد. پس صحیح همان است که قوسی
گفته یعنی (سیم کوفت) **مؤلّف** عرض کند که فشار اسم مصدر فشاردن است که می آید و معنی این
اسم جامد ضغطه و از همین است (فشار قبر) صاحب برهان این را بجای خودش بمعنی فشردن آورده
(قوّت بیان ندارد) که برای اسم جامد معنی مصدری نگارد فارسیان مبدّل همین فشار یعنی پشار را
برای نیم کوفت سیم و زر استعمال کردند که من وجه فشار آهن برای سیم و زر راست که سیم و زر را در خلائے
آهن می نشانند بآئینکه خلا بسختی پر شود تا فرو نریزد صاحب ناصری قاعدهٔ فارسی زبان نداند از بیجا
که ذکر مفعولیت و فاعلیت کرده. چرا نمی گوید که (زرکوب) اسم مفعول ترکیبی است و هر چه او نوشت
مقصودش همانست که ما صراحتش کرده ایم ولیکن او از پریشان بیانی خود راه به ترکستان می برد
و خان آرزو اسم مفعول ترکیبی را فراموش کرد از بیجاست که بر صاحبان رشیدی و جهانگیری و برهان
اعتراض می کند و نمی داند که اگر این هر سه محقّقین زرکوب و سیمکوب بمعنی مفعولی نوشته اند چه خطا کرده
که مقصود محقّقین از زرکوفته و سیم کوفته (اسم مفعول) ترکیبی است اگر از همین دو لفظ معنی اسم فاعل
ترکیبی پیدا کنیم البته بمعنی صاحب صنعت باشد ولیکن هیچ ضرورت ندارد که در اینجا بمعنی اسم فاعل

ترکیبی گیریم و نه محققین بالا گرفته اند وای بر وکه (سیم کوفت) را بقول قوسی صحیح داند می پرسیم از وکه در (سیم کوب) و (سیم کوفت) چه فرق است کوفتن و کوبیدن هر دو آمده قاعدهٔ فارسی می گوید که (سیم کوب) اسم فاعل و معقول ترکیبی است پس انچه محققین بالا (سیم کوب) را در معنی بشار اسم مفعول ترکیبی آورده اند اصلا غلط نیست (**اردو**) کوفت بقول آصفیه۔ فارسی۔ اسم مؤنث لوهے پر سونا چاندی چڑھانے کا کام جیسا گجرات اور جالندھر میں ہوتا ہے۔

(۲) بشار بقول سروری و جامع بحوالهٔ نسخهٔ وفائی بمعنی لمس (فرخی ۵) هنوز بپیشیر و روسیان بطوع نکرد رکاب او را نیکو بدست خویش بشار صاحب رشیدی هم ذکر این کرده صاحب برهان فرماید که لمس و لامسه و سودن دست یا عضوی بر عضو دیگر۔ و بقول ناصری دست سودان بچیزی و فرماید که مبدل فشار باشد که بمعنی زور آوردن و فشردن است و گوید که در شعر فرخی همین معنی درست می شود چه رسم بود که چاکران باستقبال موالی خود از سلاطین و امرا می رفته اند و رکاب او را می بوسیده اند و با دست می سوده اند و می افشرده اند و رکاب او می رفته اند و بجای رکابدار خود را جلوه می داده اند خان آرزو بذکر این گوید که این بیت مهمله گذشت و بحوالهٔ شمس فخری فرماید که بیت فرخی نه برای معنی لمس است و نه برای معنی سیم کوفت و خیال خود ظاهر می کند که بمعنی لمس واضح تر است **مؤلف** عرض کند که شک نیست که در کلام فرخی (بشار کردن) بمعنی لمس کردن و دست بر چیزی نهادن است و رسم است که خدام در سواری امرا دست بر رکابش دارند و همچنین امرا در سواری شاهان ولیکن عجب است از ناصری که برای متعلق کردن این بالفظ فشار (چنانکه ادعای اوست) رسم افشردن رکاب بیان می کند و نمی داند که افشردن رکاب اصلا

محاوره عجم نیست پس چرا نمی گوید که مجاز معنی حقیقی فشار است که صراحتش بر معنی اوّل گذشت که در افشردن و فشردن چیزی وجود لمس موجود است پس اگر لفظ فشار و مبدّلش بشار را بر سبیل مجاز بمعنی لمس گیریم و (بشار کردن رکاب) را بمعنی مس کردن رکاب و دست بر رکاب داشتن - عیبی نیست کلام فرخی سند این استعمال و قول سروری و جامع که از اهل زبانند اعتبار را شاید انچه خان آرزو (بسار) را به سین مهمله درست داند ما همدرانجا حقیقتش بیان کرده ایم که ادعای او غلط است و همانجا گفته ایم که اگر سند استعمالش پیش شود توانیم گفت که آن مبدّل همین بشار باشد (اردو) چھونا۔ مس کرنا۔ کا حاصل بالمصدر۔ مس۔ مذکّر۔

(۳) بشار۔ بقول جامع و (سروری) بمعنی گرفتار و پابند (مقصود سعد ؎) امروز بت پرستان هستند بگیان ؎ در بمیشها خزیده و در غاز ها بشار ؎ (امیر خسرو ؎) هر ضعیفی کی جهد از پای بند آبله گل ؎ پیل بیچاره شود چون در وحل گردد بشار ؎ صاحب جهانگیری هم ذکر این کرده (وله ؎) بشر مبادکه گردد بدست حرص اسیر ؎ مگس مباد که ماند میان شهد بشار ؎ صاحب رشیدی هم این را آورده و بقول ناصری عاجز و گرفتار و فرماید که تبدیل فشار باشد و گوید که استخلاص مگس که در شهد فروشد و پیل که در وحل فرو شد صعب خواهد بود خان آرزو در سراج گوید که بمعنی پابند و درمانده مرکّب از بش بمعنی بند و آر که کلمه نسبت است پس بفتح اوّل باید مؤلّف عرض کند که اسم مفعول ترکیبی هم تواند گرفت بمعنی بند آورده شده و کنایه از گرفتار مرکّب از بش و آر و آر امر حاضر است از مصدر آوردن و مخفّف آور و این بهتر است از ماخذ بیان کرده ناصری که بالا مذکور شد مخفی مباد که از سند امیر خسرو (بشار گردیدن) بمعنی گرفتار شدن و مقیّد گردیدن پیدا است

وهمچنین از کلام ثانیش (بشار ماندن) بمعنی مقید ماندن (اردو) گرفتار۔

(۴) بشار۔ بقول سروری بحوالۂ صاحب تحفہ وشمس فخری وبقول جہانگیری وناصری وجامع بمعنی نثار (شمس فخری ؎) بشیر باد صبا مژدۂ گل آورد دست ہا ہمی فشاند در پالیش ابر وشاخ بشار ہا (تاج الدین بخاری ؎) صاحبا ہر نکتہ تو بہ زر گنج وسیم وزر ہا لعل ومروارید بر لعل گہر بار بشار ہا صاحب رشیدی بذکر این گوید کہ در شعر تاج الدین بخاری شاید کہ نثار را تصحیف بشار خواندہ باشند وفرماید کہ در فرہنگہا بدیمعنی بکسر با گفتہ ودر سروری بفتح ہا صاحب ناصری بذکر این معنی تائید خیال رشیدی نسبت کلام تاج الدین بخاری می کند ومی فرماید کہ نثار با وجود درستی قافیہ ومعنی ومشابہت لفظ غریب است کہ نثار نگوید وبشار گوید کہ لغتے است غیر معروف وفرماید کہ حق اینست کہ بشار تصحیف وتبدیل فشار است چہ پشار با بای فارسی با فا زود تبدیل می یابد وفشار بمعنی زور آوردن وفشردن۔ خان آرزو در سراج بذکر این نقل خیال رشیدی کردہ کہ نثار باشد مؤلف عرض کند کہ شان محققین نیست کہ از سہل انگاری اصلاحی در کلام قدما کنند ہر گاہ محققین اہل زبان این را بمعنی نثار آوردہ اند۔ وجہی نیست کہ ما قیاس خود قائم کنیم کہ در کلام تاج الدین نثار باشد وبشار نباشد۔ اگر نثار اسم جامد است بشار ہم مرادف اوست۔ تاج الدین اہل زبان۔ مجبور نیست کہ بشار را گذارد ونثار را نگارد آنانکہ در تحقیق لغات جگر کاوی نمی کنند ہمین قسم دفع الوقتی می کنند چنانکہ رشیدی وناصری وخان آرزو کردہ اند۔ ما می گوئیم کہ این اسم جامد فارسی زبان است ومرادف نثار وعجبے نیست کہ اصل این ہ بای فارسی (پیش آر) باشد واین مبدل آن چنانکہ تپ وتب وپیش بقول برہان

مخففش پیش است و آر مخفف آور که امر حاضر آوردن است پس پشار اسم مفعول ترکیبی است بمعنی پیش آورده شده و کنایه از نثار که چیزی که نثار کنند یعنی تصدق نمایند بعد ازانکه بر سر و پای ممدوح دور دهند پیش می اندازند همین است رسم و آئین نثار و تصدق نمی دانیم که ارادہ واضعین لغت چه بود این قیاسی است که دلش قبول می کند وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِحَقِیْقَۃِ الْحَالِ یائی حالِ فشار را ازین هیچ تعلقے نیست (اردو) نثار۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ نچھاور بکھیروہ چیز جو بطور صدقہ کسی شخص کے سر پر سے بکھیری جاے۔

(۵) بشار۔ بقول سروری وامانده وبقول جامع و برهان مانده وکوفته **مؤلف** عرض کند که مجاز معنی سوم است که گرفتار هم مانده و کوفته باشد۔ اینمعنی را صاحب جامع جدا کرده است از معنی سوم (اردو) مانده۔ عاجز۔

بشارت بقول بهار بالکسر و بالضم مژده و بالفتح شاد شدن و فرماید که با لفظ دادن و زدن و نمودن مستعمل **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است و بقول منتخب بالکسر مژده دادن و مژدگانی بهر دو معنی و فرماید که بضم نیز آمده پس فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر بترکیب فارسی استعمال این کرده اند که در ملحقات می آید (اردو) بشارت۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ نوید۔ خوشخبری۔ مژده۔

بشارت آوردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی مژده آوردن است (بهائی آملی) مبشر از پئی آن کین بشارت آرد زود ۔ روا بود که دو منزل یکی کند در راه (اردو) خوشخبری لانا۔

بشارت بردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی بردن نوید باشد (حافظ شیراز)

بشارت بر بکوی میفروشان ۔ کہ حافظ توبہ از زہد و ریا کرد ۔ (اردو) خوشخبری لیجانا ۔

بشارت بودن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی رسیدن نوید است (سالک یزدی ؒ) از ما بہ اسیران قفس باد بشارت ۔ کز بیضہ بیک منزلی دام رسیدیم ۔ (اردو) خوشخبری ہونا ۔ خوشخبری پہنچنا ۔

بشارت دادن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی بشارت رساندن است (حافظ شیرازی ؒ) خوبان پارسی گو بخشند گان عمر ند ۔ ساقی بدہ بشارت پیران پارسا را ۔ (اردو) خوشخبری پہنچانا ۔

بشارت رساندن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است مرادف بشارت دادن (عالی شیرازی ؒ) نشر) آن بلند مرتبہ این مرتبہ فرمود حالا از و دبیدا شنو و بشارت برسان ۔ (اردو) دیکھو بشارت دادن ۔

بشارت زدن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی بشارت رساندن است (انوری ؒ) روبشارت بزن کہ گشت یکی ۔ با غلام خود آن امیر امروز ۔ (اردو) دیکھو بشارت رساندن ۔

بشارت شنیدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی شنیدن مژدہ و نوید (ناظم ہراتی ؒ) چو بشنید این بشارت رفت از ہوش ۔ ولی در دل کہ شہرش بود در جوش ۔ (اردو) خوشخبری سنا ۔

بشارت طلبیدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی خواستن بشارت است (بدر چاچی ؒ) گر بشارت طلبد نور حقش پیش آید ۔ ور ولایت طلبد ملک سکندر گیرد (اردو) خوشخبری چاہنا ۔

(الف) بشارت کشان مصدر اصطلاحی ۔

بقول بہار بفتح کاف تازی بشتران و مژدہ رسانان (نظامی ؎) خبر گرم شد در خراسان و روم ۔ کہ شاہنشہ آمد زہیگانہ بوم ۔ بہر شہری از شادی فتح شاہ ۔ بشارت کشان بر کشادند راہ ۔ صاحب آصفی باستناد ہمین شعر.....

بشارت کشیدن (ب) را قائم کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مرادف بشارت بردن است وبس (اردو) الف خوشخبری پہنچانے والے (ب) دیکھو بشارت بردن۔

بشارت گر اصطلاح بمعنی آمدہ نوید دہندہ

مژدہ (انوری ؎) نامۂ فتح تو بستارہ آفاق سپرد ۔ کہ بشارت گر فتح تو نشاید بشری ۔ (اردو) خوشخبری لانے والا۔ دینے والا۔

بشارت نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مرادف بشارت رساندن است (عمید رازی ؎) یعقوب را نشاط زیوسف فزودہ اند ۔ داؤد را بشارتی از جم نمودہ اند ۔ (اردو) دیکھو بشارت رساندن۔

(۳۴۵۴)

بشارود بقول صاحب شمس در فارسی زبان بالضم وواو مفتوح وراے ساکن زمین پشتہ پشتہ مؤلف عرض کند کہ سند استعمال پیش نہ شد معاصرین عجم بر زبان ندارند محققین فارسی زبان ترک کردہ اند مجرد قول محقق بی تحقیق اعتبار را نشاید۔ خیال می کنیم کہ لغت (بشاورد) را کہ بہمین معنی می آید بہ تصحیف قائم کردہ است اگر سند استعمال پیش می شد بدل بعض می توانستیم گفت (اردو) وہ ناہموار زمین جس میں ٹیلے ہوں۔ مونث۔

بشاسب بقول سروری وجہانگیری ورشیدی وناصری وجامع بضم باو سکون سین بمعنی خواب باشد (اسدی ؎) چو لختی برآمد شد در بشاسب ۔ بگو شاسب آمش درخت کشاسب ۔ صاحب سروری فرماید کہ گوشاسب ہم بمعنی خواب وگشاسب ہمان گشناسب صاحب برہان گوید کہ مخفف

(بوشاسپ) که ترجمهٔ آن بعربی نوم است۔ صاحب شمس این را به بای فارسی نوشته **مؤلف** عرض کند که این مرکب است از بوش واسپ بوش بقول برهان بمعنی قدرت می آید که اسم جامد فارسی زبان است واسپ بمعنی خودش ومعنی لفظی این مرکب۔ قدرت اسپ وکنایه از نوم گویند که در جانوران چارپایه اسپ قدرت دارد بر خواب یعنی اگر اتفاق وموقع یابد اصلا باو خواب نیاید وماه ها بدون خواب چاق ومصروف خدمت می باشد وچوں موقع دست دهد هر وقت که خواهد بخسپد از اینجاست که فارسیان قدیم نوم را قدرت اسپ نام نهادند ودرین اصطلاح بای فارسی بدل شده است بوجد چنانکه اسپ واسب هر دو آمده وحالا استعمال این لغت متروک معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) نیند۔ دیکھو ارون۔

بشام وبال اصطلاح۔ صاحب رهنما بجوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار گوید که بمعنی طعام شام بارقص چنانکه "بشام وبال موعود یم" **مؤلف** عرض کند که شام بمعنی طعام شام محاوره فرس است وبال لغت انگلیسی است یعنی رقص۔ کسادبازاری فارسی زبان است که معاصرین عجم لغت خودرا با الفاظ السنهٔ غیر مخلوط کرده برباد می کنند۔ مخفی مباد که (پاکوبی) از برای رقص محاورهٔ زبان فارسی است اگر این مرکب بر خاطر عاطر گران گذرد لفظ مختصر رقص ازان شما است اگرچه عربی است اگر (شام و پاکوبی) پسند خاطر نبود (بشام ورقص) خوب بود پس آنانکه عوض این بر (شام وبال) تفاخر کنند وای بر ایشان که درد بتاهی زبان خود ندارند واضح باد که ماذکر این دریغا باتباع صاحب رهنما کرده ایم ورنه (شام وبال) درخور آن بود که در ردیف شین نقطه دار جایش دادیم۔ موحده درینجا بمعنی برائے باشد (اردو) ڈنر اور بال کے لئے یعنی رات کے کھانے اور ناچ کے لئے۔

(الف) **بشام وعده خواستن** صاحب روزنامچه مدعوان جواب قبول دعوت یا انکار تحریراً می گیرند

(ب) **بشام وعده خواسته ام** بحوالهٔ سفرنامهٔ این مقوله برای همین معنی لطفے خاص دارد حق آنست

ناصرالدین شاه قاچار ذکر کرده گوید که معاصرین که این مقوله نباشد بلکه باید که (بشام وعده خواستن)

عجم بمعنی (دعوت شام داده ام) استعمال کنند بمعنی دعوت شام دادن استعمال توانیم کرد از بینجاست که ما

مؤلف عرض کند که خلاف قیاس نیست محاورهٔ بر (الف) قائمش کرده ایم **اردو** (الف را تکه کهانیکی دعوت دینا

لطیف است ازینکه درین روزها داعیان از شام کی دعوت دینا ب) میں نے شام کی دعوت دی ہے۔

(الف) **بشاور** الف۔ بقول جامع بضم اوّل بروزن بشناور زمین پشته پشته صاحبان برهان و مؤید

(ب) **بشاورد** و رشیدی ذکر (ب) را بضم اوّل و فتح واو و سکون را و دال بی نقطه به همین معنی

کرده اند صاحب ناصری گوید که همان بستاوند که گذشت یکی ازین دو مصحّف است خان آرزو در سراج

ذکر بستاوند کنایتهً با ناصری متّفق **مؤلف** عرض کند که (الف) را مخفّف (ب) دانیم و (ب) مبدّل

و مخفّف (پشته آورد) که اصل این است بای فارسی بدل شد بموحده چنانکه تپ و تب و فوقانی و

های هوّز حذف شد بر سبیل تخفیف در محاوره معنی لفظی این زمینی که پشته آورده است یعنی پشته پشته

مخفی مباد که آورد مخفّف آورده متحقّق و عجبی نیست که فارسیان این را مرکّب کرده باشند با لغت بَش

بمعنی دومش یعنی زراعتی که بآب باران حاصل دهد و آورد مخفّف آورده بمعنی حقیقیش و معنی لفظی

این چیزے که (زراعت خریف حاصل می کند) کنایه باشد از زمین ناهموار و مشاهده کرده ایم که زمین

خریف اکثر ناهموار می باشد و مثل زمین تری مسطح نمی باشد و آب دران قرار نمی گیرد هر قدر رطوبت

از بارش گیرد بحق فصل خریف کفایت می کند **والله اعلم** که خیال واضعین لغت چه بود انچه

مصری و آمین گویش اشاره به بستا دند کند و یکی را ازین هر دو تصحیف واند جزین نیست که زحمت تحقیق
نهر داشت ما بر هر دو لغت ماخذ را بیان کرده ایم هر دو لغت فارسی و مرادف یکدیگر است و بس (اردو)
دیکھو بستا دند۔

بشناسب بقول صاحب سراج بضم اول و فتح دوم بالف کشیده و سکون سین مهمله و بای ابجد مخفف بوشاسب بمعنی خواب که بعربی نوم خوانند **مؤلف** گوید که از حلیهٔ بیان کرده اش پیداست که موحدهٔ سوم از مقصودش خارج

مکاتب تحقیق **مؤلف** را در معرض ملامت آورد در خور ملازمت مطبع نولکشور است که برادرانش آنرا نامور کرده اند بطبع غلط این همان بشاسب است که بجایش گذشت و صراحت ماخذش بهمدرانجا مذکور (اردو) دیکھو بشاسب۔

بشبش بقول برهان بضم هر دو با و سکون هر دو شین (۱) برگ حنظل را گویند که خربزه رو باه است و در عربی علقم خوانند و فرماید که بفتح اول و ثالث هم آمده صاحب جامع گوید که (۲) حنظل است که خربزه تلخ نام دارد و بقول محیط بعربی برگ حنظل و برحنظل گوید که اسم عربی است و علقم و کسب نیز و یونانی قولوداغریلوس و قاقا و بسریانی قطس و بشیرازی گوشت و کرمانی خرزهره و بفارسی کبست و کبستو و بفارسی عامه تلخ هندوانه و خربزه تلخ و خربزه روباه و هندی اندرائن کاچل و مهاکال و در انگلیسی کالوسنته ثمر نباتی است و تخم و طعم این ثمر و انچه اندر آنست و برگ نبات و شاخهاے آن تلخ در نهایت تلخی۔ نر و ماده می باشد۔ گرم در سوم و بقولے در چهارم و خشک در دوم۔ محلل۔ مقطع جذاب اخلاط از اعماق بدن و مسهل سودا و بلغم غلیظ خصوصاً از مفاصل و عصب (الخ) **مؤلف** عرض کند که اشاره ابن برجند و انجیر بغدادی گذشت و مادرانجا صراحت

کامل نکردیم بوجه اختلاف اطبا از اینجاست که در اینجا تلافی ما فات کرده ایم نسبت ماخذ این جزء متحقق نه شد که بمعنی اوّل لغت عرب است یکی از معاصرین عجم گفت که چیزے را که فارسیان ازان نفرت کنند بشبهش بالکسه گویند عجبی نیست که نظر بر تنفر عوام الناس از تلخی هر یک جزو این درخت محروم شد بدین نام و تصرف در اعراب تصرّف زبان باشد معاصرین عجم این اسم را بر زبان ندارند شاید در اسم هم تلخی باشد انچه صاحب برهان برگ حنظل را بدین اسم مخصوص کرده لغت فارسی نیست قول جامع معتبر تراز وست (اردو) (۱) اندراین کا پتا - مذکّر (۲) اندراین - دیکھو انجیر بغدادی -

(الف) **بشبق** بقول سروری (۱) نام قریه از قرای مرو (۲) گاهی است که آنرا بشبه نیز گویند صاحبان برهان وهفت وانند بر معنی اوّل قانع صاحب برهان بذکر .....

(ب) **بشبه** گویدکه بروزن چیشمه (۱) همان بشبق بمعنی اوّلش که (الف) معرّب (ب) باشد وهمین معرّب اشتباه دار د صاحب رشیدی نسبت (ب) بذکر معنی اوّل گویدکه (۲) پوست دباغت نکرده و (۳) دانه ایست که دوای چشم است و آنرا چشمک و چاکسو نیز گویند ونسبت الف بذیل (ب) گویدکه الف معرّب (ب) باشد و فرمایدکه در قاموس نیز بشبه آورده وظاهرا سهو کرده چه هر جا عربی می آرد نه فارسی فرماید که صاحب نصاب بشبق آورده نه بشبه - صاحب ناصری بر معنی اوّل فرماید که معرّب این بشبب است خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم بنقل قول رشیدی می گویدکه به میم عوض موحّده بشمه و بحوالهٔ قاموس فرمایدکه (۴) نام شهرے از یزد - صاحب محیط ذکر الف بمعنی دوم و (ب) بمعنی سوم نکرد او بر بشمه گویدکه اسم حبة السودا و بر حبة السودا می فرمایدکه شونیز و چشخاش را نیز نامند و بر چشخاش می طرازدکه بفارسی خشخیز و چشمیزک و بیونانی قاقالس و بعربی حبة السودا

کہ در کحل ہا افتد و اہل حجاز بشمہ و ہندی چاکسو نام است و آن دانہ ایست بقدر بہدانہ مثلث شکل و سیاہ رنگ گرم و خشک در دوم و گویند در سوم و آن جالی و محلل و باندک حدت و نہایت قبض و مقوی باصرہ و نافع دمعہ و مدبر آن و منافع بسیار وارد (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ بشمہ بجایش می آید در معنی اوّل (الف) شبہی نیست کہ محققین را بدان اتفاق است و وجہ تسمیۂ این غیر متحقق و معنی دوم (الف) بقول سروری ہمان معنی سوم (ب) باشد مگر صاحب سروری بر (الف) کاہ گوید و صاحب رشیدی بر نشان سوم (ب) دانہ می فرماید و بدینوجہ کہ محقق مفردات طب اعنی صاحب محیط ہر دو را ترک کرد چارۂ نیست جز بن کہ بشمہ را لغت اصل دانیم کہ می آید و اگر سند استعمال بشبہ بمعنی بشمہ بدست آید توانیم گفت کہ بشبہ مبدل بشمہ باشد چنانکہ ذکر این قسم تبدیل بر (بدموم) کردہ ایم۔ حالا عرض می شود نسبت معنی دوم ب کہ غیر از رشیدی دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و بدون سند استعمال تسلیمش نہ کنیم کہ معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند (اردو) الف (۱) قریہ ہای مرو سے ایک قریہ کا نام بشبق ہے۔ مذکر۔ (۲) ایک گھانس کا نام بھی فارسی مین بشبق ہے جسکو بشبہ کہتے ہیں۔ افسوس ہے کہ اسکی کامل حقیقت اور تعریف معلوم نہ ہوسکی۔ (ب) (۱) دیکھو الف کے پہلے معنے (۲) دباغت نہیں کی ہوئی کھال۔ مؤنث۔ (۳) چاکسو بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کے کالے بیج جو پیکر آنکھوں میں لگائے جاتے ہیں۔ چونکہ چکشش اور چکشو سنسکرت میں آنکھ کو کہتے ہیں۔ اس سبب سے یہ نام رکھا گیا (۴) یزد کے ایک شہر کا نام بشبہ ہے۔ مذکر۔

بشبیون بقول سروری بحوالۂ شرفنامہ بشین معجمہ و بای دوم نیز تازی و یائے حطی

بوزن فرفیون بمعنی فربه و فرماید که در مؤید الفضلا بشیون آمده بروزن افیون (کذا فی الاصل) صاحب جهانگیری این را با بشیون نوشته مرادف یکدیگر داند و گوید که هر دو لغت بمعنی فربه صاحب رشیدی هم ذکر هر دو کرده صاحب برهان گوید که بروزن اندرون بمعنی فربه نقیض لاغر و فرماید که بکسر ثالث هم آمده صاحب ناصری و خان آرزو در سراج هم ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که ترکیب این لفظ متحقق نمی شود جز این نیست که اسم جامد فارسی قدیم دانیم که حالا بر زبان معاصرین عجم متروک است (**اردو**) فربه - دیکھو ارب

(الف) **بشپول** بقول جهانگیری با اول مکسور و بثانی زده و بای عجمی و واو مجهول (۱) پریشان و پراگنده کن (شرف شفرده ه) آن گیسوی مشکبار خویش بشپول ز وان چرغ مهر فشان چو دریا کن ز صاحب برهان همزبانش - صاحب ناصری گوید که (۲) بمعنی پریشان و پراگنده و امر به پراگنده کردن نیز صاحب جامع بذکر معنی دوم گوید که (۳) اسم فاعل و امر هم بامعنی - خان آرزو در سراج بذکر قول جهانگیری و نقل سندش می فرماید که دیگر افعال ازین باب دیده نشد و فرماید که ظاهرا مصرع اول چنین است (ع) آن گیسو مشکبار خود را بشول ز و گوید که شول مشتق از شولیدن که مبدل ژولیدن است باشد در نیصورت جمیع باب آن جدا می شود و گوید که ظاهرا صاحب رشیدی برای اشتباه و عدم ثبوت این لفظ را نیاورده (انتهی) **مؤلف** عرض کند اگر ترک رشیدی را هم این وجه است که خان آرزو خیال کرده فعلش مرجع بر خان آرزو ست که سکوتش بهتر از بیانی است که حق تحقیق ادا نشود بیرا در نمیدانی که .....

(ب) **بشپولیدن** بقول بحر مصدر بیست کامل التصریف که بشپولد مضارع اوست و بمعنی پریشان و پراگنده کردن مستعمل پس (الف) بمعنی دوم اش اسم همین مصدر است و معنی اولش امر حاضر و آنانکه بر معنی سوم اش فاعل را ذکر کرده اند قواعد زبان فرس را فراموش کرده اند و نمیدانند که امر حاضر بدون ترکیب

باسمی افادہ معنی فاعل نمیکند وای برخان آرزو کہ در کلام شرف شفردہ اصلاح میکند برآنکہ مصدر (ب) را اندیشہ است وخیال نمیکند کہ اگر ہند نژادی از مصدر فرس واقف نباشد واستعمالش در کلام اہل زبان بہ بیند اعتراف وجود آن مصدر از کلام اہل زبان نمید انیم کہ این چہ شعار است کہ در سند استاد صاحب زبان تحریف کردہ می خواہد کہ برای کمی معلومات خود سند پیدا کند (اردو) (الف) پریشان اور پراگندہ کر (۲) پریشان اور پراگندہ (۳) پریشان اور پراگندہ کرنے والا (ب) پریشان اور پراگندہ کرنا۔

بشپیون بقول جامع ہمان بشیون کہ بہ ہر دو موحدہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ نظر بہ اعتبار محقق اہل زبان این را مبدل آن دانیم ہمچون اسب و اسپ دیگر محققین ازین ساکت (اردو) دیکھو بشیون

بشت بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالفتح لغت فارسی است (۱) بمعنی قسمت نمودن آب در نہر و آبریز ہا و بالضم (۲) نام دہی است نزد نیشاپور **مؤلف** عرض کند کہ بجرد بیان محققین بالا برای معنی اول بدون سند استعمال اعتبار را نشاید اگر سند پیش شود توانیم عرض کرد کہ مبدل بست باشد کہ سین مہملہ عوض شین معجمہ بر معنی ہشتمش گذشت۔ چنانکہ کشتی و کشتی و ماخذش ہمدر انجا مذکور (اردو) (۱) دیکھو بست کے آٹھویں معنے (۲) بشت نیشاپور کے قریب ایک موضع کا نام ہے۔ مذکر۔

(الف) **بشتالم** صاحب سروری بر الف گوید کہ بشین معجمہ و تای قرشت و لام بوزن بشمارم

(ب) **بشتام** طفیلی را گویند صاحب جہانگیری ذکر ہر دو بمعنی مذکور کردہ و صاحبان برہان و رشیدی ہم ہر دو را آوردہ اند۔ صاحب ناصری نسبت ہر دو صراحت مزید کند کہ مرد ناخواندہ بعروسی ہا و مہمانیہا میرفتہ صاحب جامع وجہ تسمیۂ طفیلی را بضمن این ہر دو لغت ذکری کند کہ شخصی طفیل نام در کوفہ ہمیشہ ناخواندہ بمہمانی میرفت لہذا این صفت باو منسوب شد خان آرزو در

سراج بر مجرد الف قانع و رب) را ترک کرد و در وجه تسمیهٔ طفیلی همزبان جامع مؤلف عرض کند که هر دو محققین هند و عجم خیال نکردند که محل بیان وجه تسمیهٔ طفیلی در ردیف طاے حطی بجا یش بود و الف و ب را لفظاً ازان هیچ تعلق نبود حالا باتباع شان حقیقتش را عرض می کنیم که فارسیان طفیلی کسی را گویند که بی دعوت در مهانی با یکے از مدعوان شریک شود حکایتی مشهور است که صد یکی از بلاد خراسان طفیلی را گرفتند و پرسیدند که تو کیستی که بے دعوت آمدی او اشاره کرد بسوی مهانی گفت که بطفیل ایشان برین سفره رسیدم والله اعلم بالصواب - بالجمله موحده در هر دو بظاهر اصلی است که بدون آن شتالم و شتام نیامده و ب اصل می نماید و الف مخفف آن و بظاهر اسم جامد فارسی قدیم معلوم می شود و لیکن قیاس می خواهد که مرکب باشد از لفظ شتا که در فارسی بقول برهان بمعنی ناشتا و ناهار می آید و لم هم لغت فارسی است که بقولش بمعنی بخشائش است پس معنی لفظی این بخشائش ناهار و بمجاز مهمان ناخوانده که بطفیل مهمان بر سفرهٔ بخشائش دارد مخفی مباد که حقیقت این بر لفظ ایرمان گذشت (اردو) طفیلی - دیکھو ایرمان -

بشتر بقول سروری بحوالهٔ تحفه بشین معجمه و تای قرشت بوزن جعفر (۱) نام حضرت میکائیل است (شاعر) گرچه بشتر را عطا باران بود مر ترا در وگهر باشد عطا و فرماید که ابوحفص سغدی (۲) بمعنی ابر آورده و همین یک بیت را باستشهاد گرفته صاحب جهانگیری بذکر معنی اول گوید که رسانیدن روزی خلق حوالهٔ میکائیل است (شمس فخری ملا) میرساند بخلق دست تو رزق را بی تقاضا و منت بشتر را و فرماید که (۳) نام فرشته ایست که باران و نباتات حواله بدوست و (۴) با اول مضموم بجوشش باشد که بواسطهٔ حرارت و فساد خون براندام مردم

براید که بتازی شرا می خوانند صاحب رشیدی
برمعنی اوّل وسوم وچهارم قانع صاحب ناصری
معنی اوّل وسوم رایکے داند و فرماید که همان میکائیل
که باران وروزی بدو متعلّق است و ذکر معنی چهارم
کرده واز معنی دوم ساکت ونسبت معنی چهارم
می فرماید که آنرا البشترم هم خوانند صاحب برهان
بذکر معنی اوّل گوید که بمعنی عوض حرف اوّل تاے
فرشت هم آمده وذکر معنی سوم وچهارم هم کرده
صاحب جامع هرچهار معنی بالارا درست داند خان
آرزو در سراج ذکر معنی اوّل ودوم کرده می
فرماید که صحیح اوّل است وبذکر معنی چهارم گوید
که این مخفّف بشترم باشد (که می آید) مؤلّف
عرض کند که ما هم معنی اوّل وسوم را واحد دانیم که
تعریف میکائیل علیه السّلام متقاضی همین قیاس است
ومعنی دوم را باعتبار بیان سروری وجامع صحیح
می پنداریم وکلام شاعر سند آنست وجا دارد که آنرا
متعلّق بمعنی اوّل کنیم. مخفی مباد که این لفظ
بظاهر اسم جامد فارسی می نماید ولیکن از کلمه تر که
داخل این است معلوم می شود که بالفظ بَش مرکّب
است وبَش بمعنی زراعت بارش آمده چنانکه اشاره
این برمعنی دوش کرده ایم پس میکائیل را فارسیان
بدین مرکّب موسوم کرده اند وبرای معنی دوم کلمه بَش
را مخفّف بارش دانیم پس چیزے که بوجه بارش
تر است ابر را گفتند وجا دارد که برای اینمعنی بَش
را مبدّل بس گیریم چنانکه کستی وکشتی وبرای معنی
چهارم درینجا همین قدر کافی است که مخفّف بشترم
است وصراحت ماخذش همدرانجا کنیم - انچه خان آرزو
معنی اوّل را صحیح داند مقصودش جزین نباشد که معنی
دوم غلط است می پرسیم ازو که بچه حجّت می گوئی اگر
از القا معلوم کرده چنان که در بعض لغات اشاره
آن کرده تسلیمش نمی کنیم ازینکه القا برای محقّقین
لغات نباشد وقول سروری وجامع که از اهل زبانند
برای فارسی زبان معتبر تر از تست وانچه بقول بعض
به فوقانی عوض موحّده می آید صراحت ماخذش

همدرا نجا کنیم (اردو) (۱) میکائیل بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ چار بڑے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کا نام جو خلق کے رزق رسانی پر مامور ہے (۲) دیکھو ابر (۳) وہ فرشتہ جسکی تحویل میں نباتات اور بارش ہے (۴) دیکھو بشنو۔

بشترغ بقول سروری بفتح با و سکون شین معجمہ و ضم تای قرشت اسپرغ باشد صاحبان برہان و جامع و سراج ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ ما حقیقت این بر بسترغ بیان کردہ ایم کہ بہ سین مہملہ عوض شین معجمہ گذشت و باعتبار سروری و جامع این را مقرس دانیم بہ تبدیل عین مہملہ با غین معجمہ و ہمین یک سند این تبدیل است کہ از نظر ما اول گذشت فارسیان از السنہ غیر لفظی را گرفتہ با این تبدیل مقرس کردہ اند کہ صراحتش بر بسترغ مذکور (اردو) دیکھو بسترغ۔

بشترم بقول سروری بحوالہ نسخہ میرزا بشین معجمہ و تای قرشت و رای مہملہ بوزن اشتلم و میدگی اندام باشد یعنی جوشش اعضا و فرماید کہ در سامی بضم با و فتح تا و رای مہملہ آوردہ و گفتہ کہ بعربی شری گویند صاحب رشیدی گوید کہ قوباست کہ پھن شود و بسیار خارش کند و سرودلم نیز خوانند صاحب برہان ہم ذکر این کردہ گوید کہ بروزن اشتلم و بمعنی ہم آمدہ صاحب جامع ہم این را آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ مبدل بسترم است کہ بہ سین مہملہ عوض شین معجمہ بجایش گذشت و صراحت ماخذش ہمدرا نجا کردہ و بسترم کہ بمعنی چہارمش گذشت مخفف این است (اردو) داد۔ دیکھو ادرفن۔

بشتره بقول سروری بحوالہ نسخہ میرزا بفتح با و رای مہملہ و سکون شین معجمہ و کسر تای قرشت (۱) چنگالی باشد کہ می خورند و فرماید کہ بجای تا و رای مہملہ نون و زای معجمہ تیز بنظر رسیدہ یعنی (بشنزہ) و بقول بسحاق اطعمہ گوید کہ (۲) اردہ کنجد و خرماست کہ در یکدیگر بمالند (ولہ ۵) گر تیر بلا بارد در کوچہ ما ہیچ ۵ از نان سپری سازم و ز بشتره آماجی ۵ و گوید کہ بضم با نیز آمدہ و (بشنیزہ) با ضافہ یا نیز بنظر

رسعیده صاحب رشیدی ذکر این بحوالهٔ سروری برشنزه کند و گوید که چنگالی که از نان تنک
حلوائی و روغن سازند و بقول بعض ذکر معنی دوم هم کرده صاحب اند نسبت معنی اوّل گوید که حلوائی
است از آرد کنجد و خرما یا از نان باریک کرده مثل چنگال بجامی مالند و صاحب مؤیّد همزبانش
صاحب برهان این را به نون عوض فوقانی و زای فارسی عوض رای مهمله بجایش آورده **مؤلّف**
عرض کند که همان اسم جامد فارسی زبان می نماید که به زای فارسی و نون است و انچه به زای هوز
می آید مبدلش چنانکه ترند و ترند و این مبدل برشنزه که نون به تای فوقانی و زای معجمه به مهمله
بدل می شود چنانکه بختو و بخنو و برغ و برغ (اردو) دیکهو برشنزه۔

بشتری بقول برهان بضمّ اوّل بروزن مشتری شخصی را گویند که علّت شرا داشته باشد
و آن نوعی از ورم و آماس و دمیدگی و جوششی باشد که در بدن آدمی بهم رسد صاحب جامع هم ذکر
این کرده **مؤلّف** عرض کند که یای نسبت برشتر زیاده کرده اند و بس و تعریف بشتر بر
معنی چهارمش گذشت که مخفف بشترم است دیگر هیچ (اردو) وہ شخص جو مرض قوبا میں مبتلا ہو
یعنی جس کے بدن پر داد ہوے ہوں۔

باشتک بقول سروری بفتح با و تای قرشت و سکون شین معجمه یعنی خمره و فرماید که بضمّ با نیز
آمده (کذا فی المؤیّد و الادات) و بقول صاحب جهانگیری مرتبان و بقول برهان بفتح
اوّل و ضمّ ثالث و سکون ثانی و کاف خمرهٔ کوچک و مرتبان و گوید که بروزن چشمک و جفتک هر دو
آمده صاحب جامع هم ذکر معنی بالاصراحت مزید کند که خنبره و کوزهٔ دهن تنگ۔ خان آرزو در سراج
بحوالهٔ قوسی ذکر این کرده **مؤلّف** عرض کند که این مبدل همان بستک است که به سین مهمله بجایش

گذشت چنانکہ کشتی و کشتی و صراحت ماخذ ہمدرا نجا کردہ ایم (اردو) دیکھو بستک۔

(الف) **بشجر** بقول رشیدی بضمّ با و سکون شین و کسر جیم تازی نام درختی است کہ در قلّہ کوہ روید و از چوب آن کمان سازند۔ خان آرزو در سراج ذکر این کردہ می فرماید کہ از برہان معلوم می شود کہ یای تحتانی نیز دارد یعنی بشجیر صاحب برہان نسبت .....

(ب) **بشجیر** بذکر معنی بالا گوید کہ آنرا بعربی نبع بروزن طبع گویند و صاحبان سروری و ناصری و جامع ہم ذکر این کردہ اند صاحب محیط ذکر این نکرد و از نبع ہم ساکت اما صاحبان منتخب و محیط المحیط کہ محقق لغات عرب اند نبع را آوردہ گویند کہ از چوب ہمین درخت و تیر و کمان ساختہ میشود (الخ) حیف است کہ صاحبان مفردات طب ذکر این نکردہ اند بنا علیہ از تعریف مزید قاصریم و اسم این در السنۂ غیر ہم متحقق نہ شد و خواص و طبیعت این ہم معلوم نہ شد۔ بظاہر معلوم می شود کہ فارسیان این اسم جامد را بزیادت موحّدہ در اوّل و تحتانی بر لفظ شجر بطور تفریس وضع کردہ اند و الف مخفّف (ب) باشد بحذف تحتانی و اتّفاق محقّقین متعدد بر (ب) یا فہیم از اینجاست کہ آنرا اصل دانیم و ذکر (الف) غیر از رشیدی و دیگر کسی از محقّقین فارسی زبان نکرد از برای آن طالب سند استعمال می باشیم کہ مجرّد قول محقّق ہند نژاد کفایت نمی کند (اردو) ایک درخت کو فارسیوں نے بشجیر کہا ہے جسکی لکڑی سے تیر اور کمان بناتے ہیں افسوس ہے کہ اس کا ہندی نام معلوم نہو سکا عربی میں سکو نبع کہتے ہیں

(الف) **بشخانیدن** (الف) بقول صاحب ہفت بالکسر بمعنی خراشیدن بناخن وغیر آن و

(ب) **بشخائیدن** (ب) بقول برہان بروزن احسانیدن بہ خای مخلوط و ہای تحتانی بمعنی مذکور بالا صاحب نوادر گوید کہ (ب) و بشخودن ہر کدام لغتی است در شخودن۔ صاحب بحر فرماید کہ (کذا التصریف)

و مضارع این بشخاید صاحب شمس نذکر معنی بالا از کلام ناصر خسرو سند آورده (ع) که نی کس را گوید
سر نه کس را روی بشخاید و صاحب رشیدی گوید که مرادف شخودن و فرماید که بای زائد از کثرت استعمال
جزو کلمه شد بنابران در باب با آورده شد صاحب جهانگیری نذکر این فرماید که این را شخودن نیز گفته اند
صاحب ناصری همزبانش صاحب جامع هم ذکر این کرده صاحب موارد نذکر این با شخودن می نویسد
که بر کدام لغتے در شخودن می آید خان آرزو در سراج ارشاد می کند که شخودن مزید شخودن است و نسبت
(ب) می فرماید که همان شخودن که باز کثرت استعمال کالجزو شده و بر شخودن می طراز د که شخانیدن ما خوذ است
از همین **مؤلف** عرض کند که این است نقد معلومات همه محققین که نذر حقیقت جویان کرده ایم حالا
عرض میکنیم که همه از حقیقت خبر ندارند محقق اوّل الذکر که الف را قائم کرد مجرّد بیان اوست و سند استعمال
با خود ندارد و هند نژاد است - اعتبار را نشاید آنانکه در تحقیق (ب) طبع آزمائیها کرده اند از ما خذ این
گریز کرده اند و اسم این مصدر نمیدانند که شخال است که بجائش می آید و بقول برهان بفتح اوّل بر
وزن نهال بمعنی شخاکه خراشش را گویند و مصدر شخالیدن بمعنی خراشیدن که بجایش می آید وضع شد
از همین اسم مصدر پس لام بدل شد به تحتانی چنانکه نال و نائے - شخائیدن شد و جا دارد که شخائیدن
را متعلق کنیم به شخاکه ذکرش بالا گذشت و تحتانی بر و زیاده کردند چنانکه بجا و بجائی و پس ازان
بقاعدهٔ فارسی بزیادت تحتانی مکسور و علامت مصدر دن مصدری وضع کردند شخائیدن شد و
شخودن که به همین معنی می آید مرکب است از شخاکه ذکرش بالا گذشت و علامت مصدر دن الف بدل
شد به واو چنانکه تاغ و توغ و شخولیدن که به همین می آید مبدل شخالیدن است به همین قاعده
تبدیل الف باواو پس آنانکه موحدهٔ اوّل را زائد تسلیم کنند غلط کردند که این را در باب موحده جا

دادند و هیچ شک نیست که بای اوّل زائد است و هیچ ضرورت نداشت که در ینباب قائم شود. آنانکه بای زائده را بکثرت استعمال جزو کلمه دانند چنانکه رشیدی و خان آرزو نوشته حیف از هر دو که خبر ندارند که بای زائد زنهار جزو کلمه نمی شود (اردو) کھجلانا۔ بقول آصفیہ ناخن سے کھرچنا چل مٹانا کھجانا۔

بشخشم بقول برهان و جامع بکسر اوّل و فتح ثانی و سکون ثالث و شین نقطه دار مفتوح بمیم زده بمعنی لغزیدن صاحب رشیدی گوید که مرادف شخشم است بمعنی مذکور (سنائی در مذمت دنیا) آن خوش از نفس و شهوت و شره است ژ ورنه جای شخشم و تبه است ژ هم او گوید که درین تامّل است چه ظاهر آنست که با از اصل کلمه نباشد چنانکه در لغت شخشن بیاید. خان آرزو در سراج می فرماید که شخشیدن بمعنی لغزیدن آمده ولیکن بخیال مؤلّف فقیر هر چند اشتقاق این از همان مادّه ظاهر می شود امّا معلوم چنان می شود که لفظ جد است زیرا که زیادت میم در صورت اشتقاق هیچ معنی ندارد مگر آنکه زائده محض بود از عالم آزبر و آزبرم (انتهی کلامه) **مؤلّف حقیر** گوید که مؤلّف فقیر پی بحقیقت نبرده از بنجاست که سکندری خورده است نمی داند که شخشن بفتح اوّل و سکون ثانی بروزن رخش بمعنی لغزش اسم جامد فارسی قدیم است که بجایش می آید و مصدر شخشیدن بمعنی لغزیدن از همین اسم جامد وضع شد و بشخشم مزید علیه شخشن است بزیادت موحّده زائد در اوّل و میم زائد در آخرش و مؤلّف فقیر برای میم زائده تمثیلی که پیش کرده است صحیح است پس بشخشم را اسم جامد فارسی زبان و مزید علیه شخشن و شخشم چرا نگویم انچه اورا بغلط انداخت معنی لغزیدن است و با لغزی او مبنی بر تسامح برهان و جامع که معنی لغزش را لغزیدن نوشته اند و در اسم و مصدر فرق نکرده اند. بالجمله می پرسیم از مؤلّف فقیر انچه اجالا

نوشت که (زیادت میم در صورت اشتقاق هیچ معنی ندارد) مقصودش چیست و اشتقاق در بشختم کجاست اگر این را مشتق میدانی از مصدر بشختیدن بشخش خیال تست بدانکه اگر بشختم را مشتق گیریم صیغهٔ واحد متکلم مضارع باشد و آن خارج از بحث است - و اندرینصورت میم معنی دارد و زائد نیست - فتأمل - یا ایها المؤلف الفقیر - (اردو) لغزش - دیکھو اشکوخ -

(الف) **بشخودن** صاحبان برهان وشمس وهفت ذکر هر دو کرده اند و صاحبان رشیدی و جهانگیری و جامع و بحر الف را آورده اند و صاحبان سروری و مؤید (ب) را مؤلف عرض کند که الف مرادف بشختائیدن است که گذشت و ماخذ این همه را نجا مذکور و (ب) اسم مفعولش دیگر هیچ - بیچاره سروری (ب) را اسم جامد فارسی زبان می انگارد و تعلق این با الف نمی نگارد و گوید که بمعنی (۱) (بناخن کنده) و از بهرامی سند دهد (ب) کرده بشخوده رخ خود آن نگارنده گشت گلزارش بشکل لاله زار - صاحب برهان فرماید که بمعنی (۲) پهن گشته و (۳) پائمال گردیده هم مؤلف عرضه می دهد که آغا - معنی دوم و سوم را از کجا پیدا کردی و خلاف مصدر در مشتقات نمی شود چگونه جا دادی اگر سند استعمال پیش شود مجاز معنی اول دانیم و هر چه نسبت (ب) قابل بیان است .....

(ب) **بشخوده** | (ج) **بشخوده کردن** که فارسیان اسم مفعول الف را با مصدر کردن مرکب کرده مصدری مرکب وضع کردند که بمعنی خراشیده کردن است و بس و سند بهرامی متعلق است به همین (اردو) (الف) دیکھو بشخائیدن (ب) (۱) خراش کیا ہوا (الف) کا اسم مفعول

(۲) پھیلا ہوا۔ (۳) پائمال (ج) دیکھو بشخائیدن۔

بشخور بقول سروری بحوالۂ (سامی فی الاسامی) بضمّ اوّل خای معجمہ وسکون شین معجمہ آبیکہ از دواب باقی ماند در وقت خوردن وبعربی سور گویند صاحب برہان صراحت مزید فرماید کہ نیم خوردہ وباز ماندۂ آب دواب۔ صاحب ناصری بذکر قول برہان می فرماید کہ بظنّ مؤلّف بازماندۂ اب وعلف دواب است کہ پیش خوردہ باشد وآن در اصل پیشخور بودہ صاحب جامع متفق با برہان مؤلّف عرض کند کہ بیچارہ ناصری می خواست کہ پی بحقیقت برد ولیکن فائز المرام نہ شد اصل این (پیش از خور) است بموحّدہ نہ پیشخور بہ بای فارسی یعنی چیزے کہ بعد خوردن باقی ماند وخور بمعنی خورش آمدہ پس ستحتانی دوم وکلمہ از حذف شدہ بشخور باقی ماند ودر محاورۂ زبان کسرہ اوّل بہ ضمّہ بدل شد وانچہ صاحب ناصری قیاس خودرا بسوی علف برد تسامح اوست کہ لفظ خور را از (آب وخور) قیاس کردہ وفارسیان دریجا مخصوص کردہ اند برای آب وخور شامل است بر آب وعلف ہر دو بمعنی مطلق خورش واز ینکہ مصدر خوردن برای آب ہم در محاورہ مستعمل است عیبی ندارد کہ دریجا از خور مجرّد آب گیریم۔ قول سروری وجامع کہ از اہل زبانند معتبر تر از قیاس ناصری است (اردو) چارپایوں کے پینے سے بچا ہوا پانی۔ مذکّر۔

بشخیده بقول شمس بکسر یعنی پاشیدہ شدہ واز فردوسی سندی آرد (ے) بشخیز ہمہ تنش انجیدہ اند بران خاک وخونش بہ بشخیدہ اند۔ مؤلّف عرض کند کہ خدایش بیامرزد کہ بشخیدہ را کہ بہ نون سوم قبل جیم اسم مفعول مصدر بشخیدن وبشخیدن است بحذف نون بزیادت موحّدہ دوم در اوّلش نوشت و

و در کلام فردوسی هم بمقصود خود تحریف کرد و خیال نکرد که قافیهٔ شعر از ین تحریف بر باد می رود پناه بخدا که لغات فرس بدست هیچ محققی نیفتاده که به پیرایه تحقیق بر بادش می کنند و حقیقت جویان را در قعر مغالطه می اندازند (**ا ردو**) دیکھو بشنجیدن یہ اس کا اسم مفعول ہے۔

(الف) **بشدّ و مد** (ب) **بشدّ و مد رفتن**

(ب) بقول بحر بناز و غرور خرامیدن۔ بهار ر

ندگر معنی بالا گوید که نیز می گویند که فلان شدّی بخود چیده است (محسن تاثیر ۵) لاله زجان و دل شود بنده برنگ آل تو ۔ خامه بشدّ و مد رود گرد سر نهال تو ۔ **مؤلّف** عرض کند که قول هر دو محققین بالا با ستناد همین یک شعر است مخفی مباد که (گرد سر رفتن) مصدر ییست متعلّق بر دیف کاف فارسی که بجایش می آید بمعنی قربان شدن و سند بالا متعلّق بدو ست و محض (بشدّ و مد) استعمالی است قابل ذکر که بر الفش قائم کرده ایم که مرکّب است از دو لغات عرب که شدّ بقول منتخب بالفتح و تشدید دال بمعنی دویدن است و مدّ بالفتح بقولش بمعنی کشش فارسیان (بشدّ و مد) را بمعنی شان و شوکت و تکلّف و شوق و جوش و اصرار استعمال کنند که بجائش می آید معاصرین عجم این را بمعنی جوش و اصرار استعمال می کنند و تصفیهٔ آخرش بجایش کنیم در اینجا همین قدر کافی است که الف با بای مبیّت بمعنی (به شان و شوکت و با اصرار و جوش) است و (ب) بلحاظ سند بالا (بشدّ و مد گرد سر رفتن) است یعنی بجوش و اصرار تصدّق شدن و اگر (ب) را بلا لحاظ سند بحال خود قائم داریم معنی آن جز ین نیست که به جوش و اصرار و شان و شوکت رفتن است نمید انیم که هر دو محققین با نام و نشان از سند محسن تاثیر چگونه این مصدر اصطلاحی یعنی (ب) را پیدا کردند و خرامیدن بناز و غرور را از کجا آوردند ذوق سخن اجازت اینمعنی در کلام تاثیر اصلا نمی دهد و تحقیق بالا تصفیهٔ این می کند که

از تحقیق کار نگرفتہ اند (اردو) الف شد و مد کیساتھ بقول آصفیہ زور دیکر۔ جوش اور زور ثابت کرکے (داغ ۵) تعریف جوراور پھر اس شد و مد کیساتھ ؎ میری زبان نے مجھے جھوٹا بنا دیا (ب) ناز و غرور کے ساتھ خرامان ہونا اور ہمارے معنوں کے لحاظ سے جوش و خروش اور اصرار کے ساتھ تصدق ہونا۔ قربان ہونا۔

بشرط کار دخریدن مصدر اصطلاحی۔ وارستہ گوید کہ (۱) رسمی است کہ خربزہ و تربز از جہت علم خامی و پختگی بشرط کار دمیخرند و (۲) بمجاز کسی را بعد امتحان آشنا گرفتن (ظہوری ۵) بشرط کار دیوسف را زلیخا می خرید اول ؎ ترنج و تیغ را نازم کہ رنگین کرد سودا را ؎ صاحب بحر نقلش ببردہ است و بہار نقلش را ازان خود گماشت سند ہر سہ ہمان یک شعر ظہوری است **مؤلف** عرض کند کہ محقق اول الذکر بوارستگی خود قوت بیان از دست داد۔ معنی اول این لفظی است یعنی تربز را خریدن بعد ازانکہ سوراخے دران کنند و بمعائنہ کیفیت اندرونش امتحان حسن و قبحش نمایند و معنی دوم کنایہ باشد از خریدن ہر چیز بعد امتحان خوبیش و بعد غور و تعمق و وقوف از خوبی آن نمیدانیم کہ محققین بالا آشنائی را از کجا پیدا کردند۔ سندشان از بینی تا آشناست تا آنکہ سندی دیگر پیش نشود معنی دوم بیان کردۂ شان را تسلیم نہ کنیم۔ معاصرین عجم با ما اتفاق دارند و می فرمایند کہ این اصطلاح خاص برائے خریداری خربزہ و امثال آنست کہ از کار و امتحانش کنند و بمجاز برای ہر سود استعمال شد دیگر ہیچ (اردو) (۱) ٹانکی لگا کر خرید کرنا جیسے خربزہ اور تربز کو ٹانکی لگا کر خرید کرتے ہیں۔ (۲) امتحان کے بعد آشنائی کرنا یعنی سوچ سمجھ کر دوستی کرنا۔ اور ہمارے معنوں کے لحاظ سے کسی چیز کو احتیاط کیساتھ یعنی حسن و قبح سے واقف ہو کر سودا کرنا

بشرم رفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحرو

بهار شرمنده شدن (خواجه شیراز ه) بشرم رفته تن یاسمین ازان اندام ؛ بخون نشسته دل ارغوان ازان عارض ؛ **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (اردو) شرمنده ہونا ۔ شرمانا ۔

بشرونتن بقول برہان وناصری بارائے بی نقطہ ونون وتای قرشت بروزن پہلوشکن بلغت زند وپازند بمعنی پرستش کردن صاحب جہانگیری در ملحقات گوید کہ با اوّل مضموم وضمہ را واو معروف بمعنی پرستش **مؤلف** عرض کند کہ یکی از معاصرین آتش پرستان ما کہ دستور قوم شان ومحقق لغات زند وپاژند از معتمدات روزگار است می فرماید کہ صاحب جہانگیری غلط کرد کہ معنی این پرستش نوشت مجرد ۔ بشرون بمعنی پرستش است وبعد ازانکہ تن علامت مصدر با او مرکب شد (بشرونتن) بمعنی پرستش کردن است ہم او گوید کہ بشرون مرکب است از بشر وکلمہ (ون) بفتح واو در فارسی قدیم افادہ معنی فاعلی کند چون بعد اسمی مرکبش کنند ومعنی لفظی این بشر کننده وکنار از پیدا کنندۂ بشر وخالق ۔ پس معنی لفظی این مصدر خالق کردن وکنایہ از پرستیدن قولش موافق قیاس وقابل تسلیم ۔ حالا این مصدر متروک وعوض این پرستیدن بر زبان است (اردو) پوجنا ۔ پرستش کرنا ۔

(الف) **بشری** الف ۔ بقول بہار بالضم والف مقصورہ مثل بشارت (میر معزی ه)

(ب) **بشری دادن** باو چو برزلف او بزید جہان را ؛ دادہ بپیروزی وسعادت بشری ؛ صاحب غیاث گوید کہ بالضم مصدر عربی است بمعنی مژدہ وبشارت وصاحب منتخب ہم این را آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان این را با مصدر دادن مرکب کردہ بمعنی بشارت دادن استعمال کردہ اند وہمین استعمال داخل موضوع ماست کہ بر (ب) ذکرش کردہ ایم مخفی مباد کہ بہار محقق

فارسی زبان است چرا بر ذکر بشری قناعت کرد و چرا صراحت نکرد که لغت عرب است و برخلاف آئین خود چرا است قبال این را با مصدر فارسی زبان ظاهر نکرد شک نیست که بیچارهٔ این را لغت فارسی دانست وحقیقت این را بیان کردن نتوانست از بنجاست که بر مثل بشارت قناعت کرد

اردو (الف) بشارت ۔ خوشخبری ۔ مؤنث (ب) بشارت دینا بقول آصفیه فعل متعدی ۔ مژده سنانا

بشست (الف) صاحب مؤید نسبت (الف) فرماید که (۱) لفظ ماضی است (۲) بمعنی امر

بشستن (ب) یعنی بشوی (کذا فی القنیه) وفرماید که (۳) بمعنی مصدر بسیار آمده (همین قدر در نسخهٔ مطبوعهٔ نولکشور است) و در دیگر نسخ قلمی بضم شین یعنی بشوی (کذا فی القنیه) ولیکن ماضی بمعنی امر یافته نشد اما بمعنی مصدر آمده (۴) وبکسر تین ماضی شستن مندرج خاستن صاحب هفت به نقل قول مؤید قلمی در آخرش اینقدر تصرف کند که ماضی نشستن است صاحب ملحقات برهان نسبت (ب) می فرماید که (۱) بکسر اول وضم ثانی بمعنی شستن و پاکیزه کردن وبکسر ثانی (۲) بمعنی نشستن که نقیض برخاستن است صاحب نوادر گوید که لغتی است در شستن **مؤلف** عرض کند که الف ماضی مطلق (ب) باشد بهمه معانیش و(ب) مزید علیه مصدر شستن که بضم اول بمعنی پاک و پاکیزه کردن آب می آید و بالکسر مخفف نشستن است که بجایش مذکور شود و بهر دو معنی کامل التصریف پس معنی اول الف پاکیزه آب کرد و معنی دوم تسامح و بی غوری صاحب قنیه که امرش بشو آمده نه بشست و نسبت معنی سوم عرض می شود که بزیادت موحده اصلا معنی مصدری ندارد ۔ بلکه بدون موحده شُست بالضم حاصل بالمصدر است نه مصدر و بمعنی چهارم مخفف نشست بزیادت موحده در اول صاحب هفت سکندری خورده که این را ماضی نشستن گفته و تصرف نولکشور در طبع مؤید

ستمی است بر فارسی زبان که در اکثر لغات زائد از دین یافته ایم بالجمله صراحت ماخذ (ب) بهر دو معنیش در ردیف شین معجمه بر اصل مصدر کنیم و در اینجا همین قدر کافی است که (ب) مزید علیه شستن است (اردو) (الف) (ب) کا ماضی مطلق اور (ب) (۱) دھونا (۲) بیٹھنا۔

بشغره بقول جهانگیری با اول مفتوح بثانی زده وغین ورا۔ هر دو مفتوح بمعنی ساخته شده صاحب رشیدی بذکر معنی بالا گوید که ظاهر اهمان بشغده است که در سین گذشت و به تصحیف خوانده اند صاحب برهان می فرماید که بروزن مسخره بمعنی ساخته و پرداخته شده صاحب جامع همزبانش صاحب ناصری می طرازد که این مصحف همان بسغده سین آن شین شد و دال آن ر اگردید و در اینصورت اعتماد بر تصحیفات و تبدیلات استوار نباشد (انتهی) **مؤلف** عرض کند که آغاز تصحیف و تبدیل فرق است قاعدهٔ فارسی اجازت می دهد که سین مهله به شین معجمه بدل شود چنانکه کستی و کشتی و دال مهله به رای مهله تبدیل یابد چنانکه بادوان و باردان پس این را مصحف چرا می گوئی و مبدل چرا نمی فرمائی بحث در این است که استعمال این در فارسی زبان هست یا نیست۔ حیف است که سکوت ورزیدهٔ ما باعتبار صاحب جامع که عجمی الاصل است این را تسلیم می کنیم و مبدل بسغده دانیم و صراحت ماخذ و تحقیق معانیش همه را انجا کرده ایم در اینجا همین قدر کافی است که حالا بر زبان معاصرین عجم نیست و بجای این آماده و سامان کرده شده را استعمال می کنند (اردو) دیکھو بسغده و اسغده و آسغده۔

بشقاب بقول رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار بمعنی (۱) رکابی صاحب بول چال هم ذکر این کرده و صاحب روزنامه بحوالهٔ همان سفرنامه بمعنی (۲) خوان آورده صاحب غیاث نسبت معنی اول رکابی بزرگ گفته می فرماید که لغت ترکی است صاحب کنز که محقق ترکی زبان است

ساکت وصاحب لغات ترکی ہم ذکر این نکرد ولیکن از معاصرین ترک بہ تحقیق میرسد کہ مشقاب در ترکی زبان طبق بزرگ را گویند وقاب ہم بمعنی مشقاب وخوان است ولیکن عجب است کہ ہر دو محققین ترکی زبان از مشقاب ہم ساکت صاحب لغات ترکی البتہ قاب را بمعنی خوان آوردہ عجبی نیست کہ فارسیان بش بالکسر مخفف بیش را با قاب مرکب کردہ بر سبیل تفریس استعمال این ہر دو معنی بالا کردہ باشند یا از مشقاب بہ تبدیل میم با موحدہ چنانکہ عزم وعزب بشقاب کردند کہ مفرس باشد واللہ اعلم پس لغت ترکی نیست بل مفرس است وباید کہ بالکسر خوانیم (اردو) قاب بقول آصفیہ۔ ترکی اسم مؤنث۔ چینی کا بڑا طباق۔ صحنک۔ بڑی رکابی۔ خوان تہال (مصحفی ؎) بادام کو اک بے ہوا مجھپہ یہ روشن ہے نعمت سے بھری ہیں یہ سب افلاک کی قابیں ہے (مشقاب) بقولہ۔ ترکی۔ اسم مذکر۔ بڑی قاب۔ بڑا طباق۔ چاول کھانے کا بڑا برتن۔

بشک بقول جہانگیری ورشیدی وبرہان وناصری وجامع با اوّل مفتوح وبثانی زدہ (۱) عشوہ وغمزہ (حکیم نزاری ؎) کرشمہ کن وبشکے بزن چہ باشد اگر ہے بگوشہ لب ہمچوں شکر فروخندی ہے بہار ذکر این کردہ گوید کہ بالفظ زدن مستعمل وخان آرزو در سراج این را با کاف فارسی آوردہ مؤلف عرض کند کہ (ایجاد بندہ باشد اگرچہ گندہ) ہمہ محققین با کاف عربی اتفاق دارند وماخذ این جزین نباشد کہ بشک بہ فتح اوّل وثانی اسم جامد فارسی زبان است بمعنی عشق وعاشقی فارسیان بہ تبدیل بای فارسی با موحدہ چنانکہ تپ وتب این را بمعنی عشوہ وغمزہ استعمال کردند کہ متعلق بعاشقی است واختلاف حرکت حرف دوم تصرف محاورہ زبان است وبس۔ مخفی مبادکہ از سند حکیم نزاری (بشک زدن) بمعنی عشوہ وغمزہ کردن متحقق (اردو) عشوہ۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر ناز۔ فریب

حرکت دلفریب۔ غمزہ۔ ناز و ادا۔ دیکھو نخس۔

(۲) بشک۔ بقول جہانگیری و برہان و ناصری و جامع و سراج با اوّل مفتوح و ثانی زدہ (۲) بمعنی شبنم صاحب رشیدی گوید کہ مرادف بشم است (خسروانی ؎) از نسیم ریاض دولت تو ۔ بر رخ گل دُرشین شدہ بشک ۔ **مؤلف** عرض کند کہ اپشک بہ الف وصلی بہمین معنی گذشت و پشک بہ بای فارسی ہم بہ ہمین معنی می آید و افشک و افشنک ہم و خان آرزو۔ برافشنک ماخذی کہ بیان کردہ است ما آن را ہمدرانجا ستودہ ایم کہ فارسیان برلغت افشان کاف نسبت زیادہ کردہ افشانک کردند و افشک مخفف آن است و افشک مخفف مخفف پس بہ تخفیف الف اوّل و تبدیل فا بہ موحدہ بشک شد چنانکہ افروزیدن و بروزیدن (**اردو**) دیکھو اپشک۔ و افشک۔

(۳) بشک۔ بقول جہانگیری و رشیدی و برہان و ناصری و جامع و سراج با اوّل مضموم بمعنی موی پیش سر و بقول بعض بمعنی زلف (عنصری ؎) بشک معشوق چوں سپید شود ۔ دل عاشق از و شود بستوہ ۔ **مؤلف** عرض کند کہ فش در فارسی زبان بالفتح بمعنی کاکل اسپ می آید و بش ہم بہ معنی کاکل گذشت و پش بہ بای فارسی ہم بجایش می آید۔ پس بخیال ما فارسیان فش را برسبیل تبدیل پش کردند کہ بمعنی موی گردن و کاکل اسپ بجایش می آید۔ چنانکہ سفید و سپید و پس ازان کاف تصغیر بر و زیادہ کردند و بای فارسی بدل شد بہ موحدہ چنانکہ تپ و تب و اسپ و اسب و بشک برای کاکل و زلف مستعمل شد و گرنہ ہیچ اندرینصورت باید کہ بالفتح خوانیم و ضمہ اوّل را تصرف محاورہ زبان دانیم (**اردو**) دیکھو بچ کے دوسرے معنے۔

(۴) بشک۔ بقول برہان و ناصری و جامع بالفتح بمعنی عرق **مؤلف** عرض کند کہ باعتماد

ہر دو محققین اہل زبان تو انیم گفت کہ اسم جامد فارسی زبان است و جادارد کہ مبدل برق گیریم کہ رائے مہملہ بدل شد بہ شین معجمہ چنانکہ انگاردن و انگاشتن و قاف بدل شد بہ کاف عربی چنانکہ باتق ترکی را فارسیان باک کردند **واللہ اعلم** (اردو) دیکھو برخ کے تیسرے معنے۔

(۵) بشک۔ بقول برہان و ناصری و جامع بالفتح بمعنی تگرگ **مؤلف** عرض کند کہ باعتماد ہر دو محققین آخر الذکر کہ از اہل زبانند این را مجاز معنی دوم دانیم (اردو) اولا۔ بقول آصفیہ ہندی اسم مذکر۔ ژالہ۔ تگرگ۔

(۶) بشک۔ بقول برہان و ناصری و جامع و سراج بالفتح پردۂ کہ بر در خانہ آویزند **مؤلف** عرض کند کہ براعتماد ناصری و جامع کہ از اہل زبانند اسم جامد فارسی زبان دانیم و مجاز معنی سوم کہ پردۂ در خانہ ہم کاکل یا زلف مکانی را ماند (اردو) وہ پردہ جو دروازے پر لٹکائیں۔ دروازے کا پردہ۔ مذکر۔

(۷) بشک۔ بقول برہان و ناصری و جامع نام درختی ہم خان آرزو در سراج فرماید کہ برائے درخت صنوبر نشک بہ نون عوض موحدہ آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ برادر در قواعد فارسی دیدہ باشی کہ نون بموحدہ بدل میشود چنانکہ نرسک و برسک پس باعتبار صاحبان زبان یعنی ناصری و جامع و برہان چرا این را مبدل نشک نگوئیم۔ کم التفاتی ہر سہ محققین اول الذکر است کہ بر تعریف مبہم اکتفا کردند کہ ترکش برہمچو بیان تفوق داشت صاحب محیط بر نشک گوید کہ اسم عدس است و بر نرسک ہم ہمین معنی نوشتہ کہ بجایش می آید و مخفف آن نسک و مبدل آن نشک چنانکہ کہستی و کشتی پس می پرسیم از خان آرزو کہ برای درخت صنوبر این ہم از کجا پیدا کردی می دانیم کہ در ردیف

نون بر لغت نشک درخت صنوبر نوشته و میگوئی که آهوا کاج هم نام است و حقیقت کاج بر لغت
ارسن درمقصوره گذشت و اسمای آن در السنهٔ متعدده همدر انجا مذکور ولیکن در انجا هم نشک را
نیافتیم مخفی مباد که حقیقت عدس براسترار در مقصوره گذشت (اردو) دیکھو استرار اور بزسک
(۸) بشک - بقول برهان وسراج بالفتح مخفف (باشدکه) چنانکه (بوک) مخفف (بودکه) مؤلف
عرض کند که قرین قیاس است ولیکن بر زبان سوقیان بوده باشد معاصرین عجم درین روزها بر
زبان ندارند (اردو) بشک (باشدکه) کا مخفف ہے۔
(۹) بشک - بقول خان آرزو در سراج بحوالهٔ قوسی بالکسر بمعنی سرگین گوسپند و فرماید که این
محل نظر است چراکه بدینمعنی پشک بپای فارسی است مخفف پشکل وخصوصیت باگوسپند ندارد
که پشک بزو گوسفند و آهو و میش و امثال آن آمده مؤلف عرض کند که حقیقت پشک
به پای فارسی بجایش عرض کنیم و در اینجا همین قدر کافی است که قوسی صاحب زبان است و
باعتبارش میتوانیم که این را مبدل آن دانیم چنانکه تپ وتب (اردو) دیکھو پشک۔

بشکاری بقول سروری وجهانگیری و برهان وناصری وجامع - بمعنی کشت وزرع باشد
(شیخ آذری ؎) چون شود وقت زرع و بشکاری ز آب آن چشمه میشود جاری صاحب رشیدی
گوید که ظاهرا بمعنی بشکالی است یعنی زراعت برشکال چه بشکار و بشکال بمعنی برشکال آمده
صاحب بحر بذکر معنی بالا گوید که بش بالفتح بمعنی زراعتی گذشت که آب باران حاصل شود. خان آرزو
در سراج بذکر معنی بالا باشاره پنهانی بسوی رشیدی گوید که بعضی گویند بشکار در اصل بشکال بوده
یعنی برشکال اند رینصورت لفظ هندی خواهد بود و فرماید که زراعت خریف باشد که در هندوستان

باب آسمانی می شود و این لفظ از عالم توافق هر دو زبان نباشد چرا که مرکب است از برش یعنی بارش و کال یعنی زمانه ولیکن کال بمعنی وقت در فارسی نیامده **مؤلف** عرض میکند که برادر - چرا در تحقیق لغت برشکال گریز کردی که بجایش گذشت و متحقق است که برشکال لغت مفرس است پس چه عجب است که بشکار را مخفف و مبدل برشکال دانیم که رای مهملهٔ دوم حذف شد بقاعدهٔ فارسی چنانکه ماهارو ماها و لام بدل شد به رای مهمله چنانکه چنال و چنار و بترکیبش بایای نسبت بشکاری گویند که معنی لفظی این چیزی که منسوب به موسم باران است و کنایه از کشت و زرع و چرا باز زراعت خریف مخصوص می کنی و دخل محاوره و معنی مروجهٔ فارسی زبان بر خلاف زباندانان می دهی - حیف است که (برشکال) را مرکب از بارش و کال خیال می کنی نمیدانی که کال لغت سنسکرت است و بارش لغت فارسی اصل این است که برشا در لغت سنسکرت بارش را گویند و (برشاکال) مرکب سنسکرت است بمعنی موسم بارش فارسیان بحذف الف (برشکال) کردند که مفرس است این است حقیقت این لغت و نقد معلومات محققین بانام ونشان **(اردو)** زراعت مؤنث

(الف) **بشکال**	(الف) بقول غیاث موسم
(ب) **بشکالی**	بارش است و (ب) بقول
	رشیدی که بدلیل لغت (بشکاری) ذکرش کرده زراعت برشکال
	مؤلف عرض کند که مقصودش از زراعتی که
	آنرا در دکن خریف نامند که از آب باران می شود
	و احتیاج بدرائع آبرسانی مثل نهر و تالاب ندارد
	ولیکن این محض قیاس محقق هند نژاد است
	و نمیداند که فارسیان (بشکاری) را بمعنی مجرد
	زراعت استعمال کرده اند و ما از روی ماخذش
	صحت استعمال را بجایش عرض کرده ایم پس جزین
	نیست که الف مخفف برشکال است که بجای
	خودش گذشت و (ب) مرادف (بشکاری) بلکه

اصلش وبشکاری مبدل این چنانکه صراحت این بجایش | گذشت (اردو) الف ـ دیکھو بر شکال (رب) دیکھو بشکاری

(الف) **شکر** | الف ـ بقول جامع بروزن دلبر مرادف (ادب ورب) بوزن بهر دبمعنی (۱) شکار و

(رب) **بشکرد** | (۲) شکارگاه و (۳) شکاری ـ صاحب جهانگیری نسبت (رب) گوید که با اوّل مکسور بثانی زده و کاف عجمی مفتوح در اصل شکرد بوده که مشتق از شکار باشد و چون باز ائد است معنی آن در ذیل لغت شکار مرقوم خواهد شد صاحب رشیدی نسبت (رب) فرماید که بمعنی (۴) شکار کند و از معانی اوّل تا سوم ساکت صاحب ناصری بذکر هر چهار معنی (رب) فرماید که (۵) ماضی شکار کردن یعنی شکار کرد و فرماید که شکردیدن بمعنی شکار کردن آمده صاحب مؤیّد بر معنی اوّل و دوم (رب) قانع ـ خان آرزو در سراج نسبت (رب) می فرماید که در اصل شکرداشت یعنی شکار کننده بدون **باموّلف** عرض کند که برادر ـ حق تحقیق ادا کردی آری موحّدهٔ اوّل زائد است اگر قناعت بر مشتقات بشکردن می کنی ماضی را چرا گذاشتی که ذکرش بر معنی پنجم گذشت و اگر تحقیق لغت بلا تخصیص اشتقاق می خواهی چرا نمی گوئی که الف بمعنی اوّل مخفف شکار است بزیادت موحّده و بمعنی دوم مجازش یعنی مخفف (شکرگاه) به تخفیف لفظ گاه و بمعنی سوم مخفف شکاری بحذف تحتانی آخره ـ ما این هر سه معنی را باعتماد صاحبان جامع و ناصری تسلیم کنیم که از اهل زمانند و بمعنی چهارم بفتح کاف و رای مهمله مضارع مصدر .....

(ج) **بشکردن** | که صاحب نوادر ذکر این کرده و به تحقیق مامزید علیه شکردن است که در ردیف شین معجمه می آید ـ موحّدهٔ اوّل زائد است و اسم این مصدر همان شکرد (مخفف شکار) و بمعنی پنجم بفتح کاف و سکون رای مهمله ماضی مطلق (ج) صاحب ناصری این را ماضی شکار کردن

نوشتہ می بر سیم از وکہ چون خیال تو بہ (شکر دن) رسیدہ است چرا بشکر دراہ بہ شکار کردن متعلق کردی و چرا مصدر شکر دن را فراموش کردی از ینجاست کہ نتوانستی بشکر دراماضی (بشکر دن) گوئی مخفی مبادکہ انچہ (ب) بمعنی اوّل و دوم مستعمل است دران دال مہملہ زائد باشد چنانکہ شفتالو و شفتالو پیدا و پیدا د۔ ہمین قدر است حقیقت این لغات و تحقیق محققین **اللّٰھم اغفر لھم ولنا اجمعین** (اردو) الف و ب (۱) شکار۔ مذکر۔ دیکھو اشکار (۲) شکار گاہ۔ بقولہ۔ اسم مؤنث۔ شکار کھیلنے کا مقام۔ رمنا۔ نخچیر گاہ۔ (۳) شکاری۔ دیکھو اشکاری (ب) (۴) شکار کرے۔ (مضارع) (۵) شکار کیا (ماضی) (ج) شکار کرنا۔

بشکّرش بقول ہفت بفتح اوّل و شین منقوطہ و کاف مشدد مفتوح و فتح رائے مہملہ و شین منقوطہ زدہ (۱) سوگند لب و سخن شیرین او (۲) بکسر اوّل و سکون شین منقوطہ اوّل و فتح کاف و رائے مہملہ ای شکار کن او را و بشکن او را و (۳) بضم شین و سکون کاف بمعنی سپاس او۔ صاحب شمس می فرماید کہ (۴) بلب او سخن شیرین و بذکر معنی دوم می طراز و کہ (۵) بمعنی شناس **مؤلف** عرض کند کہ در معنی اوّل بای قسم است و شکّر بہ تشدید کاف استعارہ از لب و سخن شیرین معشوق و در آخرش شین ضمیر غائب و در معنی دوم موحدۂ اوّل زائد و لفظ شکر امر حاضر مصدر شکر دن و شین معجمۂ آخرہ ہمان ضمیر غائب و در معنی سوم موحدہ بمعنی در و لفظ شکر بالضّم بمعنی سپاس و تشکّر و شین آخرش ہمان ضمیر غائب حالا عرض می شود نسبت معنی چہارم و پنجم کہ بی تحقیقی صاحب شمس اظہر من الشمس کہ در نقل عبارت بعض حروف را حذف کرد و بعض را تحریف ہر دو معنی آخر الذکر لغو صریح و ہیچ است و ہیچ کہ سخن ناشناس لفظ سپاس را شناس نوشت کلمۂ او را حذف

کرد۔ فتامل۔ بالجملہ صاحب مؤید الفضلا بر ذکر معنی اوّل قانع۔ عرض می کنیم کہ آری برای تائید فضلا لابد من ذکرہ کہ فضلا خیال معشوق را گناہ دانند و بای قسم را نخواندہ اند و شین ضمیر غائب را فراموش کردہ اند و معنی لفظ شکر را ہم اگر نمی دانند کفران نعمت است خیر گذشت کہ صاحب مؤید ہادی ایشان شد ہمانا تائیدی است کہ بشکرش فضلا ترزبانند (اردو) (۱) قسم ہے اسکے لب اور میٹھی باتوں کی (۲) اسکو شکار کر (۳) اسکے شکریہ ہیں۔

بشکل بقول جہانگیری مرادف بشکلہ و بشکنہ کہ می آید با اوّل مکسور بثانی زدہ و کاف مفتوح کزک کلید انرا گویند صاحب رشیدی ہمزبانش صاحب برہان فرماید کہ کجکل کلید یعنی چوب کجے کہ کلید انرا بدان کشایند۔ صاحب جامع ہمزبانش صاحب ناصری فرماید کہ کلید کلیدان باشد (پہلوان محمود قتالی خوارزمی گوید ؎) دہان تو کلید انیست دشوار ؎ زبان تو کلید آن نگہدار ؎ بشری کز بجنبانی جحیم است ؎ بخیری گر بگردانی نعیم است ؎ بہشت و دوزخت را یک کلید است ؎ کلیدی اینچنین ہرگز کہ دید است ؎ صاحب سروری فرماید کہ کزک کلیدان یعنی آن چوبکی کہ در سوراخہا کلیدان افتد و آبان در بستہ شود و فرماید کہ بفتح با و کاف نیز بنظر رسیدہ و در تحفۃ السعادت بضم با و فتح شین آوردہ و بشیل ہم بایشنے آمدہ۔ خان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ کلیدان غلق است یعنی چیزے کہ بداں در را بہ بندند و آنرا مغلاق ہم خوانند و زبخیرے را ماند کہ بعد از انکہ در بستہ شود آنرا بالای آن قائم کنند و اندران قفل اندازند و بعوض قفل چوب کجی ہم تا زنجیر نکشاید و ہمین چوب کجی را فارسیان بشکل گفتہ اند پس تعریف سروری بہتر از ہمہ و موافق حقیقت کہ از بشکل کلیدان بند شود نہ کشادہ صاحب ناصری در مبحث بشکل سندی را

آورده که برای کلیدان است حیف است که از موضوع خود بی خبر است صاحب برهان از حقیقت این اگر خبر دارمی بود ذکر کشاد و کلیدان نمی کرد شک نیست که آله بشکل چون از کلیدان برارند کلیدان از جای خود می برایدو در کشاده می شود ولیکن وجودش بشکل برای بند کردن کلید انست (اردو) وہ لکڑی جو دروازہ بند کرنے اور زنجیر لگانے کے بعد زنجیر کے کُنڈے میں بجاے قفل لگا دیتے ہیں تاکہ زنجیر نہ کھُلنے پاے۔ مؤنث۔

بشکلم بقول ہفت بکسر اوّل وسکون شین معجمہ وفتح کاف ولام وسیم زدہ (۱) خانہ کہ اطراف آن شبکہ و باو گیر داشتہ باشد و (۲) خانہ تابستانی و (۳) صفہ و ایوان و بارگاہ را ہم گویند و فرماید کہ بفتح اوّل ہم بدین آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ دیگر کسی از محقّقین فارسی زبان ذکر این نکرد و بشکم بہ بای فارسی بمعنی سوم در ردیف بای فارسی می آید و بجکم بموحّدہ و بچکم بہ جیم فارسی بہ ہمین معنی بجایش گذشت و بشکم بموحدہ بہر سہ معنی اوّل الذکر می آید و صراحت ماخذ بر بجکم بموحّدہ و جیم عربی کردہ ایم و تکمیل آن بر بشکم کنیم در پنجا ہمین قدر کافی است کہ صاحب ہفت بشکم را ترک کردہ و بجایش ہمین لغت را آوردہ قیاس ما نظر برین کہ ہمہ محقّقین فارسی زبان بشکلم را ترک کردہ اند و صاحب ہفت بشکم را ترک کرد ہمین است کہ سہو کتابت محقق باعث قیام لغت است و از نیکہ پابند تحقیق ماخذ نبود بر تصحیح آن قادر نہ شد لام زائد در قواعد فارسی نیست تا این را مزید علیہ بشکم می گفتیم **واللہ اعلم بالصواب** مجرّد قولش در خور اعتبار نیست (اردو) دیکھو بشکم

بشکل مخروطی اصطلاح۔ صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ بمعنی گاؤدم مستعمل است **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس و بمعنی حقیقی است موحّدہ بمعنی

معیت و شکل بمعنی اوست و تحتانی آخره برای نسبت. مخفی مباد که حقیقت لغت (گاودم) بجایش می آید درینجا همین قدر کافی است که فارسیان گاودم را بدیمعنی استعمال نکرده اند البته مجرد (مخروطی) هم افاده همین معنی می کند وضرورت ندارد که بالفظ (بشکل) مرکب کنند (اردو) گاودم بقول آصفیه فارسی - مخروطی - گاجر کی وضع کا لمبوترا - ایک سرے پر سے موٹا دوسرے پر سے پتلا -

بشکله بقول جهانگیری همان بشکل که بجایش گذشت - صاحبان سروری ورشیدی وبرهان وجامع وسراج هم ذکر این کرده اند صاحب سروری بشکنه را هم مرادف این گفته که می آید **مؤلف** عرض کند که حقیقت این را بر بشکل عرض کرده ایم وآن مخفف همین است بحذف های هوز آخره واین مرکب است از پیش که مخفف پیش است وکله بضم اول وثانی غیر مشدد وخفای ها بقول برهان بمعنی حرکات در جماع از فرو بردن وبر آوردن پس معنی لفظی این چیزی پیش است که در کلیدان فرو می رود وبیرون می آید وکنایه از آلهٔ که تعریفش بر بشکل مذکور بای فارسی پیش بدل شده به موحده چنانکه اسپ وآسب وبمدل همین است بشکنه که بنون عوض لام می آید چنانکه بتخاله وبتخانه که خان آرزو آنرا لقب تصحیف داده ازین که از تتبعات فارسی زبان خبر ندارد وقول صاحبان زبان را نسبت زبان شان بیکاری شمارد -

لله العجب (اردو) دیکهو بشکل -

(الف) بشکلید صاحب سروری نسبت (الف) بحوالهٔ تحفه گوید که بکسر با ولام وسکون شین معجمه

(ب) بشکلیدن (۱) بمعنی رخنه باشد که از سر انگشت وناخن بهم رسد (استاد کسائی ؎) بامن لعل پوش سوسن گوهر فروش ۞ بر رنج پیل گوش نقطه زد و بشکلید ۞ وبحوالهٔ نسخهٔ حسین وفائی فرماید که (۲) بمعنی نشان ورخنه در افگند آمده بسر ناخن یا بانگشت وفرماید که به بیت مذکور معنی

دوم مناسب است چنانکه شمس فخری نیز آورده (۵) خسرو رستم جدال حاتم دریا نوال یا آنکه به پیکان تبر بروے قمر بشکلید یا صاحب برهان می فرماید که ماضی رخنه کردن یعنی بانگشت و بناخن رخنه و نشان کردو ذکر معنی اوّل هم کرده صاحب ناصری بر معنی دوم قانع و بقول موید مطبوع مطبع نولکشور رخنه و نشان کردن بسرانگشت یا ناخن در افگندن و در دیگر نسخ قلمی بمعنی رخنه کردو نشان کردو سر ناخن بانگشت در افگند مؤلف عرض کند که الف ماضی مطلق (ب) باشد بهمه معانیش و بس و معنی اوّل خلاف قیاس و خلاف محاورهٔ فارسی زبان و بدون سند اعتبار را نشاید و انچه صاحب برهان این را ماضی رخنه کردن گوید خلاف اصل است بلکه ماضی مطلق بشکلیدن است بهمه معانیش که هر (ب) می آید و انچه بمعنی اوّل زبان کشاد اغلب که به پیروی صاحب تحفه در غلط افتاد و (ب) بقول سروری بکسر با و لام و سکون شین معجمه و کاف تازی (۱) نشان کردن و بقول جهانگیری (۲) رخنه کردن بناخن یا بسر کارد و فرماید که (۳) رخنه شدن هم بسر تیر و خار چنانچه اگر جامه کسی بخار در آویزد و بدرد گویند (بشکلید) و (۴) چیزے را که پهن کرده باشد صاحب رشیدی همزبانش در معنی دوم و سوم و از معنی چهارم ساکت صاحب برهان بذکر معنی دوم و سوم و چهارم نسبت چهارم صراحت کند که پهن کردن چیزے را. صاحب ناصری بذکر معنی دوم و سوم و چهارم می فرماید که مقلوب بگسلیدن می نماید صاحب جامع همزبان برهان و صاحب بحر بذکر هر سه معانی آخر الذکر گوید که کامل التصریف است و مضارع این بشکلد و صاحب موارد بذکر هر سه معنی آخره فرماید که به بای فارسی هم آمده و کلام کسائی را که بالا گذشت سند معنی چهارم قرار می دهد. لاله ٹیکچند بهار در نوادر بذکر معنی دوم و سوم نسبت معنی

چهارم بحوالهٔ کسائی فرماید که بسین کردن است و فرماید که الاوّل هوالصّحیح یعنی مقصودش همین
قدر می نماید که معنی آخر الذّکر را صحیح نداند و خان آرزو قفل بر دهان قلم کرد یا بشکل خاموشی را در
کلیدان دهن تا زبان نکشاید و بعرض اعتراض نیاید **مؤلّف** حقیر عرض کند که همه محقّقین
از ماخذ این بی خبر اند و نمیدانند که اسم این مصدر همان بشکل است که بر زبان سراج المحقّقین
است فارسیان بقاعدهٔ خودیای معروف وعلامت مصدر دن اور آخرش آورده مصدری
وضع کردند که باصول ما قیاسی و اصلی است و بقاعدهٔ مقنّنین هند نژاد مصدر جعلی که فرق
هر دو هر (اسم مصدر) گذشت بالجمله معنی حقیقی این بشکل در کلیدان انداختن ولیکن بدین معنی
مستعمل نیست و کنایه باشد از نشان کردن بچیزے که بر معنی اوّل بقول سروری گذشت و این
مجاز معنی حقیقی است و معنی دوم و سوم مجاز مجاز و معنی چهارم را بدون سند استعمال تسلیم نه کنیم
که همه مدّعیانش از کلام کسائی استناد کرده اند و آن را متعلّق بمعنی اوّل می دانیم صاحب جهانگیری
به تعریف معنی چهارم معذور است و بخیال ما همان معنی اوّل است که ورای سروری دیگری قوّت
بیان نداشت و همه ها آبینے و طرزے نوشتند که معنی چهارم قائم شد۔ مقصود ازان همین
قدر است که انگشت بر چیزے نهادن و نشان بر چیزے کردن است و بس۔ انچه صاحب ناصری
این را مقلوب بگسلیدن خیال می فرماید۔ شایان اوست **سبحان الله** چه خوش بیان
ماخذ است که از مطابقت لفظی و معنوی هر دو معرّا است۔ بیچاره نمیداند که مقلوب بگسلیدن
بسکلیدن به سین مهمله می شود و بر معنی بگسلیدن هم غور نمی فرماید که چه نسبت دارد با بشکلیدن این
است طبع آزمائی محقّقین با نام و نشان و صاحب زبان (**اردو**) الف (ا) رخنه۔ بقول آصفیه

فارسی اسم مذکر۔ سوراخ۔ چھید (۲) ب کا ماضی مطلق اس کے تمام معنوں پر شامل (ب) (۱) نشان کرنا (۲) سوراخ کرنا (۳) سوراخ ہونا (۴) کسی چیز کو پھیلانا۔

بشکم بقول سروری بکسر با و سکون شین معجمہ و فتح کاف تازی (۱) صفہ (شہاب الدین ؎) خانۂ چوں سرای جان خورم ڈ بشکمش غیرت فضای ارم ڈ صاحب برہان گوید کہ بارگاہ و ایوان و صفہ و (۲) خانہ تابستانی و خانۂ را گویند کہ اطراف آن شبکہ باشد و باد گیر ہم داشتہ باشد و فرماید کہ بالفتح ہم آمدہ صاحبان ناصری و جامع ہم ذکر ہر دو معنی کردہ اند۔ خان آرزو در سراج ذکر این با بچکم کردہ گوید کہ بعضے بتکم بہای فارسی و تای قرشت خواندہ اند و این تصحیف بشکم است و بای فارسی خطاست نیز فرماید کہ صاحب رشیدی بکسر اوّل و بای فارسی آوردہ ولیکن صحیح ہمان بشکم بہ موحدہ و فتح است کہ قول قوسی ہم موافق ہمین است (انتہیٰ) **مؤلف** عرض کند کہ بجکم بہ موحدہ و جیم عربی ہم آمدہ کہ ذکرش گذشت و بصراحت ماخذش ہمدر انجا گفتہ ایم کہ بشکم اصل است بمعنی دوم و بجکم و بچکم و بتکم ہر سہ مبدلش بمعنی اوّل این مجاز معنی دوم انچہ خان آرزو و بتکم بہ ہای فارسی و فوقانی تصحیف خیال می کند ما تصفیۂ آن بر بجکم بہ جیم عربی کردہ ایم (اردو) (۱) دیکھو ایوان (۲) دیکھو بجکم۔

بشکن بشکن اصطلاح۔ بقول خان آرزو در چراغ (۱) ہنگامۂ جوش و خروش و بقول بعض گویدکہ (۲) در اصل بمعنی انگشتک زدن است کہ ارباب رقص را باشد صاحب غیاث نقلش برداشت و صاحب بحر لفظ بلفظش نگاشت (سلیم ؎) یکی نالد چو بلبل دیگری رقصد چو شاخ گل ڈ بہ بین ای توبہ میخواران چہ بشکن بشکنے دارند ڈ (ثابت ؎) شکستی توبۂ شیخ و خماری پرستان ہم ڈ بر قص ای جام از شادی

کہ بشکن بشکن است امشب ؛ (عالی ۵) ززلف
پرشکن سرشتۂ عیشے بدستم دہ ؛ دلم را مشکن از
حسرت کہ بشکن بشکن است امشب ؛ زلہ بردارش
بہار گوید کہ بمعنی (۳) جشن بزرگ است کہ جمیع سامان
واسباب رقص وراگ ورنگ دراں باشد ومی
فرماید کہ این از اہل زبان بہ تحقیق پیوستہ (ملا
وارستہ چکنی امام قلی بیک نام ۵) سرود رقص
است وقمری مست ودست افشاں چنار ؛ وقت
بشکن بشکن توبہ است ساقی می بیار ؛ **مؤلف**
عرض کند کہ معنی اوّل اصلا درست نیست ونہ
معنی دوم را تخصیص باین اصطلاح است
تلمیذ حقیر مؤلف فقیر اعنی بہار زلہ بردار خان آرزو
نامدار ہر چہ برمعنی سوم نوشتہ است درست است

یعنی فارسیان جشن بزرگ را بدیں نام موسوم کردند
وحقیقت ہین چنین نیست کہ تکرار بشکن مبالغہ ایست
واشارۂ بسوی توبہ بشکن یکی از خوش طبعان معاصرین
عجم گفت کہ چون بزم طرب مہیا ودورمی آغاز می شود
بعض از شرکا جام نمی گیرند ومعذرت کنند کہ ما توبہ
کردہ ایم ودر جواب شان از ہر طرف صدائے
بشکن بشکن بلند می شود تا اصرار شان معذرت جو
را مجبور می کند واو توبہ را می شکند وشریک دور جام
می شود از ینجاست کہ اہل سرور محفل
رقص وسرود ونشاط را در اصطلاح فرس
بشکن بشکن نام کردند دیگر ہیچ **(اردو)**
محفل سرور جس میں دورمے اور رقص وسرود
سب کچھ ہو۔ مؤنث۔

بشکنج بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل وثالث دست ودست چپ وفرماید کہ بہائے
فارسی ہم آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ ہمۂ محققین فارسی زبان ازین لغت ساکت اگر سند استعمال
این بدست آید توانیم گفت کہ اسم جامد فارسی زبان است کہ از لفظ پش مخفف پیش وکنج بمعنی بیرون
کشیدہ وضع شد ومعنی لفظی پشکنج چیزی کہ از پیش آستین بیرون آمدہ است کنایہ از دست وآنانکہ

به تخصیص دست چپ استعمال کرده باشند برسبیل مجاز باشد پس بروی ماخذ بالکسر باشد و بر زبان عوام بالفتح که تصرف زبان است و پس یای فارسی بدل شد بموحده چنانکه تپ و تب - (اردو) ہاتھ اور بایاں ہاتھ - مذکر -

بشکنه صاحبان جهانگیری و سروری و رشیدی و برهان و ناصری و جامع و مؤید ذکر این کرده اند مرادف بشکله که بجایش گذشت خان آرزو در سراج می فرماید که گمان تصحیف است از بشکله از هیچ کسی مثال این نیاورده **مؤلف** گوید که برای قول محققین اهل زبان بهتر است از مثال صاحب سروری و ناصری و جامع را نمی شناسی که فارسی مال ایشان است مجرد قول این هر سه بهتر از شاعری و نثاری است که یک مصرع آن و یک فقره این را سند خود میدانی و همین سند را مثال می خوانی و نمیدانی که قواعد فارسی ذکر تبدیل لام با نون کرده است چنانکه بتخاله و بتخانه پس این را مبدل بشکله می خوانیم و باعتبار هر سه محققین فوق الذکر اسم جامد فارسی زبان می دانیم (اردو) دیکھو بشکله -

بشکوفه بقول جهانگیری با اول مکسور و بثانی زده و کاف مضموم و واو مجهول (را) شگوفه را گویند (حکیم فردوسی ؎) بهنگام بشکوفه گلستان ؎ برون برد لشکر بزابلستان ؎ و (۲) استعراع نمودن وقی کردن بود که آنرا اشکوفه و شکوفه نیز خوانند صاحب رشیدی بذکر هر دو معنی اشکوفه و نقل سند فردوسی می فرماید که درین شعر اشگوفه هم میتوان خواند **مؤلف** حقیری پرسد از وکه چرا و چیه حجت سند لغت زیر تحقیق را از سند محروم می کنی و امن چه آئین تحقیق است که در کلام قدما اصلاح می دهی - ولے برتو که حقیقت طلبان را گمراه می کنی و در لغتی که صحتش مسلم است شکی و شبهی پیدا میکنی بالجمله صاحب برهان هم ذکر هر دو معنی کرده و تسامح جهانگیری را که در معنی دوم واقع شد درست کرده

یعنی عوض (قی کردن) بر مجرّد قی و استفراغ قانع که مقصودش غیر از حاصل بالمصدر نباشد صاحب ناصری بذکر هر دو معنی بالا از کلام خودش و ظهیر فاریابی سند ها پیش کرده که استعمال اشکوفه و شگوفه در انست حیف است از وکه موضوع خود را نگه ندارد و صاحب جامع هم ذکر هر دو معنی فرموده سراج المحققین وزله بردارش بهار هر دو ازین لغت ساکت. صاحب انند نقل، نگار ناصری **مؤلف** عرض کند که ما بر اشگوفه بیان کرده ایم که اصل این و آن شگوفه به کاف فارسی است و از ماخذ هم اشارهٔ و بر اشگفت صراحتی کامل کرده ایم و این مزید علیه اصل است بزیادت موحده در اوّلش چنانکه اشگوفه بزیادت الف وصلی پس آنانکه این را بکاف عربی دانسته اند پی بماخذ نبرده اند و با عتبار صاحبان زبان اعنی جامع و ناصری و غیر آن توانیم گفت که این مبدّل آنست که می آید که کاف فارسی بعربی بدل شود چنانکه گند و کند (**اردو**) دیکھو اشگوفه۔

(الف) **بشکول** (الف) بقول سروری بشین معجمه و کاف تازی بوزن معقول (۱) قوی

(ب) **بشکولی** هیکل و (۲) رنج کش و (۳) جلد در کار و (۴) حریص باشد و فرماید که بهمین معنی بزکول هم آمده (شمس فخری ؎) چون در ارزاق بیش و کم نشود ۔۔۔ فارغ البال مردم بشکول تر صاحب جهانگیری فرماید که مرد قوی و حریص و جلد و (۵) هشیار و چست در کارها (حکیم اسدی ؎) بهر کار بیدار و بشکول باش ۔۔۔ بدل دشمن خواب فرغول باش ۔۔۔ صاحب رشیدی هم ذکر این کرده و صاحب برهان باتّفاق جهانگیری فرماید که بفتح و کسر اوّل هر دو آمده و (۶) بمعنی وسمه نیز و آن رستنی باشد که زنان ابرو را بدان رنگ کنند صاحب ناصری باتّفاق برهان گوید که بشکولیدن مصدر اینست صاحب جامع باتّفاق ناصری فرماید که بمعنی ششم بالفتح و باقی معانی بالکسر است

صاحب مؤیدی فرماید که بمعنی جلد بالضم و (۷) امر حاضر بشکولیدن - خان آرزو در سراج ارشاد کند که کسر اوّل بمعنی چهارم و بحوالهٔ برهان ذکر معنی ششم کند بحوالهٔ قوسی بالفتح معنی دوم را جا نگاشته و (ب) بقول مؤیّد اگر یای مصدری باشد (۱) بمعنی جلدی و سختی کشتی و حرص یعنی و اگر یای خطاب باشد (۲) بمعنی بشکول هستی و اگر یای تنکیر بود (۳) بمعنی یک مرد بشکول و بحوالهٔ دستور گوید که (۴) بمعنی شور. صاحب همت نسبت معنی اوّل فرماید که قوی هیکلی و سختی کشتی و چستی و چابکی و حرص و هوشیاری و ذکر معنی دوم هم کرده صاحب شمس فرماید که آنچه در بشکول گذشت مؤلف عرض کند که خدایش بیامرزد که فرقی در الف و ب نکرد مخفی مباد که الف اسم جامد فارسی زبان است مزید علیه شکول که بمعنی جلدی و چابکی بجایش می آید و آن مبدّل ژکول است که زای فارسی بشین بدل شده شکول شد چنانکه باژگونه و باشگونه پس بنیاد و اصل این لغت همان ژکول است مگر محقّقین فارسی زبان این را ترک کرده اند و مبدّلش شکول را قائم داشته اند و شاهد وجود ژکول مزید علیه آن بژکول است که گذشت و ماخذی که بر بژکول عرض کرده ایم (بهتر از آنست این ماخذ که بژکول را مزید علیه ژکول دانیم و ژکول را اسم جامد فارسی زبان و شکول را که می آید مبدّلش خوانیم و بشکول یعنی لغت زیر تحقیق جزین نیست که مزید علیه شکول است بزیادت موحّده در اوّلش. حالا عرض میشود نسبت معنی که قوی هیکل معنی اصل و دیگر هر چهار معانیش مجاز آن که معاصرین عجم تصدیق این می کنند البته معنی ششم خلاف قیاس است که وسمه یعنی برگ نیل را هم بعض محقّقین بشکول گفته اند و چارهٔ نیست جزین که بدین معنی هم اسم جامد دانیم و حقیقت طبیعت و خاصیت این بر (برگ نیل) گذشت نسبت معنی هفتم همین قدر بس است که یکی از مشتقات بشکولیدن است که

می آید شامل برہمہ معانیش برسبیل امر مخفی مباد کہ (ب) اسم مصدر بشکولیدن است بزیادت یاے مصدری در آخر الف و شامل بر ہمہ معانی مصدری کہ صاحب ہفت خوب صراحتی کردہ است کہ نقلش بالا گذشت و نسبت معنی چہارم این عرض می شود کہ اگر باعتماد صاحب دستور این را تسلیم کنیم باید کہ عوض شور۔ شورش گوئیم و شور را معنی ہشتم الف قرار دہیم کہ در معنی مصدر بشکولیدن کہ می آید این را دخل و تعلق است و انچہ صاحب مؤید برای تائید فضلا صراحت معنی دوم و سوم (ب) کردہ است حسن لیاقت اوست کہ فضلا را کودک نادان خیال می کند تا بای مخاطب و وحدت را نشان می دہد وای بر موضوعش حیف است تالیف خود را مؤنث الجہلا چرا نام نہاد کہ فضلا محتاج انیقسم تائید شرمناکش نبودہ اند (اردو) الف (۱) قوی ہیکل۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ قوی جثہ۔ زور آور (۲) جفاکش کھ سکتے ہیں۔ محنتی محنت کے ساتھ کام کرنے والا۔ (۳) پھرتیلا۔ بقول آصفیہ چست۔ تیز۔ ہوشیار۔ جلدی سے کام کرنے والا۔ چالاک (۴) شریص۔ دیکھو ارغندہ۔ (۵) ہوشیار (۶) وسمہ بقول آصفیہ نیل کے پتے جن سے خضاب کیا جاتا ہے (دیکھو برگ نیل) (۷) بشکولیدن کا امر حاضر (۸) شور بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ غل غپاڑا آشوب فتنہ (ب) (۱) قوی ہیکلی مؤنث۔ جفاکشی مؤنث۔ پھرتیلا پن مذکر۔ حرص مؤنث۔ ہوشیاری چستی۔ مؤنث (۲) بشکلیدن کا واحد امر حاضر (۳) ایک بشکول (۴) شورش۔ بقول آصفیہ کھل بلی۔ ابتری۔ پریشانی۔ مؤنث۔

بشکولیدن بقول سروری بفتح	(۱) جلدی نمودن و (۲) در کار حریص بودن صاحب
باو دال مہملہ و سکون شین معجمہ و ضم کاف و کسر لام	برہان مذکر ہر دو معنی گوید کہ بکسر اول ہم درست

باشد - صاحب غیاث برچالاکی نمودن قانع
که متعلق بمعنی اوّل است وحوالهٔ برهان می دهد
ونمی دانیم که چرا معنی دوم را می گذارد که ذکرش
در برهان موجود است - صاحب بحری فرماید
که بهر دو معنی بالاکامل التصریف ومضارع
این بشکولد وصاحب نوادر گوید که مرادف
شکولیدن[1] و وشکوریدن[2] و (وشکریدن[3])
و (وشکردیدن[4]) و (وشکولیدن[5]) بمعنی چابکی
نمودن درکارها صاحب موارد هم بانش و
(وشکلیدن[6]) را هم مرادف این گفته و
نقل قول برهان هم کرده وبشکول را حاصل
بالمصدر این آورده و درنسخهٔ مؤیّد
(مطبوعه مطبع نولکشور) بمعنی رخنه انداختن
است معلوم می شود که مصحّحان مطبع - رخنه
درمعنی انداخته اند ومعنی بشکلیدن را بر بشکو
لیدن نقل کرده اند و در دیگر نسخ قلمی ذکر
معنی اوّل است وبس مؤلّف عرض کند
که ماصراحت ماخذ این برلغت بشکول کرده ایم
واسم این مصدر همان بشکول است و
این مزید علیه شکولیدن[1] که می آید بزیادت
موحّده و (وشکولیدن[5]) هم مبدّل این که
موحّدهٔ اوّل بدل شد به واو وچنانکه آب
و آوُ و (وشکوریدن[2]) مبدّلش به تبدیل
لام به راے مهمله چنانکه الوند و اروند و
(وشکلیدن[6]) و (وشکریدن[3]) (مخففش که واو
حذف شد چنانکه مغول ومغل و وشکردیدن[4]
بزیادت دال مزید علیه آن چنانکه پیرهن
وپیرهند وناردون وناروند وصراحت
کافی حقیقت هریکی بجایش کنیم - مخفی مبادکه
قیاس متقاضی آنست که به همه معانی مصدری
بشکول این را گیریم که بجایش مذکور شد
ولیکن تصرّف زبان بیش نیست که استعمال
این بهمین دو معنی یافته شد وبر شکولیدن
که اصل همین مزید علیه است معنی شوریدن

ہم می آید کہ ذکرش بر بشکول گذشت و دریں جا متروک (اردو) (۱) کام جلد کرنا۔ چستی اور چالاکی کرنا (۲) حرص ہونا۔ حرص کرنا

بشکوه بقول سروری۔ بوزن بہبود بمعنی صاحب حشمت و ہیبت (استاد لبیبی ؎) زبس بود بشکوه و با فرهی ز جهان دیده اورا خورای شهی ز صاحبان برہان و جامع ہم ذکر این کردہ اند صاحب ناصری گوید کہ از قبیل بخرد کہ اصلش با خرد بود پس اصل این (باشکوه) است **مؤلف** عرض کند کہ بہتر ازان است کہ موحدہ را بمعنی معیت گیریم و تصرف محاورہ در اعراب دانیم کہ حرکت شین را ساکن کردہ اند (**اردو**) صاحب شکوہ و حشمت۔

بشنگ بقول سروری بروزن رشک (۱) شبنم و (۲) برق و (۳) خمرہ و بالضم (۴) بمعنی جعد و زلف و (۵) غمزہ و عشوہ **مؤلف** عرض کند کہ این ہمان است کہ بکاف عربی در آخر گذشت و بہ تحقیق ما ہم کاف عربی متحقق و صراحت ماخذ ہمدرا نجا کردہ ایم و ہمہ معانی بالا ہمدرانجا مذکور الا معنی سوم کہ صاحب برہان خمرہ را بالضم بمعنی خم کوچک و خمچہ آوردہ و صاحب منتخب در عربی زبان ظرفی را گفتہ کہ دران خمیر و غیر آن کنند اگر با عتماد صاحب سروری کہ از اہل زبانست این را بمعنی خمرہ گیریم اسم جامد باشد و مخفف بشتنگ و مبدلش کہ کاف عربی بفارسی بدل شد چنانکہ کند و گند (**اردو**) (۱) و (۲) دیکھو بشنگ کے دوسرے اور چوتھے معنے (۳) دیکھو بشنگ (۴) دیکھو بشنگ کے تیسرے معنے (۵) دیکھو بشنگ کے پہلے معنے۔

بشگرد بقول برہان بکسر اول و فتح کاف فارسی بروزن بہمرد (۱) شکار (۲) شکارگاہ (۳) شکاری را گویند و فرماید کہ بحذف دال ہم آمدہ صاحبان اند و ہفت ہم ہمزبانش **مؤلف** عرض کند کہ تسامح و بی خبری ہر سہ محققین از ماخذ است و این ہمان لغت است کہ بکاف عربی

گذشت وصراحت ماخذ که همه را سنجا کرده ایم تردید کاف فارسی می کند ومحققین اهل زبان که در اسنجا با کاف عربی ذکر این کرده اند معتبر تر ازین هر سه (**اردو**) دیکھو بشکرد۔

(الف) **بشگفته** صاحب شمس نسبت (الف) گوید که بالفتح یعنی (۱) کشاده و (۲) افراخته و

(ب) **بشگفد** (ب) بکسر یکم وضم سوم کشاده و پهن کرده و (ج) بالکسر همان اشگوفه افزوده

(ج) **بشگوفه** ؎ بهنگام اشگوفه گلستان ز برون برد لشکر بزابلستان ز صاحب

اند تبرک (الف وب) ذکر (ج) کرده وبمعنی (۱) شگوفه و (۲) قی آورده **مؤلف** عرض کند که الف هم بالکسر و ماضی مطلق مصدر بشگفتن بزیادت های هوز در آخر که افاده معنی مفعولی کند بمعنی کشاده وگل شده واصلا بمعنی افراخته نیامده و (ب) بکسر موحده وضم کاف فارسی وفتح موحده مضارع بشگفتن واصلا بمعنی کشاده وپهن کرده نیست بی خبری محقق از قواعد فارسی است پس معنی (ب) کشاده شود وگل شود و (ج) همان که ذکرش بر (بشگوفه) کرده ایم که بکاف عربی گذشت مزید علیه شگوفه بزیادت موحده در اوّلش ومرادف اشگوفه (**اردو**) الف (۱) کھلا ہوا۔ پھولا ہوا (ب) کھلے۔ پھولے (ج) شگوفه۔ دیکھو اشگفته۔

بشگیر بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بالفتح (۱) رومال ودست مال راگویند صاحب سوار استبیل این را بهاورهٔ حال عرب معرب نوشته گوید که (۲) اصل این پیشگیر به بای فارسی وتحتانی چهارم است چادری را نام است که دراز باشد وبوقت خوردن طعام بجانب پیشین برزانو ها کشند تا لباس از شوربا وغیره محفوظ ومصئون ماند **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است استعمال این معرب در فارسی زبان بنظر نیامده و قول محققین هند نژاد بدون سند

استعمال تسلیم نه کنیم که معاصرین عجم و محققین صاحب زبان ازین ساکت اند و حقیقت پیشگیر بجایش مذکور شود اگر استعمال این [illegible] مبدل و مخفف پیشگیر دانیم که بای فارسی بدل شد به موحده چنانکه تپ و تب و تختانی حذف [illegible] (اردو) (ا) رومال - بقول آصفیه - فارسی اسم مذکر - منہ پونچھنے کا کپڑا - تولیا - بینی پاک - دست مال - دست پاک (۲) وہ رومال یا تولیا جو کھانے کے وقت حفاظت لباس کے لئے زانو پر ڈالتے ہیں - مذکر -

(الف) **بشل** | بقول سروری بحوالہ نسخہ وفائی بشین معجمہ بوزن عمل (ا) بمعنی بچسپ و درآویز (شمس فخری ص) گرت باید که بگزری زسها ؎ دست خود در رکاب شاه بشل ؎ و فرماید که نشل بنون نام بنظر رسیده و گوید که (۲) بمعنی دو چیز هم که برهم گیرند صاحب برهان فرماید که بمعنی گرفت و گیر یعنی دو چیزے که بر یکدگر چسپند و درهم آویزند و بذکر معنی اوّل گوید که امر است از بدر آویختن و چسپیدن و بذکر .....

(ب) **بشل** | فرماید که یعنی بچسپید صاحب سروری هم ذکر این کرده (ناصر خسرو ص) آتش بیشک بجانت در بشلد ؎ چون تو بچیز حرام در بشلی ؎ صاحب ناصری نسبت (الف) همزبان برهان و بذیل آن ذکر (ب) هم کرده خان آرزو ازین لغت گریز کرد و در ردیف نون نشل را نوشته می گوید که بفتحتین دو چیز برهم دوختن و چسپاندن و فرماید که بر نیقیاس نشلیدن و نشلیده و گوید که در سروری بجای نون موحده آورده و خیال خود ظاهر می کند که همین صحیح است و فرماید که قوسی هم بجای موحده آورده و بالآخر اعتراض کند بر صاحب برهان که به همین معنی نشل به نون اوّل و بای سوم نیز آورده خطا در خطاست و نسبت معنی بشل می طرازد که یعنی درآویز و درآویزنده

و در آویختن است و بر ینقیاس جمیع باب (انتهی قوله) **مؤلف** عرض کند که این چه آئین تحقیق است که لغتی را از مقام حقیقتش ترک کردن و بجای ما بعد شش نگرش کردن جزین نیست که حقیقت جویان را بغلط اندازد می پرسیم از وکه هرگاه در ردیف نون نشل را به موحده صحیح میدانی پس نشل را به نون چه میدانی طرز بیانت جزین نیست که نشل غلط است انچه صاحب برهان نشبل را به نون و با مرادف این گفته که آنرا خطا در خطا میدانی نسبت آن عرض کنیم که خطای تست که حقیقت را دریافتن نمی توانی و ازین اعتراض بی محل تو ما برخوردیم و به حقیقت رسیدیم که اصل نشل و نشل (هر دو) نشبل است به نون اوّل و موحدهٔ سوّم که فارسیان این اسم جامد را وضع کردند از لغت عرب نشب که بقول منتخب بمعنی در آویختن از چیزی است و معنی اسمی این آویزش و در آویختگی. فارسیان بزیادت لام در آخرش مفرّس کردند و به همین معنی استعمالش نمودند ولیکن محققین بالا در عرض معنی از احتیاط کار نگرفتند چنانکه صاحب برهان معنی (الف) را گرفت و گیر نوشت و انچه نسبت معنی می فرمائی که بمعنی در آویز است خبری دهیم بتو که این معنی امر حاضر بشلیدن است که قابل ذکر نبود و انچه بمعنی در آویزنده می گوئی خطائی تست که آنمعنی بدون ترکیب امر حاضر با اسمی از مجرّد امر حاضر حاصل نمی شود و انچه بمعنی در آویختن میدانی غلط است که لفظ آویزش برای عرض اسمی در فارسی زبان موجود است و نشل اصلا بمعنی در آویختن نیست بلکه بشلیدن بمعنی در آویختن می آید با بجمله نشل که در ردیف نون می آید مخفف نشبل است که تعریفش بصراحت ماخذش بالا گذشت و نشل به موحده مبدّلش که نون به موحده بدل شد چنانکه نرسک و برسک و این اسم مصدر بشلیدن است و نشل اسم مصدر نشلیدن که هر دو معنی مرادف یکدیگر

است پس حقیقت معنی دوم همین قدر باشد که اسم مصدر و حاصل بالمصدر بشلیدن هر دو آمده یعنی آویزش و انچه صاحب برهان بذکر معنی اوّل آنرا امر حاضر بدر آویختن و چسپیدن گفته خطای اوست که امر حاضر بشلیدن باشد بجائے که موضوع مالفظ است از معنی کارگرفتن صحیح نباشد و (ب) مضارع همان بشلیدن که می آید (اردو) الف (ا) دیکھو بشلیدن یہ اس کا امر حاضر ہے (۲) آویزش - دیکھو آویزش (ب) مضارع ہے مصدر بشلیدن کا - اسکے تمام معنوں پر شامل

بشاشکه بقول برهان بکسر اوّل و ثانی و فتح شین نقطه دار و کاف بلغت یونانی بنفسه سرخ رنگ از انگشت دست گنده تر که هم بیونانی جنطیانا گویندش بول و حیض راند صاحب محیط ذکر این کرده گوید که اسم رومی جنطیانا ست و بقول بعض اندلسی و برجنطیانا فرماید که بکسر جیم و کسر طاء مهمله اسم یونانی شنبلی رومی است و اهل روم اسیلسیقان و اهل مغرب بشاشکه و قثار الحیه و بسریانی قیسا ماردین و بفارسی کوشاد و بعربی دواء الحیه و کف الارنب و کف الذئب و بانگلیسی جنشین روٹ و بهندی پکهان بید نامند و فرماید که پکهان بید شاید جنطیاناے هندی باشد و وجه تسمیهٔ این همین که اوّل کسی که این را یافته جنطین پادشاه روم بود گرم و خشک در اوّل سوم و گویند گرم در سوم و خشک در دوم - قوّت آن سه سال باقی ماند - مفتح و دران قبض اندک و بیخ آن در تلطیف و تلطیف و جلا بالغ و محلل و منقی و مسکن اوجاع و منافع بسیار دارد - صاحب برهان بر کوشاد فارسی گوید که بروزن فولاد گیاهے است خوش رنگ که آنرا جنطیانا گویند تریاق جمیع زهرهاست **مؤلف** عرض کند که فارسیان با وجودی که اسم این در فارسی زبان موجود همین لغت یونانی یا رومی را اکثر استعمال کنند از اینجاست که

صاحب برهان این را جا داده است (اردو) پکھان بید - نذکر -

بشلنگ بقول سروری بشین معجمه و لام بوزن نیرنگ نام قلعه ایست در هند (حکیم عنصری)

بکوه و ساوه ز تو مرگ بر نخواهد گشت ؛ همی درآید در روی تو ازان آژنگ ؛ اگر بخواهی بر دشت ساوه

شو بنشین ؛ دگر بخواهی در شو بقلعهٔ بشلنگ ؛ (استاد فرخی) آنکه زیر سم اسپان سپه خورد

بسود ؛ بزمانی در و دیوار حصار بشلنگ ؛ صاحبان برهان و ناصری هم ذکر این کرده اند و

آخر الذکر صراحت مزید کند که برکوهی بلند واقع بوده و سلطان محمود آنرا فتح نموده و بحوالهٔ جهانگیری

گوید که باول مضموم و بثانی زده (ر) بمعنی ناقص و معیوب و هرزه و بی معنی است **مؤلف**

عرض کند که آنچه صاحب جهانگیری نوشته است پشتلنگ است به بای فارسی و تای فوقانی سوم و

سندش از حکیم سوزنی که نقلش در اینجا هم کرده پشتلنگ ظاهر است نه بشلنگ و هو هذا (ع) نمرود

پشه خورده و فرغون پشتلنگ ؛ پس اگر درین مصرع پشتلنگ را بشلنگ خوانده باشی خطا است

که وزن شعر اجازت آن نمی دهد و در آخر بحث میفرمائی که بنا بر بن شعر لغت دیگر است و بایستی

که پیش ازین نوشته شود می گوئیم که غور نمی کنی که به بای فارسی است پس باید که پس ازین

بجایش نوشته شود نه پیش ازین و خود تو در ردیف بای فارسی ذکر آن کرده و همدر انجا میفرمائی

که پشتلنگ بمعنی ناقص و معیوب به حذف فوقانی هم آمده یعنی پشلنگ پس ضرورت تداخلش

بالغت زیر بحث چه بود و عجب از تو که در ردیف بای فارسی پشلنگ را به بای فارسی بمعنی

همین قلعه گفته و همین سند (استاد فرخی) را در انجا نقل کرده که بالا مذکور شد لعمر الله العجب که این

چه آئین تحقیق است بیچاره فرخی بدست اختیار تست که در کلام واحدش در اینجا نقل بشلنگ

به موحّده می کنی و در انجا بهای فارسی نمی دانیم که این چه پریشان بیانیست که در بینجا بدیل پشلنگ پشتلنگ را داخل کردی و در انجا به تحت پشتلنگ۔ پشلنگ را بمعنی قلعه جا دادی حق آنست که پشلنگ به بای فارسی اصل است بمعنی قلعهٔ که ذکرش بالا گذشت وصراحت ماخذش همدر انجا کنیم و فارسیان برسبیل تبدیل آنرا به موحّده هم خوانده اند چنانکه تپ وتب واسپ واسب برخلاف آن پشتلنگ بمعنی ناقص ومعیوب به بای فارسی است که بجایش می آید ومخفّفش پشلنگ هم که همدر انجا بجایش مذکور شود ومبدّلش بمعنی ناقص ومعیوب بهای عربی نیامده محقق اهل زبان بی وجه و بی محل ذکرش با این لغت کرد وحقیقت جریان را پریشان فرمود ازینجاست که ما صراحت کامل را همدر بینجا پسندیدیم الحاصل معنی دوم در بینجا هیچ است وهیچ بنیادی ندارد (اردو) پشلنگ ایک قلعہ کا نام ہے جسکو سلطان محمود نے ہندوستان میں فتح کیا تھا جس کی کامل تعریف اور تاریخی کیفیت معلوم نہ ہوسکی کہ وہ کس مقام پر واقع ہے۔ فارسیوں نے اسکو بای عربی سے بھی استعمال کیا ہے۔ مذکّر۔

بشلوار ریدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر مرادف (بر پاچه ریدن) که گذشت **مؤلّف** عرض کند که محقّقین فارسی زبان ذکر این نکرده اند وشک نیست که موافق قیاس است وحقیقت این بر (بر پاچه ریدن) نوشته ایم حیف است که سند استعمال پیش نشد ما این را با وجود مطابقت قیاس مرادف (بر پاچه ریدن) در همان وقت تسلیم کنیم که سند استعمال پیش شود۔ صاحب بحر استاد فارسی زبان ما و واجب التعظیم است ولیکن در تحقیق این لغت مجرّد قولش را بدون سند استعمال معتبر ندانیم که محقّقین زباندان واهل زبان

ومعاصرین عجم ازین مصدر اصطلاحی سکوت ورزیده اند وعوض این (برپاچه ریدن) را استعمال می کنند (اردو) دیکھو برپاچه ریدن	

(الف) **بشلی** بقول سروری بشین معجمه بروزن وغلی یعنی بچسپی و درآویزی (ناصرخسرو)

هیچ نیابی فراز وپند وقران ☆ برغزل ومی بطبع درشلی ☆ صاحب برهان همزبانش خیر گذشت که صاحب ناصری ذکر این بابشلیدن کرده دانست که واحد امر حاضر بشلیدن است بایای خطاب ازبشل که امر است و.....

(ب) **بشلیدن** مصدریست بقول برهان وناصری بروزن چسپیدن بمعنی (۱) درآویختن صاحب جامع نذکر معنی اوّل گوید که (۲) گرفت وگیر کردن هم صاحب سروری فرماید که بمعنی (۳) دوسانیدن وبرچسپانیدن (استاد آغاجی ؎) در گل غربت بپا بشلید نم ☆ نیست ممکن روی یاران دیدنم ☆ صاحب موارد نسبت معنی اوّل گوید که (۴) چنگ زدن هم وذکر معنی اوّل هم کرده چسپیدن را معنی جداگانه قرار می دهد بحالیکه داخل معنی اوّل است وفرماید که (۵) بمعنی فرورفتن در چیزی وبند شدن وبسند انیمعنی نقل همان کلام آغاجی کند که بالا مذکور شد بهار در نوادر نذکر معنی اوّل وپنجم فرماید که بشلیدن بزیادت نون هم آمده وظاهرا تصحیف این است صاحب بحر بر معنی اوّل پیچیدن را اضافه کند و (۶) معنی خوابیدن را بیفزاید وفرماید که کامل التصریف ومضارع این بشلد مؤلف عرض کند که اسم این مصدر همان بشل که گذشت واشارهٔ این همدر انجا کرده ایم. فارسیان بقاعدهٔ خودیای معروف وعلامت مصدر دن را بابشل مرکب کرده مصدری وضع کردند که قیاسی است وباصول شان جعلی وباصول ما اصلی است که تعریف هردو در لغت (اسم مصدر) گذشت بالجمله معنی اوّل حقیقی است ومعنی دوم غیر از اوّل نباشد که طرز بیان صاحب جامع

معنی دیگر قائم کرد قیاس ما ہمین قدر است که محقق اہل زبان از گرفت و گیر (در آویزش) خیال کرده و محاورهٔ زبان در ہر دو فرق دارد فتامل واگر با عتبار محقق اہل زبان معنی دوم را جدا داریم چنانکه عمل کرده ایم جزین نیست که مجاز معنی اوّل باشد و معنی سوم بیان کرده که سروری تعجب خیز است آغا خیال نکرد کلاً سند آغاجی .....

(ج) **بشلیدن بپا** مصدر مرکّب پیدا می شود که معنی لفظی این در آویختن بوسطهٔ پای و بشلیدن در ینجا ہم بمعنی اوّل است و این مرکّب کنایه ایست از پا بگل شدن خصوصاً بقرینهٔ که در مصرع اوّل ذکر گل آمده آغاجی گوید که در گلِ غربت بشلیدن من به پا یعنی پا بگل غربت شدنم مشاہدهٔ روی یاران را خارج از امکان کرد پس آنکه معنی سوم باستناد ہمین یک شعر قائم کرد سکندری خورد و نمیدانیم که معنی متعدّی چسان ازین شعر پیدا فرمود - عجب است از محقق اہل زبان که در تحقیق لغات زبان خود اد غور کار نگرفت حالا عرض می شود نسبت معنی چہارم که چنگ زدن است - اصلا اینمعنی را در کلام فارسیان نیافتیم و مجرّد قول ہند نژادی بدون سند استعمال اعتماد را نشاید و معنی پنجم بیان کردهٔ موارد ہم نتیجه بی غوری اوست که بسند ہمان شعر آغاجی معنی فرو رفتن در چیزی و بند شدن قائم کرده و بر لفظ (بپا) خیال نکرد اگر (بشلیدن در گل) می بود البته معنی مذکور پیدا می شد حیف است که صاحب موارد حلّ معنی شعر نکرد و بخیال سطحی کار گرفت و معنی ششم را ہم تسلیم نکنیم که استناد دار (صاحب بحر) بدون سند استعمال ذکرش کرده و ما استعمال این بدینمعنی در کلام فارسی ندیدیم - استناد در کلام فارسیان دیده باشد تا از کلکش چکیده بگیرد شاید تلمیذ حقیرش نرسیده و معاصرین عجم قیاس تلمیذش را پسندیده اند والله اعلم بحقیقة الحال

(اردو) (الف) بشلیدن کے امر حاضر کا واحد۔ (ب) (۱) لپٹ جانا (۲) گرفت وگیر کرنا۔ پکڑنا۔ پھانسنا (۳) لپٹانا۔ (۴) پنجہ مارنا (۵) پھنس جانا (۶) سو جانا۔ (ج) پھنس جانا۔ کیچڑ وغیرہ میں۔

بشم بقول سروری بروزن چشم سفیدی را گویند کہ بامداد بر سبزہ نشیند مانند شبنم (استاد فرلادی ؎) چون مور سبز بود کہن موی من ہمہ ہ در دا کہ بر نشست براں موی سبز بشم (صاحب جہانگیری فرماید کہ شبنم ریزہ کہ سحرگاہان بر سبزہ زار نشیند وسپید نماید صاحب رشیدی گوید کہ ہمان بشک است کہ گذشت۔ صاحبان برہان وناصری وجامع وسراج ہم ذکر این کردہ اند

مؤلف عرض کند کہ این مبدل بژم است کہ بجایش گذشت وصراحت ماخذش ہمدرانجا کردہ ایم زای فارسی بدل شد بہ شین معجمہ چنانکہ باژگونہ وباشگونہ دیگر ہیچ (اردو) دیکھو بژم۔

(۲) بشم۔ بقول سروری بروزن چشم قماشی است سیاہ کہ در عربستان پوشیدن آن متعارف

مؤلف عرض کند کہ عجبی نیست کہ اصل این پشم بہ بای فارسی باشد وتعریبش بہ موحدہ کہ بر زبان فارسیان ہم مستعمل شد وجا دارد کہ این قماش را از پشم ساختہ باشند وموسوم شد بہ پشم وباشد کہ تعریب نباشد وفارسیان بای فارسی را بموحدہ بدل کردہ باشند چنانکہ تپ وتب

(اردو) بشم ایک کپڑے کا نام ہے سیاہ رنگ کا جو عربستان میں زیر استعمال ہے کچھ عجب نہیں کہ پشمی ہو اسکی حقیقت مزید معلوم نہ ہو سکی۔ مذکر۔

(۳) بشم۔ بروزن چشم بقول سروری نام موضعے است درمیان ری وطبرستان کہ بغایت سرد سیر است۔ صاحبان رشیدی وبرہان وناصری وجامع وسراج وجہانگیری ہم ذکر این کردہ اند

مؤلف عرض کند کہ عجبی نیست کہ فارسیان نظر بر سرد سیری این موضع بدین اسم موسومش

گردد باشد پس بر سبیل مجاز متعلق بہ معنی اوّل باشد **(اردو)** ایک موضع کا نام بشم ہے جورے اور طبرستان کے درمیان واقع ہے۔ مذکر

(۴) بشم۔ بقول سروری بحوالۂ جہانگیری بفتح شین ملول صاحبان جہانگیری و برہان و رشیدی و ناصری و جامع ہم ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج فرماید کہ لغت عرب است بمعنی ملول شدن **مؤلف** عرض کند کہ چنان است بلکہ صاحب منتخب گوید کہ بفتحتین در عربی زبان بمعنی ستوہ آمدن از چیزی است یعنی عاجز آمدن پس خیال ما بر خلاف خان آرزو است کہ این را مختص دانیم بمعنی فوق الذکر کہ من وجہ با معنی ستوہ تعلق دارد و قول سروری و ناصری و جامع کہ از اہل زبانند معتبر تر از وست **(اردو)** ملول بقول آصفیہ عربی۔ رنجیدہ۔ غمگین۔ اداس۔ اندوہگین۔

(۵) بشم۔ بقول سروری بحوالۂ جہانگیری بفتح شین معجمہ بمعنی ناگوار صاحبان جہانگیری و برہان و ناصری و جامع ہم ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج فرماید کہ لغت عرب است بمعنی ناگوار شدن **مؤلف** عرض کند کہ بقول منتخب در عربی زبان بمعنی ناگوار شدن طعام است پس استعمال فارسیان بمعنی مطلق حاصل بالمصدر کہ ناگواری است بر سبیل تفریس میتوان گرفت و قول محققین اہل زبان، عنقا را شاید **(اردو)** ناگوار بقول آصفیہ اجیرن۔ خلاف طبع۔ مکروہ۔ ناپسند خاطر (زکی ؎) مرگ تری ناگوار زیست تری تجھ بار ہے تیرے لئے اے زکی دوست دعا کیا کریں ہے۔

(۶) بشم۔ بقول جہانگیری با اوّل مفتوح و ثانی زدہ ملحد و بی دین را نامند (حکیم سوزنی ؎) بشمے کہ بہ رسول خدا افترا کند ہے با آل او ندیم سگالے مرا کند ہے صاحبان رشیدی و ناصری و جامع و سراج ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی پنجم باشد کہ ملحدی و بی دینی ناگوار

خاطر دیندار است (اردو) ملحد دیکھو (بد دین)۔

بشماق بقول برہان در ملحقات پای افزار صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ این را بدینمعنی لغت فارسی زبان گفتہ **مؤلف** عرض کند کہ در پیروی ملحقات برہان سکندری خوردہ بشمق بمعنی نعل لغت ترکی است و باشماق ہم کہ صاحب کنز ذکر ہر دو کردہ و صاحب لغات ترکی بشمق را آوردہ باشد حال فارسیان بتصرف خفیف بطور تفریس استعمال این کردہ باشند و تصرف چندین نباشد کہ در رسم الخط تبدیل کنند (اردو) دیکھو افرازپا۔

بشمخ بقول ملحقات برہان بروزن برزخ (۱) نام دعائے است صاحب ہفت بمعنی مطلق دعا گوید و صاحب انند می فرماید کہ لغت فارسی است بفتح اوّل و ثالث نام دعائے بزبان سریانی انجیل و توریت و عام آنست کہ (۲) بمعنی بزرگوار است و بکسر اوّل بہ تنوین مکسورہ حرف چہارم (۳) بمعنی ای پروردگار صاحب انند نقل عبارت (مؤید الفضلا) مطبوعہ مطبع نولکشور برداشتہ و صاحب مؤید این را بدیل لغات فرس نگاشتہ ولیکن در دیگر نسخ قلمی مؤید ذکر معنی اوّل است و بس بخیال **مؤلف** کہ تصدیقش رزدشتان معاصری کند لغت سریانیست بمعنی سوم کہ در آغاز بر یک دعا می گویند و فارسی زبان نیست از بنجاست کہ محققین اہل زبان (یعنی جامع و ناصری و سروری) این را ترک کردہ اند (اردو) (۱) انجیل و توریت کی دعا کا نام ہے جو سریانی زبان میں ہے اور مطلق دعا کو بھی کہتے ہیں (۲) بزرگوار (۳) اے پروردگار۔

بشمشیر در آمدن مصدر اصطلاحی بقول بحر بمعنی کشتہ شدن **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است معاصرین عجم اگرچہ بہ زبان ندارند ولیکن غلط نمی دانند از قبیل (بقلم در آمدن) کہ بمعنی

نوشته شدن مستعمل است (اردو) قتل ہونا۔ مارا جانا۔ تہ تیغ ہونا۔

بشمه بقول سروری بحوالهٔ شرفنامه بوزن چشمه پوست خام که آنرا سرم نیز گویند صاحب جهانگیری فرماید که با اوّل مفتوح و ثانی زده (۱) پوستی که دباغت نکرده باشند و (۲) دانهٔ که بر هیئات عدس سیاه رنگ و براق باشد و در دواهای چشم بکار برند و آنرا چشمک و چاکسو هم نام است صاحب برهان بذکر هر دو معانی بالا فرماید که بعض این را لغت عرب گویند صاحبان جامع و سراج هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که بر شبه صراحت کافی با بیان ماخذ کرده ایم که این اصل است و بشبه که گذشت مبدّل این (اردو) دیکھو بشبه کے دوسرے اور تیسرے معنے۔

بشن بقول سروری بروزن جشن (۱) بدن را گویند (انوری ۵) وه که برخی ز پای تا سر اوژ بشن و بالای چون صنوبر او ژ صاحب جهانگیری باستناد همین شعر انوری بمعنی (۲) قد و بالا گوید صاحب برهان بفتح اوّل و ثانی بذکر هر دو معنی بالای فرماید که (۳) سر و بدن و اطراف هر چیز را هم گویند صاحب ناصری گوید که بمعنی قد و بالا و اندام و بدن آدمی و فرماید که بمعنی بر و سینه اصح است که از شهیر ازیان مکرر شنیده شد که در مقام برهنگی و گرسنگی گفته اند که نه بشنم پوشیده و نه شکمم سیر است صاحب غیاث که از علماء معاصرین عجم بود می فرماید که بالا و تن و اندام مردم تا جائیکه جامه پوشیده می شود و بشن و بر همه اندام است۔ خان آرزو در سراج بذکر معانی بالا گوید که از (بشن و بالا) که داخل سند است موی کاکل مراد است پس بدون نون باشد و به بای فارسی بود **مؤلف** عرض کند که سبحان الله از پارسی زبان ذوق خوشی داری و لیکن سنجی شهرتی از بنجاست کیه (بشن و بالای) را که در سند واقع است بمعنی موی کاکل گرفته و معنی شعر را خوب فهمیده۔ در لغت فارسی زبان

در برابر سروری و ناصری و فدائی (صاحبان زبان) بحذف نون خوب اصلاحی کرده "آرے" این کار از تو آید و مردان چنین کنند" **مؤلف** حقیر نه بر مجرد اعتبار محققین اهل زبان این را بمعنی اوّل و دوم تسلیم می کند بلکه در معنی شعر انوری هم بشن و بالا را به تمثیل صنوبر مطابق می داند و نون را حذف نمی کند که اینقسم پیراستگی کار محققین نیست و بای فارسی را هم درین لغت جا نمی دهد که این قسم تصرف از موضوع ما خارج است - اعلم یا ایها المحقق که بژن به زاے فارسی گل سیاه را نام است فارسیان به تبدیل زای فارسی باشین معجمه چنانکه باز گونه و باشگونه بشن کردند و اسم جامد قرار دادند برای جسم خاکی که معنی اوّل است و معنی دوم مجاز آن و حقیقت معنی سوم جزین نباشد که صاحب برهان تعریف خوشی نکرد از سر تا پا همه بدن و اعضا را بشن گویند و این داخل معنی اوّل است و معنی سوم را بر مجرد قول برهان بدون سند استعمال تسلیم نه کنیم و اگر پیش شود آنرا هم مجاز معنی اوّل دانیم وای بر ناصری که صاحب زبانست و این را مخصوص کند با بر و سینه و سندی که از مقوله گدایان پیش می کند در معنی آن تن بهتر از بر و سینه می نماید (فتاملوا یا ایها الناظرون) **(اردو)** (۱) بدن مذکر (۲) قد مذکر (۳) ہر چیز مکمل - مؤنث -

بشنید بقول غیاث بکسر اوّل و فتح شین معجمه و سکون نون و فتح بای پارسی نوعی از سرود هندی است مثل (دهرپد) و صاحب انند همنوای اوست و این قدر اضافه بر و کند و اجمال صاحب غیاث را بصراحت می فرماید که لغت فارسی است **مؤلف** عرض کند که همین است (ایجاد بنده اگرچه گنده) و همین است حق تحقیق که حقیقت جویان را در غلط می اندازد - همانا این لغت سنسکرت است بقول ساطع ترانه که برای وشنو می سرایند - بشن بلغت سنسکرت خدائی را نام است که خود را بصورت نگهبان جلوه گر کرده و بدین معنی حال و شان و جاه و منزلت و سرود پس آهنگی را که به حمد خدا می سرایند آن را بر همان

بشنپ گویند و فارسیان استعمال این نکرده اند و محققین اهل زبان این را نیاورده (اردو) بشنپد بقول آصفیه - ہندی - اسم مذکر - حمد کا گیت - بشن کی تعریف کا گیت ایک قسم کا ہندی راگ جیسے دھرپد آپ نے پد کی نسبت فرمایا ہے کہ سنسکرت میں گیت کو کہتے ہیں -

بشنج بقول سروری بحوالہ نسخۂ میرزا بوزن شکنج (۱) تابش روی و بحوالہ نسخۂ سامی فی الاسامی گوید کہ (۲) خشکی کہ بر روی افتد کہ بعربی کلف خوانندش و فرماید کہ این بصحت اقرب است از قول میرزا صاحب جہانگیری می فرماید کہ طراوت رخسار و آبروست صاحب رشیدی بذکر معنی اوّل نقل معنی دوم بحوالہ سروری کردہ گوید کہ سیاہی روے صاحب برہان معنی دوم را بکسر اوّل گوید و معنی اوّل را بفتحتین صاحب ناصری نقل نگار ہر دو معنی بحوالہ برہان و گوید کہ در فرہنگ ہا ہمچنین است و ہکذا صاحب جامع و خان آرزو در سراج می طراز د کہ تحقیق آنست کہ بمعنی دوم بکسر و بمعنی اوّل بفتح باشد **مؤلف** عرض کند کہ چرا نباشد کہ این تحقیق حصہ تست اگرچہ نقل برہان کردۂ و بہ حقیقت پی نبردۂ حق آنست کہ شنج اسم جامد فارسی زبان است بالفتح بمعنی شکستگی و ناہمواری و بالضم نوعی از صدف و کلف و در عربی زبان بقول منتخب گنبدہ روی یعنی سیاہی و سرخی کہ بروی ظاہر شود پس معنی لفظی بشنج ما بای موحدہ چیزی کہ شنج دارد و کنایہ از روی کلف دار و خشک دار و این در حقیقت مرضی است کہ از حدت سودا بر جلد ظاہر میشود و اکثر بر روی کہ قطع نظر از سرخی سیاہی مائل) ناہمواری جلد و تابشی ہم ازان سر زند از ینجاست کہ صاحب سروری معنی دوم را اصل قرار می دہد و معنی اوّل را مجاز آن و جا دارد کہ برای معنی اوّل از معنی دوم شنج ما خذ گیریم اندرینصورت باید کہ بضم شین خوانیم و بہر دو معنی فتح اوّل مہم است کہ بای موحدہ ہمیشہ مفتوح باشد کہ آن در حقیقت مخفف کلمہ با است با ی حالی فتح و کسرہ اوّل متعلق

به محاوره و زبان است که از اهل زبان شنوری این را بالکسر گفته و صاحبان ناصری و جامع در معنی اول بفتح اول گرفته اند و این اختلاف چیزی نیست جزین که تصرف لسانی منجر بمقامات (اردو) (۱) منه کی چمک آب و تاب۔ مؤنث (۲) کلف بقول آصفیه عربی۔ اسم مذکر۔ چهره کی چهائیاں و سیاه دهبے جو خون کی گاڑ کی وجه سے منه پر هوتے هیں

بشنجه بقول جهانگیری (۱) دست افزاری مرجلاهنگان را که بدان اهارها برتان بکشند و بقول بعض گوید که (۲) اهاری باشد که برتان بمالند و آنرا صلب خوانند (نظامی ۵۲) بشنجه روی و ارزق چشم و اشقر ۵ سزاوار خم گل نی خم زر ۵ (قریع الدهر ۵۲) تار و پود مراد من نشود ۵ بافته بی بشنجه ۵ لطفت ۵ صاحب رشیدی نقل نگارش صاحب برهان گوید که بروزن شکنجه و نسبت معنی اول صراحت مزید کند که آن دسته گیاهی باشد مانند جاروب برهم بسته و ذکر معنی دوم هم کرده صاحب ناصری همزبانش و بهر دو معنی بکسر تین گفته و صاحب جامع بفتح و کسر دوم خان آرزو در سراج می طراز د که بکسر تین و نون است **مؤلف** عرض کند که بی صراحت ماخذ این دعوی مجرد را بی دلیل دانیم حقیقة این لفت مرکب است از لفت گذشته یعنی بشنج و های نسبت یعنی چیزی که نسبت دارد با بشنج بمعنی دوش و کنایه از آهنی و اهاری که جلاهگان برتان می مالند تا سخت شود و جلائی در و پیدا شود چنانچه آب روی مردم و طراوت آن پس معنی دوم اصل است و معنی اول مجاز آن که آله را هم به همین نام موسوم کردند که بواسطه آن اهار برتان می ریزند محققین بالانسبت آن تعریف خوشی نکرده اند که دسته گیاه مانند جاروب گفته معلوم می شود که این آله را مشاهده نکرده اند درین روزها از موهای سخت و کلفت سیاه بشنود شاید در زمانه سلف همین کار از خس و گیاه می گرفته باشند بالجمله موهای سخت را جمع کرده یک سر او ۵ چوب یا عاج متحکم کنند و آن دسته را ماند تا مجموعه آن پریشان نه شود و از طرف دیگر

کارگیرند مثلاً رنگ سازی کنند ما اهار یا روغن بچیزی رسانند که تار تار باشد تا بوسیلهٔ این مواد در هر تار اثر آهار یا روغن می رسد و جولاهگان هم همین قسم آله درست کنند که بواسطهٔ آن آهار در تان داخل می کنند تا هر رشتهٔ تان بواسطه دسته موها اهار گیرد و همین آله را در اردو کوچی و در انگلیسی زبان برش نامند۔ پس ماخذ متقاضی آنست که این را بکسر اوّل و فتح دوم خوانیم و اختلاف اعراب بیان کردهٔ محققین بالا تصرّف لب ولهجه مقامی دانیم۔ مخفی مباد که از هر دو سند بالا کلام نظامی را متعلق به لغت گذشته یعنی بشنج دانیم بزیادت های نسبت و کلام قریع الدهر را متعلق به معنی دوم این فتاقل

(اردو) (۱) وہ کوچی (مونث) یا بڑا برش (مذکر) جسکے ذریعہ سے جُلاہے تانے میں اہار لگاتے یا چھڑکتے ہیں (۲) دیکھو اہار۔

(الف) **بشنجیدن**	(الف) بقول موارد۔
(ب) **بشنجین**	بمعنی پاشیدن و ریختن

وفرماید که مضارع این بشنجد (استاد لبیبی ؎)

بخنجر همه تنش انجیده اند ز بر خاک خونش بشنجیده اند

صاحب نوادر گوید که بالکسر و فتح دوم و کسر جیم تازی است و به بای فارسی نیز آمده۔ و هر دو محقق بالا می فرمایند که در مصرع ثانی سند لبیبی کلمهٔ بر بمعنی علی را ناچار بسکون باید خواند در نصیورت اگرچه سکته می شود ولیکن این قسم سکته در کلام قدما بسیار واقع شده صاحب ناصری بر ذکر (ب) فارسی و فرماید که بالکسر بمعنی پاشیده و فرماید که بر این قیاس بشنجد بمعنی بپاشد و بشنج امر است بپاشیدن و (الف) مصدر است و می طراز د که این لغت در دری مستعمل و اهل تبرستان بسیار استعمال کنند و بجای جیم هم آمده که مخفف است چنانکه گویند آب کاسه را بشن یعنی بپاش و بریز۔ صاحب انند نقل نگارش صاحب رشیدی نسبت (ب) می طراز د که بمعنی پاشیده شده و (بشنجیده شد) یعنی پاشیده

شد و (بشنجیده شود) یعنی پاشیده شود وخان آرزو در
سراج بذکر قول رشیدی گوید که بدون با بمعنی پژمرده
شده وافتاده ولغزیده و درین صورت لازم خواهد
بود نه متعدی بمعنی ازهم پاشیده لیکن اغلب که شنجیده
است بدوشین. **مؤلف** عرض کند که ما چه
می گوئیم وطنبوره چه می سراید. نمیدانیم که خان آرزو
از موضوع خود چرا پای بیرون می نهد و نمیداند
که تحقیق مصدر شنجیدن درپیش است و (ب) اسم
مفعول اوست وشنجیدن بدوشین بمعنی لغزیدن
مصدری است جداگانه که بجایش می آید. هیچ
نفهمیدیم که مقصودش ازارشاد (اغلب که شنجیده
است بدوشین) چیست وحاصلش جزین نباشد
که شنجیدن یعنی (الف) اصلا مصدری نیست
(اعلم یا اخی) که شنجیدن وشنجیده بدون موحده
نیامده ومعنی لغزیدن راکه متعلق بمصدر شنجیدن است
و بدون موحده به دوشین معجمه می آید ازین
مصدر زیر تحقیق هیچ تعلق نیست وانچه همین مصدر
به بای فارسی می آید مبدل این است به تبدیل موحده
بابای فارسی چنانکه تب وتپ واسم مصدر این
همان بشنجه که بمعنی آش وافراز جلاهگان گذشت
پس فارسیان های هوز را به ستمانی بدل کردند چنانکه
شاهگان وشایگان وعلامت مصدر دن
در آخرش مرکب کرده مصدری وضع کردند که
معنی لفظی این همان افراز جولاهگان را بکار
بردن که بواسطه آن آش در تان پاشیده می شود
وبمجاز بمعنی پاشیدن مستعمل شد (اگر تحقیق را هوس
است همین قدر بس است) وانچه این را لازم
قرار می دهی غور بمعنی نکرده وازسند استادلبیبی
نخورده وانچه صاحبان موارد ونوادر در بیان
سکته مصرع دوم سند لبیبی سخن سرائی کرده اند
نسبت آن عرض می شود که در اکثر کتب لغات مصرع
دوم ش راچنین یافته ایم و صاحب ناصری هم همین
طور نقل کرده اعنی (ع) بران خاک خونش بشنجیده
اند پس نقل سند به هر دو محققین بالا بحذف الف

ونون بدست آمدہ باشد تحریف خطاط بیش نباشد وکمی تلاش حقیقت جویان خندہ برلبش کہ (بران خاک) راکاتبش (برخاک) نوشت وہر دو بیچارگان را ضرورت سکتہ لاحق شد کہ مرضی است ملکہ خدا ایشان رابیامرزد۔ بالجملہ حالا سکتہ باقی نماند وانچہ صاحب ناصری بشنخ را امر بباشیدن نوشتہ عرض می کنیم باد کہ حاشا بلکہ امر حاضر بشنیدن است وانچہ می فرماید کہ بحذف جیم ہم آمدہ نسبت آن عرضہ می دہیم "لاواللہ" بلکہ حذف جیم مخصوص است برای بشنخ کہ سوقیان عجم در اکثر الفاظ حرف آخر حذف کردہ میگویند وصاحبان ادب در نوشت وخواند از اتباع شان بپرہیزند این تخفیف صورت است دیگر ہیچ کہ بشنخ را بشن گویند وایشان را ایشا وازین سبب ولہجہ لازم نمی آید کہ بشنیدن را بشنیدہ وباشنیدن وبشنیدہ ہم خوانیم (اردو) چھڑکنا۔

بشند بقول جامع بادو کسر دو بوزن ترنگ آلتی مانند کلنگ کہ بدران دیوار سوراخ کنند و کلنگ و (۲) اسکنہ و تیشہ نجاری و بنائی را گفتہ اند **مؤلف** عرض کند کہ اگرچہ ہمہ محققین فارسی زبان ازین لغت ساکت اند ولیکن باعتماد قول صاحب جامع کہ صاحب زبان است این را معتبر دانیم واسم جامد فارسی زبان خوانیم معاصرین عجم تصدیق وجود این لغت کنند واین آہنین بیرم منحصری است کہ نقب زنان بکار می برند وبر زبان شان آلہ النقب است وتیشہ بنائی ہم ہمان است کہ بنایان ہم ازہمین آلہ برای سوراخ دیوارہا کار گیرند وبمعنی دوم استعمالش برسبیل مجاز باشد کہ برمہ ہم سوراخ کند در چوب چنانکہ بشند در دیوار کہ تعریفش براسکنہ کردہ ایم پس در تعریف بالا تیشہ نجاری متعلق است بہ اسکنہ وتیشہ بنائی متعلق بہ بشند (اردو) (۱) آلہ نقب۔ نقب کا آلہ۔ وہ مختصر سا تیل جسکی ایک جانب تیز نوک ہوتی ہے اور دوسری جانب

پھیلا ہوا سر جسکو نقب زن سینہ پر جما کر دوسری جانب سے دیوار میں سوراخ کرتے ہیں صاحب آصفیہ نے سبل پر فرمایا ہے مذکر آلہ نقب زنی ہماری رائے میں یہ تعریف قابل غور ہے (۲) برمہ دیکھو اسکنہ۔

پشنزہ بقول جہانگیری باول مضموم بشانی زدہ و نون مکسور و زای منقوطہ مفتوح چنگال را

بشنزہ گویند کہ ازنان تنک و خرما سازند (بسحق اطعمہ ۵) من بمالم بپای بشنزہ در روئے

گویم از دست زخم بریان داد ؛ صاحب ناصری این را بہ زای فارسی آوردہ و فرماید کہ بانان تنک و خرما روغن ہم شریک کنند و بیک دیگر بمالند و بخورند و ہمان کلام اسحق اطعمہ را بسند خود آوردہ کہ در ان اقل بشنزہ بہ زای فارسی است۔ صاحب برہان بہ زای فارسی آوردہ می فرماید کہ بر وزن مضمضہ ہم آمدہ صاحب رشیدی ہم این را بہ زای ہوز آوردہ فرماید کہ بشنزہ بہ ستمانی چہارم ہم بہ ہمین معنی می آید و صاحب جامع مقدمہ برہان و خان آرزو در سراج بذکر اقوال محققین بالافیصلہ تحقیق برین کرد کہ این بحذف ستمانی مخفف بشنیزہ است کہ می آید **مؤلف** عرض کند کہ اصل لغت یعنی اسم جامد فارسی زبان بشنزہ بہ زای فارسی است کہ تصدیق این از معاصرین عجم میشود و این مبدل آن کہ زای فارسی بہ زای ہوز مبدل میشود چنانکہ ژند و زند و انچہ بزیادت ستمانی می آید مزید علیہ این چنانکہ بست و بیست کہ در وسط کلمہ ہای زاید می آید ہمین قدر است حقیقت این اسم جامد فارسی قدیم و انچہ بہ تای فوقانی عوض نون و رای مہملہ عوض زای ہوز گذشت مبدل انیست و ما ہمانجا اشارہ این کردہ ایم خان آرزو کہ بالعکس این بشنیزہ را اصل و این را مخفف داند خلاف حقیقت است و تصدیق دعوی ما از لغت اصلی بشنزہ می شود و پشنیزہ بہ زای فارسی با ستمانی یا مہملہ (اردو) ایک شیریں غذا کا نام فارسی میں بشنزہ ہے جو روٹی اور

کھجور اور گھی سے بنائی جاتی ہے۔ مؤنث۔

بشنگ بقول برہان بکسر اوّل وثانی وسکون نون وکاف آلتی کہ سرش مانند کلنگ دراز کہ بنایان بدان دیوار را سوراخ کنند واسکنہ راہم گویند صاحبان انند وناصری ومؤیّد ہم ذکر این کردہ اند

مؤلّف عرض کند کہ مبدّل ہمان بشند است کہ گذشت دال ہملہ بدل شد بہ کاف فارسی چنانکہ دروغ وگروغ وپرند وپرنگ دیگر ہیچ ہمین لغت بہ بای فارسی ہم می آید کہ آن مبدّل این است (**اردو**) دیکھو بشند کے دونوں معنے۔

بشنو بقول مؤیّد (مطبوعہ مطبع نولکشور) ای بوکن ودر دیگر نسخ قلمی بجای این (بوی شنو) را بہ ہمین معنی نوشتہ **مؤلّف** عرض کند کہ قطع نظر ازین اختلاف کہ نتیجہ ہر دو یکی است عرض می شود کہ ما از مصدر شنودن کہ بمعنی بوئیدن ہم می آید خبر داریم واز موحدہ زائدہ ہم واقف کہ در اوّل افعال می آید ولیکن علما وفضلا شاید بی خبر اند ازینجاست کہ صاحب (مؤیّد الفضلا) از برای تائید شان امر حاضرش را بیان کردہ است شکرانۂ او بذمّۂ اوشان است وانچہ معنی (سماعت کن) و(ہجوم کن) را ترک کردہ است نسبت آن خیال بندہ ہمین است کہ خود او از دوم خبر ندارد واز اوّل فضلا را خبر دار می پندارد البتہ یک چیز نازکی است کہ ہمدرینجا قابل عرض می دانیم یعنی مقنّنین فارسی زبان شنود را امر حاضر و(شنود) را مضارع شنیدن میدانند وما عرض می کنیم کہ (شنیدن) کامل التّصریف نیست ومضارع وامر حاضر این نیامدہ وانچہ شنو وشنود بر زبان است مضارع شنودن است کہ کامل التّصریف آمدہ تسامح مقنّنین است کہ از حقیقت خبر ندارند وحقیقت جویان را بہ مؤیّد الفضلا می سپارند حاصل این است کہ این امر حاضر مصدر شنودن

است بهمه معانیش که متصل این می آید با موحدهٔ زائده (اردو) سونگھ۔ دیکھو بشنودن۔

بشنودن بقول بحر بکسر اوّل و واو معروف بمعنی شنیدن و فرماید که کامل التصریف است و مضارع این بشنود **مؤلّف** عرض کند که موحدهٔ اوّل جزو کلمه نیست بلکه زائد است و اصل این مصدر شنودن است که بجای خودش می آید یعنی (۱) شنیدن یعنی گوش کردن و (۲) بوئیدن و (۳) هجوم نمودن و جمعیت کردن و (۴) شناوری کردن۔ پس استاد واجب التکریم ما را بخشد که تا مع اوست و ذکر این با بای زائده در اینجا کردن و دیگر معانی را گذاشتن نقصان حقیقت جویان کند (عفی الله عنه) ولیکن ذکر این با اتصال لغت گذشته لطفی دارد تا حقیقت جویان (بشنو) انتظار ردیف شین معجمه نکشند (اردو) (۱) سُننا (۲) سونگھنا (۳) ہجوم کرنا۔ جمع ہونا۔ (۴) تیرنا۔

بشنو دیا نشنو دمن گفتگوئی می کنم مثل صاحبان خزینة الامثال و امثال فارسی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند که مثل نیست بلکه مقوله ایست و لفظ کس از اصل مقوله ترک شد که بزبان فارسیان الی الان است (کس بشنو دیا نشنو دمن گفتگوئی می کنم) همانا این مصرعی است بروزن (چار مستفعلن) فارسیان چون کسی را ناسخن شنو نبیند و خواهند که بحق او موعظت و پند و نصیحت باز نیایند اوّل این مصرع را می خوانند و آخر بندی و نصیحت (اردو) میاں کوی سُنے یا نہ سُنے ہم تو کہے جائینگے" یہ مقولہ ہے اہل دکن کا جو بالکل ترجمہ ہے فارسی مثل کا۔

بشنو صدای توپ را مثل۔ صاحب خزینة الامثال ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند که برادر این مثل نباشد بلکه مقوله ایست که فارسیان بحق کسی گویند که از بد اعمالی خود خبر ندارد و شهرتی که ازان گرفته تگذ کند مقصود آن همین قدر است که شهرت بد اعمالی

ہای تو مانند صدای توپ بلند است اگر می خواہی بشنو و خبردار شو و اصلاح اعمال خود کن (اردو) دکن میں کہتے ہیں کہ آپکے بداعمالیونکا ڈنکا بج رہا ہے یعنی اگر تمہارے کہنے کا تم کو اعتبار نہیں ہے تو خود سن لو۔

بشنیز بقول سروری بشین معجمہ ونون بروزن برخیز۔ بوی مادران باشد کہ آنرا برنجاسف نیز گویند صاحبان برہان وناصری وجامع ہم ذکر این کردہ وہر دو آخر الذکر می فرمایند کہ بہای ہوز آخرہ ہم آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ حقیقت این برارطیسا گذشت و آسان تر است کہ اسم جامد فارسی زبان دانیم مگر ماخذ این انچہ بقیاس ما قرین است این است کہ مخفف بشنیزہ کہ بہمین معنی می آید بہ حذف ہای ہوز باشد صراحت ماخذش ہمدرانجا کنیم (اردو) دیکھو بشنیزہ۔

بشنیزہ بقول برہان ورشیدی بدیل بشنزہ) وہفت وسروری (ا) ہمان بوی مادران مرادف بشنیز کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ بخیال ما موحدہ اوّل زائدی نماید وشنیزہ بہای نسبت در آخرش بمعنی منسوب بہ شنیز وشنیز مخفف شونیز وشونیز لغت فارسی است یعنی سیاہ دانہ وحب السودا کہ بہندی کلونجی نامند (اردو) (ا) دیکھو ارطیسا (۲) دیکھو بشنزہ۔

تند بوکہ بحث کاملش بجایش می آید پس فارسیان برنیاوند ہای نسبت در آخرش (بوی مادران) یعنی ارطیسا را نام نہادند نظر بہ تندی بویش وصراحت کافی برارطیسا مذکور شد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال وانچہ ہمین لغت (۲) یعنی بشنزہ آمدہ حقیقتش را ہمدرانجا بیان کردہ ایم وصراحت ماخذش ہم

بشنین بقول برہان وناصری بضم اوّل بروزن گلچین گلیست در مصر وآن مانند نیلوفر پیوستہ در میان آب می باشد گویند ہر صباح سر از آب بری آورد وشام تہ آب فرو می رود وساقی دارد بی برگ وبزرگی غورہ خشخاش می شود وتخم آن سفید ودر عطریات بکار برند وازاں

روغنی سازند بجهت علت سرسام و بیخ آن مقوی باه است - صاحبان جامع و انند هم ذکر این کرده اند صاحب سوا را لسبیل گوید که عربان همین را بکسر موحده و نون معرب کرده اند صاحب محیط باعراب معرب ذکر کرده فرماید که یونانی لوطوس نامند و اهل مصر عرائس النیل - در دیار مصر کثیر الوجود و آن بناتیست شبیه به نیلوفر که در جوف آب می روید و هر قدر که آب بلند می شود سر آن از آب برمی آید و سر آن مانند کوزهٔ خشخاش و بزرگتر ازان - اهل مصر دانهای آن را خشک و آرد کرده نان می پزند و بیخ آن مانند شلجم و سیب و به و آن را پیاردن نامند و خام و پخته آنرا می خورند بالجمله سرد در دوم و تر در اول سوم و در جمیع افعال مانند نیلوفر و بقول گیلانی دران قوت محلله باشد و تحلیل ریاح و رطوبات مرخیه معده کند و منافع بسیار دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند که صاحب مخزن این را بصورت لغت عرب نوشته اند درین صورت استعمال فارسیان به تصرف در اعراب مغربی را ماند ولیکن قیاس ما قول صاحب سوا را لسبیل را می پسندد و انچه صاحبان پابند لغات فرس این را مثل لغات فارسی جا داده اند باصراحت صاحب انند که لغت فارسی گوید متقاضی آنست که ما این را مرکب دانیم بالغت بشن که بمعنی سراپا و بدن است ویا و نون نسبت و کنایه از گلی که سراپا درخت است یعنی برگ ندارد و بشکل نبات است (**اردو**) نیلوفر سے شبیه ایک پھول جس کا وطن مصر ہے جسکو فارسیوں نے بشنین کہا ہے بالضم اور عربوں نے بالکسر اس کی تعریب کی ہے افسوس ہے کہ اسکا متعارف نام معلوم نہ ہو سکا - مذکر -

بشو بقول موارد بمعنی ترجمه کن دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و ادعای صاحب موارد بدون سند تعجب خیز است وضع لغت متقاضی آنست که موحده را زائد گیریم و شو را امر حاضر

شودن دانیم که بمعنی شدن می آید و مقنین فارسی زبان آنرا امر حاضر شدن خیال می کنند و نمی دانند که شدن مخفف شودن است و شود هم مضارع همین شودن نه شدن - مخفی مباد که ماخذ مصدر شودن را همین جا ذکر می کنیم تا حقیقت جریان در انتظار ردیف شین معجمه نباشند اسم مصدر این شود بضم اول وسکون واو و دال است و مخفف آن شد بالضم و هر دو در فارسی زبان بمعنی رفت و گذشت (هکذا فی البرهان) پس فارسیان علامت مصدر ودن را بر هر دو زیاده کردند واز دو دال مهمله یکی را حذف کرده دو مصدر وضع کردند یکی شودن و دیگرے شدن که معنی حقیقی این رفتن و گذشتن و بمجاز واقع شدن هم تکمیل بحث این بجای خودش کنیم و در اینجا همین قدر کافی است که این هر دو مصادر اصلا بمعنی ترجمه کردن نیامده پس اگر بائے زائد در اول امر حاضر شودن زیاده کنیم معنی (ترجمه کن) نیست و نباشد صاحب موارد سکندری خورد و نمیدانیم که مقصودش چیست و غیر از انکار قولش چاره نیست و بار ثبوت بر ذمه مدعی است

(اردو) دیکھو شدن اور شودن یہ اُس کا امر حاضر ہے -

بشوتن بقول سروری بشین معجمه و تا بوزن نمودن (ا) نام برادر اسفندیار و بحوالهٔ نسخهٔ وفائی گوید که (۲) بمعنی بوزنه - صاحب برهان بذکر هر دو معنی می فرماید که بفتح وکسر اول هر دو آمده صاحب ناصری بذکر معنی اول می طراز د که همان برادر اسفندیار و پسر گشتاسب شاه درعقل و دانش واخلاق پسندیده مشهور و معروف بود و بالمعنی وزارت اسفندیار می نمود (فردوسی ۱ بشه گفت یزدان گوای من است ۲ بشوتن درین رهنمای من است ۳ و می فرماید که معنی لفظی این (تن خود را بشوی) و ذکر معنی دوم نکرده صاحب جامع ذکر هر دو معنی کرده - خان آرزو در سراج

ذکر این بکسر اوّل و واو مجهول و فوقانی مفتوح کرده منقل
هر دو معنی بالا گوید که غالب که بمناسبتے نام برادر اسفندیار
کرده باشند **مؤلّف** عرض کند که برادر - این قیاسی
است بسیار آسان ولیکن از ماخذ این چه می فرمائی
بنده عرض می کنم که معنی اوّل اصل است و مرکب
از بش که بمعنی ناقص و ناتمام بر معنی پنجش گذشت و
تن بمعنی بدن و واو زائد درمیان دو کلمه چنانکه
قاعدهٔ فارسی است چنانچه تنومند و برومند که بمعنی
تن مند و برمند آمده پس بشوتن بمعنی حقیقی - ناتمام
و ناقص در خلقت کنایه باشد از بوزینه که آنرا انسان
ناقص الخلقت گویند که معز کامل ندارد و با وجود این
نقص خلقی بوزینه خیلی چالاک و هوشیار و این صفت
مسلّم پس برادر اسفندیار و پسر گشتاسپ را عجبی نیست
که از همین صفت چالاکی او بدین لقب موسوم کرده
باشند و جا دارد که نظر به استواری اعضایش بدین
اسم موسوم شده باشد که بش بند آهنی و غیر ذالک
را هم نام است که بر مفاصل صندوق و امثال آن
برای استوارش نصب کنند چنانکه بر معنی اوّلش گذشت
و واو زائد درمیان دو کلمه همان که بالا مذکور شد پس
معنی لفظی این استوارتن و هر عضو او بند آهنی
دارنده و خیلی استوار و خیال ما این است که این لغت
مرکب در محاورهٔ فارسی مستعمل و علم است برای آهنی
فارسیان - لقب نباشد بلکه اسم است برای موسوم
آنیست حقیقت این نازک خیالیان بر ترجمه
(بیان کرده ناصری) ریشخندی کنند اختلاف اعراب
نتیجه لب و لهجه مقامی است **(اردو)** (۱) بشوتن
اسفندیار کے بھائی اور گشتاسب کے بیٹے کا نام
ہے (۲) بندر بقول آصفیہ - ہندی - اسم مذکر -
بوزنہ - میمون - ایک جانور جو آدمی سے بہت
مشابہ ہے -

(الف) **بشور آمدن** مصادر اصطلاح -
(ب) **بشور آوردن** الف شور و غوغا کردن
و (ب) آماده و مجبور بر شور و غوغا کردن مخفی مباد
که الف متعدّی بیک مفعول است و (ب) بدو مفعول

(۳۴۵۵)

(ظهوری ؎) نمکین لبم ز دام بشور آمد و تلخ کرد است
زهر با دام و (دولہ ؎) لذت شهدم بهم هر گز
نمی آرد بشور و تلخ کام شکر کنج دهن افتاده ام و
(دولہ ؎) شکر شیرینی تلخم که بشور آورد است و کام
از چاشنی زهر تو لذت خیز است و (اردو) (الف)
شور و غوغا کرنا (ب) شور و غوغا پر آماده اور مجبور کرنا

بشوریدن بقول بحر بروزن نکوهیدن (۱)
نفرین کردن و (۲) دعای بد کردن و (۳) جوشیدن
و در غضب شدن و فرماید که بضم اول هم آمده
(کامل التصریف) و مضارع این بشور و صاحبان
موارد و برهان هم ذکر این کرده صاحب ناصری
بذکر هر سه معانی بالامی فرماید که با پژ و لیده در معنی
متناسب است و فرماید که شوریده - پریشان گشته
و جذبه یافته را گویند چنانکه سعدی گوید ؎ چنین
دارم از پیر داننده یاد ز که شوریده سر بصحرا نهاد و
خان آرزو در سراج می فرماید که بهر دو معنی اول
بسین مهمله هم گذشت و معنی شوریدن ازین باب
نیست **مؤلف** عرض کند که فدای اجمال تو
چرا نمی فرمائی که معنی اول و دوم مبدل (بشوریدن)
است چنانکه کشتی و کشتی و صراحت ماخذش هم در نجا
کرده ایم و معنی سوم مزید علیه شوریدن که در ردیف
شین معجمه می آید و اسم مصدرش شور و موجده در
اول این زائد باشد امید صراحت اجمال سراج المحققین
و شرح زائد از مقصود متن همین را نام است که کرده
ایم - صاحب ناصری غلط کند که این را با پژ و لیده
در معنی متناسب داند زیرا چه این مصدر لیست
و پژ و لیده افادهٔ معنی اسم مفعول کند و مصدر
پژ و لیدن من حیث اللفظ و المعنی با این
نسبتی ندارد و ذکر شوریده مثل اسم جامدی کند و نمیداند
که بر اضافی مطلق شوریدن های هوز زیاده کرده اند
که افادهٔ معنی مفعولی کند و سند شوریده از شیخ شیراز
همدرینجا پیش می کند و حفظ موضوع خود نمی
فرماید - عرض می کنیم که آن از مشتقات شوریدن
است که با ردیف شین معجمه تعلق دارد و سندش برای

این مصدر چرا (اردو) (۱) نفرین کرنا (۲) بددعا کرنا دیکھو (بسوریدن) (۳) دیکھو شوریدن۔	

بشوش بقول ہفت بحوالۂ قنیہ بکسر اوّل وضم شین منقوطہ بواو رسیدہ وشین منقوطہ زدہ مکاس کردن وریع ای تاخیر کردن در فروختن تا بہا زیادہ شود **مؤلف** عرض کند کہ سکوت ہمہ محققین فارسی زبان سیما سروری وناصری وجامع وبرہان ما را مجبور کند برین بیان کہ وضع لغت بلحاظ معنی تقاضای آن می کند کہ عربی دانیم یا ترکی ولیکن محققین عرب وترک ومعاصرین عجم ہم ازین مسالکت ونظر برین کہ محقق بانام ونشان پابند لغات فرس است می گوئیم کہ اگر سند استعمال این پیش کند بمعنی حاصل بالمصدر گیریم یعنی بی پروائی در بیع چیزی با امید گران بہائی حیف است کہ صاحب ہفت غیر مصدر را بمعنی مصدر نگاشت وبدون سند استعمال وحوالۂ محقق علم ادّعا برافراشت۔ اعتبار را نشاید (اردو) زیادتی قیمت کے لئے کسی چیز کی بیع میں تاخیر کرنا۔

بشول بقول سروری وبرہان بشین معجمہ بروزن رسول (۱) بمعنی گذارندۂ کار ہا صاحب برہان این را بکسر وضمّ اوّل ہم صحیح داند وصاحب ناصری بر اعراب کسر اوّل قانع **مؤلف** عرض کند کہ ماخذ این شَوَر ورای مہملۂ آخر بدل شدہ بہ لام چنانکہ چنار وچنال وموحدۂ اوّل زائد است واز ہمین اسم جامد مصدر (بشولیدن) وضع شد کہ می آید ومعنی حقیقی آن (۱) پریشان کردن و برہم زدن وبجاز (۲) درماندہ وتحیر نشستن و(۳) کار سازی وکار گذاری نمودن و(۴) دیدن و (۵) دانستن پس امر حاضر ہمین مصدر بشول است وبترکیبش با اسمی اسم فاعل ترکیبی می شود و ولیکن بدون ترکیب معنی فاعلی (متذکرۂ بالا) را سند استعمال باید کہ خلاف قواعد فارسی است و بر خلاف قواعد از برای تسلیم محاورہ۔ قول ہر سہ محققین را بدیدہ قبول کافی ندانیم کہ این ہر سہ پروای

قواعد نمی کنند و در عرض معانی لغات سکندر یهای خورند و عادت ایشان است که اکثر اسم فاعل ترکیبی را از مجرّد امر حاضر پیدا می کنند (اردو) بشولیدن کا امر حاضر اوس کے تمام معنوں پر شامل۔

(۲) بشول بقول سروری و برهان بروزن رسول بمعنی بیننده و داننده (ابوشکور ؎) کار بشولیکه خرد کیش شد ز سر تدبیر و خرد پیش شد ز صاحب برهان این را بضمّ اوّل و کسر اوّل هم صحیح داند و صاحب ناصری براعراب آخر الذکر قانع و صاحب جامع فرماید که اسم فاعل از بشولیدن مؤلف عرض کند که حیف است از اهل زبان که حقیقت این لغت برمعنی اوّلش ظاهر کرده ایم و بی پروائی محققین اهل زبان را هم همدرانجا عرض کرده ایم و همین یک سند ابوشکور نه سند ادعا بلکه سند بی غوری ایشان است که (کار بشول) درین شعر بمعنی (کاردان) است و اینمعنی اسم فاعل ترکیبی از ترکیب لفظ بشول بالفظ کار پیدا شد بس باستناد این مجرّد بشول را بمعنی فاعلی گرفتن کار ایشان و بعید از کار بشولی است که از قواعد زبان خود خبری ندارند (اردو) دیکھو بشولیدن اسی مصدر سے (کار بشول) اسم فاعل ترکیبی ہے۔

(۳) بشول۔ بقول سروری و برهان بروزن رسول بمعنی امر بگذاردن کار و دیدن و برهمزدن (حکیم اسدی ؎) نریما ببد شاد و گفتا مهول ز هی کارهای دگر بر بشول (اثیر اخسیکتی ؎) بر بند دست آسمان ببشول بنگاه جهان ز برزن زمین را ببر زمان انداز در قعر سقر ز صاحب برهان این را بضمّ و بکسر اوّل هم صحیح داند و گوید که یعنی بدان و ببین و کارسازی کن و برهم زن و پریشان کن و صاحب ناصری براعراب آخر الذکر قانع صاحب جهانگیری گوید که با اوّل مکسور و ثانی مضموم بمعنی ببین و بدان (انوری در هجو قاضی کیرنگ ؎) زرد گشت از فراق لقمه بشول ز

روی سرخ من ای سیاه و دل ؛ (اثیرالدین اخسیکتی ـ) خشمش انجاکه دادنامیه راگوشمال ؛ لقمه بشول
نکرد خار بیرزم رطب ؛ صاحب رشیدی همزبانش وی فرماید که درمعنی تامل است و فرماید که درمن ابیات
بشول بمعنی پریشان کننده مناسب تراست ـ صاحب جامع فرماید که امراز بشولیدن ـ خان آرزو در
سراج گوید که دربیت اخسیکتی بهیچ وجه معنی بهین وبدان درست نمی شود ودربیت انوری معنی
پریشان کننده اصلا راست نمی آید وفرماید که (لقمه بشول) لفظی مقرر معلوم می شود ومعنی آن ازین
نسخها خوب بوضوح نمی پیوندد وفرماید که انچه قوسی وصاحب برهان نوشته بمناسبت آن معنی دلو
میتوان گفت **مؤلف** عرض کند که سراج المحققین اینمعنی را روشن نکرد وبه بحث معنی شعر
از اصل مقصد کناره فرمود شک نیست که این امر حاضر مصدر بشولیدن است شامل برهمه معانیش که
می آید واز کلام حکیم اسدی تصدیق این معنی می شود وقاعدهٔ فارسی هم تائیدش می کند ودرماخذ این
باوصفیکه موحدهٔ اول زائد است اثیر اخسیکتی درشعر اول بشول را بشول گفته یعنی بای بشول را
جزو کلمه دانسته موحدهٔ دیگر بروزائد کرده عیبی ندارد که بی خبران ماخذ همچنین کارها کنند و
شک نیست که این سند از برای امر حاضر بشولیدن است انچه صاحب رشیدی درکلام انوری و
شعر دوم اخسیکتی بشول را بمعنی پریشان کننده گیر ونسبت آن عرض می شود که الحق انوری درکلام
خود (لقمه بشول) راکه اسم فاعل ترکیبی است بصفت روی سرخ خود آورده می فرماید که روی
سرخ من که (لقمه بشول) بود از فراق لقمه زرد شده است ومقصودش از (لقمه بشول) پریشان
کنندهٔ لقمه ازچاویدنش اندرینصورت بی غوری رشیدی است که مجرد بشول را بمعنی (پریشان کننده)
خیال کرد وامن معنی بدون ترکیبش باکلمه لقمه حاصل نمی شود ودرسند دوم اخسیکتی همان (لقمه بشول)

بزیادت یای مصدری (لقمه بشولی) است بمعنی چاویدگی لقمه که حاصل بالمصدر (لقمه بشولیدن) باشد و درین جا هم صاحب رشیدی از غور کار نگرفت که مجرد بشول در (لقمه بشولی) بمعنی پریشان کننده نیست و نباشد و بوجه یای مصدری - اسم فاعل ترکیبی هم باقی نماند - خان آرزو - اینقدر راست می گوید که در شعر دوم اخسیکنی - بشول بمعنی به بین و بدان مستعمل نیست و درست می فرماید که در بیت انوری بشول بمعنی پریشان کننده نباشد و لیکن خطای اوست که نخستین معنی اشعار را حل نکرد از انجا که (لقمه بشول) را نمی داند و (لقمه بشولی) را بر زبان نمی براند و انچه بمعنی دور می گیرد دور از عقل و بعید از تحقیق است - حقیقت جویان بدانند که این است طرز تحقیق محققین سلف و در اینجا همین قدر کافی است که سند انوری و سند دوم اخسیکتی برای معنی امر حاضر نیست (اردو) بشولیدن کا امر حاضر اسکے تمام معنوں پر شامل -

(۴) بشول - بقول سروری و برهان بروزن رسول بمعنی پریشانی و برهمزدگی (ابن یمین ؎)

بیان طره تو کردم ولیک دلم ؎ زبس بشول که دارد بکنه آن نرسید ؎ (فرید الدین عطار ؎) بدو گفتا که ای مرد فضولی ؎ من سرگشته را تا کی بشولی ؎ صاحب برهان این را بضم و کسر اول هم صحیح داند و صاحب ناصری همزبانش با اعراب آخر الذکر و صراحت مزید فرماید که بشولش بروزن نکوهش مصدر آنست و بشولیدن و بشولیده یعنی برهمزدن و برهمزده و پریشان کردن و پریشان شده - برین قیاس

مؤلف عرض کند که سروری خطای فاش کرد که کلام فرید الدین عطار را برای این معنی آورد شک نیست که در کلام ابن یمین بشول بمعنی حاصل بالمصدر بشولیدن است و لیکن در کلام عطار صیغهٔ واحد حاضر امر است بیای خطاب و هیچ تعلق بامعنی پریشانی و برهمزدگی ندارد و ناصری

ستم بالاستم می کند که بشولش را مصدر گوید اعلم یا اخی مصدر بشولیدن را حاصل بالمصدر ش یکی بشول است و دیگری بشولش. پس بشولش را مصدر بشول گفتن کار محققین اهل زبان نیست (اردو) پریشانی سے بنا ہوا

(الف) **بشولش** بقول سروری بشین معجمه و لام بوزن پژوهش یعنی برهمزدگی و پریشانی (عطا) صبح اگشتے نفس را در دهان ما کی رسید ای این بشولش در جهان تو و فرماید که بمعنی کارگذاری و بینندگی و دانندگی نیز صاحب برهان همزبانش و.....

(ب) **بشولیدن** بقول سروری بمعنی (۱) دیدن و (۲) دانستن و (۳) برهمزدن و پریشان کردن و (۴) گذاردن کار (بهرامی) فلک در بشولیدن کار اوست ما تو بنشین و بگذار بستان زود دست تو صاحب موارد بذکر هر چهار معنی بالا گوید که (۵) در مانده و متحیر نشستن نیز و بامعنی چهارم - کارسازی نمودن هم نوشته - صاحب بحر بهر پنج معانی بالا این را کامل التصریف گوید و مضارع این بشولد صاحب برهان بهر پنج معانی بالا گوید که بکسر و فتح اول هر دو آمده و صاحب بحر بهر سه حرکات اول آورده و صاحب نوادر بذکر معنی سوم می فرماید که لغتی است در شولیدن با جمیع مشتقات و بباء فارسی هم آمده و صاحب مؤید می طراز د که بمعنی بشولیدن است کذا فی الشرفنامه و هم بحوالهٔ آن گوید که شولیدن بمعنی متحیر و درمانده نشستن اصل است و موحده اول زائد و فرماید که مگر آنکه با اصلی باشد آنوقت لغت مختلف باشد و نیز گوید که در فصل لام بشول بمعنی دیدن و دانستن آورده است. پس باید که معنی این و آن متحد باشد زیرا چه مشتق از همین است و بذکر.....

(ج) **بشولیده** می گوید که شوریده و پریشان صاحب برهان نسبت این گوید که بروزن شوریده بمعنی دیده و دانسته و کارسازی کرده و آشفته و پریشان و برهمزده و بشورید **مؤلف** عرض کند که بشول که گذشت اسم مصدر (ب)

چنانکہ اشارۂ آن ہمدرانجا کردہ ایم و (الف) حاصل بالمصدر۔ (ب) مصدر و (ج) اسم مفعولش وصراحت ہر پنج معنی (ب) بر بشول کردہ ایم وحقیقت ماخذ ہم ہمدرانجا کہ اصل بشول شور است و موحدۂ اول زائد و شوریدن و شولیدن ہر دو بجایش می آید و معنی سوم اصل است و دگر ہمہ معانی مجاز آن صاحب مؤید کہ شولیدن را اصل داند خیال سطحی ایست کہ نظر بزیادت موحدہ در اول بشولیدن خیال کرد کہ شولیدن اصل است ولیکن غور نکرد کہ شولیدن ہم مبدل شوریدن است و شوریدن اصل باشد کہ از ماخذ شور وضع شد۔ پریشان بیانیش طبیعت را میشوراند و محقق کم التفات بشول را در ترادف وہیون و دانستن می نشاند للہ العجب کہ معنی اصلی آن من حیث اسم مصدر یا حاصل بالمصدر مشاہدہ یا معائنہ و دانستگی وعلم چیزی است۔ این است تائید فضلا کہ صاحب مؤید الفضلا موضوع لطیف خود قرار دادہ۔ وای برہمچو محققینی کہ موضوع خود را نگاہ ندارند و حقیقت طلبان را بہ گمراہی سپارند خدایش بیامرزد (ا ر و) (الف) حاصل بالمصدر ہے (ب) کا (۱) مشاہدہ مذکر (۲) علم۔ مذکر۔ واقفیت۔ مونث۔ (۳) پریشان سازی۔ مؤنث (۴) کار گزاری مؤنث (۵) درماندگی مؤنث اور متحیر مذکر (ب) (۱) مشاہدہ کرنا۔ دیکھنا (۲) جاننا۔ (۳) پریشان کرنا۔ (۴) کام کرنا۔ کارگزاری کرنا۔ (۵) درماندہ اور متحیر ہونا۔ (ج) ب کا اسم مفعول (۱) دیکھا ہوا۔ (۲) جانا ہوا (۳) پریشان (۴) کام کیا ہوا (۵) درماندہ متحیر۔

بشولیدن بقول برہان و اند بضم اول و کسر رابع و تحتانی بواو رسیدہ و بنون زدہ بمعنت

یونانی بزرقطونا را گویند که سپیوش باشد **مؤلف** عرض کند که ذکر این بر اسبغول گذشت وصاحب محیط این را لغت سریانی گفته باین حال بیان این از موضوع محققین پابند فارسی زبان خارج نمیدانیم که صاحب برهان با وصفیکه اسم متعارفهٔ فارسی زبان دارد چرا این لغت سریانی را می نگارد (**اردو**) دیکھو اسبغول۔

بشویکه ابراهیم اصطلاح - بقول برهان باتحتانی وکاف وها و حرکت غیر معلوم وابراهیم که خود معلوم است بلغت اندلس نوعی از خار است که در زمین های سنگستان وخشن و درشت می روید و در صحراهای شیراز بسیار و مگس عسل از گل آن خورش سازد و آنرا قرصعنه خوانند منفعت بسیار دارد صاحب **هفت** گوید که بفتح اوّل وضم شین منقوطه بواو رسیده و مثناه تحتانی ساکن وفتح کاف و کسر هاء مبدّله که آنرا قرضعیه نامند صاحب اند نقل نگار برهان وصاحب محیط بر قرصعنه به التقل فتح قاف و رای مهمله وسکون صاد مهمله وفتح عین مهمله ونون وها می فرماید که لغت عربست. حافظ نیز نامند واهل شام (شوکه ابراهیم) و (شجرهٔ ابراهیم) گویند و بیونانی بولوقیمن و بفرنگی (ارین جیم) نام دارد نباتی است خار دارد - برگ آن مفروش بر روی زمین واز میان برگها ساقی گرد آ بقدر یک شبر و زیاده بران روئیده و برگ بعضی مائل بسپیدی و خار بعضی سبز - منبت آن کوهستانی قدس وافریقه و بلاد عرب و فارس وگویند که هشت قسم است و یک قسم آنرا بفارسی پیوزه نام است و بزبان قومی که مگس عسل می پرورد خارخشک نام دارد و بشیرازی شوه - بالجمله بیخ آن مستعمل و مزاج مطلق آن گرم وخشک در آخر اوّل شرب آن مدر حیض و محلّل و بیخ آن نافع دمد جگر امتلائی و منافع بسیار دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند که لغت عرب (شوکه ابراهیم) را بزیادت

موحده در آوردش وتحتانی بعد واو در فارسی زبان قائم کردن کار برهان واین عملش بی برهان سند استعمال بدست نمی آید معاصرین عجم بر زبان ندارند و دیگر کسی از محققین اهل زبان ذکر این نکرد و ما این تصرف لفظی را نمی پسندیم و بدون سند استعمال این را لغت صحیح ندانیم (اردو) ایک خاردار درخت کا نام حافظ النحل اور شوکہ ابراہیم اور شجرۂ ابراہیم ہے۔ شہد کی مکھیاں اس کے پھول سے شیرہ حاصل کرتی ہیں۔ مذکر۔

(۱) **بشهر خود روم و شهریار خورد باشم** امثال

(۲) **بشهر خویش هر کس شهریار است** صاحبان

خزینہ وامثال فارسی ذکر هر دو مثل کرده اند واز معنی ومحل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند که معاصرین عجم (۲) را بر زبان دارند و (۱) موافق محاوره۔ فارسیان این امثال را بموقع بیان خوبی های وطن می زنند که آرام وراحتی که در وطن حاصل می باشد اصلا در غربت نباشد ومبالغۂ این بحدی که در وطن شهریاری حاصل است (اردو) دکن میں کہتے ہیں "وطن کی فقیری اور غربت میں امیری دونوں برابر ہیں" اس کا یہ مطلب ہے کہ وطن میں بحالت غربت وفقیری جو راحت وآرام حاصل ہوسکتا ہے وہ پردیس میں بحالت امیری نہیں نصیب ہوتا۔

(۱۲ ص ۵۶)

بشیرازه آوردن مصدر اصطلاحی۔ کنایه باشد از آئین انتظام ودفع برهمی کردن چنانکه از شیرازه بستن اوراق۔ کتاب پریشان درست ویک جا بترتیب جمع میشود (صائب ۵) خطی کان رخ تازه می آورد جهان را بشیرازه می آورد (اردو) انتظام کرنا۔ مرتب کرنا۔ برہمی دفع کرنا

بشیر نشاندن مصدر اصطلاحی۔ خان آرزو در چراغ هدایت می فرماید که بشین معجمه بیای رسیده وهای مهمله (۱) در ولایت مقرر است که زهر خورده یا مارگزیده را در شیر می نشانند تا رفع سمیت کند

(تاثیر ۵) آنکہ بشیرم نشاند زہر عتابش ؎ غمزۂ شیریں نمی شود شکر آبش ؎ سند دیگر ہم پیش کردہ اوست (لالا اودی ۵) گویا بیاد زلف تو شبہای ماہتاب ؎ مارم گزیدہ است و بشیرم نشاندہ اند ؎ ناقل اقول بہار زلہ بردارش و صاحب انند نقل نگارش و صاحب متفق باہر دو **مؤلف** عرض کند کہ ورای معنی حقیقی (۲) کنایہ باشد از معالجۂ مسموم کردن و (۳) آب آب کردن از ندامت یا خوف اگر یکی را ازین دو معنی نگیریم معنی کلام تاثیر بردل و جان نکتہ سنجان اثری نمی کند و محققینے کہ عادت نشاندن در شیر را بر سبیل معالجہ ذکر کردہ اند از مجرد این تذکرہ چہ حاصل و تا آنکہ لطف کلام تاثیر را از استعمال این محاورہ ظاہر نکنند ذکر این تحصیل حاصل۔ (**اردو**) (۱) دودھ میں بٹھانا (۲) دفع سمیت کا علاج کرنا (۳) آب آب کرنا۔ بقول امیر شرمندہ اور خفیف کرنا۔ گھلا دینا۔ (بحر ۵) کیا ہے موتیوں کو آب دانتوں نے ؎ کرکیا سیم کو سیماب سیمتن کا رنگ ؎ (کیف ۵) بت ہیں تیرے سامنے خوشرو انہیں کر آب آب ؎ آتش رخسار سے عطر گل تصویر کھینچ ؎ (ناصر ۵) جگر و دل کو اپنے بسمل کے ؎ رعب قاتل نے آب آب کیا ؎

بشیر و شکر برآمدن

مصدر اصطلاحی بقول بحر کہ استادہ مخاطب بشیرین سخن است (۱) پرورش یافتن در شیر و شکر صاحبان بہار عجم دانند ہم ذکر این کردہ از ملا شانی تکلو سند آوردہ اند (۵) کجا بزہر سوالم لب جواب کشاید ؎ شکر لبی کہ بشیر و شکر برآمدہ باشد ؎ **مؤلف** عرض کند کہ محققین اہل زبان ازین مصدر اصطلاحی ساکت و ہمین ہر سہ محققین بہ استناد ہمین یک شعر طبع آزمائی بہ قائم کردن این مصدر کردہ اند گویا از ہمین کلام شانی تکلو این مصدر مرکب را برآوردہ اند۔ شاعر گوید کہ شکر لبی کہ شہرت بشیر و شکر دارد یعنی در شیرین کلامی مشہور است یا مخلوق بہ لہجہ شکرین و کلام شیرین است در جواب زہر سوالم

چرا لب کشاید - مخفی مباد که شعرای فرس از هر دو لب معشوق یکی را شیر گفته اند و دیگری را شکر و به ثبوت بی دهانی معشوق می گویند که لب های او شیر و شکر است که جدا شدن هر دو محال و (برهان) هم بمعنی شهره شدن بر معنی دهش گذشت بعض محققین هندنژاد بر معنی شششش پرورش یافتن را ذکر کرده همین شعر را باستناد ش آورده اند و ما هم را نجا خیال خود را خلاف شان ظاهر کرده ایم و سند شان را متعلق به معنی دهش قرار داده ایم که شهره شدن است و ذوق سخن هم اجازت نمی دهد که درین سند معنی پرورش یافتن گیریم زیرا که پرورش اطفال عموماً با شیر و شکر می شود یعنی شیر مادر عموماً شکرین است آنانکه با شیر ماده گاو یا ماده بز پرورش اطفال می کنند شکر را با او شریک دارند تا ذائقه شیرین طفل را اغب کند - پس پرورش یافتن در شیر و شکر مذکر قی و تخصیص برائے معشوق شکرین لب نیست سخنوران

تصفیه این کنند که ذوق شان کدام معنی را می پسند و بالجمله (۲) بمعنی شهرت یافتن یا مخلوق شدن بالب های شیرین و شیرین کلامی باشد (اردو) (۱) شیر و شکر میں پرورش پانا (۲) شیریں لبی اور شیریں کلامی سے شہرت پانا یا مخلوق ہونا -

(الف) بشیز (الف) بقول مؤید (۱) پول

(ب) بشیزه ریزهٔ نازک بسیار تنک رائج - صاحب شمس فرماید که (۲) نام داروی که بری ماداران نام دارد و بحوالهٔ تنجری می گوید که به بای پارسی چهارم حصه از دانگ و بحوالهٔ ادات می فرماید که درم کم که بجای خرید و فروخت رواج دارد صاحب هفت فرماید که معنی اوّل بکسر موحده و شین منقوطه بمثناه تحتانی مجهول رسیده و زای هوز زده باشد و فرماید که بجای موحدهٔ تحتانی - بای فارسی هم درست است و (ب) بقول صاحب شمس بضمّ بای تازی و کسر نون حلوائی که از خرما و کنجد سازند و با لفتح به بای فارسی چرمی که در و اسن خیمه دوزند

و نیز چیزی که میان نیفه و دستهٔ کارد وصل کنند تا
مؤلف عرض کند که نسبت معنی اول الف همین
قدر کافی است که مبدل پشیز است که به بای فارسی
می آید چنانکه پپ و تب و محققین فارسی زبان ذکرش
کرده اند و این را ترک نفرموده اند پس صراحت
ماخذش همانجا کنیم و برای این مشتاق سند استعمال
می باشیم و نسبت معنی دوم عرض می شود که محقق
بی تحقیق همان بشنیز را که به نون سوم و زای هوز
پنجم بمعنی مذکور گذشت بحذف نون نقل کرد و اگر
این را مخفف آن می داند سند استعمالش باید که
مجرد بیانش اعتبار را نشاید که معاصرین عجم و
محققین فارسی زبان ازین ساکت حالا عرض
می شود نسبت معنی (ب) که بی تحقیقی همان بی تحقیق
است که (بشنزه) را که بنون سوم و زای هوز چهارم

و های پنجم بجایش گذشت در سلسلهٔ ردیف لغت
بحذف نون نوشت و بضمن حلیهٔ لفظ نون
مکسور را ذکر کرد - دیگر کسی از محققین با او نیست
و معاصرین عجم هم بر زبان ندارند و انچه نسبت
دیگر معانیش خامه فرسائی کند بدیل آن خود
او صراحت بای فارسی هم کند و تعریف آن
در پنجا از موضوع ما خارج پس تصفیهٔ آن
در ردیف بای فارسی کنیم - پریشان خیالی
بعض محققین بدیل موحده بای فارسی را
داخل می کند اگر ادعایش ما بای تازی هم
می بود تصفیهٔ معانیش همین جا می کردیم

(اردو) (الف) (ا) کم سے کم درجہ کا خُردہ جیسے
سلطنت آصفیہ اور انگلیشیہ میں پائی کا سکّہ
ہے - مذکّر (۲) دیکھو بشنیز (ب) دیکھو بشنزہ -

بشیش بقول شمس لغت فارسی است بمعنی نیک روی دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این
نکرد و معاصرین عجم ازین ساکت **مؤلف** عرض کند که اگر سند استعمال این پیش شود توانیم
عرض کرد که با لامه بشّاش و تخفیف تشدید شین معجمه - مفرس باشد که بشّاش در عربی زبان بمعنی

خنده رو است (اردو) نیک رو۔ جس کی صورت اچھی ہو۔

بشیگ بقول برہان در ملحقات ترجمہ خاصہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد

مؤلف عرض کند کہ مجرد بیانش بدون سند استعمال بحالت سکوت دیگر محققین و معاصرین عجم اعتماد را نشاید اگر سند استعمال بدست آید اسم جامد فارسی زبان دانیم (**اردو**) خاصہ بقول آصفیہ۔ عربی۔ عادت۔ خصلت۔ خو۔ بان۔

بشیل صاحب سروری تبدیل بشکل ذکر این بحوالہ تحفۃ السعادت کردہ گوید کہ مرادف بشکل است کہ (بجایش گذشت) **مؤلف** عرض کند کہ ما اشارۂ این ہمہ را انجا کردہ ایم و در اینجا ہمین قدر کافی است کہ این مبدل آنست کہ کاف بدل شدہ بہ تحتانی و صراحت ماخذ بر بشکلہ مذکور۔ بعضے از معاصرین گویند کہ کاف بہ تحتانی بدل نمی شود ما می گوئیم کہ ہمین است مثال این تبدیل کہ بدست آمد ہرگاہ کاف فارسی بہ با تبدیل می یابد چنانکہ گلگون و گلیون وجہی نیست کہ تبدیل کاف عربی را بیا درست ندانیم و این متحقق است کہ بشکلہ نام آلہ ایست کہ تعریفش بجایش گذشت و بقول سروری کہ از اہل زبانست بشکل ہم آمدہ کہ مخفف اوست و بشیل ہم بقولش مرادف اوست۔ پس اگر این را مبدلش نگوئیم باز چہ گوئیم و جا دارد کہ تبدیل در تبدیل راہ یافتہ باشد یعنی اول در بشکل کاف عربی بدل شد بہ فارسی چنانکہ کند و گند و باز کاف فارسی بدل شد بہ تحتانی چنانکہ آذرگون و آذریون (**اردو**) دیکھو بشکل۔

بشیمہ بقول ملحقات برہان بروزن حریمہ (۱) پوست خام دباغت نکردہ و (۲) تسمہ را گویند در نسخہ مؤید الفضلا (مطبوعۂ مطبع نولکشور) نوشتہ کہ ہمان بشکلہ و بشکنہ و در دیگر نسخ بشیمہ مرادف بشمہ

بمعنی اوّل مذکور. صاحب انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ این را بمعنی اوّل لغت فارسی گوید **مؤلف** عرض کند که بشمه بدون تحتانی بمعنی اوّل بجایش گذشت و بشبه بموحّدهٔ دوم عوض میم هم وما بر بشمه تصفیهٔ ماخذش نکرده ایم و بشبه را معتبر ندانستیم در اینجا اینقدر متحقّق شد که بشمه به بای فارسی بدون تحتانی اصل است (اگرچه محقّقین فارسی زبان آنرا در ردیف بای فارسی ترک کرده اند) وهای هوّزش در آخر برای نسبت ومعنی لفظی آن منسوب به بشم وکنایه از پوست خام پس بای فارسی بدل شد بعربی چنانکه اسپ و اسب وتحتانی درین لغت زائد چنانکه بست وبست وجادا رد که بشبه هم مبدّل باشد که میم بدل شد به موحّده چنانکه مدمون وبدموم که حقیقیش بر بد موم بیان کرده ایم بای حال این مزید علیه بشمه باشد بمعنی اوّل که حقیقی است ومعنی دوم مجاز آنست وانچه در نسخهٔ مطبوعه مؤیّد این را مثل بشکله وبشکنه نوشته تصرّف مطبع بیش نیست که مصیبتی است تازه بحق اهل تحقیق لغات ومتحقّق شد که در مؤیّد الفضلا بعد لغات بشکله وبشکنه لغت بشمه بود خوشنویس مطبع ترکش کرد ومصحّحین را خواب غفلت برد وبعد بشمه لغت بشیمه بجایش باقی ماند که تعریفش (مثله) اوشمپس ضمیر مثله راجع شد بسوی بشکله وبشکنه (**اردو**) (۱) دیکھو بشمه (۲) قسمه بقول آصفیه فارسی - اسم مذکّر - دوال چرم - چمڑے کا عرض میں کم طول میں دراز ٹکڑا -

بشین بقول برهان بکسر اوّل وثانی وسکون تحتانی ونون (۱) بمعنی ذات باشد مطلقا اعم از ذات واجب وذات ممکن - صاحب ناصری فرماید که (۲) نام پسر کیقباد واورا (کی بشین) نیز گفته اند وآرند پسر او بود که پدر لهر اسب است وذکر معنی اوّل هم کرده می فرماید که این معنی در فرهنگها و برهان نیست از فرهنگ وساتیر ساسان پنجم بدست آمد صاحبان هفت وجامع و

انند و سراج ذکر معنی اوّل کرده اند و صاحب سفرنگ بذیل شصت و هشتی فقره (نامه مشت می افزاید) این را آورده **مؤلّف** عرض کند که آفرین بر تلاش طبیعت ناصری که این لغت را در برهان نیافت همانا راست می گوید پیدا کرده اوست اگر چشم را به بندیم غیر ما غیری نباشد - جزین نیست که اسم جامد تر ندو پائزند است (**اردو**) (۱) ذات - اسم مؤنث اعم ازینکه ذات واجب هو یا ذات ممکن - صاحب فرهنگ آصفیه نے لفظ ذات پر فرمایا ہے - عربی - اسم مؤنث - صاحب - مالک - خداوند - حقیقت شے - جوہر - مادّہ - ماہیت - عین (۲) بشین کیقباد کے فرزند کا نام ہے جس کو (کے بشین) بھی کہتے ہیں -

بشیون صاحب جهانگیری ذکر این با بشبیون کرده گوید که مرادف بشبیون است و صاحب رشیدی این را مخفف بشبیون بحذف موحده گفته صاحبان برهان و ناصری و جامع و موارد و انند و مؤیدهم ذکرین کرده اند خان آرزو در سراج می فرماید که چون سند این دو لفظ درمیان نیست نمیتواند که پشتیون بضمّ بای فارسی و سکون شین معجمه و فوقانی و تحتانی به واو رسیده و نون بمعنی صاحب قوّت باشد و لفظ بشیون بهمان معنی چه نون و ون هر دو کلمهٔ نسبت است چنانکه آذریون و همایون و واژون غائیش مجاز خواهد بود بمعنی فربه **مؤلّف** عرض کند که پشتیون یا پشیون به بای فارسی بدنیمعنی نیامده و ما بر بشبیون آنرا اسم جامد فارسی قدیم گفته ایم و در رینجا این را بقول رشیدی مخففش توانیم گفت ولیکن هرچه خان آرزو می گوید قابل لحاظ است بیچاره قوّت آن نداشت که قیاس خود را ثابت کند و ما بشبیون را که گذشت مبدّل پشتیون می گوئیم که بای فارسی بدل شد به موحده چنانکه اسپ و اسب و تای فوقانی بدل شد به موحده

چنانکه بتکوت وبتکوب پس خیال خان آرزو را بقاعدهٔ
تبدیل ثابت کرده ایم واین را مخفف بشنیون گوئیم
بحذف موحده یا مخفف بشتیون بحذف فوقانی
که در بعض لغات حذف فوقانی هم بنظر آمده چنانکه
راست وراس فالاخر اولی من الاول وشک
نیست که معنی فرسه برسبیل مجاز باشد از قوتمند
مخفی مباد که خان آرزو می خواهد که ما بشیون را تصحیف
دانیم وفرق همین قدر است که ما این را ابدال ومخفف
می خوانیم ازینکه محققین صاحب زبان بشنیون
وبشیون هر دو را تسلیم کرده اند وبوجود تصدیق شان
ضرورت سندی دیگر نیست (اردو) دیکھو بشنیون۔

بای موحده با صاد مهمله

بصحرا افتادن مصدر اصطلاحی۔ بقول
بهار (۱) رائگان از دست افتادن وصاحب انند
نقل نگارش صاحب بحر گوید که (۲) ظاهر شدن راز
مؤلف عرض کند که ما هر دو معنی را بدون سند
استعمال تسلیم نه کنیم۔ دیگر محققین اهل زبان ما نباشند
ازین ساکت ومعاصرین عجم بر زبان ندارند (**اردو**)
(۱) ہاتھ سے گرجانا۔ رائگاں جانا۔ بقول آصفیہ ضائع
ہونا۔ برباد ہونا۔ اکارت جانا۔ (۲) راز فاش ہونا۔

(الف) **بصحرا افگندن** مصادر اصطلاحی۔
(ب) **بصحرا افگندن چیزی** بهار بذکر الف وج
(ج) **بصحرا انداختن** گوید که رائگان از دست
(د) **بصحرا انداختن چیزی** انداختن است (طغرا
ع) بر سرم گر افسر شاهی گذارد روزگار ۔ چون کلاه
لاله بردارم بصحرا افگنم ۔ (حسن رفیع رباعی) شد
فصل طرب نظر بمینا اندازۂ بر دل اگرت غمی است
در باده انداز ۔ هر جام که بی باده بدست تو دهند ۔ چون
ساغر لاله اش بصحرا انداز ۔ صاحب انندش نقل نگا
و دارسته وبجز ذکر (ب) و (د) کرده معنی همزبان بهار
مؤلف عرض کند که این هر دو محققین آخر الذکر
راستائیم که مصدر مرکب را بزیادت لفظ (چیزی)
در آخرش کامل کردند وتسامح شان را بنمائیم که بقصص معنی
پئے نبرده یعنی باید که در معنی هم لفظ چیزے را داخل کنند

باجملہ کنایہ است ولیکن (رائگان) را در معنی نمی پسندیم
کہ از دست افگندن و انداختن چیزے کافی است
(اردو) الف تا د پھینکنا۔

بصحرا برون رفتن مصدر اصطلاحی۔ بہار
گوید کہ محاورہ مقرری است گو لفظ بردن مستدرک باشد
(شیخ سعدی ؒ) مارا بہ رنگ غنچہ دل از گلستان گرفت
چون لالہ سینہ چاک بصحرا برون رویم ۔ مؤلف
عرض کند کہ ہر دو از تعریف این کنارہ کشیدند کہ ذوق
معنی نیافتند و جز ہمین چارہ ندیدند حق آنست کہ این مصدر
قائم کردہ بہار است و صاحب اندش نقل نگارد و تتبع
اوست کہ در قائم کردن این لفظ بردن را داخل مصدر
کردہ اند است کہ از کلام سعدی مصدر (از گلستان بہ صحرا
بردن رفتن) پیدا میشود کہ بمعنی بیرون شدن از گلستان
و رفتن بصحرا است وای بر محققینے کہ بتعریف غلط
حقیقت جویان فارسی زبان را بتر کستان میبرند
(اردو) ناقابل ترجمہ اور ہمارے معنوں کے لحاظ سے
(باغ سے نکل کر جنگل کو جانا)۔

بصحرا نہادن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر الجواہر
کردن راز و صاحب اند بحوالہ غوامض سخن بر مجرد
ظاہر کردن قانع (امیر خسرو ؒ) چون بصحرا نہی
نہان ہمہ ترا شر مسارم مکن میان ہمہ ۔ مؤلف
عرض کند کہ ما با صاحب اند اتفاق داریم و با اختلاف
با استاد فارسی زبان خود شرسار یم کہ معنی بیان کردہ اش
تقاضای آن می کند کہ (بصحرا نہادن راز) قائم کنیم و
و مصدر قائم کردہ اش متقاضی آنست کہ با تعمیم صاحب
غوامض رویم (اردو) راز افشا کرنا۔ ظاہر کرنا۔

بصد رنگ آراستن چیزی مصدر اصطلاحی
آرایش رنگا رنگ کردن است (ظہوری ؒ) آراستہ
خوان غم بصد رنگ ترا صد مصر بگرد یک شکر نیست
(اردو) کسی چیز کو نہایت آراستہ کرنا۔ مختلف طریقوں
سے آراستہ کرنا۔

بصد رنگ شدن مصدر اصطلاحی۔
بقول بہار (ا) متغیر شدن بسبب خجالت و انفعال
مترادف رنگ دادن و گرفتن (سالک یزدی ؒ)

تهانه شد از بعل تو عناب بصد رنگ ؛ در جام و سبو گشت می ناب بصد رنگ ؛ مؤلف عرض کند که این مصدر مرکب با ستنا دهمین یک شعر سالک قائم کرده بهار است و صاحبان اند و بحر باعتبارش نقل نگار حق آنست که همه سکندری خورده اند و پی بحقیقت نبرده تغییر از انفعال اصلا معنی این نیست بلکه بمعنی زینت گرفتن و رنگ ها پیدا کردن است شاعر گوید که از بعل لب معشوق نه صرف عناب زینت گرفته و صد رنگ پیدا کرده است بلکه از عکس لب سرخ معشوق می ناب هم در جام و سبو رنگین می نماید و رنگانگ است حیف از محققین نازک خیال که معنی لطیف موافق قیاس را گذاشته برخلاف قیاس رفتند بآئینه که معنی شان خون لطف سخن کند قا مل (اردو) (۱) انجلت سے متغیر ہونا (۲) رنگین ہونا۔ رنگ پیدا کرنا۔ زینت حاصل کرنا۔

بصد عیب اصطلاح۔ بقول مؤید الفضلاء ای بصد عیب ترا۔ همه محققین زبان دان و اهل زبان و معاصرین عجم ازین اصطلاح ساکت **مؤلف** عرض کند که چیزی نیست جزین که برای تائید فضلاء و ذوق تائیدش بجدی رساند که موضوعش در ذهن نماند این است حاصل نسخهٔ مطبوعه مطبع منشی نولکشور و در بعضے نسخ مؤید این را نیافتیم و در بعض نسخ (بصدت عیب) مرقوم است بای حالی این اصطلاحی نباشد و به تعلیم ابجد خوانان جگر فضلا رامی خراشد طریقهٔ استعمال این اصطلاح عرضه می دهیم (ے) بر خرافات تو کردم نظری کم بصدت عیب کنم در گذرے ؛ (اردو) سو عیب کے ساتھ۔ باوجود سو عیب کے۔

بصر نهادن در دیده استعمال۔ بینائی پیدا کردن در چشم است (انوری ے) این در دبان خامش سوسن نهد کلام ؛ واق در طباق دیدهٔ عبهر نهد بصر ؛ (اردو) آنکھ میں بینائی پیدا کرنا۔

بصور نیم شبی اصطلاح۔ بقول مؤید الفضلاء آیهٔ نیم شبی صاحب همت و در معنی این بر مجرد (آیهٔ نیم شبی)

قانع می پرسیم ازو که در لغت مرکب موحده اول را قائم داشتن و در تعریفش معنی آن را گذاشتن چه آئین تحقیق است اگر سند استعمال بدست آید (صور نیم شبی) را کنایه گیریم از آه مظلومان و عاشقان - باشد که صاحب مؤید این را در کلام شعرائے فرس دیده باشد مثلاً (عاشقانه گوئیم ؎) بصور نیم شبی کرده ام جهان بر باد ز قامت

تو قیامت چرا عیان نشود ؛ محقق ساده خیال خیال نکرد که موحده در اینجا بمعنی میت واقع شده و حقیقت (صور نیم شبی) را هم نفهمیده قلم برداشت و (بصور نیم شبی) را انگاشت و محقق ثانی معنی موحده را گذاشت این است آئین تحقیق محققین بانام و نشان

(اردو) آدھی رات کی آہ کے ساتھ۔

بصیرت بقول اند بالفتح لغت عربی است به تای مدوره (۱) بمعنی بینائی و (۲) زیرکی **مؤلف** عرض کند که فارسیان این را بقاعدهٔ خود با تای دراز نوشته بهر دو معنی استعمال و با مصادر فرس هم مرکب کرده اند چنانکه در لغات می آید **(اردو)** بصیرت بقول آصفیہ - عربی - اسم مؤنث (۱) بینائی و (۲) دانائی - ہوشیاری -

بصیرت پوشیدن استعمال - بمعنی پرده بر چشم کردن و چشم بند کردن (سعدی ؎) چو باطل سرایند مگمار گوش ؛ چو بینی ستر بینی بصیرت بپوش ؛ **مؤلف** عرض کند که متعلق بمعنی اول بصیرت است و استعمال اینمعنی در فارسی بسیار زبان کم آمد **(اردو)** آنکھ پر پردہ ڈالنا آنکھ بند کرلینا -

بصیرت دادن استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی زیرکی و دانشمندی عطا کردن قضا و قدر (سالک قزوینی ؎) یافت در بی بصری گم شدهٔ خود یعقوب ؑ چشم از هر که گرفتند بصیرت دادند **(اردو)** بصیرت عطا کرنا - دینا -

باب موحده با ضاد معجمه

بضاعت بقول منتخب و اند لغت عرب است به تای مدوره بکسر اول و فتح عین مهمله بمعنی پارهٔ

(جلد یازدهم (۱۱) باتمام رسید)

ع-آ چیز ۱۱

۴۹۱، آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
الی کئی بھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔